فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول
واقع ضلالت ضلول ... معتبرہ نقول جامع اقوال علمای فحول
... جہول قامع غفلت غفول الحسنی
السیف المسلول
علی
منکر علم الغیب للرسول
حسب الارشاد حامی دین متین جناب مولانا مولوی محمد عمر الدین السنی الحنفی القادری الہزاروی عمم فیضہ
باہتمام تام وسعی مالا کلام جناب حاجی یوسف حاجی عبد الستار غفر لہما اللہ الغفار
در مطبع گلزار حسنی بجلیہ طبع محلی گردید

علم غیب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روانہ کئے راقم نے بحوالہ کتب مع نقل عبارات دونون کے جواب لکھدئے اور ثابت کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم ماکان وما یکون دیا ہی چونکہ راندیری صاحب کو تو سنت استاذیہ کا احیا کرکے سرخروئی حاصل کرنا اور گویا مصداق پدر نتواند پسر تمام کند کا بنا تھا اون جوابونکے حصول کے بعد چند روز تو صبر کیا معلوم نہین کہان اوسکو روانہ کیا اور کس کس سے اوسمین مدد لی اور کون کونسے فرقے نے اونکو دیکھکر اپنا خون جگر کھا کر تمویہ و تلمیع کر جواب بین کی پھر بھی کسی سے کچھ نہ بن پڑی تو اون جوابونمین سے وہ عبارات کہ جنسے صراحۃً اونکے مقصود فاسد کا رد ہوتا تھا حذف کرکے چند اوراق سیاہ کرکے اور چند خزعبیلات لکھکے راقم کے پاس روانہ کئے کہ یہ اون دونون فتوونکا جواب ہی راقم کو اوسکے جواب دینے کی کچھ ضرورت نہ تھی اسلئے کہ راقم کے دونون فتوونکے دیکھنے سے ہر ایک منصف مزاج ادنی فہم والا بھی جان سکتا ہی کہ اگر اونکی تمام عبارت منقولہ کو باقی رکھا ہوتا اور حذف نہ کیا ہوتا تو اون عبارات کے روسے اون اوراق سیاہ کی مردودیت اور ارتکاب عناد و تعصب و کتمان حق بعد العلم سیاہ کنندہ کا واضح ہو جاتا اور یہ تمویہ و تلمیع نہو سکتا اسیواسطے اون عبارات کو راندیری صاحب نے حذف کردیا ہی راقم نے اونھین ایام ۱۳۱۵ھ مین ایک کارڈ راندیری صاحب کو لکھا اوسمین اونکے خیانات و عبارات راقم مین قطع و برید جواب سے عاجز ہوکر کرنا اور درصورت ایسی قطع و برید نکرنے اور باقی رکھنے عبارات راقم کی اونسے ہی بعض اقوال راندیری کا جواب ہو جانا ظاہر کیا اوس کارڈ کا جواب راندیری نے کچھ نہ دیا اور بالکل خاموشی اختیار کی راقم بھی خاموش رہا کہ شاید راندیری نے انصاف کیطرف رجوع کی اور راقم جواب لکھنے سے باز رہا چند ورق لکھکر چھوڑ دئے راندیری کے انصاف کی طرف رجوع کرنیکے گمان پر اب اس سال ۱۳۱۶ھ کو راقم مبتلی مرض فالج سخت ہوا اور راندیر وغیرہ نواح مین اوسکی خبر شایع ہوئی تو راندیری نے اسکو غنیمت جانا اور اپنے رسالہ کو طبع کرایا اسی زمانہ بعد رمضان شوال ۱۳۱۶ھ کو راقم نے طبع ہوجانیکی خبر پائی تو پھر خیال کیا کہ اگرچہ جواب لکھنے کی چندان ضرورت نہین لکن جو شخص ایسے امر قبیح تعصب و کتمان حق بعد العلم کا ارتکاب کرے اور خدا تعالیٰ کا خوف اور بندون کی شرم نکرے تو اوسکو عوام کالہوام کو دھوکہ دینے اور فخر کرنیکے لئے بار ہو سکہ کا جواب نہو سکا کب خوف و شرم آویگی فلہذا راقم نے اوسکی مردودیت کا اظہار اسی حالت زار یعنی مرض فالج مین ہی بطور مشتی نمونہ از خروارے مناسب جانا الآن اشرع فی المقصود بتوفیق المعبود قولہ اس عبارت کا مفاد اتنا ہی کہ وحی الہام وغیرہ سے غیب معلوم ہوتا ہی پس یہ حجت اوس شخص پر ہوگی

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ۰ وما اظهر علی غیبه احدا الا من ارتضیٰ ۰ فجعله معجزة وکرامة
لمن اهتدیٰ ۰ والصلوٰة والسلام علی رسوله الذی زوی له مشارق الارض ومغاربه فعلمه کل ما
هو من فوق السمٰوٰت العلیٰ الی ما تحت الثریٰ وآله واصحابه الذین صاروا باتباعه ارباب التقدس و
والنهیٰ ۰ فحصل لهم بنور ایمانهم خفیات الآخرة والاولیٰ

اما بعد واضح ہو کہ **گنگوہی** اور **دیوبندی** اور **انبیٹھوی** نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
کسر شان باین طور کرنا شروع کی ہی کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
شیطان لعین کے علم کو زیادہ بتاتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جملہ بنی آدم
سے بشریت مین برابر ہین فقط وحی مین زائد کہتے ہین اور آپکے ذکر ولادت کو سانگ کنھیا کا اور
تعزیہ داری روافض سے بدتر بتاتے ہین اور اسی قسم کے خرافات اونکی کتاب **براہین قاطعہ** رد
انوار ساطعہ جو تالیف **خلیل انبیٹھوی** کی ہی اور جسپر تقریظ **رشید گنگوہی** کی ہی اوسمین یہ تمام مزخرفات موجود
ہین اوسکے متعدد جواب مطبوع ہو چکے ہین **علماء عرب و عجم** نے اوسکی تردید کی ہی **علماء حرمین شریفین**
کے **مفاتی مذاہب اربعہ** نے اوسکی مردودیت پر مواہیر ثبت فرمائی ہین اور مولف و مقرظ کو زندیق و
شیطان تک بعض علما نے تحریر فرمایا ہی یہ سب کچھ ہو چکنے کے بعد پھر ۱۳۱۶ھ سے **میان گنگوہی** مقرظ
کے شاگرد **میان غلام محمد** ساکن قصبہ راندیر ضلع سورت نے پھر اوس مزخرفات دیرینہ کو رواج دینے کیواسطے
اور سنت استاذیہ پر عمل کرنیکے واسطے سلسلہ جنبانی شروع کی راقم کے پاس یکے بعد دیگرے دو استفتا در بارہ

صریحا او دلالۃ الی سبب من اللہ کوحی والھام وکذا لو اسندہ الی امارۃ عادیۃ بجعل اللہ قال صاحب الھدایۃ
فی کتابہ مختارات النوازل واما علم النجوم فھو فی نفسہ حسن غیر مذموم اذ ھو قسمان حسابی و ھو حق وقد
نطق بہ الکتاب قال اللہ تعالی والشمس والقمر بحسبان ای سیرھما بحساب واستدلالی بسیر النجوم وحرکۃ
الافلاک علی الحوادث بقضاء اللہ وقدرہ وھو جائز کاستدلال الطبیب بالنبض علی الصحۃ والمرض ولو لم
یعتقد بقضاء اللہ تعالی وادعی علم الغیب بنفسہ یکفر انتہی اس سے واضح ہے کہ وحی والہام وعلامت عادیہ واستدلال
بسیر نجوم وحرکت فلک علی الحوادث بقضاء وقدر کا معتقد ہو یا بذاتہ جاننے کا مدعی ہو تو کفر ہے ورنہ نہیں) یہ تمام
عبارت راقم کی ہے جس سے غرض راقم کی یہ ہے کہ ذریعہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق میں جمیع
جزئیات وکلیات جاننے کا دعوی کرنا کفر نہیں بنفسہ جاننے کا دعوی کفر ہے راندیری نے جو اسمیں کلام کیا
اس سے یہ غرض راقم کی کہاں مرتفع ہوئی منصفین غور فرماوین پھر راندیری نے اس عبارت میں سے
فقط یہ آخر کی عبارت رد المحتار کی تھوڑی سی نقل کر کے الزام کر دیا اور اوس پر یہ قول کہنا شروع کر دیا جو اوپر
مذکور ہوا **اولاً** اوسمین یہ کلام ہے کہ اول عبارت اسواسطے راندیری صاحب نے حذف کر دی کہ اوس سے
واضح ہے کہ غیب کی دو قسم ہیں ایک قسم خاص ساتھ خدا تعالی کے اور دوسری قسم خاص ساتھ خدا تعالی کے نہیں
ہے یعنے وہ جسپر دلیل ہے اور یہی قسم کہ جسپر دلیل ہے انبیا علیہم السلام واولیاء کرام وغیرہم جانتے ہیں اور اس قسم کے
غیب کے دعوی کرنیسے کافر نہیں ہوتا ہے اس سے واضح ہے کہ راقم نے ایسے جمیع جزئیات وکلیات کے جاننے کا دعوی
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق میں نہیں کیا خواہ اوسپر کوئی دلیل ہو یا نہو بلکہ راقم کے قول سے
وہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون وجزئیات وکلیات مراد ہیں جنکا علم بدلیل وحی یا فراست یا کشف یا الہام آپکو
اللہ تعالی نے دیا ہے اگرچہ فی الواقع وہ جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون ہیں لیکن ایسے ہیں کہ سبب و
استدلال ذریعہ کیطرف مسند ومنسوب ہیں اور اونپر دلیل ہے جنکے علم کا اعتقاد کفر نہونا عبارت رد محتار سے واضح
ہے البتہ بنفسہ وبذاتہ جاننیکا اعتقاد کفر ہونا عبارت مذکورہ سے واضح ہے بنفسہ وبذاتہ جاننیکا معتقد نہ راقم ہے نہ
دوسرا کوئی مسلمان راندیری صاحب اسکو حذف نکرتے اور اسکو ذکر کر کے پھر قول مذکور اپنا بیان
کرتے تو ہر ادنی واعلی جان لیتا کہ راقم کے قول نے راندیری صاحب کے قول کو بالکل کچھ علاقہ ہی
نہیں ہے یہ قول یا سفاہت یا عناد وتعصب سے راندیری صاحب سے صادر ہوا ہے کیونکہ راقم کے قول میں
مطلق جمیع جزئیات وکلیات کے جاننے کا دعوی کہاں ہے جو راندیری صاحب بغیر تقیید کے یہ کہتے ہیں کہ

جو یہ کہے کہ کوئی شخص غیب کو مذکورۂ ذرائع سے بھی نہین جانتا ہی لیکن اسکا قائل کوئی نہین ہی کلام ہی تو فقط اسمین ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ جلشانہ نے تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم عنایت کیا اور کوئی شی آپکے
احاطہ علم سے باہر و خارج نہین ہی پس اسکا ثبوت چاہیے **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب** نے **راقم**
کی عبارت مین قطع و برید بیجا کی اور عبارت منقولہ **تفسیر کبیر** و **تفسیر بیضاوی** کو جنسے واضح ہی کہ غیب کے دو قسم مین
ایک وہ جسپر دلیل ہو دوسری وہ جسپر کوئی دلیل نہو اول قسم اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہین اور دوسری قسم اللہ
تعالی کے ساتھ خاص ہی حذف کیکے عبارت منقولہ از **رد محتار** کو غیر مراد پر محمول کرکے یہ قول مذکور کہا جس سے
یہ معلوم ہو کہ **راقم** کا یہ دعوی تھا کہ تمام ماکان ومایکون خواہ اوسپر دلیل ہو یا نہو کل آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم جانتے ہین **راقم** اپنے فتوی اولی کی عبارت نقل کرتا ہی اوسکو دیکھکر منصفین واقف ہوجاوین کہ **راقم** نے کیا
کہا ہی اور **راندیری** کیا سمجھے **راقم** کی عبارت یہ ہی د غیب جمہور مفسرین کے نزدیک عبارت اوس چیز سے
جو حاسہ سے غائب ہو اور بداہت عقل بھی اوسپر دلالت نکرے پھر اوسکے دو قسم ہین ایک وہ جسپر دلیل ہو دوسری
وہ جسپر کوئی دلیل نہو چنانچہ **تفسیر کبیر** مین تحت آیت یؤمنون بالغیب کے ہی قول جمہور المفسرین ان الغیب
هو الذی یکون غائبا عن الحاسة ثم هذا الغیب ینقسم الی ما علیه دلیل والی ما لیس علیه دلیل انتهی
اور **تفسیر بیضاوی** مین ہی والمراد به الخفی الذی لا یدرکه الحس ولا یقتضیه بداهة العقل اور **تفسیر**
کبیر کی عبارت مذکورہ سے چند سطور کے بعد یہ عبارت ہی انه لا نزاع فی انا نؤمن بالاشیاء الغائبة عنا فکان
ذلک التخصیص لازما علی الوجهین فان قیل افتقولون العبد یعلم الغیب ام لا قلنا قد بینا ان الغیب ینقسم
الی ما علیه دلیل والی ما لا دلیل علیه فهو سبحانه وتعالی العالم به لا غیره واما الذی علیه دلیل فلا یمنع ان
نقول نعلم من الغیب ما لنا علیه دلیل انتهی پس اس سے غیب کے دو قسم ہونا اور ایک قسم غیب کا خدا تعالی کے ہی
ساتھ خاص ہونا اور دوسری قسم کا خدا تعالی کے ساتھ خاص نہونا اور اس کہنے کا غیر ممتنع ہونا کہ جس غیب
پر ہمکو دلیل حاصل ہی وہ ہم جانتے ہین واضح ہی پس ثابت ہوا کہ نہ علی الاطلاق غیب دانی کی نفی مخلوق سے درست
ہی اور نہ علی الاطلاق غیر اللہ کیواسطے غیب دانی کا اثبات درست ہی البتہ جس غیب پر دلیل غیر اللہ کو حاصل ہو
اوسکا اثبات غیر اللہ کیواسطے درست ہی اور وحی والہام وکشف علامت عادیہ واستدلال ونحوہ سے غیب کا
جاننا یہ تمام اوس قسم مین داخل ہین کہ جو قسم اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہین ہی باب المرتد **رد المحتار** مین
بعد ذکر مسئلہ بزازیہ کے ہی حاصله ان دعوی الغیب معارضة لنص القرآن فیکفر بها الا اذا اسند ذلک

کے بتانیسے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی میرے اعمال کی ہروقت خبر ہو اور اسی بناپر وہ یہ بھی کہتا ہو کہ وہ میرے نکاح مین شاہد ہین تو وہ شخص تمام فقہار کے نزدیک کافر ہوگا) یہ قول راندیری صاحب کا اول قول کے مناقض اسواسطے ہو کہ اول قول مین تو ذرائع مذکورہ سے غیب جاننے سے انکار کا انکار راندیری صاحب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسکا قائل کوئی نہین اور اس دوسرے قول مین کہتے ہین کہ (اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی میرے اعمال کی ہروقت خبر ہوجاتی ہے) اس قول مین اللہ تعالیٰ کے بتانیکی تصریح خود راندیری صاحب کرتے ہین یہ اللہ تعالیٰ کا بتانا اون ذرائع مذکورہ وحی والہام وغیرہما مین سے یا نہین جو ردالمحتار مین مذکور ہین اور یہ ذریعہ سے جاننا غیب کا ہوا یا نہین اب اس غیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ذریعہ وحی یا الہام و کشف سے ہو راندیری صاحب انکار کرتے ہین یا نہین کہ تمام فقہار کے نزدیک اوسکو کافر بتاتے ہین نعوذ باللہ من ذلک پس راندیری صاحب کے دونون قولونمین تناقض ہونا واضح ہو جو دلیل جہالت ہو کہ اول مین کہا کہ اسکا کوئی قائل نہین ہو اور دوسرے قول مین خود اوسکے قائل ہوئے اور خدا کے بتانے سے غیب جانے جو ذریعہ سے جانا ہو اوسکا انکار کیا اور کفر بتایا ہان شاید راندیری صاحب اسطرح فرماوین کہ وہان ہمنے کہا ہو کہ اوسکا کوئی قائل نہین یعنے کوئی سے مراد علمار متقدمین متاخرین معتبرین اعلیٰ وادنی اہلسنت وجماعت ہین اونمین سے توکوئی اوسکا قائل نہین ہو اور فرماوین کہ کوئی مین کہ وہ علمار متقدمین متاخرین ہین ہم داخل نہین ہین ہم ان متقدمین ومتاخرین اعلیٰ وادنی سے خارج ہین ہم راندیری ہین نہ اونمین سے ہم لسکے کہ کوئی شخص ذرائع سے بھی غیب نہین جانتا قائل ہین تو تناقض کو راندیری صاحب رفع کرسکتے مین راندیری صاحب سے مسلمانون کو چاہئے کہ یہ سوال کرین کہ تمام فقہار کے نزدیک جو آپس بیچارے کو کافر بتاتی ہین تو تمام فقہا ر صحابہؓ و تابعینؒ و تبع تابعینؒ ومن بعدہم الی یومنا ہذا کو تو آپ کیا بتا سکتے ہین اور اونکے اقوال پیش کرکے آپ ہرگز اس قول مین صادق نہین ہوسکتے ہین بھلا ائمہ اربعہ حضرات ابو حنیفہ و مالک و شافعی و احمد بن حنبل رحمہم اللہ کی ہی تصریح اس بارہ مین دکھا دیجے نہ دکھا سکین تو اپنا کذب وافترا علی الفقہار تسلیم کرکے تائب ہوجائے جو طریقہ مصلحا ر دین کا ہو شرف الدین ایرانی کا طریقہ جو بفتاوی علمار حرمین شریفین خارج الاسلام ہوچکا ہو نہ اختیار کیجے جسکو اپنا حامی ومددگار جانتے ہین اسیواسطے راندیری صاحب نے اپنی یہ تحریر زیر جسکا راقم جواب دیتا ہو شرف الدین ایرانی کے پاس روانہ کی ایک عرصہ تک اوسکے پاس رہی بعد کو اوسکے یہانسے راندیری صاحب کے یہان واپس

تمام جزئیات ماکان وما یکون کا علم عنایت کیا اور کوئی شئے آپ کے احاطۂ علم سے باہر و خارج نہین ہے پس اسکا
ثبوت چاہیئے) یہ کہنا بعد ذکر عبارت رد المحتار کے راندیری صاحب کو جب مناسب تھا کہ راقم نے اسکا
دعوی کیا ہوتا اور عبارت رد المحتار اس دعوے کے ثبوت مین پیش کی ہوتی جب نہ راقم کی عبارت کسی جملہ
سے یہ دعوی کرنا راقم کا ثابت ہے اور نہ عبارت رد المحتار راقم نے اس دعوے کی اثبات مین پیش کی ہے تو یہ
کہنا کہ اس عبارت کا مفاد اتنا ہی ہے الخ ادنی عقل والا منصف مزاج بھی جانتا ہے کہ یہ قول راندیری یا
سفاہت بحت یا عناد و تعصب محض سے صادر ہوا ہے عبارت رد المحتار سے جو غرض راقم کی ہے وہ بعد ذکر کرنے
عبارت کے راقم نے بیان کر دی ہے اوس غرض سے منہ موڑنا اور اوسکے جواب مین یہ قول کہنا کسی دانا و منصف
کا کام نہین ہے ایسے اقوال جہال اور متعصبین و کاتمین حق سے صادر ہوا کرتے ہین اس محل مین بحث اس سے
نہین ہے کہ جمیع جزئیات ماکان و ما یکون پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سے ہوئی
تھی یا نہین اور جمیع جزئیات پر دلیل وحی یا الہام و کشف آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل تھی
یا نہین یہان تو اسیقدر سے بحث ہے کہ یہان دعوی راقم نے اسکا نہین کیا اور نہ یہان اسکا اثبات چاہا تھا
یہان اسپر کلام کرنا راندیری کا بیموقع و بیمحل ہے **ثانیاً** یہ کہ راندیری صاحب نے آگے چلکر جہان
مجدد الف ثانی رح کے مکتوبات کی عبارت کے معنے اختراع کئے ہین وہان غیب کے دو قسم ہونے کا انکار کیا ہے
اوس انکار کی پیشبندی کیواسطے بھی راقم کی عبارت کو جسمین بحوالہ تفسیر کبیر و تفسیر بیضاوی کے غیب کی دو
قسم ہونا راقم نے بیان کیا ہے راندیری صاحب نے حذف کر دی ہے اگر حذف نکرتے اور ذکر کرکے پھر انکار
کرتے تو راندیری صاحب کے انکار کا بطلان اور سفاہت یا عناد سے صادر ہونا منصفین جان لیتے
اس غرض فاسد کیواسطے بھی راندیری صاحب نے راقم کی عبارت کو حذف کر دیا **ثالثاً** یہ کہ
راندیری صاحب نے اپنے اس قول مین جو یہ کہا ہے کہ (یہ حجت اوس شخص پر ہوگی جو یہ کہے کہ کوئی غیب کو
مذکور ذرائع سے نہین جانتا ہے اسکا قائل تو کوئی نہین ہے) اس کہنے مین کہ (اسکا قائل کوئی نہین ہے) اور اپنے
دوسرے قول مین جو چند ورق کے بعد راندیری نے کہا راندیری صاحب متناقض ہو رہے ہین
وہ دوسرا قول راندیری صاحب کا رسالہ راندیری مطبوع لودیانہ کے صفحہ ۱۹ اور مطبوع کانپور کے
صفحہ ۷ امین یہ ہے (اگر کسی شخص نے مثلاً چہارشنبہ کو بوقت دوپہر کسی عورت سے نکاح کیا اور کہا کہ مینے خدا اور
اوسکے رسول کو گواہ کیا اور وہ بھی کہتا ہے کہ جسطرح اللہ تعالی کو میرے اعمال کا علم ہر وقت ہے اسیطرح اللہ تعالی

محمد

کم عقلی پر دلیل ہین بس مجھو اپنی زندگی کی قسم ہر کہ صاحب براہین گمراہی کے دریاؤنمین گہرے غوطے لگا کر حق تعالے سے مستحق رسوائی کا ہی مفتی حنفیہ مکہ معظمہ کی مُہر مین محمد صالح کمال نام ہر اور مفتی شافعیہ کی مہر مین محمد سعید بابصیل ہر مفتی حنابلہ کی مہر مین خلف بن ابراہیم ہر مفتی حنفیہ مدینہ منورہ کی مہر مین عثمان بن عبد السلام داغستانی ہر اور مدرس مدینہ منورہ اپنی تقریظ مین یہ فرماتے ہین واما مانقلہ الشیخ الراد عن صاحب البراھین وعن المؤیدین لہ الفسقۃ فانہ کفر صراح وزندقۃ ترجمہ جو بزرگ مؤلف رسالہ تردید نے صاحب براہین اور اوسکے مؤیدین بدکارے مقولہ نقل کئے ہین وہ صریح کفر و زندقہ ہر ان مدرس صاحب کی مہر مین سید محمد علی بن طاہر نام ہر اور مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر و مجاور بیت اللہ شریف نے جو اپنی تقریظ مین تحریر فرمایا ہر اوسکے بعض بعض جا ہی سے بطور التقاط لکھا جاتا ہر وہ یہ ہر علماء مدرسۂ دیوبند کی تحریر و تقریر بطریق تواتر مجھہ تک پہنچی کہ تمام فسوس سے کچہ کہنا پڑا اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا سو کہتا ہون کہ مین جناب مولوی رشید کو رشید سمجھتا تھا پر میرے گمان کے خلاف کچہ اور ہی نکلے جسطرف آئے ایسا تعصب برتا کہ اوسمین اونکی تقریر اور تحریر دیکھنے سی رونٹا کھڑا ہوتا ہی حضرت نے اول قلم اوسپر اوٹھایا کہ بس مسجد مین ایکدفعہ جماعت ہوئی ہو اوسمین دوسری جماعت گو بغیر اذان و تکبیر کے ہو اور دوسری جگہہ ہو جایز نہین پھر ایک فاسق مردود کو جو اپنے کو حضرت عیسی علیہ السلام کے برابر سمجھتا تھا اور سب انبیاء بنی اسرائیل سے اپنے کو افضل کہتا تھا اور اپنے بیٹے کو درجہ خدائی پر پہنچاتا تھا عیسی اور موسیٰ اور پیغمبرون علیہم السلام کا کیا ذکر ہر اور اوسکے مرید تو کھلم کھلا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت بہاؤ الدین نقشبندی اور حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت معین الدین چشتی قدس اللہ تعالی اسرارہم کو کہ جنکے سلسلہ مین لکھو کھا صالحین اور ہزارون اولیاء مقبول رب العالمین گذرے ہین کافر اور گمراہ کنندہ بتلاتا ہر اور بمضمون ؎ این سلسلہ از طلای ناب ست ۞ این خانہ تمام آفتاب ست

بڑا بھائی اس مردود کا دنیا کی کمائی کیلئے اور ہی طریقہ برتتا ہر اور دوسرا چھوٹا بھائی اسکا امام الدین نامی چوہڑون اور بھنگیون کی پیغمبری کا دعوی کرتا ہر اور اونکے نزدیک بڑا مقبول پیغمبر ہے حضرت مولوی رشید اس مردود کو مرد صالح کہتے تھے اور جو علماء اس مردود کے حق مین کچہ کہتے تھے مولوی رشید احمد اپنی ہٹ دہرمی نہین چھوڑتے تھے اور کہتے تھے کہ مرد صالح ہر الحمد للہ کہ خدا تعالی نے اسکو جھوٹا کیا پھر حضرت مولوی رشید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کیطرف متوجہ ہوئے اور اونکی شہادت کے بیان کو بڑی شدت سے محرم کے دنونمین کہنا [illegible] حرمت ہونے فرمایا اور حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب سے جناب مولانا اسحق صاحب

جاکر راقم کے پاس آئی **رابعًا** یہ کہ یہ جو کہا کہ (اس عبارت کا مفاد اتنا ہی ہی کہ وحی والہام وغیرہ سے
غیب معلوم ہو جاتا ہی) یہ فقط اتنا ہی کہکر مفاد عبارت کو **راندیری صاحب** حصر کرتے ہین فقط اسیقدر مین کہ
وحی والہام وغیرہ سے غیب معلوم ہو جاتا ہی یہ بھی اوسی شخص کا کام ہی جو مفاد عبارت ومفہوم کلام سے یا تو نا واقف ہو
اور سفاہت سے ایسا کہے یا باوجود جاننے کے ایسا عنادًا وتعصبًا کہے کیونکہ عبارت رد المحتار جو راقم نے اپنے فتوے
مین نقل کی ہی جسکی نسبت **راندیری صاحب** کا ایسا کہنا ہی اوسکا مفاد ومفہوم تو یہ بھی ہی کہ جس علم غیب کے دعوے
سے کافر ہو جاتا ہی وہ وہ ہی جو مسند ومنسوب صراحةً یا دلالةً کسی سبب کیطرف نہو اور بذاتہ جاننے کا مدعی ہو ورنہ کفر نہین
ہی **راندیری صاحب** کے حصر سے اس مفاد کا انکار ثابت ہوتا ہی پس ایسا کہنا سفیہ یا معاند ومتعصب کا ہی کام
ہی ایسے سفاہات وعنادات کے اقوال **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل** میان **مین خلیل انبیٹوی**
کے منقول ہین جو شاگرد رشید **میان رشید** کے ہین جنھون نے **براہین قاطعہ** مین نہ خدا تعالیٰ کو چھوڑا نہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ علماء اہلسنت وجماعت کو چھوڑا جنکے رد مین چند رسائل مطبوع ہو چکے ہین اونمین
سے ایک رسالہ تقدیس بھی ہی جسکے آخر مین علماء حرمین شریفین کی مواہیر ہین جنکے حکم مین **مفتی مکہ معظمہ** یہ فرماتے
ہین وحکم صاحب البراهین مع المؤیدین والمقرظین حکم المتزندقین بیقین ترجمہ حکم صاحب براہین
کا مع مددگارون اور تقریظ لکھنے والونکے حکم زندیقو نکا ہی اور **مفتی شافعیہ مکہ معظمہ** یہ فرماتے ہین اما صاحب
البراهین والمؤیدین لہ فہم اشبہ بالشیاطین واهل الزیغ والزندقة وان لم یکونوا کفارا بیقین ترجمہ
لیکن صاحب براہین اور اوسکے مؤیدین ہرچند وہ یقینی کافر نہین مگر شیطانون اہل زیغ زندیقون سے (یعنی) اونکے
ساتھ مشابہ تر ہین) اور **مفتی حنبلیہ مکہ معظمہ** یہ فرماتے ہین من نسب للذات العلیة المقدسة الاتصاف
بالکذب فقد اخطأ وخالف الاجماع واتصف بالکفر ان لم یتب ویرجع عن المقالة ترجمہ جو ذات
پاک باریتعالیٰ کو کذب سے متصف کرے بیشک وہ راہ بھولا اور مخالف ہوا اجماع کا اور موصوف ہوا کفر سے اگر
توبہ اور اوس سے رجوع نہ کرے اور **مفتی حنفیہ مدینہ منورہ** یہ فرماتے ہین اطلعت علی هذا الرد المتین
والاعتراض الفارق بین الغث والسمین علی صاحب البراهین التی دلت علی سراب بقیعة و
برهنت علی سخافة عقل ملفق کلماتها النظیعة فلعمری انہ لعمیق الغوص فی لجج الضلال مستهوا الخزی
من الملکوت والجلال ترجمہ مینے مطالعہ کیا اس مضبوط رد اور اعتراضات کا جو لاغر وفربہ مین فرق کرنیوالے مین
وارد مین مؤلف براہین پر جو جنگل کی ریت پر جسکو پیاسا پانی سمجھتا ہی راہ دکھاتی ہی اور اوسکی سخت بری باتین

ازنکہ معظمہ یہ نقل مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم کی بطور التقاط و اختصار کے ہے اس سے میان رشید
اور اونکے چیلے چاٹون کے دین و مذہب و اعتقاد و عمل کا بخوبی حال روشن ہے اور علماء حرمین شریفین
کے تقریظون سے تو مؤلف براہین خلیل احمد ساکن انبیٹہ جنکے بستی کا حمق مین مشہور ہونا مولوی
رحمت اللہ صاحب ارقام فرماتے ہین اور براہین کے مقرظ مولوی رشید احمد و مؤیدین دیوبندیون
کے ایمان و اسلام و اہلسنت و جماعت ہونے نہونے کا حال بخوبی روشن ہے خلیل احمد انبیٹوی و نحوہ
جنکا یہ حال ہے راندیری صاحب کے متبوع و اصل ایسی تقریرین ہین جیسے راندیری صاحب
کرتے ہین اور راندیری صاحب اونکے تابع و فرع ہین چنانچہ اقوال خلیل و نحوہ جو تقدیس الوکیل
مین منقول ہین اونمین ایسا ہی کیا ہے کہ بعض آیت و حدیث جو فاضل قصوری نے پیش کی ہین اوسمین
ایسی ہی تقریر پر تزویر کہ اسکا تو فقط اتنا ہی مضمون ہے اور اسکا تو فقط اسیقدر مفاد ہے خلیل و نحوہ نے
کی ہے وہی تقریر یہ راندیری صاحب اونکے تابع و فرع کرتے ہین کہ اس عبارت کا تو مفاد اتنا ہے خلیل
وغیرہ نے وہی عبارت ضعیفہ نالج بشہادت خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی ہے جو راندیری صاحب نے پیش
کی ہے جسکا ذکر ہوا جیسے خلیل اس امر مین تمام فقہاء کا اتفاق اپنے کذب باطل و افتراء سے بتاتا ہے ایسے ہی یہ راندیری
صاحب بتاتے ہین جبکہ یا تقول باطل خلیل و نحوہ نے کیا ہے کہ تکفیر سے بچانے کو کافر بعض نہین کہتے ورنہ کفر ہے
نعوذ باللہ من ذلک اور بہت جائے پر راندیری صاحب کا وہی قول ہے جو خلیل وغیرہ وہابیہ کا ہے اس سے
واضح ہے کہ احیاء للسنۃ الاستاذ الرشیدیہ والاسماعیلیہ راندیری صاحب اقوال باطلہ وہابیہ کو دلیل بناتے
ہین اور خلیل مؤلف براہین و مولوی رشید احمد مقرظ براہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان و مایکون
کا انکار اسواسطے کرتے ہین کہ وہ نعوذ باللہ من ذلک شیطان لعین کا علم آنحضرت صلعم کے علم سے زیادہ زعم کرتے ہین
اور اس زیادت کی قطعیت کے قائل ہین چنانچہ براہین کے صفحہ ۴۷ مین ہے الشیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم
محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہین تو کونسا ایمان کا
حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام
نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے) اس سے وسعت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور شیطان لعین
کے وسعت علم کا اقرار واضح ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم کو شرک بتانا اور شیطان کے وسعت علم
کو شرک نہ بتانا کیسی بے انصافی و ہٹ دھرمی ہے بلکہ بد دینی و بیدینی ہے کہ ایک محل مین یعنے بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ

مرحوم تک عادت تھی کہ عاشورا کے دن بادشاہ دہلی کے پاس جا کر روایات صحیح سے بیان حال شہادت کرتے تھے سو یہ سب اونکے مشایخ کرام واساتذہ عظام مین ہین پر شکر کرتا ہون کہ حضرت رشید نے حرمت بیان شہادت پر قلم اوٹھایا اور شہادت کی باطل کرنے پر لب نہ کھولے پھر حضرت رشید نے جو نواسے کیطرف توجہ کی تھی اوسپر بھی اکتفا نہ کر کے خود ذات حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف توجہ کی پہلے مولود کو کنہیا کا جنم اشٹمی ٹھہرایا اور اوسکے بیان کو حرام بتلایا اور کھڑے ہونیکو کوئی کیسے ذوق شوق مین ہو بہت بڑا منکر فرمایا اس ٹھہرانے بتلانے فرمانیسے لکھو کھا علما ر صالحین اور مشایخ مقبول رب العالمین اونکے نزدیک بڑے نفرتی ٹھہر گئے پھر ذات نبوی مین اسپر بھی اکتفا نکر کے اور امکان ذاتی سے تجاوز کر کے چھ خاتم النبیین بالفعل ثابت کر بیٹھے اور امکان ذاتی کی باعتبار تو کچھ حد ہی نرہی اور اونکا مرتبہ بڑے بھائی سے بڑھتے نرہا اور بڑی کوشش اسمین کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شیطان لعین کے علم سے کہین کمتر ہے اور ایسے عقیدہ کی خلاف کو شرک فرمایا پھر اس توجہ پر جو ذات اقدس نبوی کیطرف تھی اکتفا نہ کیا ذات اقدس الٰہی کیطرف متوجہ ہوئے اور جناب باری تعالیٰ کی حق مین دعوی کیا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممتنع بالذات نہین بلکہ امکان جھوٹ بولنے کو اللہ تعالیٰ کے بڑے وصف کمال کی فرمائی نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات مین تو ان امور مذکورہ کو ظاہر اور باطن مین بہت برا سمجھتا ہون اور اپنے محبین کو منع کرتا ہون کہ حضرت مولوی رشید کی اور اونکے چیلے چاٹونکی ایسی ارشادات نہ سنین اور مین جانتا ہون کہ مجھپر بہت کھلم کھلا تبرا ہوگا لیکن جب جمہور علما ر صالحین اور اولیا ر کاملین اور اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین اونکی زبان اور قلم سے نہ چھوٹے تو مجھکو کیا شکایت ہوگی مشکوٰۃ مین حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نعوذ باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان مین بھی اس زمانہ کے حالات اور حضرت رشید اور اونکے چیلے چاٹونکی تحریر اور تقریر سے پناہ مانگتا ہون بعض جگہہ بعض چیز و نمین مشہور ہین جیسے میری بستی کرانہ اور نانوتہ جسکے رہنے والے مولوی قاسم اور مولوی یعقوب وغیرہما تھے نحوست مین مشہور ہے کہ عوام صبح کو انکا نام بھی نہین لیتے ہین کرانہ کو بیریون والا شہر اور نانوتہ کو چھوٹا شہر کہتے ہین اور کرسی اور کاندھلہ اور انبیٹہ حمق مین مشہور ہین اور ان بستیون کے اہالی مین کچھ نہ کچھ تاثیر ہوتی ہے میرے بستی کی تاثیر میرے مین یہ ہوئی کہ ایسا زمانہ نحوست کا دیکھا اللہ تعالیٰ مولوی خلیل احمد کو اونکی بستی کے خواص سے بچاوے اور حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب کو اونکے رد مین جزای خیر عطا فرماوے آمین۔ العبد محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن غفر لہما الحنان ۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰ ہجری

واما الکونہ من ارکانہا واحکامہا کعامۃ التکالیف الشرعیۃ التی امر بہا المکلفون وکیفیات اعمالہم واجزیتہا المترتبۃ
علیہا فی الآخرۃ ومایتوقف ھی علیہ من احوال الآخرۃ التی من جملتہا قیام الساعۃ والبعث وغیر ذلک من الامور
الغیبیۃ التی بیانہا من وظایف الرسالۃ واما مالایتعلق بہا علی احد الوجہین من الغیوب التی من جملتہا وقت
قیام الساعۃ فلا یظہر ابدا علیہ علی ان بیان وقتہ مخل بالحکمۃ التشریعیۃ التی یدور علیہا فلک الرسالۃ ولیس فیہ
مایدل علی نفی کرامات الاولیاء المتعلقۃ بالکشف فان اختصاص الغایۃ القاصیۃ من مراتب الکشف بالرسل
لایستلزم عدم حصول مرتبۃ من تلک المراتب لغیرہم اصلا ولا یدعی احد من الاولیاء مافی مرتبۃ الرسل
علیہم السلام من الکشف الکامل الحاصل بالوحی الصریح اھ وحاصلہ ان اللہ سبحانہ وتعالی متفرد
بعلم الغیب المطلق المتعلق بجمیع المعلومات وانہ انما یطلع رسلہ علی بعض غیوبہ المتعلقۃ بالرسالۃ اطلاعا
جلیا واضحا لاشک فیہ بالوحی الصریح ولاینافی ذلک ان یطلع بعض اولیائہ علی بعض ذلک اطلاعا
دونہ فی الرتبۃ فمن ادعی علم بعض الحوادث بوحی من اھلہ او بکشف من ذوی الکرامات فھو صادق
ودعواہ جائز لان ما اختص بہ تعالی ھو الغیب المطلق علی مایدعیہ العبد لیس غیبا حقیقۃ لانہ انما
یکون باعلام اللہ تعالی کما مر پس اس عبارت سے واضح ہوتا ہو کہ اللہ تعالی نے بعض حوادث کی اطلاع
اپنے برگزیدہ انبیاء و اولیاء کو دی ہو نہ کل کی اور اسی کا دعوی کرنیوالا کسی پیغمبر و ولی کے علم کی بہ نسبت
صادق ہو جسکا مفہوم مخالف کہ جو روایت فقہی مین معتبر ہو یہ ہوتا ہو اسکے خلاف یہ دعوی کرنیوالا کہ آنحضرت
صلعم کو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا تھا کاذب ہو اور نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہو فلان گاؤنمین اسقدر
مٹی ہو اور اسقدر پتے گلے ہین اتنے خشک ہین اتنے سڑے ہین اتنے تر و تازہ ہین وغیرہ اور اسقدر کنکر فلان
شخص کے مکان کے دروازہ پر ہین اسقدر اسکے باغ مین ہین وغیرہ لاتعد ولاتحصی جزئیات کہ ماکان ومایکون
کے جزئیات سی ہو اسکی خبر بھی سوائے اللہ تعالی کے کسیکو نہین ہو کیونکہ واما مالایتعلق بہا علی احد الوجہین
من الغیوب الخ مین داخل ہین **اقول** وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق یہ جو کہا کہ (اب مین رد المحتار
کی عبارت کا پہلا حصہ الخ) کیا راندیری صاحب اول کسی مطلب سے آپنے فراغت حاصل کر لی جو اوسکے
بعد آپنے یہ کہا کہ اب مین الخ یہ کہنا تو اوسوقت مستقیم ہوتا کہ اول کسی مطلب سے فراغت حاصل ہوگئی ہوتی
جو کچہ تقول باطل کیا تھا اوسکا بطلان واضح ہوگیا اوس سے فراغت کیسی پھر اب الخ کہنا چہ معنی دارد
سبحان اللہ رد المحتار کی عبارت کا پہلا حصہ سل الحسام الہندی سی نقل کرنا عجب ہو پہلا حصہ رد المحتار

ف لامذہبی کی دیانت کہ اس عبارت کو [illegible]

علیہ وسلم تو وسعت علم شرک ہوا اور دوسرے محل مین یعنے بہ نسبت ملک الموت و شیطان شرک نہوا ادنی طالب العلم بھی جانتا ہی جسنے شرح عقائد نسفی بھی پڑھی ہو کہ شرک تو جب ہی ہوتا ہی کہ یا تو سوائے خدا تعالی کے کسیکو واجب الوجود اعتقاد کرے یا مستحق عبادت کا اعتقاد کرے بیان وسعت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین واجب الوجود یا مستحق عبادت اعتقاد کرنا کہان ہی جو وسعت علم شرک ہوا اور جب وسعت علم بزعم مؤلف و مقرظ براہین شرک ہے تو ملک الموت و شیطان لعین کی حقمین یہ وسعت مانکر کے اپنے مشرک ہونیکا اقرار مؤلف و مقرظ کیون نہین کرتے یہہ تو نعوذ باللہ من ذلک یہ بات ہوئی کہ ملک الموت و شیطان لعین کو تو شریک ساتھ خدا تعالی کے ٹھہرانا درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درست نہین ہی اور یہ کیا محال ہی کہ جو وجہ وسعت علم ملک الموت و شیطان کی وسعت علم کے شرک ہونیکی بیان کیجاوے سو ہی وجہ وسعت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرک ہونیکی بیان کیجاوے اوسکو قبول نکرنا سراسر عناد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہی الغرض مؤلف و مقرظ براہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم جمیع ماکان و ما یکون اسواسطے نہین مانتے کہ یہ مدعی اسکے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان لعین کو علم زیادہ ہی اور اوسکے مان لینے سے اونکا دعوی زیادت علم شیطان لعین باطل ہوجاتا ہی یہ راندیری **صاحب** اونکے تابع اونکی فرع ہین یہ کیونکر تسلیم کرین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم جمیع ماکان و ما یکون کے ہین کیونکہ اونکی اصل و متبوع کے ایمان و اذعان کے خلاف ہوجاویگا اسواسطے ایسے حیلہ بہانے سے **راندیری صاحب** کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان و ما یکون کا انکار ضرور ہوگیا ہی **راندیری صاحب** تابع و فرع مؤلف و مقرظ براہین کے ہین اور وہ اونکے اصل و متبوع تو جو کچھ **راندیری صاحب** کو راقم جواب دیگا فی الحقیقت دراصل وہ جواب مؤلف و مقرظ براہین کو ہوگا اسواسطے اگر اصالۃً مخاطب وہ دونون اور تبعًا و فرعًا یہ **راندیری صاحب** بنائے جاوین تو مضائقہ نہین ہی **قولہ** اب مین رد المحتار کی مذکور عبارت کا پہلا حصہ جو متصل اس عبارت کے ہی صاحب رد المحتار کے رسالہ سل الحسام الہندی سے نقل کرتا ہون قلت و مثل ھذا ما ذکرہ العلامۃ المفتی ابو السعود افندی فی تفسیر قولہ تعالی (عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا) قال والفاء لترتیب عدم الاظہار علی تفردہ تعالی بعلم الغیب علی الاطلاق ای فلا یطلع علی غیبہ اطلاعا کاملا ینکشف بہ جلیۃ الحال انکشافا تاما موجبا لعین الیقین احدا من خلقہ (الا من ارتضی من رسول) ای الا رسولا ارتضاہ لاظہارہ علی بعض غیوبہ المتعلقۃ برسالتہ کما یعرف عنہ بیان من ارتضی بالرسول تعلقا ما اما لکونہ من مبادی رسالتہ بان یکون معجزۃ دالۃ علی صحتہا

دیہاتیون سے بعید نہین شہریون سے یہ گمان دور رکھئے رد المحتار کی عبارت کا پہلا حصہ متصل جو رد المحتار مین ہے موجود ہے وہ کچہ تھوڑا سا نقل کر دیا جاتا ہے تاکہ آپکی غلطی وصحت وصدق وکذب کا اظہار ہوجاوے وہ یہ ہے (فی التتارخانیۃ یکفر بقولہ انا اعلم المسروقات وانا اخبر عن اخبار الجن ایای اھ قلت فعلی ھذا ارباب التقاویم من انواع الکاھن لادعائہم العلم بالحوادث الکائنۃ واما ما وقع لبعض الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی اوالالہام فھو باعلام من اللہ تعالی فلیس مما نحن فیہ اھ ملخصا من حاشیۃ نوح فی کتاب الصوم) اسکے بعد بلا فاصلہ وہ عبارت رد المحتار مذکورہ بالا جو راقم کی عبارت مین منقول ہوئی ہے واقع ہے یہ پہلا حصہ عبارت رد المحتار کا ہے اسکو اسواسطے پوشیدہ کیا کہ اس سے راندیری صاحب کے مقصود کا خون ہوا جاتا ہے اس سے بچاؤ کیواسطے سل الحسام کا نام لکھدیا کہ اسکا پہلا حصہ متصل سل الحسام مین ہے اب فرمائے کہ آپکے صدق کا سرا اوڑگیا یا نہین اب اسکو دھڑ سے متصل کیجئے تو بھلا یہ آپکو خبر نہ تھی کہ علامہ شامی نے اس حسام سربندہ صدق راندیری صاحب کو رد المحتار مین ہی مدسوس کر رکھا ہے ہان البتہ تمام عبارت کی بعد علامہ شامی یہ فرماتے ہین تمام تحقیق ھذا المقام یطلب من رسالتنا سل الحسام الھندی اس سے یہ ثابت نہین ہے کہ عبارت رد المحتار کا پہلا حصہ جو متصل ہے وہ سل الحسام مین ہے (ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا) پھر سل الحسام کی تصحیح کا مطالبہ راندیری صاحب کے ذمہ باقی ہے کیونکہ جب راندیری صاحب نے راقم کی عبارت کی قطع برید کی تاکہ ایسے مزخرفات وتمویہات کرنیکی گنجایش ہو ورنہ ہرگز گنجایش بھی نہوتی تو امانت کا حال معلوم اور سل الحسام ملک ہندوستان مین کثیر الوجود ومتداول بین العلماء نہین ہے فقط اوسکا حوالہ رد المحتار مین دیا ہے تو ایسے کمیاب کتاب مین قطع وبرید وتبدیل وتغییر راندیری صاحب نے کی ہو تو کیا تعجب ہے اور کیا خوف ہے پس تاوقتیکہ راندیری صاحب تصحیح نہ کرین اونکے اس عبارت کا اعتبار راقم کے اور اس شخص کے نزدیک ہرگز نہین ہے جسکو راندیری صاحب کی ایسی قطع وبرید کر ڈالنے کی خبر ہو بعد تصحیح نقل کے پھر بھی راندیری صاحب کے اس کہنے مین کہ (اسی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے بعض حوادث کی اطلاع اپنے برگزیدہ انبیاء اور اولیاء کو دی ہے نہ کل کی الخ) یہ کلام ہے کہ یہ ہرگز مسلم نہین ہے کہ اس عبارت کی یہی مراد ہو کہ بعض ہی حوادث کی اطلاع دی ہے نہ کل کی پھر بعض بھی وہ کہ شیطان لعین کو جسقدر پر اطلاع ہے اُسقدر حوادث سے بھی کم ہون کیونکہ مؤلف ومقرظ براہین جو راندیری کے اصل ومتبوع ہین جنکے تقول

کا رد المحتار مین ہی چاہئے یا سل الحسام مین کیا آپکے نزدیک سل الحسام اور رد المحتار ایک ہی ہین اور کیا یہ دونون
نام رد المحتار او سل الحسام الہندی ایک ہی کتاب کے نام ہین یار د المحتار سل الحسام کا جز ہی راندیری صاحب
ایسا کیونکر نہ کہین کیونکہ اونکے اصل بتبوع مؤلف براہین و مقرظ سواد اعظم بھی ایک ہی شخص کو بتاتے ہین اور
والعاملین علیہا کا مفاد اجرت مدرسین قرار دیتے ہین اجرت عاملین علی الصدقات والزکوٰۃ و اجرت
مدرسین ایک ہی ٹھہراتے ہین براہین کو دیکھو اور تقدیس مین میان خلیل کا قول منقول ہے کہ
(خلف وعید و امکان کذب باری مین صرف لفظی فرق ہی) تقدیس کے صفحہ ۱۶ مین یہ مضمون موجود
ہی جسکو ادنی طالب العلم بھی ایک ہذیان کہہ سکتا ہی کیونکہ جو خلف وعید کے قایل ہین وہ اوسکے وقوع کے
بھی قایل ہین جب خلف و کذب ایک ہی ہوتا اور صرف لفظی فرق ہوتا تو وہ وقوع کذب کے بھی قایل ہوتے
وہ اصل ہا یہ فرع راندیری صاحب اگر کاذب نہین صادق ہین تو تصریح بتا وین قائلین خلف وعید
کے کہ وہ نعوذ باللہ من ذالک وقوع کذب باری کے بھی قایل ہین ورنہ راندیری صاحب اپنے اصل
کا کاذب ہونا قبول کرین گنگوہی صاحب ایسے بہادر ہین کہ اپنے مہری فتوے مین وقوع کذب کے
معنے درست کرتے ہین اور وعدہ و وعید و خبر کو کذب کی انواع اور کذب کو اونکی جنس فرماتے ہین اور مثال حیوان
و انسان کی دیتے ہین جس سے امکان کذب سے ترقی کرکے وعدون و وعیدون اور خبرون الہیہ کا نعوذ باللہ
من ذالک کاذب ہونا ضروری ثابت ہوگیا جیسے انسان کیواسطے حیوان ضروری ہی وہ فتوی اصل راقم
کے پاس موجود ہی نقل اوسکی صیانۃ الناس کے آخر مین چند سال ہی مطبوع ہوگئی ہی جب راندیری
صاحب کے اصل ایسا فرماوین اور خلف و کذب کو ایک ہی ٹھہراوین اور اجرت عامل و اجرت مدرسین
ایک ہی بتاوین اور اتحاد کے معنے اختراعی آیت کو اب چودھوین صدی مین بہناوین جو امام ابوحنیفہ رح
اور اونکے ارشد تلامذہ کو نہ سوجھی تو راندیری صاحب اونکے تابع رد المحتار او سل الحسام کو ایک ہی
بتاوین تو کیا تعجب ہی بہم طرفہ یہ کہ رد المحتار کی عبارت مذکورہ کا پہلا حصہ جو متصل ہی اوسکو سل الحسام سے
نقل کرنا بتاتے ہین خوب توڑ جوڑ ملایا کہ عبارت رد المحتار کے پہلے حصہ کو متصل وہان بتایا اسیکو اتصال
کہتے ہین جیسے مشرق و مغرب مین کوئی اتصال بتاوے راندیری صاحب جانتے ہین کہ کوئی اس
چال کو سمجھیگا نہین مانند بیاتیون کے شہری بال کی کھال نکالنے والے بھی فریب کھاکر رد المحتار
کی عبارت کا پہلا حصہ اسکو خیال کرلینگے اور غلط کو صحیح اور کذب کو صدق جان لینگے حضرت اہم

ودونہ خرط القتاد جب عبارت سل الحسام سے بعض ہی مراد ہونا اور کل کی نفی مراد ہونا ثابت نہ ہوا اور
باطل وفاسد ہوا تو اوسپر جو یہ راندیری صاحب متفرع کرتے ہین کہ (یہ دعوی کرنیوالا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا تھا کاذب ہے) جسکا ثبوت مفہوم مخالف پر موقوف
کیا ہے اور مفہوم مخالف لیکر یہ استنباط فاسد کیا ہے یہ بناء فاسد علی الفاسد ہے کیونکہ جب کل کی نفی مراد ہونا غیر
ثابت وفاسد ہے تو یہ تفریع بھی فاسد ہے پھر راندیری صاحب نے یونہین منہ سے نکالدیا اور روایات
فقہیہ مین معتبر ہونا کہدیا جس سے عوام کو یہ وہم ہو کہ روایات فقہیہ مین یہ مفہوم مخالف لینے کا قاعدہ کلیہ ہے
حاشا وکلا ہرگز نہین بلکہ یہ اکثری ہے چنانچہ درمختار مین مصرح ہے واما اعتباره فی الروایة فاکثری
لاکلی اس سے تھوڑا سا پہلے ہے المفهوم معتبر فی الروایات اسکی تحت مین علامہ شامی فرماتے ہین قوله
(فی الروایات) ای عن الائمة والمراد فی اکثرها پس اس سے واضح ہے کہ مفہوم مخالف کا اعتبار کلی نہین ہے
اکثری ہے اور دوسری یہ کہ ائمہ سے جو روایات ہین اونہین معتبر ہے اور سل الحسام کا قول روایت ائمہ نہین ہے جو
اوسمین مفہوم مخالف راندیری صاحب کو لینا درست ہو دوسری یہ اکثری کہ اکثر روایات مین معتبر ہے
نہ کل مین اگر یہ روایت عن الائمہ ہوتی تب بھی یہ احتمال باقی رہتا کہ اون بعض روایات سے ہو کہ جنمین مفہوم
مخالف معتبر نہین جبتک دلیل اسپر قایم نہوتی کہ اونہین روایات مین سے ہے کہ اونمین مفہوم مخالف معتبر ہے ہرگز معتبر
نہوتا راندیری صاحب کی عجب دانش وفہم ہے کہ موقع وبیموقع نہین دیکھتے مفہوم مخالف اڑا کر مقصود ثابت
کرنا چاہتے ہین ایسے سبعلی کی کلام سے شاید دیہاتی دھوکہ کھا جاوین اہل شہر کے منھ آنا اپنے حال کا اظہار کرانا
ہے پھر کتب مین مفہوم مخالف کی شرطا چند موجود مین اونکا بھی بالکل لحاظ راندیری صاحب کو نہین ہے
کوئی طالب العلم اور صحبت یافتہ علما ایسے کلام ہرگز نہین کرسکتا ہے کیونکہ اسمین سراسر اپنے عیوب پر اطلاع
دینا ہے بمضمون ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد ✤ عیب وہنرش نہفتہ باشد ✤ چو در بستہ باشد چہ داند کسی ✤ کہ جوہر
فروش است یا شیشہ گر۔ جوہر فروشی وشیشہ گری کا اظہار کلام سے ہی ہوتا ہے ہم دیکھین کہ اس شیشہ گری کو کسطرح جوہر
فروشی راندیری صاحب بناتے ہین تمام اصول وفروع ملکر کیا تا دیل لاطائل اسکی کرتے ہین اور یہان
مفہوم مخالف لینا کیونکر درست بتاتے ہین اور کون کونسی براہین ہمارے احتمالات کی رفع پر قایم کرتے ہین اور ترجمہ کیا کہ (اس
سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فلان گاؤمین اسقدر مٹی اسقدر پتھر گلہین یا اسقدر خشک ہین اسقدر سرسبز ہین الخ) راندیری صاحب
اور انکے اصول صاحبونکے نزدیک کونسی نص صریح غیر ماول اسپر قایم ہے یا کونسا اجماع اسپر واقع ہے کہ اللہ تعالے

باطل کی صحت کی باقی رہنے اور بطلان نہ ظاہر ہونیکے واسطے یہ حیلے حوالے کئے جاتے ہین جو مقصود اصلی
راندیری صاحب کا ہی اگر راندیری صاحب اور اونکے اصل و متبوع کو دعوی ہی کہ اس عبارت
سے وہ بعض حوادث مراد ہین جو کہ کم ہین شیطان لعین کے حوادث معلومہ سے تو راندیری اور اونکے اصل
و متبوع ثابت کرین کہ کونسا قرینہ اس عبارت مین اس مقصود فاسد پر دال ہی ورنہ مفت مین کاغذ
سیاہ کیا ہی اور اوقات کو ضایع کیا ہی جیسے کہ انکے اصل نے براہین مین اقوال باطلہ بدعیہ لکھکر اپنے
نامۂ اعمال کو سیاہ کیا اور مطعون خلایق ہوئے دوسرے یہ کہ کیون جایز نہین ہی کہ یہان علامہ
شامی نے بعض حوادث کا ذکر نہ کل اسلئے کیا ہی کہ سل الحسام الہندی علامہ شامی نے حضرت
مولانا خالد کردی خلیفہ شاہ غلام علیشاہ صاحب قدس سرہ کے انتصار مین لکھی ہی اور
حضرت مولانا موصوف نے بعض حوادث غائبہ کا حال بیان کیا ہو اور فرقہ نجدیہ و مولینا موصوف
کا زمانہ قریب قریب ہی چنانچہ فرقہ نجدیہ کا حال رد المحتار مین علامہ شامی نے لکھا ہی اونکو یعنے نجدیہ
کو خوارج مین سے شمار کیا ہی یہ فرقہ نجدیہ بالکل انبیا علیہم السلام و اولیاء کرام کی غیب دانی کا منکر ہی
اوس فرقہ کی جواب مین اوسکے السلب الکلی کے رد کیواسطے ایجاب جزئی پر اکتفا کیا ہو اسواسطے بعض
حوادث فرمایا ہو کہ اسیقدر سے اوسکا جواب ہوجاتا ہی کل حوادث کے ذکر کی حاجت نہین ہی اس تقدیر
پر اس بعض کو ذکر سے کل کی نفی خیال کرنا خیال خام و سودائے ناسرانجام ہی اس احتمال کے رفع
پہ دلیل قاطع و برہان ساطع قایم کرنا ضرور ہی ورنہ درصورت بقاء احتمال مذکور بمقتضای اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال سل الحسام کی عبارت سے کل حوادث کے علم کی نفی پر دلیل پکڑنا باطل ہی
ابھی اوپر رد المحتار کی یہ عبارت گذری ہی لادعائہم العلم بالحوادث الکائنۃ واما ما وقع لبعض
الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی او الالہام فھو باعلام من اللہ فلیس مانحن فیہ اسمین العلم
الحوادث الکائنۃ کا ذکر ہی نہ بعض الحوادث کا پس الحوادث الکائنۃ کا علم انبیاء و اولیاء کیواسطے
حاصل ہونا و کاہن و نحوہ سے اسکا انتفاء اس سے واضح ہی علماء نے یہان قید بعض کی نہین لگائی
اگر سل الحسام مین علی تقدیر صحۃ النقل لگائی ہی تو اوسمین وہ احتمال جسکے رفع بغیر استدلال
راندیری صاحب باطل قرار پاتا ہی اگر عبارت رد المحتار مین یا دیگر عبارات عامہ مین خیال
تخصیص ہی تو کوئی دلیل مخصص قابل قبول جسمین احتمال غیر مقصود کا نہو قایم کرنا ضرور ہے

رانديرى صاحب ہدايت وحق معلوم ہوجانيسے روكنا عوام كو چاہتے ہين اسى كا نام اضلال ہى اب رانديرى
صاحب فرماوين كہ آپكے مٹى وپتہ ونكا علم بهى آنحضرت صلعم كو ہونا ثابت ہى يا نہين ہان رانديرى وگنگوہى
صاحب وانبيٹهوى سب ملكريہ ثابت كردين كہ اس مٹى وغيره كى مقدار لوح محفوظ مين نہين ہى تو اوسوقت اوس
اثبات بے سروپا كو ديكها جاويگا عجب نہين كہ گنگوہى انبيٹهوى نے جيسى اپنے زعم مين قل انما انا بشر مثلكم
سے آنحضرت صلعم كو ادنى آدمى كا بهائى كہنا نص سے ثابت كر كے دهوكہ عوام كو ديا باوجوديكہ ہر ادنى اعلى ايسى لغو تقرير
سے سوائے وہابيہ كے ہنستے ہين اور كہتے ہين كہ يہ لوگ اپنى زوجہ كو بهى اپنے كو اس دليل سے بهائى كہلاتے ہونگے اور
كوئى نص كو اب چودهوين صدى مين معنى نئى پہنا كر جيسى اس آيت مذكوره اور آيت والعاملين عليها كو
پہنائى ہين چنانچہ اوپر مذكور ہوئى يہ ثابت كر ڈالينگے كہ مٹى وغيره كى مقدار لوح محفوظ مين نہين ہى نعوذ باللہ من
ذلك تو اوسوقت بحسب زعم رانديرى صاحب اگرچہ اسقدر مٹى كا علم ثابت ہوگا لكن علماء اہل حق ہرگز
تسليم نہ كرينگے اور جو تفسير بالرائے اور آيتونكے اونهون نے كى ہے ويسى ہى اوسكو جانكر اوسكا اظہار كردينگے الغرض يہ
حيلہ وبہانہ مٹى وپتہ ونكا بهى رانديرى صاحب كا كار آمد نہوا اور يہ جو كہا كہ (لاتعد ولا تحصى جزئيات كہ ماكان
ومايكون كى جزئيات سے ہے اسكى خبر بهى سوائے خدا تعالى كے كسيكو نہين ہے كيونكہ يہ واما مالايتعلق بها على احد الوجهين
من الغيوب الخ مين داخل ہين) جزئيات ماكان ومايكون كو سوائے خدا تعالى كے كسيكو ہونيكى دليل رانديرى صاحب
نے خوب بيان كى كہ مالايتعلق بها على احد الوجهين من الغيوب الخ مين داخل ہين اس دخول كو دعوے پر
كوئى دليل قابل قبول قايم كى ہوتى جب يہ دعوى دخول اس مالايتعلق على احد الوجهين من الغيوب مين
ثابت ہوتا ورنہ دعوى بلا دليل بمقابلہ خصم پيش كرنا عاقل كا كام نہين ہے يہ ہرگز مسلم نہين كہ علم ماكان ومايكون
مالايتعلق الخ مين داخل ہے يہ كيون جائز نہين ہے كہ يہ كہا جاوے كہ جميع جزئيات ماكان ومايكون كا علم آنحضرت صلعم
كيواسطے حاصل ہونا معجزه مين داخل ہے اور عبارت منقولہ رانديرى صاحب اما الكونہ من مبادى
رسالتہ بان يكون معجزة دالة على صحتها مين داخل ہے اسمين داخل ہونے پر كونسا استحالہ قايم ہے كيا نعوذ
باللہ من ذلك بطور معجزه كے تمام جزئيات ماكان ومايكون كا علم اللہ تعالى رسول اللہ صلعم كو نہين دے سكتا ہے
يا نديے پر كوئى دليل نص قرآن وحديث واجماع سے قائم ہے نسائى نظامى كے صفحہ ۲۳۹ خسوف شمس
كى حديث عائشہ رض مين ہے قال رسول اللہ صلعم رأيت فى مقامى هذا كل شئ وعدتم اسكے حاشيہ مين جو
صفحہ ۲۴۳ مين ہے جلال الدين سيوطى يہ فرماتے ہين قد بينت رواية الصنفان قولہ كل شئ مخصوص

اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مٹی وغیرہ کا علم دینے پر قادر نہین یا اللہ تعالیٰ نے ان امور کا علم آنحضرت صلعم کو نہ دینے کی خبر دیدی ہی کہ ہین اُن اُمور کا علم نہ دونگا خوب بات ہی کہ مؤلف و مقرظ براہین شیطان لعین و ملک الموت کو محیط زمین کا علم ہونا نص سی بتاوین اور رسول اللہ صلعم کے علم محیط زمین کو شرک ٹھہراوین اور **راندیری صاحب** اسکو محال جانکر پیش کرین کہ فلان گاؤن مین اتنی مٹی اتنے پتے گلے اتنے خشک لتے سڑے ہین الخ اور اسکو بہت بڑی دلیل آپکو علم ماکان ومایکون کا حاصل ہونیکی قرار دین کوئی دلیل نقلی یا عقلی قابل قبول اسپر اصول وفروع کو پیش کرنا چاہیے تھا خصوصًا بمقابلہ خصم کے جب ایسے تقول باطل کی جرأت کرنا چاہیے تھی **راقم** کی دوسری فتوی مین اس شعر **قصیدہ بردہ** سے فان من جودك الدنيا وضرتها ؎ ومن علومك علم اللوح والقلم کی تحت مین جو یہ عبارت **علامہ باجوری** کی ملتقط کرکے لکھی گئی تھی کہ وہ یہ ہی لاشك ان العلم من اكبر اسباب عظم الجاه وعلوه والمراد بعلومه صلعم المعلومات التي اطلعه عليها فانه تعالى اطلعه على علوم الاولين والاٰخرين والمراد بعلم اللوح والقلم المعلومات التي كتب القلم في اللوح بامر الله تعالى فانه ورد اول ما خلق الله القلم فقال له اكتب قال وما اكتب قال اكتب مقادير كل شئ حتى تقوم الساعة واستشكل جعل علم اللوح والقلم بعض علومه صلعم بان من جملة علم اللوح الامور الخمسة المذكورة في آخر سورة لقمان مع ان النبي صلعم لا يعلمها لان الله تعالى قد استاثر بعلمها فلا يتم التبعيض المذكور واجيب بعدم تسليم ان هذه الامور الخمسة مما كتب القلم في اللوح وعلى تسليم انها مما كتب القلم في اللوح فالمراد ان بعض علومه صلعم علم اللوح والقلم الذي يطلع عليه المخلوق فخرجت هذه الامور الخمسة على انه صلعم لم يخرج من الدنيا الا بعد ان اعلمه بهذه الامور فان قيل اذا كان علم اللوح والقلم بعض علومه صلعم فما البعض الاٰخر اجيب بان البعض الاٰخر هو ما اخبر الله عنه من احوال الاٰخرة لان القلم انما كتب في اللوح ما هو كائن الى يوم القيمة فقط كما تقدم انتہی ملتقطا جس سے واضح ہی کہ لوح محفوظ مین جو کچھ لکھا ہوا ہی اوسکا علم رسول اللہ صلعم کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہی اسکو **راندیری صاحب** نے جان بوجھکر اور سوچ سمجھکر اسواسطے حذف کر دیا ہی کہ اس سے ہر گاؤن کی مٹی کی مقدار اور یہ کہ اسقدر پتے سڑے گلے اور اسقدر خشک وغیرہا ہین سب کا حال رسول اللہ صلعم کو معلوم کرا دینا واضح ہوتا ہی کیونکہ لوح محفوظ مین یہ تمام موجود ہین اس سے یہ تمام مقدار مٹی پتے گلے سڑے خشک **راندیری صاحب** جو پیش کرکے عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہین اس عبارت کی ذکر کرنیسے یہ دھوکہ دینے کی گنجایش نہ رہتی ہر حیلہ سے

وعلمہ لا یختلف باختلاف النسب الزمانیۃ فکذا علم انبیائہ حالۃ التجلی والکشف فہم لما خلقوا علیہ من التطہیر
والتجرد عن الادناس صارت مرآۃ الکون تتجلی فی سرائرہم وصار الکون کلہ کانہ جوہرۃ واحدۃ وہم مرآتہ
المصقولۃ التی تتجلی فیہا الحقائق والدقائق لکن ذلک لا یکون الا فی المقام الجمع ووقت التجلی وربما کان فی
اقل من لحۃ ثم بعدہا یرجع العبد لوطنہ والی شہود تفرقتہ واحکام حسہ فلما لم یکن ذلک الحال مستمرا
تمنی ان یراہم رویۃ کشف وادراک فی ذلک الآن وبتامل ذلک یعلم انہ لا تعارض بینہ وبین خبر تجلی لی
علم ما بین المشرق والمغرب وخبر زویت لی الارض ام انتہی اس سے ثابت ہے کہ انبیا علیہم السّلام کا علم مستمد و
مستحصل اللہ تعالی کے علم سے ہے اللہ تعالی کے علم میں جیسا بسبب اختلاف نسب زمانیہ کے اختلاف و فرق نہیں ہے
ایسے ہی اللہ تعالی کے انبیاء علیہم السّلام کا علم بھی بسبب اختلاف نسب زمانیہ مختلف نہیں ہوتا ہے وقت تجلی و
کشف کے اور چونکہ انبیاء علیہم السلام پاک و صاف و مجرد کدورات نفسانیہ سے ہو کر پیدا ہوتے ہیں تو اس صفائی و
پاکیزگی کے سبب سے آئینہ جہان بینی کا اونکے باطنوں میں چمکتا ہے اور اونکی نسبت تمام جہان بمنزلہ ایک جوہر کے ہے اور وہ
آئینہ شفاف و صاف ہیں کہ اوسمیں دقایق و حقایق اونکو روشن ہو رہے ہیں لیکن یہ حال ہر وقت نہیں رہتا ہے بوقت
مقام جمع و تجلی کے ہوتا ہے کبھی ایک لمحہ سے کم ایسا حال ہو جاتا ہے اس سے واضح ہے کہ تمام دقایق حقایق کی بعض اوقات
میں انبیاء علیہم السّلام کو رویت و بینائی حاصل ہو جاتی ہے جب رویت و بینائی تمام مخلوقات کے دقائق کی بعض
وقت حاصل ہو جاتی ہے تو اون تمام دقایق و حقایق و جزئیات و کلیات کا علم حاصل ہونا بخوبی ثابت ہوا راقم
نے فتوی ثانیہ میں یہ عبارت **نفحات الانس مولانا جامی** کے صفحہ ۹۴ کی نقل کی تھی جو جامی رح خواجہ بہاؤالدین
نقشبند رح سے نقل کرتے ہیں میفرمودہ اند کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان میگفتہ اند کہ زمین در نظر این
طائفہ چون سفرہ ایست و ما میگوئیم چون روی ناخنی است ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست جس سے واضح ہے کہ
حضرت **خواجہ بہاؤالدین** حضرت عزیزان رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کرتے ہیں کہ اولیاء اللہ تعالی کے سامنے زمین
ایک دسترخوان ہے یعنے جیسا حال ہر کسیکو دسترخوان کا معلوم ہوتا ایسے ہی اونکو زمین کا حال معلوم ہوتا ہے خواجہ
نقشبند رح فرماتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ زمین اولیاء اللہ کے سامنے بمنزلہ سرے ناخن کے ہے یعنے اولیاء سے کوئی چیز غائب
نہیں ہے جب اولیاء اللہ تعالی سے کوئی چیز غائب نہونا خواجہ رح فرماتے ہیں تو انبیاء علیہم السّلام جنکی اتباع سے اولیاء
کو یہ رتبہ حاصل ہوا ہے بطریق اولی اونسے کوئی چیز غائب نہیں ہے اس عبارت **نفحات الانس** کو راندیری
صاحب نے اسیواسطے اوڑا دیا کہ اس سے انکار علم تمام جزئیات و کلیات رد ہوتا ہے یہ ذکر کرتے تو اس کہنے کی گنجایش

بقولہ وعد تمہ وذلك خاص بفتن الدنیا وفتوحها وبما فی الآخرة من الجنة والنار وقال الشیخ اکمل الدین فی شرح المشارق قولہ فی مقامی یجوز ان یکون المراد بہ المقام الحسی وهو المنبر ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وهو مقام المکاشفة والتجلی بالحضرات الخمسة التی هی عبارة عن حضرت الملك والملکوت والارواح والغیب الاضافی والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطة الدائرة بالنسبة الی الدائرة صلوة اللہ علیہ وسلامہ انتھی بقدر الحاجة آمین علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ نے اول اگرچہ یہ ذکر کردیا کہ روایت مصنف مین کل شی مخصوص ساتھ قول وعدتم کی ہے کہ جس سے اسکا خاص ہونا ساتھ فتن دنیا و فتوح دنیا ودوزخ وجنت کی معلوم ہوتا ہے لکن یہ ذکر کرکے پھر قول علامہ اکمل الدین حنفی رحمہ صاحب عنایہ شرح ہدایہ کا آخر مین بیان کردیا کہ جس سے واضح ہے کہ اس حدیث مین مقام سے جیسے مقام حسی یعنے منبر آنحضرت صلعم کا مراد لینا درست ہے ایسے ہی مقام معنوی بھی مراد لینا درست ہے کہ مقام مکاشفہ وتجلی حضور امور خمسہ مذکورہ کا ہے کہ حضور ملک سفلی اور ملک علوی اور حضور ارواح وحضور غیب اضافی وحضور غیب حقیقی ہے یعنے یہ تمام رسول اللہ صلعم کے سامنے حاضر ہوے کیونکہ آنحضرت صلعم برزخ ہین کہ آپکو ان کل امور کیطرف توجہ ہے مانند نقطہ دائرہ کی بہ نسبت دائرہ کے یعنے جیسے نقطہ ومرکز کو نسبت محیط دائرہ سے برابر کی ہوتی ہے اور اوس مرکز کو جمیع جوانب محیط کیطرف توجہ ہوتی ہے ایسے ہی آنحضرت صلعم کو توجہ تمام ملک وملکوت وارواح وغیب اضافی وغیب حقیقی سے ہے اب آنحضرت صلعم کا عالم جمیع جزئیات وکلیات علم علوی وسفلی وارواح وغیب اضافی وحقیقی کا ہونا قول علامہ اکمل الدین سے ثابت ہے یا نہین اصل رامپوری صاحب انبیٹھوی وگنگوہی نعوذ باللہ من ذلک ملک الموت وشیطان لعین کے علم کو زائد آنحضرت صلعم کے علم سے بتلاتے اور آنحضرت صلعم کو محیط زمین کا علم ہونا شرک ٹھہراتے ہین کہین وہ علامہ اکمل الدین شارح ہدایہ ومشارق کو مشرک وکافر نہ ٹھہرادین اپنے شرک واختراعی کے سبب سے موطا امام مالک کی اس حدیث کی تحت مین وددت انی قد رأیت اخواننا الحدیث علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی موطا کی شرح جلد اول کے صفحہ ۵۹ مین یہ فرماتے ہین او رکیف یتمنی رؤیتهم وهو حی وهم حینئذ فی علم اللہ تعالی لا وجود لهم فی الخارج والمعدوم لا یری وایضا هو من تمنی ما لا یکون لان عمره لا یمتد حتی یری آخرهم واجیب بان الرؤیة بمعنی العلم وهو یتعلق بالمعدوم او رؤیة تمثیل بمعنی ان یمثلوا لہ کما مثلت لہ الجنة فی عرض الحائط او ان هذا من رؤیة الکون وزوی الارض حتی رای مشارقها ومغاربها کرامة من اللہ لہ وعبر عن هذا بعض العارفین بان علم الانبیاء مستمد من علم اللہ

ہی اور آپکے وقت مین نہ تھی وحی سے معلوم ہو گئی تھی جلال الدین فرماتے ہین اس حدیث نبوی کی روایت جب مینے کی کہ ہر صدی کے سر پر خدا تعالیٰ مجدد دین کا پیدا کریگا تو بعض بے علم نے انکار کیا اس سبب سے کہ تاریخ تو آنحضرت صلعم کے زمانہ کے بعد حادث ہوئی ہے یہ حساب سنہ ہجریہ کا آپکے زمانہ مین کہان تھا جو سنہ سر پر مجدد ہونا آپ نے فرمایا تو مینے کہا (یعنے جلال الدین سیوطی نے کہا) کہ اوس بے علم کو تعلیم کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر اوس چیز کو جانتے تھے کہ جو آپکے زمانہ کے بعد پیدا ہوئی بہت سے امور کو آپنے اوس چیز پر معلق فرمایا ہے کہ آپ جانتے تھے کہ وہ بعد کو حادث ہوگی اگرچہ آپکے زمانہ مین موجود نہ تھی حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ محبوب تر میری امت مین سے وہ قوم ہے جو بعد کو پیدا ہونگی اور مجھپر ایمان لاوینگی وحال یہ کہ مجھکو نہ دیکھا ہوگا عمل کرینگے اوس چیز پر جو ورق معلق مین مکتوب ہوگی ابو ہریرہؓ فرماتے ہین کہ مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ وہ ورق کونسا ہے جسپر وہ عمل کرینگے یہانتک کہ مصاحف کو مینے دیکھا یعنے جو مصاحف عثمانیہ لکھے گئے تھے یعنے جب مین نے مصاحف دیکھے تو مینے جانا کہ جن ورقونکا ذکر آپنے فرمایا تھا معلوم ہوا کہ وہ ورق یہ قرآن کے ہین پس اس سے ایک یہ امر حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تمام چیزین جو آپکے بعد پیدا ہوئی ہین آپکو وحی سے معلوم ہو گئی تھین دوسرے یہ امر معلوم ہوا کہ علامہ جلال الدین سیوطی رح کی تقریر سے کہ احادیث مین جو بعض بعض غائب کیجانیکا ذکر ہے تو بعض مذکور فی الحدیث کی ہے ساتھ خاص نہین بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام چیزون مابعد کا علم اللہ تعالیٰ نے دیدیا تہا اون تمام چیزون معلومہ مین سے یہ بعض مذکور فی الحدیث بھی ہین نہ یہ کہ فقط ان مذکورہ فی الحدیث کو ہی آپ جانتے ہے جو صراحۃً وجزئیۃً کسی حدیث مین مذکور ہین انکے سوا اور کو نہین جانتے تھے جب یہ امر ہے تو اسیواسطے جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین اذا اوحی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما یحدث بعدہ مما لم یکن بوقتہ اور پھر یہ فرماتے ہین انہ علم کل ما یحدث بعدہ ان دونون کلامون جلال الدین سیوطی مین تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام اون چیزونکو جانتے تھے جو آپکے زمانہ مین نہ تھین بعد کو پیدا ہوئی ہین انہین جلال الدین سیوطی کی شرح ترمذی قوۃ المغتذی مختصر کے صفحہ ۱۱۲ مین حدیث نبوی کے اس جملہ فعلمت ما فی السموٰت وما فی الارض کی تحت مین یہ موجود ہے یدل علی ان وصول ذلک الفیض صار سببا العلمہ وزاد بعض طرقہ وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموٰات والارض واستشھد بہ لتحققہ کما اری لابراھیم ذلک وکشف فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیہا ذواتا وصفات وظواھر ومغیبات قلت اراد بزیادتہ علی ما علمہ انہ علم فعلہ کل ذلک قبل ھذا بمدۃ مدیدۃ اسی طرح

ہنوتی کہ (ماکان ومایکون کہ جزئیات سی ہر کہ اسکی خبر سوائے خدا تعالی کی کسیکو نہین) کیونکہ عبارت **نفحات الانس**
اور ایسی ہی دوسری عبارات منقولہ سے انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام کو جزئیات ماکان ومایکون کا علم خدا تعالی سے
حاصل ہونا ثابت ہر اور **راندیری صاحب** کی **اصل انبیٹھی اور گنگوہی** کے عقیدۂ فاسدہ شرک اختراعی کا
اور شیطان لعین کا علم آنحضرت صلعم کے علم سے زیادہ کہنے کا بطلان اس سے بخوبی واضح ہر تاکہ عقیدۂ استاذیہ کا بطلان
ظاہر ہنو عبارت **نفحات الانس** کو اسلئے بھی اوڑا دیا **شرح ابن ماجہ نور مصباح الزجاجہ جلال الدین**
سیوطی کو **سید علی بن سلیمان مغربی** نے مختصر کیا ہر اوسکے صفحہ ۲۸۸ مین حدیث کے اس جملہ فینزل عند المنارۃ
البیضاء شرقی دمشق کے تحت مین ہر قال الحافظ ابن کثیر ھذا ھو الاشہر محل نزولہ وقد جددت منارہ بوقتنا
سنۃ احدی واربعین وسبعمائۃ من حجارۃ بیض فلعلہ من دلائل النبوۃ الظاہرۃ ان قیض اللہ بناءھا لینزل
عیسی علیہ السلام قال جط(ل) (جلال الدین سیوطی) ہو من دلائلہا بلا شک اذا وحی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
کل ما یحدث بعدہ مما لم یکن بوقتہ کما رویت من حدیثہ صلی اللہ علیہ وسلم الصحیح ان اللہ یبعث علی راس
کل مائۃ سنۃ من یجدد لھذہ الامۃ امر دینہا فبلغنی بعض من لا علم عندہ انہ استنکر بحدوث التاریخ
بعد وفاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکیف یقول راس کل مائۃ سنۃ فقلت علموہ تعلیما انہ صلعم علم کل ما یحدث
بعدہ فعلق امور اکثیرۃ علی ما علم انہ سیحدث بعدہ وان فقد بوقتہ ومن لطیفہ ان عثمان رضی اللہ تعالی عنہ
لما جمع القرآن بالمصاحف روی لہ ابو ہریرۃ انہ سمعہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یقول ان اشد امتی حبا
لی قوم یأتون من بعدی یؤمنون بی ولم یرونی یعملون بما فی الورق المعلق قال ابو ہریرۃ فقلت ای ورق حتی
رأیت المصاحف ففرح بہ عثمان واجاز ابا ہریرۃ بعشرۃ آلاف درہم فقال لہ واللہ انک لتحفظ علینا حدیث نبینا
فلیت شعری انا اعرض علیہ ھذا الحدیث الصحیح الثابت بہ (مسلم) وغیرہ کیف لا یقول ان دمشق
کانت بزمنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار کفر بلا جامع ولا منارۃ فلا ینکر ما صح نعوذ باللہ من غلبۃ
الجہل انتہی اس سے ثابت ہر کہ آنحضرت صلعم نے یہ جو فرمایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام قریب قیامت کے جامع مسجد
دمشق کے منارۂ سفید شرقی کے نزدیک نازل ہونگے اوسوقت مین یعنے جبکہ یہ فرمایا تھا نہ جامع مسجد دمشق مین تھی نہ
سفید منارہ شرقیہ تھا بلکہ اوسوقت دمشق کفرستان تھا پھر سات سو اکتالیس ۷۴۱ ہجری مین منارہ سفید جامع دمشق
مین طیار ہوا یہ خبر غیب کی جو آپنے دی ہر آپکی یہ دلائل نبوت یعنے معجزات مین سے ہر **جلال الدین سیوطی** رح
فرماتے ہین کہ بلا شک یہ خبر دلائل نبوت سے اسلئے ہر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز جو آپکے بعد پیدا ہوئی

ل یعنی جلال الدین سیوطی ۱۲

بھی آپکا تمام خبرین اولین و آخرین کا دیکھنا اور جان لینا واضح ہی پس ان تمام تصریحات احادیث نبویہ و اقوال
علماء اہل سنت و جماعت کو دیکھکر ہر منصف مزاج گواہی دیگا کہ رانڈیری صاحب کا یہ کہنا کہ (جزئیات ماکان
ومایکون کی خبر بھی سوای خدا تعالیٰ کے اور کسیکو نہیں ہی) جس سے غرض رانڈیری صاحب کی نعوذ باللہ
من ذلک یہ ہی کہ جزئیات ماکان ومایکون کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نہین دی ہی خلاف
احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلاف اقوال علماء اہل سنت کا در مردود و مطرود ہی اور رانڈیری بھیا
اور اونکی اصل اصول گنگوہی اور انبیٹھوی کا ایسی احادیث و اقوال کو مخصوص بتانا بلا دلیل مخصص قابل
قبول کے دعوی بلا دلیل اور باطل ہی اگر ادعا وجود مخصص ہی تو پیش کرین کہ ان احادیث عامہ کی تخصیص
کرنیوالی کونسی دلیل حدیث نبوی یا اجماع علماء کا ہی اگر اس محل مین تخصیص عقلی کا دعوی ہی تو چاہیے دوسرے
مخصوصات عقلیہ کی تصریح علماء معتبرین کی کتب مین موجود ہی ایسی ہی ان احادیث عامہ مین بھی تخصیص عقلی ہونیکا
ثبوت کتب معتبرہ علماء سے پیش کرین ورنہ دعوی بلا دلیل و باطل وانحراف عن الحق انکو حقمین ثابت ہی **قولہ**
اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ قیامت کی خبر سوای ذات باری کے کسیکو نہین اور اگر مانا جاوی کہ جمیع جزئیات ماکان و
مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا تو منجملہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی رات دن کی آمد و رفت
بھی ہوگی اور اوسکی تعداد کتنی ہی کیون نہو وہ تمام جمیع جزئیات ماکان ومایکون سے ہوگی پس اسکا علم مستلزم
اسبات کو ہی کہ قیامت کے وقت کا علم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا حالانکہ آیت کریمہ یسئلونک عن الساعۃ
ایان مرسٰہا الخ وغیرہا اوسکی منافی ہی وجہ استلزام کی ظاہر ہی کہ جب کوئی شخص مثلاً ہزار دنکا حال جانتا ہی اور جانتا
ہی ایکدن جو ہونیوالا ہی وہ ہزار روزکے متصل ہی وہ بالضرور جان لیگا کہ وہ دن بعد ہزار روزکے ہوگا
علی ہذا القیاس جب تعداد ایام دنیا معلوم ہوجاوے اور قیامت متصل آخیر دن دنیا کا ہی تو ضرور قیامت کا
علم ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق اس دعوی پر کہ قیامت کی خبر سوای ذات باری کے کسیکو نہین یعنی اللہ تعالیٰ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر نہ دی رانڈیری صاحب یا اونکی اصل اصول گنگوہی و
انبیٹھوی نے اول دلیل قاطع و برہان ساطع قایم کی ہوتی او سوقت اوسپر تفریع بنا و فاسد علی الفاسد کیا ہی کہ
جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم قیامت کی علم کو مستلزم ہی بنا کرنا سزاوار ہوتا اور دلیل بھی ایسی قایم کرنا
ضرور تہا کہ یہ صراحۃً معلوم ہوجاتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی الی آخر العمر وقت قیام قیامت کا علم
اللہ تعالیٰ نے دیا اور آیت ایان مرسٰہا سے یا کسی دوسری آیت سے یہ معلوم نہین ہوتا ہی کہ کبھی الی آخر العمر

واضح ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جیسے ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کو خدا تعالی نے
ملک آسمانون وزمین کا دکھا دیا تھا ایسے ہی مجھپر بھی دروازہ غیوب کے کھولدئے یہانتک کہ جان لیا مین نے
آسمان وزمینونمین جو کچھ ذوات وصفات وظواہر ومغیبات ہین جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہین یہ تمام
امور مذکورہ ذوات وصفات وغیرہا تو اللہ تعالی نے مدت دراز سے تعلیم کردی تھی یا وسوقت اس سے زیادہ
جاننا مراد ہے اور مواہب لدنیہ کی شرح محمد بن عبد الباقی زرقانی کی جلد ساتوین کی صفحہ ۲۳۴ مین ہے
القسم الثانی فی بیان ما ای شئ کثیر اخبر به علیه الصلوة والسلام من الغیوب سوی ما فی القرآن العزیز الغالب
علی غیره (فکان) فوجد بعد اخباره (کما اخبر) ای علی الوجه الذی اخبر به بعضه وقع (فی حیاته) وبعضه
(وقع بعد مماته) علی طبق ما قال (اخرج الطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ان اللہ قد رفع) ای اظهر وکشف (لی الدنیا) بحیث احطت بجمیع ما فیها (فانا انظر الیها والی ما هو
کائن فیها الی یوم القیمة کانما انظر الی کفی هذه) اشارة الی انه نظر حقیقة دفع به احتمال انه ارید بالنظر
العلم ولا یرد انه اخبار عن مشاهدة فلا یلاقی الترجمة لان اخباره بذلك اخبار عن غیب عن الناس
ثم یعلم باعتبار صدقه ووجوب اعتقاد ما یقول ان کل ما علمه الناس بعده من جملة ما رآه حین رفعت
له الدنیا صلی اللہ علیه وسلم انتهی اس سے واضح ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی
نے میرے واسطے دنیا کو ظاہر کردیا اسطرح سے کہ دنیا کی جمیع چیزونکا مین نے احاطہ کیا پس مین ایسی نظر کرتا ہون دنیا کی
طرف اور اون چیزونکی طرف جو دنیا مین قیامت تک ہونیوالی ہین جیسے اپنی اس ہتیلی کیطرف نظر کرتا ہون پس
اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام دنیا کی چیزونکا جو موجود ہو چکی ہین اور ہونگی قیامت تک سب کا حال
جاننا ثابت ہوا اور مدارج النبوۃ کی جلد اول کی باب پنجم ذکر فضائل آنحضرت صلعم بحث معراج مطبوع نولکشور
کی صفحہ ۲۰۳ مین ہے برداشتہ شدم تا برسیدم بعرش پس دیدم امر عظیم را کہ نتواند زبان ہا وصف کرد پس نزدیک شد بمن
قطرہ از عرش وافتاد بر زبان من پس بچشیدم چیزیکہ نچشیدہ ہیچ چشندہ ہرگز چیزیرا شیرین تر از ان وحاصل شد مرا
خبر اولین وآخرین وروشن گردانید دل مرا وپوشید نور عرش بصر مرا پس دیدم ہمہ چیز را بدل خود ودیدم از پس
خود چنانکہ می بینم از پیش اس سے واضح ہو کہ شب معراج مین عرش عظیم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے تو
ایک قطرہ نہایت شیرین آپکی زبان مبارک پر عرش سے گرا اوس سے خبر اولین وآخرین وروشنی دل کی حاصل ہوئی کہ
تمام چیزونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور آگے اور پشت کی پیچھے سے آپکو دیکھنا بدون فرق کے حاصل ہو گیا اور آگے سے

(ف) علامہ زرقانی کے نزدیک آنحضرت صلعم جزئیات ملکوت و مابکان کے عالم ہین

اور علامہ تفتازانی کی عبارت سے بھی یہی ثابت ہے کہ بعض رسل وملائکہ علیہم السلام کو وقت قیامت قیامت کو
اطلاع دینا بعید نہیں ہے یا مراد یہ کہ بطریق وحی اطلاع دینے کی نفی ہے پس الہام وکشف وغیرہ سے اطلاع دینے کی نفی نہیں
ہوئی جاتی ہے پس علامہ تفتازانی کے قول سے رانذیری صاحب کے زعم کا خون ہو گیا اور جو قصیدہ بردہ
کی عبارت منقول ہوئی ہے اوسمیں یہ جملہ ہے ان بعض علومہ صلی اللہ علیہ وسلم علم اللوح والقلم الذی یطلع علیہ
المخلوق فخرجت ہذہ الامور الخمسۃ علا انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلمہ
بہذہ الامور اسکے آخر قول سے بھی واضح ہے کہ وقت قیامت کا علم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ
نے دیدیا تھا اور راقم کے فتوی اولیٰ میں حاشیہ شنوانی علی مختصر ابن ابی جمرہ سے جو اس حدیث کے
تحت میں ہے مفاتیح الغیب خمس لا یعلمہا الا اللہ جو لکھا جا چکا ہے وہ یہ ہے ہذا الحصر بالنسبۃ للعامۃ لا
للخاصۃ وقد ورد ان اللہ لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شئ اس سے بھی
واضح ہے کہ وقت قیام قیامت کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا اور انموذج اللبیب کے باب اول کی فصل
اول میں جلال الدین سیوطی رحمہ فرماتے ہیں اوتی صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شئ الا الخمس التی فی آیۃ ان
اللہ عندہ علم الساعۃ وقیل ویتہا ایضاً وامر بکتمہا والخلاف فی الروح ایضا شرح صدور جلال الدین
سیوطی صفحہ ۱۵۱ میں ہے عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یعلم
الروح وقالت طائفۃ بل علمہا واطلعہ علیہا ولم یامرہ ان یطلع امتہ وہو نظیر الخلاف فی علم الساعۃ
ان دونوں عبارت سے بعض علماء کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم وقت وقوع قیامت کا دیا جانا
ثابت ہے ایسی ہی عبارت تاویلات سے جو اب منقول ہوتی ہے ثابت اور تاویلات امام ابی منصور ماتریدی میں ہے
تحت مفاتیح الغیب خمس کے ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم ذلک الا فی حق الساعۃ فانہ لا یطلع
علیہا احد الا ان یقال بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یوذن لہ بالتکلم ولا القول فی شئ الا
من جہۃ الوحی من السماء اور عینی شرح بخاری کی جلد اول کی صفحہ ۳۲۳ میں ہے قال القرطبی لا مطمع
لاحد فی علم شئ من ہذہ الامور الخمسۃ لہذا الحدیث وقد فسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قول اللہ تعالےٰ
وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ہو بہذہ الخمس قال فمن ادعی علم شئ منہا غیر مستند الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا اس سے بھی واضح ہے کہ امور خمسہ جنہیں وقت قیام قیامت بھی ہے اونکے
جاننے کا دعوی کوئی ایسی حالت میں کرے کہ ان امور خمسہ کے علم کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف

قیامت کا علم اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیگا اور نہ دیا ہے اور عبارت سل الحسام مین عبارت تفسیر
ابی مسعود کی نقل کی ہے اوسمین عربیہ عبارۃ ہے من جملتہا وقت قیام الساعۃ فلا یظہر علیہ احدا ابدا الخ اسکو اپنے
مقصود کے موافق راندیری صاحب نے جانکر دلیل بنایا ہے تو اوسکا حال یہ ہے کہ یہ امر یقینی وغیر محتمل نہین ہے
جو قابل استدلال ہو اور اسی پر اعتقاد فرض و واجب ہو اور انکار کفر یا بدعت ضلالت ہو کیونکہ یہ معنی اگر اسکے ہین
کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی دوسرے کو اسکا علم نہ دیگا نہ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور یہی یقینی
وقطعی ہے تو یہ یقینی وقطعی جاننا مخالف ہے دوسرے علما محققین کے قول کے چنانچہ تفسیر کبیر کے جلد ثامن کے صفحہ ۳۳۰
مین آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کی تحت مین یہ عبارت موجود ہے یعنے لا ادری
وقت وقوع القیمۃ ثم قال بعدہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ای وقت وقوع القیمۃ من الغیب
الذی لا یظہرہ اللہ لاحد بالجملۃ فقولہ علی غیبہ لفظ مفرد مضاف یکفی فی العمل بہ حملہ علی غیب واحد
فاما العموم فلیس فی اللفظ دلالۃ علیہ فان قیل فاذا حملتم ذلک علی القیمۃ فکیف قال الا من ارتضی
من رسول مع انہ لا یظہر ہذا الغیب لاحد من رسلہ قلنا بل یظہرہ عند القرب من اقامۃ القیمۃ و
کیف لا وقد قال ویوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملائکۃ تنزیلا ولا شک ان الملائکۃ یعلمون فی ذلک
الوقت قیامۃ الساعۃ اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ شرح مقاصد کی جلد ثانی کے صفحہ ۲۰۵ مین فرماتے
ہین معتزلہ کے جواب مین جو آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کو دلیل بناکر اولیاء اللہ
تعالیٰ کے غیب دانی کا انکار کرتے ہین لفظ غیبہ کو عام لیکر تو اونکے یعنے معتزلہ کے جواب مین علامہ یہ فرماتے ہین
والجواب ان الغیب ہہنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ہو وقت وقوع القیمۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد
ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملائکۃ او البشر فیصح الاستثناء وان جعل منقطعا فلا خفاء بل لا
امتناع حینئذ فی جعل الغیب للعموم لکون اسم الجنس المضاف بمنزلۃ المعرف باللام سیما وقد کان فی
الاصل مصدرا ویکون الکلام سلب العموم ای لا یطلع علی کل غیبہ احدا وہو لا ینافی اطلاع البعض
وکذا الاشکال ان خص الاطلاع بطریق الوحی وبالجملۃ فالاستدلال مبنی علی ان الکلام لعموم السلب
ای لا یطلع علی شئ من غیبہ احدا من الافراد نوعا ما من الاطلاع وذلک لیس بلازم پس تفسیر کبیر سے
ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ بوقت وقوع قیامت کے اطلاع رسولونکو بوقت قرب اقامت قیامت دیگا پس یہ قول راندیری
صاحب کا کہ (قیامت کے وقت کی خبر سوا مولیٰ تبارک کے کسیکو نہین) اس عبارت تفسیر سے غلط و باطل ہو گیا

اقوال مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بظاہر عموم معلوم ہوتا ہے لیکن عموم مراد نہین ہے اور اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حق مین علم جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا انکار کرتے ہین پس اسطرح اس قول علامہ ابی سعود رح
فلا یظہر علیہ احدا ابدا مین وہی تقریر انبیٹھوی و راندیری صاحب کی اگر جاری ہم کرین کہ اس
کلام مین اگرچہ لفظ احد نکرہ تحت نفی واقع ہو کر عام ہے کہ بظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شامل ہے
لیکن قاعدہ مسلمہ انبیٹھوی و راندیری یہ نکرہ عامہ مخصوص البعض ہے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس سے دوسرے لوگ مراد ہین اور اگرچہ بظاہر یہ عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہ عام غیر مخصوص نہین بلکہ مخصوص
ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حکم نجاننے وقت قیامت مین داخل نہین پس بنا بر تقریر انبیٹھوی و
گنگوہی و راندیری ہی کے اس کلام علامہ ابی سعود رح سے نجاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت قیام
قیامت کو ثابت نہوگا ہان دوسرے لوگون کا نجاننا اس سے ثابت ہے کہین ایسا نہو کہ راندیری لیٹے اور اپنے
اصل کے قاعدہ کو اس محل مین ترک کردین یہان عموم بلا خصوص کے قائل ہو جاوین اور جن احادیث و اقوال
علما مین تصریح کل و جمیع جانتے کی ہے وہان یہ قاعدہ جاری رکھین پھر اس تفرقہ پر دلیل قاطع و برہان ساطع قائم
کرنا ضرور ہوگا ورنہ ترجیح بلا مرجح قرار پاکر یہ تفرقہ باطل ہوگا دوسرے یہ کہ اس قول مذکور کے متصل ہی علامہ
ابو سعود یہ فرماتے ہین علی ان بیان وقتہ مخل بالحکمۃ التشریعیۃ التی یدور علیہا فلك الرسالۃ
اسمین تصریح ہے کہ بیان کر دینا وقت قیام قیامت کا خلاف حکمت تشریعیہ کے ہے اس سے یا تو یہ مراد لیجاوے کہ اللہ
تعالیٰ کا بیان کر دینا فقط اپنے رسول کے ہی جاننے کیواسطے نہ تبلیغ کیواسطے مخل حکمت تشریعیہ ہے یا یہ بیان کر دینا
اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اسواسطے کہ اپنی امت کو وقت قیامت کی خبر دیدین مخل
حکمت تشریعیہ ہے پس اگر مراد اول ہو کہ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی معلوم ہونا اور امت مین سے کسیکو خبر
نہ دینا بھی مخل حکمت تشریعیہ ہو تو اوسکی کوئی وجہ وجیہ خیال مین نہین آسکتی ہے اور بلا وجہ وجیہ یہ مسلم نہین ہو سکتا
ہے کسیکو وجہ مذکور کا دعوی ہو تو ثابت کرے اور اگر مراد ثانی ہے کہ خبر دینا اللہ تعالیٰ کا وقت قیامت سے آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسلئے کہ امت کو خبر دیدین یہ مخل حکمت تشریعیہ ہے تو اوسکی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ قیامت کو
بعید جانکر بیخوف نہو جاوین اُمتی لوگ پس یہ کلام علامہ ابو سعود رح کا مستقیم و مسلم ہے لیکن اس سے یہ تو مفہوم
ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے لوگونکو وقت قیامت سے خبر دینا درست نہین ہے دوسرون سے
پوشیدہ کرنا ضرور ہے اسیطرح امام ابو منصور ماتریدی رح کے قول سے الا ان یقال بان رسول اللہ

سند منسوب نکری تو وہ کاذب ہی بقاعدہ مفہوم مخالف مسلمہ بلکہ متمسکہ رانا ندیری صاحب کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف نسبت واسناد ان امور خمسہ کے علم کی کرنیوالا کاذب نہین ہو اس سی وقت قیامت کابہی علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا ثابت ہوا نیز اقوال آئندہ مین بحوالہ تفسیر احمدی اسکا حال آویگا اور حاشیہ جلال الدین
سیوطی رح سی قول علامہ اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ و شرح مشارق کا بحوالہ شرح مشارق گذر چکا ہو کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روشن ہوگیا تہا ملک و ملکوت و عالم ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی پس وقت
قیام قیامت بھی اسمین شامل ہو خواہ وہ غیب اضافی ہو یا غیب حقیقی یہ تمام اقوال علما اہل سنت وجماعت کے ہین
اگر آیت ایان مرسہا یا کسی دوسری ایت ودیگر دلیل سی قطعاً و یقیناً یہی ثابت ہوتا کہ وقت قیام قیامت
کی اطلاع اللہ تعالیٰ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہ دیگا اور نہ دی ہی تو یہ علما دیندار محققین اہل سنت
وجماعت اوسکی خلاف کیونکر ایسا فرماتی اور بعض رسل کو اطلاع وقت قیام قیامت ہوجانا کسطرح بتاتی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو علم وقت قیام قیامت حاصل ہونا کیونکر نقل کرتی بلکہ رد کرتے و اسکی قائلین پر طعن و
تشنیع کرتے کیا رانا ندیری و گنگوہی و انبیٹھوی ان علما محققین اہل سنت وجماعت کو مخالف آیات کی
اعتقاد رکھنیوالی اور خارج اہل سنت وجماعت سی بلکہ خارج دائرہ اسلام سی قرار دینگی اگر بالفرض قرار دینگے تو
کون انکی ایسے مزخرفات کو تسلیم کریگا جہان انکی دوسرے مزخرفات و خرافات ہین اونمین ایک یہ بھی شمار کیجاویگی
پس جب بعض علما وقت قیامت کا معلوم ہونا بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرتے ہین تو وقت
قیامت کی معلوم ہونیمین اختلاف علما کا ہوا بعض معلوم ہونیکی قائل اور بعض نہ معلوم ہونیکی تو قول صاحب
تفسیر ابی مسعود کہ فلا یظہر علیہ احدا قول متفق علیہ علما کا نہوا جب قول متفق علیہ علما کا نہوا تو اس سے
اس امر کا یقین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت قیامت معلوم نہ تہا ثابت نہین ہوسکتا ہو پس اس سے
دلیل پکڑنا رانا ندیری صاحب کا جزم و یقین اس امر پر کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وقت قیام
قیامت معلوم نہ تہا باطل و غیر قابل التفات ہی یہ تقریر جب ہو کہ علامہ ابی سعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قول مذکور
کی جسکو رانا ندیری صاحب دلیل بناتی ہین وہی معنی لئے جاوین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بھی وقت
قیام قیامت کی علم کی نفی علامہ ابو سعود رح اپنے اس کلام فلا یظہر علی غیبہ احدا ابدا مین کرتے ہین
اگر اونکی اوس کلام کی یہ مراد نہ تسلیم کیجاوی اور جیسے گنگوہی و انبیٹھوی عام کو مخصوص قرار دیکر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی علم بجمیع جزئیات و کلیات کی نفی کرتے ہین اور خود رانا ندیری صاحب بھی ایسا ہی اپنے

وقت قیامت پر جو یہ دلیل راندیری ڈگھڑی ہے کہ تمام جزئیات کا علم وقت قیامت کے علم کو مستلزم ہے الخ جس سے غرض یہ ہے کہ علم
جمیع جزئیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہونا مستلزم علم وقت قیامت کو ہے اور علم وقت قیامت جو علم جمیع جزئیات کو لازم
ہے وہ باطل ہے تو علم جمیع جزئیات کا باطل ہے تو یہ دلیل راندیری کی باطل ہے اسلئے کہ جب لازم کا جزءاً بطلان ہی مسلم نہیں اور علم
وقت قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیکا بطلان جزءاً مقبول نہیں تو اس سے علم جمیع جزئیات کیونکر جزءاً باطل ہوسکتا ہے
ہرگز نہیں ہوسکتا ہے پھر راندیری صاحب نے راندیر کی آمد و رفت والوں کے مقدار اور پتے گلوں ٹے اور کنکر مٹی کا جو حیلہ
عوام کے فریب دہی کیواسطے کیا تو اس حیلہ گری کی گنجایش اسی صورت مین ہوئی کہ راقم نے فتوی مطلوبہ
راندیری مین بحوالہ کتب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکتوب فی اللوح المحفوظ کا علم ہونا اور امور مقدرہ
من الکائنات وجمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا بیان کیا تھا اون عبارات کو راندیری نے ترک اسلئے کر دین
کہ اونکے جواب کی طاقت نہ تھی اور نہ انصاف کہ اوسکو تسلیم و قبول کرتے اگر راقم کی عبارات مین اونکو ذکر کرتے
تو ہر خاص و عام جان لیتا کہ جمیع احوال مخلوقات قیامت تک کی آپکو خبر تھی اور مکتوب فی اللوح المحفوظ کا علم
بھی علم آپکو تھا تو پتے گلو وسٹری و مٹی و کنکر و آمد و رفت وغیرہا تمام مقدرات لوح محفوظ مین موجود ہین اور یہ بھی
مخلوقات و احوال مخلوقات ہین پس ان تمام کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونا ثابت ہوگیا
پھر ان امور کے عدم علم سے جمیع ماکان و مایکون کے عدم علم پر استدلال راندیری کا مکابرہ و عناد صرف ہے
جو جو عبارات راندیری نے چھوڑ دی ہین فریب دہی کیواسطے اون تمام کا ہمارے اقوال آیندہ مین ذکر
آویگا جنسے راندیری کی ایسے ملمعات کا جواب باصواب ظاہر ہے اور ان اوراق مین اوپر بھی اقوال علماء
گذر چکے ہین جنسے ایسے مزخرفات راندیری کا جواب بخوبی ہوگیا ہے **قولہ** خدا کا فضل ہے یہ قریہ راندیر اگرچہ
چھوٹی سی بستی ہے لیکن شرح شفاء وغیرہ کتب یہان دستیاب ہوسکتے ہین جناب من آپنے متن اور شرح مین
خلط کر دیا ہے اسوجہ سے آپ فرماتے ہو کہ اسمین مایکون و ماکان و عجائب قدرت و ملکوت کے علم الخ اب مین متن
و شرح علحدہ لکھتا ہون واطلعہ علیہ من علم مایکون فی عالم الشہادۃ وماکان فی عالم الغیب
من السعادۃ والشقاوۃ وعجائب قدرتہ وعظیم ملکوتہ دیکھیے کہ عالم شہادت مین جیسے مایکون ہوتا ہے
اسیطرح ماکان بھی ہوتا ہے تو چاہیے تھا کہ شارح اسطرح لکھتے واطلعہ علیہ من علم مایکون وماکان فی عالم
الشہادۃ لیکن یہ نہ لکھا جس سے اشارہ کر دیا کہ مقصود اس عبارت سے یہ نہین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم دیا اور دیکھیے کہ ماتن نے اپنے دعوی اطلعہ علیہ من علم مایکون

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یؤذن لہ بالتکلم ولا القول اوپر گذر چکا ہی ایسی ہی جلال الدین سیوطی کے قول
مین قبل انہ اوتیہا ایضا وامر بکتمہا اوپر گذر چکا ہی اور اس سی یہ مفہوم نہین ہی کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی
علم وقت قیامت کا نہ تہا پس علامہ ابی سعود رح کے اس قول سی جیسے دوسرونکی خبر دینی کی نفی مفہوم ہی نہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے خود جان لینی کی نفی ایسی ہی علامہ ابی سعود رح کے اس قول فلا یظہر علیہ احدا ابدا
سی بھی یہی مراد ہی کہ دوسرونکو سوای رسول اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ خبر نہین دیتا ہی کیونکہ دوسرونکو خبر دینا مخل
حکمت تشریعیہ ہی نہ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جان لینا پس راندیری صاحب کے مدعی کی دلیل قول علامہ
ابی سعود رح کسیطرح نہین ہی مدارج النبوۃ کے جلد اول صفحہ ۲۰۳ مین ہی بس داد مرا علم اولین وآخرین
وتعلیم کرد انواع علم را علمی بود کہ عہد گرفت از من کتمان آنرا کہ ہیچکس نگویم وہیچکس طاقت برداشتن آن ندارد
جز من وعلمی دیگر بود کہ مخیر گردانید در اظہار وکتمان آن وعلمی بود کہ امر کرد مرا بتبلیغ آن بخاص وعام از امت من
اس سی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج مین تین قسم کے علم کا حاصل ہونا ثابت ہی اور آپ فرماتے
ہین کہ ایک وہ علم کہ وہ مجہکو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا کہ مجہسے عہد لیا کہ اسکو پوشیدہ کرنا اور کسی سے نہ کہنا اوسکی طاقت
کسیکو سوائے میری نہین ہی دوسرا وہ علم کہ اوسکے پوشیدہ کرنے اور ظاہر کرنیکا اختیار اللہ تعالیٰ نے دیا اور تیسرا وہ علم
کہ عام وخاص امت کو اوسکی پہنچانیکا امر فرمایا پس جب آپکو تین قسم کے علوم عنایت ہوئے تو کسی چیز کا علم آپکو
حاصل ہونا ہمکو معلوم نہو تو کسی عاقل کے نزدیک اوس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ اوسکا علم آپکو حاصل نہ تھا پس
راندیری صاحب اور اونکے اصل الاصول کا یہ جزم ویقین کر لینا کہ وقت قیام قیامت یا فلان امر کا علم آپکو
نہ تہا بلکہ اصل اصول راندیری کا یعنی گنگوہی وانبیٹھوی کا یہ کہدینا کہ ملک الموت وشیطان لعین کا علم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے نعوذ باللہ من ذلک زیادہ ہی یہ آپکے وفور علم کا انکار کرنا ہی اور تین قسم علوم
مین سے ایک کو ماننا اور دو کو نہ ماننا ہی جو موجب خرابی ایمان کا ہی الغرض یہ دعوی راندیری صاحب کا
کہ سل الحسام کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ قیامت کے وقت کی خبر سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسیکو نہین جس
سے غرض یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کا علم نہین دیا ادعا محض ہی عبارت سل الحسام
سی نہ اسکا ثبوت مسلم ہی اور نہ فی الواقع اس جزم پر کوئی دلیل قایم ہی پس عدم علم وقت قیامت جب جزماً ثابت
نہین ہی بلکہ محض علماء کے قول سے آپکو علم وقت قیامت حاصل ہونا اور آپکو اوسکے پوشیدہ کرنیکا حکم ہونا اور یہ
معلوم ہوا تو عدم علم قیامت کا جزم باطل ہوا جب عدم علم قیامت کا جزم باطل ہوا تو اوس جزم عدم علم

کو اللہ تعالی نے بتائی تھی کس سے سیکھی اور حضرت آدم علیہ السلام کے علم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ علوم
دیے گئے علمت علم الاولین والآخرین اسپر شاہد عدل ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ
کی جلد اول صفحہ ۲۰۵ مطبوع نولکشور میں فرماتے ہیں فرمود فاوحی الی عبدہ ما اوحی تمامہ علوم ومعارف وحقایق
وبشارات واشارات واخبار وآثار وکرامات وکمالات کہ در حیطۂ این ابہام داخل است وہمہ را شامل از کثرت
وعظمت اوست کہ مبہم آورد وبیان نکرد واشارت بآنکہ جز علام الغیوب ورسول محبوب بدان محیط نتواند شد مگر آنچہ
آنحضرت بیان کردہ یا آنچہ از مقابلہ ومحاذات روح اقدس وی بر بواطن بعضی از کمل اولیا کہ بشرف اتباع وے
مستسعد ومشرف اند واللہ اعلم انتہی اور اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام دنیا پیش کر دینا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نزدیک مثل کف دست ہونا دنیا کا حدیث سے معلوم ہو چکا ہے میاں گنگوہی وانبیٹھوی وراندیری
عالم العلم اولین وآخرین ہونا اور اسقدر کثرت وعظمت علم کی حاصل ہونا کہ سوای علام الغیوب ورسول محبوب
صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دوسرا اوسکا احاطہ نکر سکے جیسا کہ عبارت مدارج سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں
ثابت ہے اپنے ابلیس کے حق میں ثابت کریں اور ایسی صریح حدیث اپنے شیطان لعین کے حق میں بھی پیش کریں کہ جس سے
تمام دنیا اسطرح اوسپر بھی پیش ہونا ثابت ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کی برابری ثابت ہو چہ جائیکہ زیادت
اوسکے علم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے ثابت ہو راقم نے جو فتوی اولی میں قول لکھا تھا جسپر راندیری
بگڑے ہیں اوسکو راقم نقل کرتا ہے وہ یہ ہے در شفاء قاضی عیاض وشرحہ للملا علی القاری مطبوع مصر کے
جلد اول صفحہ ۲۲۳ میں ہے اطلعہ علیہ من علم مایکون فی عالم الشہادۃ وماکان فی عالم الغیب من
السعادۃ والشقاوۃ وعجائب قدرتہ وعظیم ملکوتہ اس سے ثابت ہے کہ ماکان ومایکون وعجائب قدرت و
ملکوت کے علم کی اطلاع دینے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت ماتن نے کی اور شارح نے انکار نہ کیا یہ قول
بعینہ راقم کا راندیری صاحب نے نقل کر کے بغیر سمجھے سوچے یا دیدہ ودانستہ تعصب وعناد سے یہ کہنا شروع کر دیا جو ابھی
منقول ہوا راندیری نے اپنے قول مذکور میں جو یہ کہا کہ خدا کا فضل ہے کہ قریہ راندیر الخ تو اس قول سے راندیری
نے عوام کو یہ دھوکہ دینا چاہا کہ راقم نے کوئی جملہ کتاب میں ایسا چھوڑ دیا ہے یا ایسا کچھ زیادت ونقصان نعوذ باللہ
من ذلک کر دیا ہے کہ وہ راندیری کو مفید اور راقم کو مضر تھا کتاب راندیر میں ملجائے اور اوسمیں دیکھنے سے وہ جملہ
مفید ومضر یا زیادت ونقصان والا راندیری صاحب کو معلوم ہو گیا اور راندیری کو مفید و راقم کو
مضر ہونا اوسکا ظاہر ہو گیا جبھی راندیری صاحب شور مچاتے ہیں کہ خدا کا فضل ہے کہ قریہ راندیر الخ اگر اس

وماکان از پر دلیل قوله تعالیٰ وعلمك مالم تكن تعلم گذری ہو اور اوسکی شرح مین علامہ قاری رحمہ فرماتے
ہین من تفاصیل الشریعة وآداب الطریقة واحوال الحقیقة پس اگر ماکان ومایکون سے مراد جمیع
جزئیات ماکان ومایکون ہوتا تو دعوی اور دلیل مین مطابقت شارح کے بیان سے نہین ہوتی اور اگر
مانن کا وہی مقصود ہو جو آپ سمجہی ہو تو شارح کا اسطور شرح کرنا خود متعرض ہو گیا پہر یہ کہنا کہ شارح نے انکار نہ کیا
جیسا کہ آپ فرماتی ہین کیونکر صحیح ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق خدا تعالیٰ راندیری صاحب کو اور
اصل اصول گنگوہی وانبیٹھوی کو فہم وانصاف عطا فرماوے شیطان لعین کے علم سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو کم ثابت کرنیکے واسطے براہین اور جواب تفصیلی بہن کیا کیا البتہ فریبیان کی ہین راندیری
صاحب اونکے متبع ہین اس سبب سے کہ گنگوہی وانبیٹھوی کے خرعبیلات کا بطلان ظاہر ہنو اور کہین یہ
ثابت ہنو جاوے کہ شیطان لعین کو بمقابلہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچہ علم کسی قسم کا نہ تہا چہ جائے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زائد ثابت ہو نعوذ باللہ من ذلک راندیری صاحب جمیع ماکان ومایکون
کے علم کا انکار کرتے ہین اور جمیع جزئیات سے مراد ہے وہ جمیع جزئیات کہ جنمین سے ایک بہی خارج ہنو جو کہ تمام معلومات
الہیہ ہین اونکے انکار کا حیلہ کرکے اون جمیع جزئیات کا انکار کرنا غرض ہے کہ جن جمیع جزئیات کا علم وحی والہام وغیرہا
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تہا کہ وہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون ہین جو معلومات الہیہ سے کم ہین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفور علم کا انکار یہانتک کرنا غرض ہے کہ گنگوہی وانبیٹھوی کے عقیدۂ فاسدہ
مخترعہ کے موافق ہوجاوے کہ شیطان لعین کے علم سے بہی کم نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
علم ہوجاوے یہ لوگ ہزار ہا بہ ہذیان کرین لیکن اہل حق اسکو ہرگز تسلیم کرنیوالے نہین ہین گنگوہی انبیٹھوی
راندیری اگر اس دعوی قلت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سچے ہین تو کسی آیت یا حدیث یا اجماع
اہل سنت مین تصریح اس امر کی موجود ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم نعوذ باللہ من ذلک شیطان
لعین کے علم سے کم ہے تو پیش کرین جمیع چیزون ادنی اعلی کے نام اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بتا دئے
ملائکہ تمام اور اونمین گنگوہی وانبیٹھوی کے شیطان لعین بہی موجود تہے جب حضرت آدم علیہ السلام نے
ملائکہ علیہم السلام سے اون چیزونکے نامونسے سوال کیا تو اونمین سے ایک بہی وہ نام نہ بتا سکے اور ابلیس لعین نے
علم آدم علیہ السلام کو دیکہکر حسد کرکے سجدہ سے انکار کیا اور راندۂ درگاہ ہوا میان گنگوہی وانبیٹھوی
وراندیری یہ ثابت کردین کہ اوسکے بعد کو ابلیس لعین نے تمام چیزونکے نام وخواص وغیرہا جو آدم علیہ السلام

احادیث لکھکر پھر اوسکی پیچھے شرح لکھی یہ متن و شرح علحدہ علحدہ ہی اور جیسی قسطلانی شرح بخاری ہی یہ متن و شرح علحدہ نہین ہی
بلکہ ان دونون متن و شرح کو ایسا خلط کیا اور ربط دیا ہی کہ گویا ملکر ایک ہی کتاب ہوگئی ہی ایسے ہی شرح شفا ملا علی
قاری رحمہ کی ہی آجتک راندیری صاحب کو متن و شرح مخلوط و علحدہ علحدہ ہی مین فرق معلوم نہین ہی جب ہی
راقم کی لکھنے کو کہ متن پر خط جسکو اردو مین لکیر کہتے ہین سوائے خط یعنی لکیر شرح کی دوسری نہین لکھی ہی متن و شرح کا
خلط کردینا گمان کرتے ہین اور خود متن و شرح کو مخلوط طریق پر لکھ رہے ہین فقط اسیقدر ہی کہ متن پر خط کردیا شرح کو
بغیر خط چھوڑ دیا اسکو متن و شرح علحدہ علحدہ لکھنا سمجھے ہین حالانکہ یہ علحدہ علحدہ نہین ہی بلکہ یہ مخلوط ہی ہی فقط
اسلیئے کہ ناظرین کی تمیز کیلیئے ایک علامت یہ خط ٹھہرا دیا گیا ہی کہ جان لین کہ یہ متن اور یہ شرح ہی ورنہ فی الواقع وہ
دونون باہم مخلوط و مربوط ہین جب راندیری صاحب لکیر کے ایسے فقیر ہین اور محتاج کہ لکیر ہی سے علحدگی متن
خیال کرتے ہین اور لکیر اوپر الفاظ متن کے کھینچنے کو خصوصًا وہ بھی ایسے جیسے راندیری صاحب نے کھینچی ہی متن
کیواسطے لازم جانتے ہین ورنہ متن و شرح خلط کردینا خیال کرتے ہین تو اس سے یہ لازم آتا ہی کہ جس متن پر لکیر نہو
اوسکا مخلوط ہونا ساتھ شرح کے قرار دیا جاوے اور مسلم مع نووی کے متن پر لکیر بالکل نہین ہی پس راندیری صاحب
اوسپر حکم لگاوین کہ متن و شرح علیحدہ علیحدہ نہین مخلوط ہین بعض کتاب قلمی مین متن کو ایک رنگ سے مثلاً شنگرف سے
اور شرح کو دوسرے رنگ مثلاً سیاہی سے لکھتے ہین تو وہان لکیر نہونیکے سبب سے متن و شرح مخلوط کردینا خیال کرین یا
متن خط عربی اور شرح فارسی مین لکھین اور لکیر نہو تو اسکو بھی خلط کردینا کہین یا لکیر اگر فوق متن نہو بلکہ بین و
شمال مین تو بھی خط ہو تو اوسکو بھی مخلوط بتاوین یہ باتین راندیری صاحب کی ایسی ہین کہ ہر ادنی داخل کے آسنو
کی اور نادان جاننے کے لایق ہین ہان جناب راندیری صاحب راقم نے البتہ دو لکیرین اوپر نہ لکھین ایک ہی لکھدی
اور جلد و صفحہ کا پتا بتا دیا اور صفحہ کا ہندسہ بھی لکھدیا اسلیئے کہ آپ اوسمین دیکھکر متن و شرح جان لینگے راقم نے ہوشیار
آدمی جانکر دو لکیرین نہ لکھین اگر راقم آپکے حقمین گمان ہوشیاری نہ رکھتا اور یہ خیال نکرتا کہ جلد و صفحہ کے پتہ سے متن
و شرح آپکو معلوم ہو جاویگی دو لکیر کی حاجت نہین تو دو ہی لکیر کھینچدیتا مثل مشہور ہی نادان کی دوستی جی کا جنجال راقم
نے آپکے حقمین یہ گمان نیک کیا تو آپنے نیکی کا بدلہ یہ بدی دیا کہ راقم پر تہمت متن و شرح خلط کردینے کی لگائی راقم نے
اس قول شیخ سعدی پر سے نکبیسہ نگہدار وان شوخ دیدہ کہ داند ہمہ شخص را کیسہ بر عمل کیا ہوتا یعنے آپکے حقمین
گمان ہوشیاری نہ کیا ہوتا تو آپکو اس منہ زوری بیموقع کا موقع نہ ملتا اور راقم نے اب جو یہ فہمایش کی ہی اوسکی تکلیف اٹھانا
ہوتا عجب نہین کہ اس فہمایش سے راندیری صاحب اس سے زیادہ بدگمانی اور منہ زوری کرین راندیری صاحب

قول سے دور کر دینا عوام کو نہین چاہا تو واضح ہے کہ راندیری صاحب راقم کے کلام کو ہرگز نہین سمجھے اگر سمجھتے
اور غور کرتے تو ایسا ہرگز نہ کہتے بلکہ ایسا کلام زبان پر لاتے ہی شرماتے کیونکہ یہ تو اوسوقت کہا جاتا ہے کہ کسی نے کوئی جملہ
جو اپنے حقیقی مضاف اور مقابل کے حق مین مفید ہو وہ ترک کر دیا ہو بغیر اسکے ایسا کہنا دلیل عدم فہم کی ہے اور بے موقع و
محل کلام سے ناواقف ہونیکی ہے پھر یہ جو راندیری صاحب نے کہا کہ (آپنے متن و شرح مین خلط کر دیا اسوجہ سے یہ
فرماتے ہو) عاقلین جانتے ہین کہ جب شارح نے متن و شرح مین اسطرح فرق نہ کیا کہ اول ایک صفحہ یا نصف یا ربع مثلاً پورا
لکھکر اوسکے بعد سے شرح کو شروع کرتا بلکہ متن کا ایک یا دو جملہ مثلاً لکھکر اوسکی شرح لکھدی پھر لفظ متن پھر شرح اسطرح سے
شرح کو متن سے ملا دیا کہ دونو شرح اور متن کے الفاظ ملا کر پڑھے جاتے ہین اور مطلب ایسا درست ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک ہی
کتاب کے یہ تمام الفاظ ہون گویا دونو کو ملا کر ایک ہی کتاب کر دیا ہے تو یہ خلط کر دینا متن و شرح کا شارح ملا علی قاری رح
نے کیا ہے نہ راقم نے پس خلط متن و شرح کی نسبت راقم کیطرف کرنا یا تو بے سمجھی سے ہے یا عناداً و تعصباً ہے ہان
اگر راقم نے متن و شرح کی جو ترتیب ہے اوسمین کچھ تقدم و تاخر ایسا کر دیا ہوتا کہ شارح کے قول کے ملنے سے ساتہ متن کے جو
معنے ہوتے تھے وہ نہ رہتے تو خلط کرنیکی نسبت راقم کیطرف کرنا بجا و درست ہوتا جب راقم نے ایسا نہین کیا تو یہ نسبت
کرنا سراسر بیجا و خلاف دیانت اور بہتان ہے ہان راقم نے متن پر خط اور شرح کو بے خط نہ کیا اوسکو خلط قرار دینا اور
یہ جملہ کہنا (اسیوجہ سے آپ یہ فرماتے ہو کہ اسمین ماکان و مایکون و عجائب قدرت و ملکوت کے علم الخ) راندیری
صاحب کے فہم کی دلیل ہے کہ خط متن پر کرنیسے اور شرح کو بے خط نکرنیسے راندیری صاحب کو ایسا کہنے کی گنجایش
راقم کے حق مین ہوئی اگر خط کیا ہوتا تو ایسا کہنے کی گنجایش نہوتی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ترک خط سے ایسے معنے
ہو گئے اور خط ہوتا تو ایسے معنے نہوتے کوئی دوسرے ہوتے ترک خط سے راندیری صاحب کے نزدیک معنی مین
خصوصاً ایسی شرح متن کے معنے مین جیسی کہ شفا کی ملا علی قاری رح نے کی ہے فرق پڑنا کوئی ادنی علم و فہم والا
بھی نہ کہیگا چہ جائیکہ کوئی عالم یا مستعد طالب علم البتہ تعصب و عناد سے بیہوش ہو کر ایسی باتین کوئی کرے تو
کچھ تعجب نہین ہے یہ جو کہا کہ (اب متن متن و شرح علیحدہ لکھتا ہون الخ) عجب کلام ہے علیحدہ لکھنے کے تو یہ معنی ہین
کہ متن و شرح اسطرح سے ہو کہ کچھ الفاظ متن لکھکر اوسکی شرح لکھی پھر کچھ الفاظ متن پھر شرح اسیطرح آخر تک جو ایسا کیا جاتا
ہے ایسا نہو بلکہ ایسا ہو کہ مثلاً نصف یا ربع یا ثلث صفحہ مین اول متن لکھدیا جاوے اور اوسکے درمیان مین شرح
لکھی جاوے بلکہ وہ مقدار مذکور لکھکر اوسکے بعد متن کے قول کی طرف قولہ سے مثلاً اشارہ کرکے شرح لکھی جاوے
یہ صورت متن کے علیحدہ لکھنے کی ہے جیسے مسلم مع نووی ہندوستان مین مطبوع ہوئی ہے اول ایک مقدار

کہ یہ فرماتے ہین وقال العسقلانی ای اخبرنا عن المبدأ شیئا بعد شیئ الی ان انتہی الاخبار عن حال الاستقرار فی الجنۃ والنار ودل ذالک علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من المبدأ والمعاد والمعاش وتیسیر ایراد ذالک کلہ فی مجلس واحد من خوارق العادۃ امر عظیم انتہی اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات مبدأ و معاد و معاش کی خبر دی اسکو علامہ ابن حجر عسقلانی نے اگرچہ نقل کیا ہے لیکن بعد نقل کسیطرح سے اسکا انکار علامہ علی قاری رح نے نہین کیا ہی تسلیم و قبول کرنا ملا علی قاری رح کا ہے اب راندیری صاحب فرماوین کہ جمیع احوال مخلوقات مبدأ و معاد و معاش ماکان عالم شہادت ہی داخل ہے یا نہین کوئی ادنی درجہ کا شعور و انصاف والا بھی یہ نہین کہہ سکتا ہے کہ جمیع احوال مخلوقات مبدأ و معاد و معاش سے ماکان عالم شہادت خارج ہے جب خارج نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماکان عالم شہادت کو جاننا اور اسکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا بھی واضح ہے خود ملا علی قاری رح کے ہی قول سے از روشن ہویدا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا راندیری صاحب کا یہ کہنا علامہ علی قاری رح کی حقیقین کہ (اشارہ کر دیا ہے کہ مقصود اس عبارت سے یہ نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم دیا) علامہ علی قاری رح پر افترا و بہتان ہے یا خود کی حقیقین مطلب علی قاری رح نہ سمجھنے کا اظہار ہے یا عناداً و تعنتاً دیدہ و دانستہ انکار حق و انحطاط رتبہ کثرت علم آنحضرت رسول برحق ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ جو کہا راندیری صاحب نے کہ (اور دیکھو کہ ماتن نے اپنے دعوی واطلعہ علیہ من علم مایکون وماکان اپر دلیل قولہ تعالی وعلمک مالم تکن تعلم گذاری ہے اور اوسکی شرح مین علامہ قاری رح فرماتے ہین من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ پس اگر ماکان و مایکون سے مراد جمیع جزئیات ماکان و مایکون ہوتا تو دعوی اور دلیل مین مطابقت نہین ہوتی) اس کلام مین تو راندیری صاحب نے ماتن و شارح دونوں پر بہتان باندھا کہ ماتن کے دعوی کی دلیل فقط قولہ تعالی علمک مالم تکن تعلم کو بنا بتایا وحالانکہ ماتن نے اپنے دلیل قولہ تعالی وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما پوری آیت قرار دی ہے راندیری صاحب نے ماتن پر بہتان یہ لگایا کہ فقط علمک مالم تکن تعلم تک ہی ماتن کا دلیل بنانا ٹھہرایا اور آخر آیت یعنی کان فضل اللہ علیک عظیما کو اڑا دیا اور شارح پر یہ بہتان باندھا کہ شارح کا فقط اسیقدر من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ شرح بیان کرنا قرار دیا حالانکہ ماتن نے پوری آیت ذکر کرکے جو جملہ فرمایا ہے اور فضل کا کچھ حال بیان کیا ہے جو آیت مین مذکور ہے اوسکی شرح مین شارح علامہ قاری رح فضل کی شرح علم فرماتے ہین چنانچہ ماتن و

ف علامہ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری نے فتح الباری مین کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات ابتدا سے انتہا تک ایک مجلس مین بیان کر دیا

ف ماتن پر دوسرا بہتان باندھا

نے یہ جو فرمایا کہ (دیکہو عالم شہادت مین جیسا ما یکون ہوتا ہو اسیطرح ماکان بہی ہوتا ہی تو جا ہیئے تہا کہ شارح الخ)
سبحان اللہ راندیری صاحب کی ہر بات نئی ہو ہیہات ہیہات کیا نزدیک نظریات ہین اجی حضرت راندیری
صاحب علامہ شارح علم وفہم مین آپ جیسے ہونگے اور قاعدہ باب الاکتفاء بجانتے اور دلالت کلام سے غیر منطوق کے
حکم کو پہچانتے نہی اور جیسے انکی لیاقت نہوتی تو جیساکہ آپ فرماتے ہین ویسا ہی علامہ شارح بہی لکہنا ضرور جانتے اور انکو
یہہ خبر ہوتی کہ میری کتاب کو راندیری صاحب جیسے دیکہینگے اور ایسے کہی لئے مین نے یہ کتاب بنائی ہے یعنی یہ شرح
لکہی ہے تو ضرور ایسا وہ لکہدیتے وہ کیا کرین کہ یہ تو انکو خبر ہی تہی وہ تو بقاعدہ باب الاکتفاء لا الہ الا اللہ سے بہی جو حدیث
مین وارد ہے محمد رسول اللہ کو بہی حدیث سے ثابت ہو نلجا تے ہین چنانچہ اسی شرح شفاء مین اونہون نے اسکی تصریح
کردی ہے اور وجہ عبارات متسقہ کا تحریر کرنا دکلام فصاحت بلاغت کا نہی جانتے تہے اسواسطے انہون نے ایسا نہ لکہا
جیساکہ راندیری صاحب کہتے ہین اونہون نے جان لیا تہا کہ ماہر فن خود باب الاکتفاء کے طور خواہ دلالت کے
طور سے عالم شہادت ماکان کا علم ہونا بہی اس سے ہی طور لینگے اور جان لینگے کہ یہ باب الاکتفاء ہے ایک کو ذکر کیا ہے مراد
دوسرا بہی ہے اور ماکان عالم شہادت کا علم بہ نسبت مایکون عالم شہادت آسان ہے جب علم مایکون دیا گیا تو ماکان
بطریق اولی دیا جانا اس سے ثابت ہوا اور جب عالم غیب کی اطلاع دینا اس سے ثابت ہوا تو عالم شہادت کے ماکان و
مایکون کی اطلاع جو بہ نسبت عالم غیب کے آسان ہے اور اونی ایک وجہ سے وہ بطریق اولی آپکو دیدینا ثابت ہوا پس عالم شہادت ماکان
کی تصریح شارح نے اسوجہ سے ضرور نجانی اگرچہ آپکی فہم مین نہ آوے اوسمین شارح کا کچہ قصور نہین ہے اور شارح نے آپکی فہم مین آپکا آپکا کچہ
نہین لیا پس راندیری صاحب کا یہ فرمانا کہ (جس سے اشارہ کردیا کہ مقصود اس عبارت سے یہ نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم دیا) بلا دلیل وباطل ہے اور بے سمجہی سے ناشی ہے آیت قرآنیہ مین بیدک الخیر دیکہکر کہین
راندیری صاحب اپنی تقریر مذکور کے موافق بیدک الشر کا انکار نکر جاوین نعوذ باللہ من ذلک اور یہ نکہنے لگین کہ اسمین اشارہ
کردیا ہے کہ مقصود اس سے یہ نہین کہ خدا تعالی کے قبضۂ قدرت مین شر بہی ہے اور اگر اس سے مراد یہی ہوتی تو اللہ تعالی اسطرح فرماتا
بیدک الخیر والشر جو جواب راندیری صاحب اسکا دینگے بعد جسطور سے آیت بیدک الخیر سے بیدک الخیر والشر دونو مراد ہونا بیان کرینگے
وہی جواب اس عبارت ملا علی قاری شارح شفاء کا ہے لو اوسیطور علم ماکان عالم شہادت کا بہی ثبوت ہے اگر راندیری
صاحب کو اپنے کلام کی صحت اور اپنے فہم کی حقیت کا ادعا ہے تو احتمال اکتفاء ودلالت کو رفع کرے اور اپنے دعوی کے
ثبوت پر دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ قائم کرین ورنہ باطل ہونا اپنے کلام کا قبول کرین ملا علی قاری نے شرح شفاء اپنی
مرقاۃ شرح مشکوۃ کی جلد پانچوین کے صفحہ ٣٢٧ مین تحت حدیث فاخبرنا عن بدأ الخلق الحدیث

نزدیک ممنوع ہونا جایز ہی تخصیص بذکر الشیٔ مستلزم نفی ما عدا ہونا قضیہ مشہور ہی اگر تخصیص بذکر الشیٔ سی
یہ سمجہا جانا لازم جاناکہ مستلزم نفی ما عدا کو ہی تو اوسپر یہ قباحت لازم آتی ہی کہ جب کوئی کہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ تعالیٰ کی ہین تو چاہئے کہ کہنی والیکو یہ قرار دیا جاسی کہ یہ فقط محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی رسول کہتا ہی
اور دیگر رسل علیہم السلام سی رسالت کی نفی کرتا ہی نعوذ باللہ من ذلک پہر تو یہ کہنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ
ہین کلمہ کفر ہونا چاہی نعوذ باللہ من ذلک ایسی ہی مثلاً قاموس مین لفظ مولیٰ کی کوئی بیس معنے لکہی ہین اور
صراح مین مولیٰ کی کوئی چہہ سات معنی لکہی ہین اگر راندیری صاحب کا قاعدہ مخترعہ مان لیا جاوی کہ جو معنے
کچہ ذکر کردیا کسی محل مین تو اوسکے نزدیک اُس سی زیادہ اور اوسکے سوا ناجائز و مردود ہی تو لازم آتا ہی کہ صاحب صراح
کی نزدیک مولیٰ کی جو معنے زیادہ قاموس مین لکہی ہوی ہین وہ ممنوع و ناجایز ہو جاوین ایسی قول کو ہر عاقل و منصف
ہذیان بتاویگا اگر وسوسہ مفہوم مخالف یعنی کا غالب ہو تو اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ اول تو وہ کلیہ نہین ہی اکثریہ ہی چنانچہ
درمختار سی اوپر مذکور ہوا دوسری وہ اکثریہ بہی روایت فقہ مین ہی جو ائمہ سی ہو چنانچہ ردالمحتار سی ثابت ہو چکا ہی تیسری
یہ کہ مفہوم لینی کی واسطے چند شروط ہین بلا شرط درست نہین ہی اگر وہان مفہوم موافق ہی مستقیم ہو تو یہ مفہوم
مخالف لینا مفہوم موافق کو چہوڑکر درست نہین ہی عینی وغیرہ مین یہ مصرح ہی الغرض علامہ قاری رح نے جو وہ
کلام ذکر کیا ہی جسکو راندیری صاحب ذکر کرکی دلیل بناتے ہین اوس سی زیادہ و ما عدا کی نفی ثابت ہونا
مسلم نہین ہی جب خود ملا علی قاری رح کی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ سی اوپر عنقریب گذر چکا ہی انہ اخبر فی المجلس الواحد
بجمیع احوال المخلوقات من المبدأ والمعاد والمعاش الخ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احوال مخلوقات
کی ایک ہی مجلس مین خبر دیدی جس سی تمام و جمیع احوال مخلوقات کا علم آپکو ہونا ثابت ہی تو باوجودیکہ وہ مرقاۃ مین
خود ایسا فرماوین تو اونکی نسبت یہ گمان کوئی عاقل کسطرح کرسکتا ہی کہ علم جمیع ما کان و ما یکون کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین منکر ہین اور علم جمیع ما کان و ما یکون کو وہ اس محل مین نافی ہین نعوذ باللہ من ذلک
ایسا گمان شارح ملا علی قاری رح کی حقمین یا تو وہ کریگا جو اونکی کلام کی سمجہنی سی معذور ہوگا یا وہ جو دیدہ دانستہ
حقپوشی و عدل و انصاف سی دور ہوگا پس راندیری صاحب کا قول یا تو بی سمجہی سی یا دیدہ دانستہ
حقپوشی سی صادر ہوا ہی ہرگز قابل التفات ذوی العقول والعدول نہین ہی پہر اوس قول فاسد پر یہ جو
بنا کیا ہی کہ (شارح کا اسطور شرح کرنا خود تعرض ہی الخ) بناء فاسد علی الفاسد اور غیر قابل اصغا ہر ذی شعور
و منصف ہی علامہ شارح نے تو اسطور سی شرح کی ہی کہ جسکو لیاقت علمیہ و نظر اوپر کتب دینیہ و وقت نظر و انصاف

شارح کی عبارت جو رانديری صاحب نے چھوڑ دی ہے وہ یہ ہے (وکان فضل اللہ علیک عظیما) حیث انعم علیک انعاما جسیما (حارت العقول) ای دہشت وترددت (فی تقدیر فضلہ علیہ) ای فی تقریر علمہ الدیہ وتصویر احسانہ الیہ (وخرست الالسن) بکسر الواو ای سکنت وبکمت لا السنۃ (دون وصف یحیط بذلک) ای عجزت عن ان تنطق بما یحصی ما من اللہ علیہ او ینتہی الیہ) ای دون نعت ینحصر لدیہ لانہ مظہر الاسم الاعظم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم منصفین غور کرین کہ ماتن وشارح تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم وفضل کی اور احسان الہی کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے ایسی تعریف کرتے ہین کہ ماتن وکان فضل اللہ علیک عظیما کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وعلم کی ایسی عظمت بیان کرتے ہین کہ آپکے فضل وعلم کے اندازہ کرنیسے عقول حیران وپریشان ومتردد ودہشتناک ہوتی ہین اور شارح اسکے تحت مین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو علم خداداد حاصل ہے اور جو آپ پر احسان خداوندی ہے اوسکی تقریر وبیان سے عقول حیران وپریشان ہین اور ماتن و شارح فرماتے ہین کہ آپکے علم وفضل سے زبانین گونگی وساکت ہین اور عاجز ہین اس سے کہ تمام احسانات کا احصار واحاطہ کرسکین اور اونکو بیان کرسکین یا آپکی نعت کے قریب بھی جاسکین کیونکہ آپ مظہر اسم اعظم ہین دیکھیے کہ شارح نے اوس بیان کے بعد جو رانديری صاحب نے نقل کیا ہے کثرت علم وفضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی ہے کہ اوسکی تقریر وبیان کی عقول کو مجال نہین ہے حیرانی وپریشانی اونکو لاحق ہوتی ہے اس بیان شارح مین اشارہ ہے طرف علم ماکان ومایکون کے جو ماتن نے کہا ہے پس آیت کے معنے جو شارح نے بیان کئے ہین وہ ماتن کے دعوی کے خلاف ہرگز نہین ہین رانديری صاحب نے بعض بیان شارح ظاہر کیا اور بعض کو پوشیدہ کرکے اسپر یہ مبنی کیا کہ دعوے ودلیل مین مطابقت شارح کے بیان سے نہین ہوتی ہان رانديری صاحب جب آخر کا بیان شارح کا اپنے پوشیدہ کیا اور شارح کے بیان اوسیہی مین بغیر الہ انحصار کے اپنے منحصر کیا جو آپنے شارح کا بیان ذکر کیا تو کیون مطابقت دعوی ودلیل مین ظاہر ہو بالفرض شارح نے فقط اوسیقدر بیان کیا ہوتا اور آخر کا بیان جو شارح نے کیا ہے وہ نہ کیا ہوتا تب بھی تو اوسیقدر مین منحصر ہونے پر شارح کے نزدیک جو اونھون نے بیان کیا ہے کوئی دلیل انحصار رانديری صاحب نے قایم کی ہوتی تب دعوی ودلیل مین مطابقت نہونیکا نام لیا ہوتا جبتک کوئی لفظ انحصار پر دال یا کوئی حال انحصار پر دال موجود نہین تو یہ دعوی رانديری صاحب کا کہ دعوی ودلیل مین مطابقت نہین بلا دلیل ہوکر غیر ثابت وغیر قابل اصغا ہے اور یہان کوئی لفظ یا کوئی حال انحصار پر دال موجود ہونا مسلم نہین ہے اور یہ بھی مسلم نہین کہ جو شارح نے یہان ذکر کر دیا ہے اوس سے زیادہ یہان مراد ہونا شارح کے

رتبہ ثانیہ تصدیق کا توحید واعتقاد عوام مسلمین و متکلمین کا ہی متکلم و عامی مین یہ فرق ہی کہ متکلم کو صفت جالبہ
دافعہ تشویش مبتدعہ جو مانعہ ہی انہزام قواعد اہل السنة والجماعة سی حاصل ہی عوام کو یہ حاصل نہین ہی اور
یہ توحید کہ الاقرار باللسان والتصدیق بالقلب ہی مفید ہی نجات کی خلود فی النار سی گو ایسی تصدیق والا
فاسق و فاجر ہو پھر اس توحید ثانیہ کی بعد رتبہ ہی مشاہدہ کرنی صدور امور کائنہ اور ظہور جمیع اوس چیز کا جو
عالم وجود مین خدا تعالی سی صادر و واقع ہوتی ہی حقیقت مین اس مرتبہ ثالثہ توحید کا نام توحید الافعال
فی المصنوعات ہی یہ توحید جو عبارت ہی ظہور جمیع ما یقع فی الکون من اللہ تعالی سی بطریق کشف بواسطہ نور
حق کی حاصل ہوتی ہی یہ مقام مقربین و ابرار کا ہی یہی ہمارا مقصود اس محل مین ہی کہ اہل حقیقت کو توحید الافعال
فی المصنوعات حاصل ہوتی ہی اور مشاہدہ جمیع چیزونکی ظہور کا جو خدا تعالی سی واقع ہوتی ہین کرتے ہین جب علامہ قاریؒ
عبارت شرح شفاء مین احوال حقیقت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہونا فرماتی ہین اور حقیقت مین یہہ
توحید الافعال حاصل ہونا یعنی ظہور جمیع ما یقع فی الکون حاصل ہونا فرماتی ہین اس شرح عین العلم مین تو
اونکی قول شرح شفاء والی سی ہی یہ امر ثابت ہوا کہ ظہور جمیع ما یقع فی الکون من اللہ آپکو حاصل ہی یہ جمیع ما کان
وما یکون کا علم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا نہین تو اور کیا ہی کیا مشاہدہ و ظہور جمیع ما یقع فی الکون
من اللہ بدون علم جمیع ما یقع فی الکون رانديری صاحب کے نزدیک ہو سکتا ہی اور کیا علم ما کان وما یکون علم
جمیع ما یقع فی الکون سی خارج ہی کوئی ادنی عقل والا منصف مزاج بہی خارج نہین کہہ سکتا ہی ہان رانديری
صاحب تعنتاً خارج کہین تو کیا عجب ہی انصاف وتدبیر اختیار کرین تو معلوم کر لین کہ علامہ علی قاریؒ احوال
الحقیقہ فرما کر علم ما کان وما یکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا فرما رہے ہین پس شرح کرنا علامہ قاریؒ
کا موافق ماتن کی فرمانیکی ہی اسکو تعرض وانکار وہی شخص قرار دیگا جو سفیہ یا معاند و متعنت ہوگا راقم اپنی فتوے
اولی مین کچہ عبارت شرح عین العلم للملا علی القاری کی نقل کر چکا ہی اس بارہ مین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت حارث صحابی رضہ سی اونکی ایمان کی حقیقت دریافت کی تو انھون نی اپنی ایمان کی حقیقت
یہ بیان کی کہ مین گویا کہ عرش خدا تعالی اور اہل جنت واہل نار کو دیکھتا ہون جسکا جواب رانديری صاحب
سی کچہ نہوا اور بہیا کی ہو بی اورا کی سی فقط اسیقدر ان اوراق مین کہدیا کہ اونکو کشف تہا چنانچہ اقوال آئندہ مین
انشاء اللہ تعالی اسکا ذکر آویگا یہان وہ عبارت مع زیادت یہہ نقل کیجاتی ہی جلد اول صفحہ ۲۱ (اصبت)
ای وجد اصبت (فالزم حین اخبر حارثة رضی اللہ عنہ بانکشاف الغیب) من احوال العقبی

میسر ہو وہ جان سکتا ہی کہ شارح نے جو اپنی شرح مین یہ فرمایا ہی من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ
اسمین ہی گویا اجمالاً احوال تمام ماکان ومایکون کا جاننا بتا دیا ہی تفاصیل شریعت مین مسائل دینیہ آگئے اور
طریقت مین تمام امور سلوک واحوال حقیقت مین جو عبارت مکاشفہ سی ہی جمیع احوال کونین ومخلوقات کا کشف
ہوجانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا ملا علی قاری رح اپنے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی جلد اول کی صفحہ ۵۴ مین
فرماتی ہین کہ روح قدسیہ متنور ہو جاتی ہی اور نور واشراق مین اوسکی زیادتی ہو جاتی ہی اور فیضان انوار کا نور کو قوی کر دیتا ہی
اور نور میدان دلمین انبساط کرتا اور پھیلتا ہی تو لوح محفوظ کی نقوش مرتسمہ کا انعکاس دل ہوتا ہی اور مغیبات
پر اطلاع پاتا ہی چنانچہ اس مضمون کی عبارت آگی نقل کیجاویگی اوس عبارت مین النقوش المرتسمۃ فی اللوح
المحفوظ ویطلع علی المغیبات لفظ النقوش اور المغیبات جمع معرف باللام ہی اور عہد یہان کوئی نہین ہی اور
استغراق متعذر نہین ہی تو جمیع نقوش مرتسمہ لوح محفوظ وتمام مغیبات پر اطلاع ہونا اہل مکاشفہ کو اس سے
واضح ہی اور شرح عین العلم کے جلد ثانی کی صفحہ ۲۳۲ مین ہی (ثم التصدیق) معہ ہو ان یصدق بمعنے
اللفظ قلبہ کما صدق بہ عموم المسلمین ویکون اعتقادہ (کما للعامی) ای کما ہو اعتقاد العوام (والمتکلم
وہو الخائض فی علم الکلام) (فہو ای المتکلم (لا یتمیز) عن العامی فی ہذا المقام (الا بالحیلۃ)
ای الصنعۃ الجدلیۃ (الدافعۃ لتشویش المبتدعۃ) المانعۃ من انخرام قواعد اہل السنۃ والجماعۃ
(ویفید) التصدیق الجنانی مع الاقرار (النجاۃ من الخلود فی النار) ولو کان صاحبہ من الفساق
والفجار (ثم مشاہدۃ صدور الکل) ای ظہور جمیع مایقع فی الکون (منہ تعالی) (وفی الحقیقۃ ہذا
یسمی توحید الافعال فی المصنوعات وما سبق توحید الذات والصفات وہذا انما یکون بطریق
الکشف بواسطۃ نور الحق لتنویر الاسرار وہو مقام المقربین الابرار) ماتن عین العلم بیان مراتب
توحید کی بیان کرتے ہین اور علامہ علی قاری رح اوسکی شرح کرتے ہین اس عبارت سی پہلے متن وشرح یہ بیان کیا ہی
کہ ادنی رتبہ توحید کا چار مراتب توحید مین سی یہ ہی کہ انسان فقط زبان سی لا الہ الا اللہ کہی اور اوسکا دل اوسکے معنی کی
تصدیق سی غافل وجاہل ومنکر ہو مانند توحید منافق کی اور یہ فقط زبان سی لا الہ الا اللہ کہنا بدون تصدیق قلبی کے
نفاق ہی نعوذ باللہ من ذلک اس توحید صرف قولی فی الحال سی یہ فائدہ حاصل ہوتا ہی کہ بحکم شرع جان ومال قتل
ہونی اور لٹجانی سی بچ جاتا ہی اب اس عبارت مین یہ بیان ہی کہ اوس توحید صرف قولی کی بعد وہ توحید ہی کہ تصدیق
قولی کی ساتھ تصدیق قلبی بھی ہو کہ وہ یہ ہی کہ قول لا الہ الا اللہ کی معنی کو دلمین سچ مانی اور تسلیم وباور کرے یہ

کہ ملا علی قاری فرماتی ہین کہ شریعت و حقیقت مین مخالفت نہین ہی فرق کرنیوالا منسوب طرف زندقہ یعنی کفر و الحاد کی ہی پس وسوسہ مذکور مدفوع ہوا اور جب حدیث مروی حارث و حارثہ رضی سے کشف کونین حقیقت ایمان سے ہونا ثابت ہوا تو یہ شریعت نہین تو اور کیا ہی پس بلاشبہ شریعت سے کشف کونین اور ظہور مغیبات اہل حقیقت کو ثابت ہوا اور ظہور جمیع مایقع فی الکون من اللہ تعالیٰ شرح عین العلم جلد ثانی کی صفحہ ۲۳۲ سے اوپر گذر چکا ہی جب یہ ظہور جمیع مایقع فی الکون اولیاء کی حقمین ثابت ہے تو حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم السلام کی حقمین اسکا انکار کرنا بڑی جرأت و بیباکی و گستاخی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور یہ کہنا راندیری صاحب کا کہ (اگر مراد جمیع جزئیات ماکان و مایکون ہونا الخ) سفاہت یا تعصب سے ہی قید جمیع ماکان قید جمیع جزئیات ماکان و مایکون اس محل مین راقم نے کہان ذکر کی ہی اس سے پہلی ہی ذکر نہین کی یعنی اپنی فتوی اولیٰ مین جسکی قول کا راندیری بزعمہ رد کرتی ہین ہان بعد کو جہان علماء کی عبارت مین جمیع احوال مخلوقات یا کل واقع ہوا ہی اوسکے بعد راقم نے جمیع و کل کا ذکر کیا ہی یہان جیسا کہ عبارت شفاء مین ماکان و مایکون ثابت ہی ویسا راقم نی ذکر کر دیا ہی اوسپر جمیع جزئیات اور زیادہ کر دینا اس محل مین خود راندیری صاحب کیطرف سے ہی جو امانت و دیانت کی خلاف ہی یہ قید جمیع جزئیات ماکان و مایکون پر اسواسطے راندیری نی بڑھائی ہی تاکہ ناقصین فی العلم و غیر متدبرین کو دہوکہ دین کہ علم جمیع ماکان و مایکون جمیع معلومات الٰہیہ ہین جس سے خدا و رسول کی علم مین مساوات کا لزوم بتاکر جمیع ماکان و مایکون کی علم کا اعتقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین کفر ٹھہرا دین چنانچہ راندیری نی اسی رسالہ کی آخر مین اور اوسکی طرفدار نی جسکا آخر مین رد انشاء اللہ آویگا ایسا ہی کیا ہی و حال آنکہ نہ ماکان و مایکون سے جمیع معلومات الٰہیہ مراد ہین اور نہ جمیع جزئیات ماکان و مایکون سے جمیع معلومات الٰہیہ مراد ہین اسیواسطے راقم نے اپنی دونون فتوؤن مین اسکی تصریح کر دی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو غیوب کا علم اللہ تعالیٰ نے دیا ہی تو وہ غیوب جمیع معلومات الٰہیہ نہین ہین اسواسطے وہ علم بعض غیوب کا ہی نہ کل غیوب کا جو جمیع معلومات الٰہیہ کو بہی شامل ہووی پر راندیری صاحب یا تو بالکل راقم کی تحریر کو سمجہتی ہی نہین یا دیدہ و دانستہ یہان جمیع جزئیات ماکان و مایکون کی قید عناداً زیادہ کر دی ہی انبیٹھوی و گنگوہی کا بہی یہی قاعدہ ہی کہ اپنی طرف سے قیود بڑہا کر علماء اہلسنت و جماعت کی اقوال حقہ کو رد کیا کرتے ہین میلاد شریف کی قیام مین قید واجب جاننی کی اور ایسے ہی مجلس میلاد شریف مین قید وجوب و تقیید کی فتوی میلادیہ مین زیادہ کر کر رد کیا ہی انبیٹھوی نی یا رسول اللہ کہنے و خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرنیکی بارہ مین براہین مین یہ قید لگائی کہ یہ کہنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بعد عزوفہ) ای بعد صرف السالک قلبہ اعراضہ (عن الدنیا) والحدیث فی الجامع الکبیر لشیخ مشائخنا المرحوم جلال الدین السیوطی عن الحارث بن مالک وحارثۃ بن النعمان الانصاری ففی روایۃ الطبرانی وابو نعیم عن الحارث بن مالک الانصاری قال مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف اصبحت یا حارث قلت اصبحت مؤمنا حقا فقال انظر ما تقول فان لکل شیٔ حقیقۃ وما حقیقۃ ایمانک قلت قد عزفت نفسی عن الدنیا واسہرت لذلک لیلی واظمئت نہاری وکانی انظر الی عرش ربی بارزا وکانی انظر الی اہل الجنۃ یتزاورون فیہا وکانی انظر الی اہل النار یتضاغون وفی روایۃ یتعادون فیہا فقال یا حارث عرفت فالزم قالہا ثلاثا وفی روایۃ ابن عساکر قال لہ علیہ السلام وانت امرأ نور اللہ قلبہ عرفت فالزم وفی روایۃ العسکری فی الامثال عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لحارثۃ بن النعمان کیف اصبحت الی ان قال ابصرت فالزم ثم قال عبد نور اللہ الایمان فی قلبہ اس سے ثابت ہے کہ حقیقت ایمان کا حاصل ہونا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ ایمان کو دل میں ایسا روشن و منور کر دے کہ اوس سے انکشاف غیب کا ہووے اور عرش کو اور اہل جنت و اہل دوزخ کے حالات و افعال کو مشاہدہ کرے پس اس سے بھی واضح ہے کہ خود شارع علیہ السلام و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک حصول حقیقت سے انکشاف غیوب کو اوس حاصل ہوتا ہے اور خود ملا علی قاری رح اسکے ناقل و مبین و شارح ہیں پس ملا علی رح نے جو شرح شفا میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال حقیقت خدا تعالیٰ کیطرف سے حاصل ہوتا ہے بیان کیا ہے تو اسیواسطے بیان کیا ہے کہ موافق فرمانے ماتن کے علم ماکان و مایکون کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا معلوم ہو جاوے پس شارح ملا علی قاری رح کے قول کو تعرض و انکار قول ماتن بتانا راندیری صاحب کا بالضرور یا اس سبب سے ہے کہ شارح کی مراد راندیری کے فہم میں نہیں آئی یا اس سبب سے کہ دیدہ دانستہ شارح کی غیر مراد کو مراد شارح قرار دیا اور تاویل الشیٔ بما لا یرضی بہ قائلہ کے مرتکب و مکابر ہوے اگر راندیری صاحب کو یہ وسوسہ ہو کہ یہ مسئلہ کہ واصل الی الحقیقۃ کو کشف کوائن ہو جاتا ہے یہ مسئلہ طریقت حقیقت کا ہے نہ شریعت کا اگرچہ طریقت و حقیقت میں کشف الغیوب کا ثبوت ہے لیکن شریعت میں نہیں ہے کیونکہ شریعت کی حقیقت مخالف ہے تو اوسکا جواب بھی راندیری صاحب کو ملا علی قاری رح کے ہی قول سے ہم دیتے ہیں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی جلد خامس کے صفحہ ۳۳ میں فرماتے ہیں لا مخالفۃ بین الشریعۃ والحقیقۃ فی احکام الطریقۃ ومن فرق بینہما من لم یصل الی مرتبۃ الجمع نسب الی الزندقۃ اس سے ثابت ہے

تمام دنیاکا حال آپکو معلوم ہوتا اور دنیا کا آپکے سامنے بمنزلہ کف ہونا حدیث طبرانی سے جو بحوالہ مواہب و شرح زرقانی
اوپر گذراہے ثابت ہے اور شیخ اکمل الدین سے اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ آپکو ملک و ملکوت و عالم ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی
سب روشن تھا اور دوسرے اس قسم کے عبارات اوپر مذکور ہوے ہیں اور باقی آتے ہیں اب کتب دینیہ سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون
بالمعنی المذکور کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے یا نہیں اگر انبہٹیری صاحب یہ کہیں کہ کل شے مخصوص البعض
ہے بایں معنی کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون بالمعنی المذکور کل اس سے مراد نہیں تو انبہٹیری صاحب کا یہ کہنا جبتک
کوئی مخصص خاص جو اس حدیث کے بعد نازل ہوا ہو انبہٹیری صاحب پیش نکریں باطل و مردود ہے اور غیر قابل
اصغا ہے بغیر پیش کرنے مخصص کے کوئی عاقل دعوی تخصیص انبہٹیری قبول نہیں کرسکتا ہے اور ایسے حیلہ بہانہ و مکابرہ
سے انبہٹیری صاحب کے اصل گنگوہی و انبہٹیری کا عقیدہ فاسدہ کہ شیطان لعین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی بہ نسبت علم زیادہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکے برابر علم تھا نا شرک ہے ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا ہے اور کوئی
دیندار اس عقیدہ کی صحت کا اعتقاد ہرگز نہیں کرسکتا ہے اب یہ امر اور سمجھہ لینا چاہیے کہ جیسے علامہ ملا علی قاری نے شارح
شفا و ماتن کے قول سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سے اسقدر علم کثیر عنایت ہوا ہے کہ اسکے
تقریر و بیان سے عقول حیران و پریشان ہیں اور زبانیں گونگی ہیں یہ علامہ قاری نے آیت علمك مالم تكن تعلم
وكان فضل الله عليك عظيما کے تحت میں فرمایا ہے جسکو دلیل ماکان ومایکون کے علم کے ماتن نے ٹھہرایا ہے اور علامہ
قاری رح نے اس تقریر سے صحت استدلال کیطرف اشارہ کیا ہے جسکو انبہٹیری صاحب نے برعکس اوسکے علامہ موصوف
کی عبارت میں قطع کرکے اونکے شرح کے موافق دعوی و دلیل میں مطابقت نہونیکا گمان باطل کیا ہے ایسے ہی دوسرے
علماء نے بھی اس آیت کریمہ علمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے غیوب دانی کی تصریح کی ہے چنانچہ تفسیر مدارک میں ہے علمك مالم تكن تعلم من امور الدين
والشرائع او من خفيات الامور وضمائر القلوب اور تفسیر بیضاوی میں ہے من خفيات الامور او
من امور الدين والشرائع اور تفسیر حسینی میں ہے وعلمك مالم تكن تعلم آنچہ نبودی کہ بخود بدانی از خفیات
امور و مکنونات ضمائر و جمہور گفتہ اند کہ آن علم ہست بربوبیت حق و جلال او و شناختن عبودیت نفس و قدر حال او و
در بحر الحقایق میفرماید کہ ان علم ماکان و ما سیکون ہست کہ حق سبحانہ و تعالی در شب اسری بدان حضرت علیہ السلام
عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ آمدہ ہست کہ در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت بها ماكان
وما سيكون پس دانستم آنچہ بود و آنچہ خواہد بود اور تفسیر خازن میں ہے وعلمك مالم تكن تعلم يعني من

کو عالم بعلم استقلالی جانکر کہتی ہین نعوذ باللہ من ذلک ایسی ہی راندیری صاحب نے اونکی اتباع سے راقم کے کلام مین اس محل مین قید جمیع جزئیات کے قبل ماکان ومایکون کے زیادہ کردی ہے تاکہ اوسپر مبنی کرکے جواب غیر صواب کا ارتکاب کرین اور جمیع جزئیات سے جو مراد راقم کی ہے جہان اوسکا ذکر راقم نے کیا ہے کہ وہ جمیع جزئیات ہین جو غیر اللہ کو معلوم ہو سکتی ہین اور کسی نہ کسی طریقہ سے اونکی خبر اپنے خواص عباد کو اللہ دیتا ہے نہ وہ جمیع معلومات الٰہیہ ہین یا در اونکے علم کا حصول بغیر اطلاع الٰہی ہے اس مراد کو بھی راندیری صاحب نے اسواسطے ظاہر نکیا کہ ظاہر کردینگے تو راندیری صاحب جو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا انکار اونسے مراد جمیع معلومات الٰہیہ لیکر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین کرتے ہین وہ باطل ہو جاویگا اور بعض جزئیات ماکان ومایکون کے اقرار کے اقرار سے تو راندیری صاحب کو چارا ہی نہین ہے ورنہ بہت جزئیات برزخ و دوزخ و جنت کا جو حال آپنے بیان فرمایا ہے اوسکا منکر ہونا ظاہر ہو جاویگا اور مراد راقم کی ظاہر کرنیکی حالت مین یہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون وہ ہوتے ہین جو جمیع معلومات الٰہیہ نہین ہین اور جنکے ادلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل اور جو خاصہ خدا تعالےٰ کا نہین ہے اور غیر اللہ کو اونکا علم ممکن ہے یہ فی الواقع جمیع معلومات الٰہیہ نہین ہین بلکہ بعض جمیع معلومات الٰہیہ کے ہین اس مراد راقم سے وہی علم ماکان ومایکون کا ثابت ہوتا ہے جسکے انکار کی گنجایش چارناچار راندیری صاحب کو نہین ہے اسمین انصاف دیکھنے سے نزاع مرتفع ہو جاتا ہے اور راندیری صاحب کو نزاع ہی مقصود ہے اسلئے یہ مراد واقع نزاع ظاہر نکی اور اگر راندیری صاحب یہ کہین کہ اون جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا بھی علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نہین ہے جنکی ادلہ آپکے پاس موجود ہین اور خاصہ خدا تعالی کا نہین اور غیر اللہ کیواسطے بھی اونکا علم ہونا جایز ہے اور وہ بہ نسبت معلومات الٰہیہ کے بعض جزئیات ہین نہ جمیع تو راندیری صاحب کا سراسر مکابرہ و وفور علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے جسکے کفر ہونیکی تصریح شفا قاضی عیاض وشرح ملا علی قاری سے فتوی ثانیہ مین راقم نقل کرچکا ہے اس سے توبہ و استغفار راندیری صاحب کو لازم ہے اگر راندیری صاحب کہین کہ ایسی تمام جزئیات کا علم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کتب دینیہ سے ثابت نہین ہے گو ممکن ہو تو اس قول راندیری صاحب کا ابطلان حدیث فتجلی لی کل شیٔ سے واضح ہے جسکے تحت مین جلال الدین سیوطی رحمہ سے منقول ہو چکا ہے کہ ذوات وصفات وظواہر وبواطن زمین وآسمان کا علم آپکو حاصل ہو گیا بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ یہ قبل مدت مدید آپکو حاصل ہو چکا تہا اور دوسرے قول جلال الدین سیوطی رح مین بھی اوپر گذر چکا ہے کہ جو جو چیزین آپکے وقت مین موجود نہین بعد کو پیدا ہونیوالی تہین اون کل کو آپ جانتے تہے ایسے ہی

کذلک انتہی اس سے واضح ہے کہ جیسے جمع معرف باللام واسطے استغراق کے مستعمل ہے ایسے ہی جمع مضاف اور اسم جنس مضاف ومعرف باللام بھی استغراق کیواسطے مستعمل ہوتے ہین جہان عہد نہو پس لفظ خفیات الامور وضمائر القلوب جو عبارت تفاسیر مین واقع ہے جمع مضاف ہے اور عہد موجود نہین ہے کیونکہ معہود نہ تو ماسبق مین مذکور نہ مشہور ومعروف اسطرحسے ہے کہ مخاطب ومتکلم کے نزدیک متعین ومعلوم ہو اور کوئی استحالہ استغراق لینے پر قایم نہین ہے پس استغراق ہی یہان مراد ہے اور علم جمیع خفیات وجمیع ضمائر قلوب دیدینا واضح ہے پس جمیع جزئیات وکلیات کا علم بالمعنی المذکور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا آیت کریمہ علمك مالم تکن تعلم الآیۃ سے موافق عبارات تفاسیر ثابت ہے ایسی ہی عبارت جلالین والغیب مین الف ولام استغراقی ہے بنا بر بیان مذکور بالا کے پس اس سے بھی جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کا علم آیت مذکورہ سے مراد ہونا واضح ہے اور تفسیر **عرائس البیان** مین آیت کریمہ وانزل اللہ علیك الکتاب والحکمۃ وعلمك مالم تکن تعلم کے تحت مین ہے ای انزل علیك الکتاب شاھدا علی ماکوشف لك قبل نزول الکتاب من احکام المشاھدۃ والمعرفۃ وما استاثرك من علوم الغیبیۃ لتثبت فؤادك بما وجدت منا قبل نزول الکتاب کقولہ نحن نقص علیك من انباء الرسل لنثبت بہ فوادك (والحکمۃ) احکام الطریقۃ وآداب القربۃ ونوادر علوم الالھیۃ (وعلمك مالم تکن تعلم) ای علوم عواقب الخلق وعلم ماکان وماسیکون اس سے بھی ثابت ہے کہ آیت مذکورہ سے یہ مراد ہے کہ علوم غیبیہ اور نوادر علوم الہیہ اور علوم عواقب خلق وعلم ماکان وماسیکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے عنایت فرمائے تھے اس عبارت مین بھی وہی تقریر سابق جاری ہے کہ اسمین علوم کو جمع ہی مضاف بیان کیا ہے تو ثابت ہوا کہ جمیع علوم الغیبیہ وجمیع علوم الہیہ بالمعنی المذکور اور جمیع علوم عواقب الخلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرفسے عنایت ہوئے تھے پس بخوبی ثابت ہے کہ آیت وعلمك مالم تکن تعلم سے جمیع غیوب ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا مراد ہے کسی مفسر نے اگر اسکے تحت مین اسکی تصریح نہین کی تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ آیت سے یہ مراد ہونا ممنوع وناجایز ہے اور جس امر کی تصریح فرمائی اوسمین مراد علمك مالم تکن تعلم منحصر ہے آیت کریمہ فان العزۃ للہ جمیعا سے کوئی عاقل یہ گمان نہین کرسکتا کہ فقط اللہ تعالے کیہی واسطے عزت کا انحصار ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ومومنین کیواسطے اس آیت سے عزت کا سلب ثابت ہے، ایسا گمان وہی ملحد کرسکتا ہے جو آیت کریمہ للہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین الآیۃ کا منکر ہو غایت یہ ہے کہ کسیکی فہم مین وہ مراد نہ آئی ہو تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ دوسرونکی فہم مین جو وہ مراد آگئی تو وہ قابل اعتبار نہین ایسا

احکام الشرع وامور الدین وقیل علمک من علم الغیب مالم تکن تعلم وقیل معناہ وعلمک من خفیات الامور واطلعک علی ضمائر القلوب وعلمک من احوال المنافقین وکیدھم مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنی لم یزل فضل اللہ علیک یا محمد عظیما انتہی اور تفسیر عزیزی میں شاہ عبد العزیز صاحب بحث تعلیم اسماء الاشیاء لآدم علیہ السلام میں یہ فرماتے ہیں ہفت کس را از انبیاء ہفت علم صراحۃ تفضیل داد حضرت آدم را بعلم لغت وعلم آدم الاسماء کلہا وحضرت خضر را بعلم فراست کہ وعلمناہ من لدنا علما وحضرت یوسف را بعلم تعبیر وعلمتنی من تاویل الاحادیث وحضرت داؤد را بعلم صنعت کہ وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم وحضرت سلیمان را بدانستن زبان جانوران کہ وعلمناہ منطق الطیر وحضرت عیسی را بتوریت وانجیل کہ ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوریۃ والانجیل وحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را علم اسرار وعلمک مالم تکن تعلم انتہی ان عبارات تفاسیر سے واضح ہے کہ آیت علمک مالم تکن تعلم الآیۃ سے جیسے احکام مراد لیتے ہیں ایسے ہی یہ بھی مراد لیتے ہیں کہ خفیات الامور وضمائر القلوب کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم دیا تھا چنانچہ تفسیر مدارک وبیضاوی وکشاف وخازن وحسینی میں لفظ خفیات الامور مذکور ہے اور جلالین کی عبارت میں والغیب کا لفظ واقع ہے اور الاحکام کے اوپر عطف کیا ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب نے آیت سے علم اسرار بہت اعلی درجہ کا مراد لیا ہے جس کے سبب سے تفضیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئی ہے کہ شفاعت کبری وغیرہا ہے پس راندیری صاحب کا معنی ومراد آیت کو فقط امور دینیہ وطریقت وحقیقت میں منحصر جاننا اور زائد کا انکار کرنا مخالف علماء دین کے ہے سو کر باطل ومردود ہے اگر راندیری صاحب ان عبارات تفاسیر میں پھر وہی پرانا بوسیدہ حیلہ جاری کریں کہ انہیں جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا ذکر نہیں ہے تو اوس حیلہ بوسیدہ کہنہ کا دفعیہ یہ ہے کہ کلام اون جمیع جزئیات ماکان ومایکون غائبہ عنا کے حصول علم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ جو خاصہ اللہ تعالی نہیں ہے اور غیر اللہ کو اونکا جاننا جائز ہے اور اونکا ثبوت ان عبارات سے اس پر موقوف جاننا کہ لفظ جمیع جزئیات ہی انہیں موجود ہو کسی سفیہ وبے علم وغافل یا معاند ومکابر ہی کا کام ہے نہ عاقل وعالم ومنصف ومتیقظ کا کام کیونکہ لفظ جمیع جیسے استغراق کیواسطے مستعمل ہے ایسے ہی المحلی باللام بھی استغراق کیواسطے ہی مستعمل ہے اور جہاں عہد نہو تو استغراق ہی مراد ہوتا ہے چنانچہ مسلم الثبوت وشرحہ لبحر العلوم کے صفحہ ۱۵۲ میں ہے (والجمع المحلی) باللام (و) والجمع (المضاف واسم الجنس کذالک) ای المحلی والمضاف لکن لا مطلقا (بل حیث لا عہد) فان العہد مقدم علی الاستغراق فی الجمیع (وان کان بعضہا اقوی) فی الدلالۃ علی العموم عن بعض کالجمع والمضاف فانہما اقوی من المفرد

تکن تعلم کی تفسیر مین اہل تحقیق خفیات الامور وضمائر القلوب واسرار وغیرہا ہی فرماتی ہین جنسی مراد استغراق بقاعدہ
اصول اوپر معلوم ہوچکا ہی تو آیت کریمہ علمك مالم تکن تعلم سی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم مراد ہونا وضح
ولائح ہی اور راندیری صاحب کا اس آیت سی یہ مراد نلی سکنے کا خیال خام وسودای ناسرانجام ہی اور
راندیری صاحب نی جو آیت علمك مالم تکن تعلم سی مراد جزئیات ماکان ومایکون کا علم نلی سکنے کی یہ دلیل
بتائی کہ اگر اس آیت کی یہ معنی لئے جاوین تو یہ آیت کی نزول کی وقت تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا چاہئی الخ تو یہ دلیل راندیری اوسپر پیش کرین جو تمام جزئیات ماکان ومایکون کا
علم جنکی علم کی ادلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حقمین تسلیم کرتا ہی
اور خود عبارت شفا اور دیگر تفاسیر سی جمیع غیوب وجمیع خفیات الامور وضمائر القلوب کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو حاصل ہونا مذکور ہوچکا ہی اور اوپر تفسیر خازن سی علمك من احوال المنافقین وکیدهم مالم
تکن تعلم ہی مذکور ہوچکا ہی پس مفسرین تو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم واحوال کا جاننا آیت مالم تکن تعلم
سی ہی مراد ہونا فرماتی ہین لیکن راندیری صاحب اپنی ڈیڑہ اینٹ کی مسجد علحدہ ہی بناتی ہین اور خواہ مخواہ
انکار کرتی چلی جاتی ہین تاکہ نعوذ باللہ من ذلک دعوی گنگوہی وانبیٹہوی کا کہ شیطان لعین کی علم سی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی علم کو کم بتاتی ہین اور برابر زیادہ کی اعتقاد کو شرک ٹھہراتے ہین باطل نہو جاوی جب مفسرین نی
آیت علمك مالم تکن تعلم کی تحت مین خفیات الامور وضمائر القلوب واسرار واحوال منافقین کا جاننا فرمادیا
تو راندیری صاحب واونکی اساتذہ کی ہی لایق یہ امر ہوگا کہ نعوذ باللہ من ذلک مفسرین محققین کو غلط تفسیر
کرنیوالی ٹھہراوین اور آیت لاتعلمهم نحن نعلمهم کو دلیل اس امر کی بناکر کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو منافقین
کی حال کی خبر نہتی مفسرین کی فرمانی کو راندیری صاحب نی غلط بتادیا بندہ راقم مین یہ جرات نہین کہ چہوٹا
منہ بڑی بات کری اور مفسرین کو آیت لاتعلمهم نحن نعلمهم سی جاہل یا غافل بناکر اونکو آیت لاتعلمهم کی خلاف
علمك مالم تکن تعلم کی معنی بیان کرنیوالا اور اونکی اپنی اقوال مین متناقضین گمان کری راندیری صاحب و
انکی اساتذہ کو ہی یہ مبارک رہی راندیری اور اونکی اصل گنگوہی وانبیٹہوی پر آیت لاتعلمهم نحن نعلمهم سے
اسپر استدلال کرنمین کہ آپکو حال منافقین کی خبر کسیطرح وکسیوجہ سی نہتی تاکہ یہ ثابت ہو تو آیت علمك سی جو ثابت
ہی وہ غلط ہوجاوی بندہ راقم یہ اعتراض کرتا ہی کہ یہ تو مانا کہ اس سی یہ مفہوم ہوا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تم اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ان منافقین کو نہین جانتی ہو ہم جانتی ہین لیکن اس سی یہ مراد لینا کہ اس آیت کی نزول تک آنحضرت

گمان کوئی عاقل منصف ہرگز نہین کرسکتا ہو بلکہ طالب العلم ذی شعور منصف بہی نہین کرسکتا ہو پس رانڈیری
صاحب اپنے قول کے بطلان سے واقف ہوکر انصاف اختیار کرکے ایسے قول سے باز آئین کہ اسمین بہبودی دنیا
وآخرت کی متصور ہو **قولہ** وایضاً آیت کریمہ وعلمك مالم تكن تعلم سے مراد جزئیات ماکان ومایکون کا علم
ہونا ماتن لے سکتے ہین اور نہ کوئی اور کیونکہ اگر اس آیت کے یہ معنی لئے جاوین تو یہ آیت کے نزول کے وقت تمام جزئیات
ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا چاہیے جیسا کہ مقتضی وعلمك کا ہے اور یہ آیت کریمہ
سورۂ نسار مین واقع ہے اور اس سورہ کے بعد توبہ سورۂ تحریم وغیرہا اوتری ہین اور آیت لا تعلمهم نحن نعلمهم
مندرجہ سورۂ توبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اون منافقون کی خبر جو ضمیر ہم سے مراد ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
آیت کے اوترنے تک نہ تہی جیسا کہ خان صاحب بہی اقرار کرتے ہین **اقول** وباللہ التوفیق علمك مالم تكن
تعلم سے مراد جزئیات ماکان ومایکون کا علم نہ ماتن لے سکتا نہ کسی اور کا رانڈیری صاحب بتارہے ہین تو
انکا خیال پر اختلال ہے رانڈیری صاحب کی عقل مین یہ مراد نہین آسکتی تو اس سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ
ماتن شفار قاضی عیاض ہے اور کسی محقق کی عقل مین بہی نہ آسکے راقم نے اپنے فتوی اولی مین یہ عبارت
شفار قاضی عیاض اطلعه علیہ من علم ماکان ومایکون مع شرح علامہ علی قاری نقل کی تہی
اوسکو راقم کے قول مین یہ رانڈیری خود نقل کررہے ہین اور یہ نقل جس صفحہ سے اپنے اوراق مین کررہے ہین اوسی
صفحہ مین بعد چند سطور کے اس مراد لے سکنے کی نفی بہی رانڈیری صاحب کررہے ہین عجب بات ہے کہ ماتن
تو تصریح علم ماکان ومایکون کی کرے اور رانڈیری صاحب نفی کرین اوسکی یہ مراد ہوگی اگر کہین کہ
ماتن نے ماکان ومایکون کہا ہے جزئیات مایکون وماکان نہین کہا اور اوسکی تصریح نہین کی ہے اور ہم نفی اسکی
کرتے ہین تو رانڈیری صاحب کو ہر ادنی طالب علم بہی کہہ سکتا ہے کہ جب اسکے عدم تصریح پر نفی کا مدار کہتے
ہو تو ماتن نے جیسے جزئیات کو ذکر نہین کیا ہے ایسے کلیات جمیع یا بعض جزئیات کو بہی نہین ذکر کیا ہے پہر تو
رانڈیری صاحب کو چاہیے اسطرح بہی کہدین کہ اس سے نہ علم بعض جزئیات نہ کل جزئیات نہ جمیع کلیات
نہ بعض کلیات کسیکا بہی ماتن مراد نہین لے سکتا ہے پہر یہی کہنا ٹہہریگا کہ نعوذ باللہ من ذلک کلام ماتن لغو
وہمعنی ہے اور بے معنی ولغو کلام ماتن کو بتانیوالا کوئی ایسا ہی شخص ہوگا جو خود لغو وبے معنی ہوگا اور ماتن کے کلام
علم مایکون وماکان مین لفظ ما عام ہے اور کوئی مخصص موجود ہونا مسلم نہین ہے تو جمیع وہ اشیاء جنپر دلیل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سے حاصل ہے مراد ہونے پر کونسا استحالہ ہے اور جب آیت علمك مالم

ہی پس بالضرور لاتعلمھم سے نفی علم حال منافقین کی بعض وجہ سے ہی مراد ہی پس جیسی آیت لاتعلمھم سے نفی بعض وجہ
علم کی اسطرحسے ہوئی کہ وہ منافی اسکے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کی حال باطن کو اسکی نحوی الکلام
سے جان لیتے تہی ایسی ہی آیت علمک سے جو احوال منافقین وغیرہا جزئیات ماکان ومایکون کا جاننا ثابت ہی دوسری وجہ
سے ہو کہ وہ تعلیم الہی ہی یا مثل اوسکی کیون جایز نہیں ہی کہ اسکے رفع پر اقامت برہان کرنا **راندیری صاحب**
اور انکی اصل اصول کو ضرور و لازم ہی بغیر اسکے استدلال باطل ہی اور آیت علمک سے تمام جزئیات ماکان ومایکو
مراد لینے مین کوئی قباحت نہیں ہی اور ہرگز آیت لاتعلمھم سے اوسکا رد ہونا مسلم نہیں ہی اور **راقم** نے ارخاء عنان و
تنزل کرکے یہ تسلیم بہی کر لیا تہا کہ بعد کو احوال منافقین کی تو خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اگرچہ قبل اس آیت
کی نہوئی تو اوسکو **راندیری صاحب** نے پسند نہ کیا کیونکہ عناد و مکابرہ غرض تہا **راندیری صاحب** کو نہ استرشاد
پہر **راقم** سے یہ خیال کرنا کہ کسیوجہ سے آپکو خبر حال منافقین کی قبل نزول آیت لاتعلمھم کے نہ تہی یہ بہی خیال پر انحلال
ہی ہان من وجہ علم کی نفی **راقم** کے قول مین تہی وہ **راندیری صاحب** کو مفید نہیں اور **راقم** کا اقرار ہرگز
نافع **راندیری صاحب** کو اس مقصود فاسد کی اثبات مین نہیں ہی **قولہ** اور اتنا تو طالب علم بہی جانتا ہی
کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہی پس اگر علمک مالم تکن تعلم سے مراد جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم لیا جاوے تو
لاتعلمھم نحن نعلمھم کیسا صادق آوے حالانکہ وہ منافق بہی جزئیات ماکان ومایکون سے ہین **اقول** وباللہ
التوفیق **راندیری صاحب** کو مکابرہ کرنا منظور ہی جب ہی ایسی باتین کرتی ہین ایجاب کلی کہ جسمین جمیع معلومات
الہیہ داخل ہون اوسکا دعوی کسنے کیا ہی دونون فتوونمین بہی تصریح کردی تہی اور ان اوراق مین بہی **راقم** تصریح کر چکا
ہی کہ جمیع جزئیات سے مراد وہ جمیع جزئیات ہین جنپر ادلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرفسے حاصل ہوئے
ہین اور اونکا جاننا غیر اللہ کو جایز و ممکن ہی بایں وجہ وہ جمیع ہین اور بہ نسبت معلومات الہیہ وہ بعض جزئیات ہین جب
ہمارا دعوی من وجہ ایجاب جزئی کا ہی تو اوسکا نقیض **راندیری صاحب** سالبہ کلیہ پیش کرین ہر ادنی طالب علم
بہی جانتا ہی کہ موجبہ جزئیہ کا نقیض سالبہ جزئیہ نہیں ہی پس آپکی سلب جزئی سے ہمارا دعوی مرتفع ہرگز نہیں ہو سکتا ہی
یہ جواب اس تقدیر پر ہی کہ راندیری کی زعم فاسد کی موافق تسلیم کر لیا جاوی کہ جمیع جزئیات و کلیات ماکان ومایکون
جمیع معلومات الہیہ ہین۔ جیسا کہ راندیری کی قول آیندہ مین موجود ہی کہ کل شی کل معلومات الہیہ پر صادق ہی اور
اگر یہ تسلیم نہ کیا جاوی اور جیسا کہ واقعی امر ہی کہ ماکان ومایکون فقط اونہین امور کو شامل ہی جو عدم سے وجود مین
آچکی ہین اور قیامت تک آوینگی مثلا تو اس جواب کی حاجت نہیں جمیع ماکان ومایکون کا علم انکے واسطے ثابت

صلی اللہ علیہ وسلم کو کسیطرح و کسیوجہ سے خبر حال منافقین نتھی ممنوع ہے کیون نہین جایز ہے کہ اول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو انکے حال کی خبر ہو گئی ہو جیسا کہ آیت علمک مالم تکن تعلم کی تفسیر سے ثابت ہے بعد کو نسیان ہو گیا
ہو جیسے علم شب قدر کی تعیین مین آپنے اپنا نسیان ظاہر فرمایا گو اس سے کچھ ہی مراد ہو پس ایسی ہی لاتعلمھم مین
نسیان و ذہول کے علم نہ ہونا فرمایا ہو و نسیان بعد علم مراد ہو ایسی حالت مین کہ اول علم ہو بعدہ نسیان ہو جاوے علم
کی نفی کرنا قرآن سے ثابت ہے جیسے کیلا یعلم بعد علم شیئا مین ہے اور کیون نہین جایز ہے کہ لاتعلمھم نحن نعلمھم
سے مراد یہ ہو کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی فراست و صفائی قلبی کے سبب سے اون منافقین کے حال کو نہین پہچان
سکتے ہین اور اسوجہ و طریق سے یا بانداز سکے اونکے حال کا علم آپکو نہین ہے چنانچہ **بیضاوی** مین ہے تخفی علیک
حالہم مع کمال فطنتك و صدق فراستك پس اسمین نفی اسوجہ فراست و فطنت سے جان لینے کی مراد ہو نہ اسکی
کہ ہمنے تمکو اونکے حال کی تعلیم نہین کی ہے پس من وجہ علم کی نفی اس آیت مین ہو اور آیت علمک مین اثبات علم اونکے
حال کے ساتھ تعلیم الٰہی کی مراد ہو پس آیت مذکورہ سے اوسکی نفی نہین ہوئی جسکا اثبات آیت علمك مین ہے
اور لتعرفنہم فی لحن القول مین خود اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم منافقین کے حال کو پہچان
لیتے ہو اونکے قول و فحوی کلام سے اس آیت کی تحت مین **جمل** کی جلد رابع کے صفحہ ۱۶۸ مین ہے معنی الایہ و انك یا
محمد لتعرفن المنافقین فیما یعرضون بہ من القول من تہجین امرك و امر المسلمین و تقبیحہ و الاستہزاء
بہ فکان بعد ھذا لا یتکلم منافق عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ الا عرفہ بقولہ یستدل
بفحوی کلامہ علی فساد باطنہ و نفاقہ اس سے واضح ہے کہ ہر منافق کا حال باطنی اور اسکے مضمون کلام سے
آپ پہچان لیتے ہے اور آیت لتعرفنہم سورۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین ہے جسکو سورۃ قتال بھی کہتے ہین اور یہ
سورۃ قتال سورۃ برات سے قبل نازل ہوئی ہے **تفسیر اتقان** مین بحث ترتیب نزول سورہ مین ہے ثم القتال
ثم الرعد ثم الرحمن ثم الانسان ثم الطلاق ثم لم یکن ثم الحشر ثم اذا جاء نصر اللہ ثم النور ثم الحج ثم
المنافقون ثم المجادلۃ ثم الحجرات ثم التحریم ثم الجمعۃ ثم التغابن ثم الصف ثم الفتح ثم المائدۃ ثم
برآۃ الخ اب یہی آپ آیت لاتعلمھم سے اسپر دلیل پکڑتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس آیت کے
نزول تک منافقین کے حال کی خبر نہ تھی تو آیت سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے استدلال کا بطلان واضح ہے
کیونکہ بطریق فحوای کلام خبر ہونا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ صراحۃً فرماتا ہے پس آیت لاتعلمھم
کے نزول سے پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے حال کی خبر ہونا بعض وجہ و بعض طریق سے ثابت

کلیہ معروض الصدق کی نقیض ہی **اقول** وباللہ التوفیق اوپر بحوالہ مدارج وغیرہ گذر چکا ہی کہ شب معراج
مین آپکو تین قسم کی علوم عنایت ہوئی ایک وہ کہ جسکی تبلیغ کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا دوسری وہ
کہ اونکے پوشیدہ کرنی اور ظاہر کرنیکا اختیار آپکو دیا تیسری وہ کہ اونکی پوشیدہ ہی کرنیکا حکم آپکو ہوا پس **راندیری صاحب**
جو لتحرم ما احل اللہ لك کی قصہ کو دلیل اوسکی بناتی ہین کہ چند چیزونکا علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نہ تھا تو
اس دلیل مین یہ احتمال ہی کہ جن چیزونکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہونا تم اس قصہ سی گمان اپنی فہم کی موافق
کرتی ہو تو کیون نہین جایز ہی کہ آپکو اون چیزونکا علم تو اللہ تعالی نی عنایت کر دیا ہو لیکن وہ اوس قسم مین سی ہو
کہ جسکے پوشیدہ کرنی و ظاہر کرنیکا آپکو اختیار ہو اسیواسطے آپنی اون چیزونکی ساتھ معاملہ عدم علم کا سا کیا ہو اور یہ
ایسا برتاؤ کیا ہو کہ دوسرونکو گمان آپکی عدم علم کا ہو **شرح صحیح بخاری جلال الدین سیوطی** کے
مختصر **روح التوشیح** مطبوع مصر کی صفحہ ۱۰۸ مین لیلۃ القدر کی علم کے بارہ مین آپنے جو یہ فرمایا انسیتہا اوسکی
تحت مین ہی قلت انما عبر بالنسیان عن نسخ بیانہا و ذکرہ کما ذکرہ کنایۃ عن کتم الاسرار و کیف نعبر امتہ
الوارثۃ ذلك عن مثلہ فلا تری منہم الا لمرشا انہ محتملۃ کالمنام ھکذا اس سی واضح ہی آپکا بعض امور کو
پوشیدہ کرنا پس ایسے ہی قصہ مذکورہ کہ جن باتونکا علم نہونا **راندیری صاحب** بتاتی ہین اوس مین یہ احتمال ہی
ہی کہ آپکو علم ہو لیکن آپنی ایک مدت تک یا ہمیشہ اونکو پوشیدہ رکھا ہو جبتک اس احتمال کی رفع پر **راندیری صاحب**
برہان قایم نہ کرین یہ دعوی عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی تقریر سی ہرگز ثابت نہین ہو سکتا ہی پس
علم تمام جزئیات ماکان و مایکون بالمعنی المذکور مع قصہ مذکورہ صادق ہونا مرتفع نہوا اور اس کہنی سی کہ موجبہ
کلیہ معروضۃ الصدق کی نقیض ہی **راندیری صاحب** کو نفع اور ہمکو کچھ ضرر نہوا نقیض کا صدق رفع احتمال
پر دلیل ساطع غیر محتمل قایم کرنے پر موقوف ہی جب تک اوسکو قایم نکرین تو نقیض صادق نہین پس ایجاب کلی مرتفع نہوا
قولہ جناب من علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی ایسی خرافات کو کیونکر قبول رکھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم
تمام ماکان و مایکون کا تہا حالانکہ اونکی تحریر ہی اوسکے رد مین کافی و وافی ہی دیکھو موضوعات کبیر مطبوعہ مطبع محمدی
لاہور صفحہ ۱۱۸ سی ۱۲۰ تک پس واضح ہی کہ نہ مانتی علم ماکان و مایکون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
کرتی ہین نہ شارح **اقول** وباللہ التوفیق سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و مایکون اللہ تعالی
کیطرف سی عنایت ہونیکو خرافات ٹھہرانا اور کہنا کہ ایسی خرافات کو کیونکر قبول رکھی الخ یہ **راندیری صاحب** و
انبیٹھوی و گنگوہی کی جرأت ہی کسی محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **راندیری صاحب** آپکی گنگوہی و انبیٹھوی

ہی اور حال منافقین کا علم ہی اوسمین داخل ہی پس موجبہ کلیہ برحال باقی اوسکا نقیض سالبہ جزئیہ غیر موجود بالوجود
المذکور بس جواب تام ہی پس علمک مالم تکن تعلم سے مراد من وجہ جمیع جزئیات و من وجہ بعض جزئیات مین
ایک تقدیر پر اور دوسری تقدیر پر من کل الوجوہ کل جزئیات ماکان ومایکون ہین اور آیت لا تعلمهم سے مراد علمکا
رفع نہونا ہی معلوم ہوچکا ہی اور **حمل** مین تحت آیت لا تعلمهم کے ہی فان قلت کیف نفی عنہ علم حال المنافقین
واثبتہ فی قولہ ولتعرفنهم فی لحن القول فالجواب ان آیۃ النفی نزلت قبل آیۃ الاثبات فلا تنافی اھ کرخی
انتھی اس سے واضح ہی کہ لا تعلمهم اول نازل ہوئی ہی اور لتعرفنهم اوسکے بعد نازل ہوئی اور اتقان کی عبارت
سے ثابت ہی کہ سورہ قتال اول نازل ہوئی اور چند سورتونکے بعد براءت نازل ہوئی اور سورہ براءت مین لا تعلمهم
ہی تو آیت لا تعلمهم لتعرفنهم سے بعد کو نازل ہوئی ہی اس سے ثابت و معلوم ہوتا ہی کہ ان سورتون کی نزول کے
تقدم و تاخر مین ہی اختلاف ہی پس لتعرفنهم اول اور لا تعلمهم بعد نازل ہوئی تو اوسی قسم کی تقریر جیسے کہ راقم
نے بیان کی ہی لتعرفنهم مین معرفت احوال منافقین اور وجہ سے ہی لا تعلمهم مین دوسری وجہ سے ہی بیان کرنا ضرور
ہی پس جیسی آیت لتعرفنهم کے بعد لا تعلمهم فرمانا اوسکی منافی نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجہ احوال
منافقین جانتے تھے ایسے ہی علمک مالم تکن تعلم کے بعد ہی لا تعلمهم فرمانا ہی اس قسم کی تقریر سے منافی نہین ہے
پس علمک سے بوجہ تعلیم جاننا جمیع جزئیات و احوال منافقین کا ثابت ہونا اور لا تعلمهم سے باوجود اپنی فطنت و
فراست وغیرہا سے بلا تعلیم خاص جاننے کی بوجہ دیگر یہ علم احوال منافقین حاصل ہونیکی نفی مراد ہونا کیون جایز نہین
ہی اسکے رفع پر کوئی دلیل قاطع اور برہان ساطع قایم کرنا ضرور ہی بغیر اسکے لا تعلمهم سے یہ جزم کرلینا کہ اسکے نزول کے
وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کا علم کسیطرح سے نہ تھا خیال پر اختلال ہی پھر اسپر یہ مبنی
کرنا کہ علمک سے جمیع جزئیات مراد نہین ہوسکتے مین بنا ر فاسد علی الفاسد ہی پس آیت علمک سے جمیع جزئیات
بالمعنی المذکور مراد ہونا اور لا تعلمهم کو منافی نہونا بخوبی صادق ہی اور احوال منافقین کا علم علمک سے ثابت ہی اختلاف
جہات سے منافات مرتفع ہی جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنگریزہ کفار کو مارنیمین اور اللہ تعالی کی نفی کرنے مین
بقولہ تعالی ومارمیت اذ رمیت منافات نہین ہی اختلاف جہات کے سبب سے پس اس احتمال کے رفع پر اندیری
صاحب کو برہان قایم کرنا ضرور ہی **قولہ** علی ہذا القیاس آیت کریمہ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک
کا قصہ کہ وہ بعد نزول و علمک مالم تکن تعلم کے ہوا ہی پس اگر علمک مالم تکن تعلم سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون
لیا جاوے تو اس قصہ سے جو چند چیزونکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تھا یہ کیونکر صادق آوے حالانکہ جوجہ

ایک نہر ہے اور لوح محفوظ میں تمام جزئیات ماکان ومایکون جو قیامت تک ہونے والی ہیں اون تمام کا علم اور اوس سے بہت زائد چیزوں کا علم ہی علامہ علی قاری کے قول سے ثابت ہوگیا اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول کے صفحہ ۳۵ مطبوعہ مصر میں ہے فلان للغیب مبادی ولواحق فمبادیہ لایطلع علیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل واما اللواحق فهو ما اظهره الله علی بعض احبائه لوحة علمه وخرج ذلك عن الغیب المطلق وصار غیبا اضافیا وذلك اذا تنور الروح القدسیة وازداد نورهتها واشراقها بالاعراض عن ظلمة عالم الحس وتجلیة مرآة القلب عن صداء الطبعیة والمواظبة علی العلم والعمل وفیضان الانوار یقوی النور وینبسط فی فضاء قلبه فتنعکس فیه النقوش المرتسمة فی اللوح المحفوظ ویطلع علی المغیبات ویتصرف فی اجسام العالم السفلی بل یتجلی حینئذ الفیاض الاقدس بمعرفته التی هی اشرف العطایا فکیف بغیرها اس سے واضح ہے کہ ملا علی قاری کو مسلم ہے کہ اللہ تعالی اپنے علم کی لوح اپنے بعض دوستونپر ظاہر کرد یتا ہے اور روح قدسیہ جب متنور ور وشن ہوتی ہیں اور نور اونکا قوی ہوتا ہے اور دلمیں پھیلتا ہے تو اوسمیں تمام نقوش مرتسمہ لوح محفوظ کے منعکس و ظاہر ہوجاتی ہیں اور تمام غیوب پر جو اوسمیں مستور ہوتی ہیں اوسکی اطلاع ہوجاتی ہے بلکہ اوسوقت میں فیاض اقدس اپنی معرفت کے ساتھ تجلی فرماتا ہے قلب پر اس عبارت میں لفظ النقوش و المغیبات جمع محلی باللام ہے جو غیوب و نقوش لوح محفوظ میں ہیں اونمیں سے بعض معلوم کا ذکر اوپر نہیں ہوا ہے جو عہد مراد ہو اور لوح محفوظ کے جمیع نقوش و غیوب مراد لینا ممتنع نہیں ہے پس تمام و جمیع نقوش و غیوب لوح محفوظ پر اطلاع روح قدسیہ کو حاصل ہونا علامہ علی قاری رحمہ نے تسلیم کیا انکار نہ کیا بلکہ بلکہ پہلی عبارت میں لوح و قلم کے علم کی اطلاع کے علاوہ اور کلیات و جزئیات و حقایق و دقایق و عوارف و معارف متعلقہ ذات و صفات باریتعالی پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا علامہ علی قاری رحمہ نے خود بیان کیا ہے پس یہی تمام ماکان و مایکون بالمعنی المذکور کا علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل ہونا مراد ہے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۹ میں ہے رأیت فی الدر المنثور نقلا عن ابن عباس ان اول شئ خلقه الله القلم فقال له اکتب فقال یا رب وما اکتب قال اکتب القدر یجری من ذلك بما هو کائن الی ان تقوم الساعة ثم طوی الکتاب ورفع القلم رواه البیهقی وغیره والحاکم وصححه وفی الدر ایضا عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول ان اول شئ خلق الله القلم ثم النون وهی الدواة ثم قال له اکتب قال وما اکتب قال ما کان وما هو کائن الی یوم القیمة من عمل واثر واجل فکتب ما یکون وما هو کائن الی یوم القیمة ثم ختم علی فم القلم فلم ینطق ولا ینطق الی یوم القیمة اخرجه الحکیم الترمذی

شیطان لعین کو جو علم محیط زمین کا ہونا اعتقاد کرتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم محیط زمین کا ہونیکو شرک ٹھہراتے ہین تو یہ خرافات وخزعبیلات سے کیا نہین ہے کہ آپ کے گنگوہی وانبیٹہوی جو محیط زمین کے علم کے حصول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین شرک ٹھہراتے ہین بھلا کوئی اسکا قائل آجتک ہوا ہے اور کسی عالم معتبر کی کتاب مین یہہ لکہا ہے اور علامہ علی قاری وغیرہ کے نزدیک کیا اسکو شرک ہونیکا ثبوت مسلم ہے اگر آپکو یا انبیٹہوی وگنگوہی کو دعویٰ ہے تو اسکا شرک ہونا کسی معتبر کی کتاب مین دکھادین ورنہ اسکا خرافات وحماقات وعناوات سے ہونا واضح ہے او عار اسلام وامت محمدیہ سے ہونیکا اور آپکے وفور علم کے رفع مین یہ کوشش ہے کوئی مسلمان آپکے وفور علم کو خرافات نہین کہہ سکتا ہے چہ جائیکہ ملا علی قاری رح اسکو خرافات مانین یہ ہرگز نہین راندیری صاحب نے انہو اصل کی اتباع سے یہی گمان کیا ہے کہ جو خود کے فہم واعتقاد مین ہے وہ علماء ربانیین کا بھی نعوذ باللہ من ذلک اعتقاد ہے ملا علی قاری وماتن کے قول شفاء اور شرح شفاء کی نقل اوپر گذر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم وفضل کی تقریر وبیان سے عقول حیران وپریشان ودہشت ناک ہین اسمین علم ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اشارہ ہونا کیون جایز نہین ہے اس احتمال کے جواز ورفع پر کوئی دلیل قاطع وبرہان ساطع قایم کیجے اوسکے بعد آپکے وفور علم کی قلت بیان کرنیکا نام لیجے یونہین اپنے جیسا اعتقاد ماتن وشارح کا نہ قرار دیجے اور اتہام نافرجام کہ (نہ ماتن علم ماکان ومایکون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کرتے ہین اور نہ شارح) ماتن اور شارح پر نہ لگائیے ماتن کا قول من علم ماکان ومایکون جو راقم نے اپنے قول مین نقل کیا ہے اوسکو راقم کے قول مین خود نقل کرتے ہو اور باوجود اس نقل کرنیکے یہہ ماتن کو ایسا کہنے سے انکار کرتے ہو یہ مکابرہ نہین تو اور کیا ہے اور شرح مین علامہ علی رح کا یہ فرمانا من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ ولحوال الحقیقۃ خود نقل کرتے ہو جس سے جمیع مایقع فی الکون کا ظہور ہو الا اونکو شرح عین العلم اوپر معلوم ہو چکا ہے اور یہہ جمیع احوال مخلوقات کی خبر ایک مجلس مین دینا ہے اونکے قول مین اوپر گذر چکا ہے پہر شارح علامہ قاری رح کو حصول علم ماکان ومایکون کا منکر بتانا اور اونکے نزدیک یہ خرافات ٹھہرانا سراسر اونپر افترا ہے علامہ علی قاری رح قصیدہ بردہ کے اس شعر کے تحت مین فان من جودک الدنیا وضرتہا ومن علومک علم اللوح والقلم یہ فرماتے ہین وکون علومہما من علومہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقایق ودقایق وعوارف ومعارف یتعلق بالذات والصفات وعلمہما یکون سطرا من سطور علمہ ونہرا من بحورہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس عبارت مین ملا علی قاری رح کو صاف اقرار ہے کہ لوح وقلم مین جو کچہ مسطور ومکتوب ہے وہ آپکے سطور علوم کی ایک سطر اور آپکے بحور علم کی

کہ جسکو میسر ہو وہی اوسکو جانتا ہے یہ قاضی کا قول نقل کرکے علامہ علی قاری رح فرماتے ہین کہ منع فرمانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکی قبر شریف پر آنیسے بطور رحمت او شفقت کے ہے پس قول قاضی رح کو کہ نفوس زکیہ کل
کا مشاہدہ کرتے ہین علامہ علی قاری رح نے قبول کرلیا انکار نہ کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کل کو مشاہدہ
کرنا اور جاننا ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی کے اس قول منقول سے بھی ثابت ہوا پس انکی طرف اسکے انکار کی نسبت
کرنا مکابرہ صرف ہے اور کل سے کل جزئیات مراد نہ لینا اور تخصیص بلا مخصص کرنا بھی راندیری صاحب کا
باطل ومردود ہے اسپر کوئی دلیل قاطع قایم کرنا ضرور ہے اگر ادعا اسکی حقیقت کا ہے اور یہ جو راندیری صاحب
نے کہا کہ داودکی تحریر اسکے رد مین کافی وافی ہے دیکھو موضوعات کبیر مطبوع مطبع محمدی لاہور صفحہ ۱۱۸ اگر راندیری
صاحب اپنے اس ادعا مین کہ علامہ علی قاری رح کی تحریر رد مین کافی وافی ہے اور اس تحریر کافی وافی کا حوالہ موضوعات
کبیر کے صفحہ ۱۱۸ پر کرتے مین صادق تھے تو صفحہ مذکورہ کی عبارت کیون نقل نہ کی نقل کرتے تو ہر ذی شعور دیکھکر جان
لیتا کہ اس تحریر ملا علی قاری سے آپکے علم ماکان ومایکون کا رد ہرگز نہین ہوتا ہے اس ادعا مین بالکل راندیری
صاحب غیر صادق ومرتکب عناد ومکابرہ کے ہین مصنفین صفحہ مذکورہ کی عبارت کو ملاحظہ فرماوین وہ یہ ہے منہا
مخالفۃ الحدیث الصریح القرآن کحدیث مقدار الدنیا وانہا سبعۃ آلاف سنۃ ونحن فی الالف السابعۃ
وھذا ابین الکذب لانہ لو کان صحیحا لکان کل احد علم انہ بقی للقیامۃ من وقتنا ھذا مأتان واحد
وخمسون سنۃ واللہ تعالی یقول یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسہا اس عبارت سے جو صفحہ مذکورہ
مین موجود ہے اسیقدر ثابت ہے کہ یہ حدیث دنیا کی عمر فقط سات ہزار سال ہے اور ہم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم ساتوین ہزار مین ہین اسکا کذب روشن تر و واضح تر ہے اسلئے کہ اگر یہ حدیث صحیح
ہو تو لازم آتا ہے کہ ہر ایک جان لے کہ وقت قیامت آنیکے واسطے ہمارے اسوقت یعنی زمانہ علامہ قاری کے سے دوسو اکاون
سال باقی ہین اور یہ ہر ایک کا وقت قیام ساعت کو جان لینا مخالف آیت یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسہا
کے ہے اب اسمین یہ کہان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون کا نہ تہا اس تحریر ملا علی قاری رحمہ اللہ
تعالی سے جو یہ ثابت ہے کہ ہر ایک وقت قیامت کو نہین جانتا اس سے یہ کہان جانا گیا کہ کوئی بھی نہین جانتا اور کسیکو
خصوصًا اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وقت قیامت کی خبر آخر تک اللہ تعالی نے نہین دی اس تحریر ملا علی
قاری رح سے ہر ایک فرد کے جاننے کی نفی ہے جو سلب ایجاب کلی ہے نہ السلب الکلی کہ کوئی فرد بھی نہین جانتا اب یہ
راندیری صاحب کا معاندہ ومکابرہ وتغریر عوام دیدہ دانستہ نہین تو اور کیا ہے اگر راندیری صاحب

هذا انتهیٰ ان حدیثون سے واضح ہے کہ ماکان وما ہو کائن یعنی جو جو ہو چکا ہے اور روز قیامت تک ہونیوالا ہے وہ تمام
قلم نے لوح محفوظ مین لکھدیا ہے اسکو ملا علی قاری نے قبول کرلیا اول عبارت سے اونکی یہ ثابت ہے کہ لوح محفوظ مین جو کچھ مکتوب
ہے اوسکا علم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا ہے اور اس عبارت حدیث سے ثابت ہے کہ جو کچھ قیامت
تک ماکان وما ہو کائن ہے وہ تمام لوح محفوظ مین مکتوب ہین اور **مرقاۃ شرح مشکوٰۃ** کی جلد اول صفحہ ۱۲۲ مین تحت
حدیث کتب اللہ تعالیٰ مقادیر الخلق قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض کے ہے اثبت فیہ مقادیر الخلق ماکان
وماھو کائن الی الابد علیٰ وفق ما تعلقت بہ ارادتہ ازلا کاثبات الکاتب ما فی ذھنہ بقلمہ علی لوحہ وقیل
امر اللہ القلم ان یثبت فی اللوح ما سیوجد من الخلایق ذاتا وصفۃ وفعلا وخیرا وشرا علی ما تعلقت
بہ ارادتہ وحکمۃ ذلک اطلاع الملائکۃ علی ما سیقع لیزدادوا بوقوعہ ایمانا وتصدیقا ویعلموا من یستحق
المدح والذم فیعرفوا الکل مرتبۃ اوقدرہ وعین مقادیرھم تعیینا بتا لا یتاتی خلافہ بالنسبۃ لما
فی علمہ القدیم المعبر عنہ بام الکتاب اہ پس اول وآخر دونون عبارتونکے مفاد کو ملاکر اسطرح تقریر کیجاوے کہ
تمام ماکان ومایکون مکتوب فی اللوح المحفوظ ہے اور تمام مکتوب ما فی اللوح المحفوظ کا علم آپکو ہے تو نتیجہ یہی نکلیگا کہ تمام ماکان
ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے پس جمیع ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا
ملا علی قاری رح کی قول سے ثابت ہے پس علامہ علی قاری کے حقمین یہ کہنا کہ **اندیری صاحب** کا علم ماکان و
مایکون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نہین کرتے مکابرہ بحت ہے اور **مرقاۃ** کی جلد ثانی مین اس
حدیث کی تحت مین ہے وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم صفحہ مین ناقلا عن القاضی علامہ علی
قاری رحمہ فرماتے ہین وذلک ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلایق البدنیۃ عرجت واتصلت
بالملاء الاعلی ولم یبق لھا حجاب فتری الکل کالمشاھد بنفسھا او باخبار الملک لھا وفیہ سر یطلع علیہ
من تیسر لہ اہ فیکون نفیہ علیہ السلام لدفع المشقۃ عن امتہ رحمۃ اللہ علیھم انتہیٰ اس سے واضح ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ جہانسے درود بھیجو گے مجھکو پہنچینگے جس سے مراد یہ ہے کہ تمکو بار بار تکلیف
میری قبر پر آنیکی اوٹھانا کچھ ضرور نہین ہے جہانسے درود بھیجوگے پہنچینگا اس سے درود کے پہنچنے کی وجہ قاضی سے
ملا علی قاری رحمہ نقل کرتے ہین کہ نفوس زکیہ قدسیہ جب علایق بدنسے مجرد وخالی ہوجاتے ہین تو عروج کرکے
ملاء اعلیٰ فرشتون سے ملجاتے ہین اور اونکے اور کل کے درمیان کوئی حجاب و پردہ نہین رہتا ہے پس کل مخلوقات کو ایسے
دیکھتے اور جانتے ہین جیسے بذاتہا اونکو مشاہدہ ہورہا ہے یا بساطت اخبار ملک کے جانتے ہین اور اسمین ایک ایسا بھید ہے

کردی تھی لان معلوماتہ تعالی لانہایۃ لھا وغیب السموٰت والارض وما یبدونہ وما یکتمونہ قطرۃ منہا
پس علم ماکان ومایکون راقم کا یا دوسرے عالم متقدم یا متاخر یا معاصر کے کلام مین جو واقع ہے اوس سے مساوات
علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اللہ تعالی کے ساتھ گمان کرنا رانڈیری کا افترا کرنا اور بہتان لگانا ہے اور علامہ
علی قاری رح کے اور جلال الدین سیوطی کے کلام مین جو ذکر مساوات علم خدا تعالی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رد
ہے اُس سے علم ماکان ومایکون کا رد گمان کرنا سراسر تعصب و عناد و مکابرہ ہے الغرض جو کچھ موضوعات کبیر مین مذکور
ہے اُس سے ہرگز ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا رد نہین ہوتا ہے یہ ادعا تعصب و
عناد یا سفاہت ہے اور جو کچھ اوسمین مذکور ہے وہ فقط اسیقدر کی دلیل ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
علم اللہ تعالی کے علم کے مساوی نہین ہے ایک چیز اول ہنو بعد کو حادث ہوا اور جس سے غفلت و ذہول ہو وہ اوس چیز
کے جو ازلی و قدیم ہو اور غفلت و ذہول و نسیان سے پاک ہو مساوی کیونکر ہو سکتی ہے اسکے جواز اثبات کیواسطے قصہ ہار و تلقیح
وغیرہ ذکر کیا ہے یہ مراد ہونا اوس سے کہ احوال منافقین وغیرہم کا علم آپکو نہ تھا ہرگز مسلم نہین ہے اس موضوعات کبیر
مین بہت خدشات ایسے واقع ہوے ہین جو دلیل اس امر کی بن سکتے ہین کہ اوسمین وہابیہ و نحوہم نے ایسے امور داخل
کردیے ہون تو کچھ تعجب نہین ہے جلال الدین سیوطی رح کے قول مین اوسمین یہ منقول ہے اونھون نے فرمایا کہ ممن
حولکم من الاعراب منافقون الآیۃ یہ سورہ برات مین ہے اور یہ اواخر ما نزل من القرآن ہے جس سے یہ غرض ہے کہ
آخر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کی بالکل خبر نہین ہوئی اسمین یہ خدشہ ہے کہ جلال الدین
سیوطی رح اپنی تفسیر اتقان مین یہ تصریح فرماتے ہین ثم انزل بالمدینۃ سورۃ البقرۃ ثم الانفال ثم آل عمران
ثم الاحزاب ثم الممتحنۃ ثم النساء ثم اذا زلزلت ثم الحدید ثم القتال ثم الرعد ثم الرحمن ثم الانسان ثم الطلاق
ثم لم یکن ثم الحشر ثم اذا جاء نصر اللہ ثم النور ثم الحج ثم المنافقون ثم المجادلۃ ثم الحجرات ثم التحریم ثم الجمعۃ ثم التغابن
ثم الصف ثم الفتح ثم المائدۃ ثم براۃ اس سے ثابت ہے کہ سورہ احزاب سے ۲۳ سورے بعد برات نازل ہوئی اور
سورۃ احزاب مین یہ آیت ہے لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبہم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینک
بہم الآیۃ اسکے تحت مین جمل حاشیہ جلالین کی جلد ثالث مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۵۴۶ مین ہے وقد امر اللہ
ایضا بلعنہم وھذا ھو الاغراء بہم قد اغرابہم ایضا فی قولہ اینما ثقفوا اخذوا الخ الحاصل ان معنی
الآیۃ انہم ان اصروا علی النفاق لم یکن لہم مقام بالمدینۃ الا وہم مطرودون ملعونون فقد فعل
بہم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھذا فانہ لما نزلت سورۃ براۃ جمعوا فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

صفحہ ۱۱۸ کو چہوڑ کر اب صفحہ ۱۱۹ کا حوالہ دین تو صفحہ ۱۱۹ سے بہی یہ مقصود فاسد راندیری صاحب کا حاصل نہین
ہو سکتا ہی کیونکہ صفحہ ۱۱۹ مین تو جلال الدین سیوطی سے حدیث سات ہزار سال والی و آیت ایان مرسہا مین تطبیق کا
ذکر ہی اور اسکا ثبوت ہی کہ پندرہ سو سال سے وقت قیامت تجاوز نکریگا اور یہ ذکر ہی کہ جلال الدین سیوطی رح کی زمانہ مین
کسی شخص نے یہ کہا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جانتے تہی کہ قیامت کب قایم ہوگی اوسپر کسینے یہ اعتراض کیا کہ
حدیث جبرئیل علیہ السلام مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ عالم نہین ہی تو
اوسنے سائل کے جواب مین یہ کہا کہ اسکے کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ عالم نہین ہی یہ معنی ہین کہ آپنے سائل سے فرمایا کہ
ہم اور تم قیامت کو جانتے ہین اس معنی بیان کرنیوالی پر جلال الدین سیوطی نے تشنیع وطعن کیا کہ یہ اعظم جہالت و
اقبح تحریف ہی اسلیے کہ اوسوقت جبرئیل علیہ السلام ایک اعرابی کی صورت مین ہو کر سائل ہوے تہے اور بوقت سوال
وجواب آپنے اونکو جبرئیل علیہ السلام نہین جانا تہا یہ نہ جاننا ممکن ہی کہ بسبب استغراق بحر وحدت و نحوہ ہو چنانچہ اسکا
حال آگی آویگا بعد کو جب چلی گئے تو جانا جب آپنے نہ پہچانا اور اعرابی خیال فرماتے تہے تو اعرابی کو کسطرح فرماتے کہ ہم اور تو
قیامت کو جانتے ہین پس جلال الدین سیوطی نے اوس شخص کی ایسی مہمل جواب کو کہ جس سے اعرابی کا جاننا بہی وقت
قیامت کو ثابت ہوتا ہی رد کیا ہی اور یہ رد کرکے پہر جلال الدین سیوطی نے ان غلاۃ لوگونکے نزدیک جو علم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالی کی علم سے برابر ہی یعنی بلا کم و کاست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو اللہ تعالی کے علم
سے برابر جانتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ جو کچہ اللہ تعالی جانتا ہی وہ تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی جانتے
ہین اوسکو رد کیا اوسکے بعد جلال الدین سیوطی رح آیت ممن حولکم من الاعراب منافقون تحریر کرکے یہ کہا کہ
آیت سورہ برأت مین ہی اور یہ اواخر ما نزل من القرآن ہی علامہ علی قاری رح یہ کلام جلال الدین نقل کرکے
یہ فرماتے ہین کہ جو کوئی معتقد برابری علم اللہ تعالی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو وہ اجماعًا کافر ہی پہر عدم
مساوات علم اللہ تعالی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوت کے واسطے قصہ گم ہوجانی مار حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا کا ذکر کیا اور صفحہ ۱۲۰ مین تلقیح تمر کی حدیث اور حدیث افک کا ذکر کیا ہی اسمین علم ماکان و مایکون کی نفی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہان ہی اور علم ماکان و مایکون سے یہ مراد کسنے لی ہی کہ تمام معلومات الٰہیہ کا علم آنکو
تہا اور آپکا علم اللہ تعالی کے علم کے برابر ہی اور غفلت و ذہول و نسیان جیسے خدا تعالی کو عارض نہین ہی ایسے ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی عارض نہین ہوتا ہی بلکہ راقم نے فتوے مین ہی یہ تصریح کردی کہ دنیا و آخرت کے تمام جزئیات
کو جاننا بہی تمام معلومات الٰہیہ کا احاطہ کرنا نہین ہی اور یہ عبارت حاشیۃ الشہاب علی البیضاوی و طیبی سے نقل

نہ تہی جلال الدین سیوطی کو حقمین یہ گمان کہ انھون نے یہ تمام ادلہ کو چھوڑ ا ایسا کہا ہو وہی کرسکتا ہی کہ جو جلال الدین
سیوطی رح کو ان ادلہ سے جاہل یا انکا مخالف دیدہ دانستہ گمان کرتا ہوگا چند اقوال جلال الدین سیوطی رح اوپر گذر
چکی ہین کہ جنمین اونکی یہ تصریح موجود ہی کہ جو کچہ اونکے زمانہ کے بعد حادث ہوا ہی وہ بہی آپ جانتے تہے اور زمین و آسمان
آسمان کی ذوات وصفات ظواہر و بواطن کا اور اس سے بہی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا اونکے قول مین
گذر چکا ہی اور علامہ اکمل الدین سے بلا انکار وہ نقل کر چکے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ارواح و غیب
اضافی و غیب حقیقی کی بہی خبر تہی با وجود اسکے یہ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ احوال منافقین جو آپکے زمانہ اور آپکے جوار
مین تہے اوسکا حال آپکو معلوم نہ تہا پس یہ تمام امور اس امر کے ادلہ ہین کہ یہ کسینے اونکی طرف نسبت جہوٹی کردی
ہی اور علامہ علی قاری رح کی عبارت ابہی چند سطور قبل شرح شفا سے منقول ہوئی ہی کہ اوسمین منافقین کی
تعداد تین سو ستر اور عورتون کی ایک سو ستر ابن عباس سے نقل کی ہی جس سے واضح ہی کہ علامہ علی قاری رح
کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کی اور اونکی تعداد کی خبر تہی اور **مرقاۃ شرح مشکوۃ**
کی جلد خامس صفحہ ۶۱۸ مین ہی (اولیس فیکم صاحب السر) ای صاحب سر النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم (الذی لا یعلمہ) ای ذلک السر (غیرہ) ای غیر حذیفہ فقیل من تلک الاسرار اسرار المنافقین
وانسابہم اسر بہا الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما دل علیہ حدیثہ المذکور قبل ہذا اس سے
بہی واضح ہی کہ علامہ علی قاری رح کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے احوال اسرار و انساب کی
خبر تہی پس جلال الدین سیوطی اور ملا علی قاری رحمہما اللہ تعالی کے اعتقاد کے یہ خلاف ہی کہ آپکو منافقین کے احوال
کی خبر نہ تہی تو بلا شبہ اونکی طرف احوال منافقین کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہونیکی نسبت کرنا محتمل باحتمال
قوی ہی کہ اونپر کسینے افترا کر دیا ہی پہر علامہ علی قاری رح کیطرف تلقیح نخل کی جو نسبت کی ہی اوسکو انھون نے
عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل بنایا ہی تو اوسکا حال معلوم کرنا چاہیے **شفا** **اور شرحہ للملا
علی القاری** کی جلد اول صفحہ ۲۰۷ مین ہی (خصہ من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین)
ای ما یتم بہ اصلاح الامور الدنیویۃ والاخرویۃ واستشکل بانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
وجد الانصار یلقحون النخل فقال لو ترکتموہ فترکوہ فلم یخرج شیئا او اخرج شیصا فقال انتم
اعلم بامر دنیاکم واجیب بانہ انما کان ظنا منہ لا وحیا وقال الشیخ سیدی محمد السنوسی اراد انہ
یحملہم علی خرق العوائد فی ذلک الی باب التوکل واما ہنالک فلم یمتثلوا فقال انتم اعرف بدنیاکم

یافلان قم فاخرج فانك منافق ویافلان قم فقام اخوانهم من المسلمین تولوا اخراجهم من المسجد ۱ھ
قرطبی پس واضح ہو کہ اسمین اللہ تعالیٰ نے اس امر کا وعدہ فرمایا کہ منافقین اصرار علی النفاق سے باز نہ آئینگے تو اوپر
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلط اللہ تعالیٰ کر دیگا اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مسلط کر بھی دیا
جب سورہ برأت نازل ہوئی تو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیکر انکو مسجد سے نکالا پہر سورۃ قتال جو سورۃ
احزاب سے چار سورتونکے بعد ہے اور سورہ براۃ سے اٹھارہ سورت قبل نازل ہوئی اوسمین آیت لتعرفنهم فی
لحن القول الآیۃ۔ موجود ہے جس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منافقین کو اونکے فحوای کلام سے
پہچان لیتے تہے اور اوپر عبارت جمل مین گذر چکا ہے کہ ہر ایک منافق کو اوسکے فحوای کلام سے آپ پہچان لیتے تہے اس سے
انکا احوال منافقین کے پہچاننا ثابت ہے باوجود اسکے جلال الدین سیوطی کسطرح یہ کہہ سکتے ہین کہ منافقین کے احوال
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تہے پہر طرہ یہ کہ کبھی نہین جانتے تہے باوجودیکہ نام لیکر اونکو آپنے مسجد
سے نکالا چنانچہ ابھی جمل کی عبارت مین امام قرطبی سے منقول ہوا اور فتوی اولی مین **عینی شرح بخاری**
جلد رابع صفحہ ۲۲۱ سے یہ عبارت عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقال اخرج یا فلان فانك منافق اخرج یافلان فانك منافق فاخرج منہم ناسا فضحهم الخ بندہ
راقم نقل کر چکا ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منافقین کو مسجد سے نکالدینا ثابت ہے اور اوسی فتوی اولے
من **شرح شفا ملا علی قاری** کے جلد اول کے صفحہ ۱۴۱ کی یہ عبارت قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کان المنافقون من الرجال ثلثمائۃ من النساء مائۃ وسبعین اوسکو بھی راقم نقل کر چکا ہے جس سے
واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے اعداد تک کی بھی خبر تہی بلکہ اوسی فتوی اولی مین یہ عبارت
عینی شرح بخاری کی جلد سابع صفحہ ۶۵۲ سے یہ عبارت اراد حذیفۃ لانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اعلمہ من احوال المنافقین وامورا من الذی یجری بین هذه الامۃ فیما بعد وجعل ذلك سرا
بینہ وبینہ لایعلمہ غیرہ وان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا مات واحد یتبع حذیفۃ فان صلی
علیہ صلی عمر ایضا والا فلا انتهی مختصرا جس سے واضح ہے کہ بہت امور احوال منافقین سے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کی تہی جس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر احوال منافقین
کی تہی جب ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اونکے بہت سے امر کی خبر آپنے دی تہی یہ تمام ادلہ قرآن وحدیث واقوال
صحابہ کرام کو چھوڑکر جلال الدین سیوطی رح کیونکر یہ کہہ سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کی خبر

نہی

موضوعات کبیر مین سب کچھ چھوڑکر تلقیح محل کو اس امر کی دلیل بناوین کہ خبر نہ تہی کیا **راندیری صاحب**
کا یہ عقیدہ ہی کہ جلال الدین سیوطی وملا علی قاری اپنے اقوال مین متناقض ہین اور کیا اونکو یہ خبر نہین کہ ہنر
اول کیا کہدیا ہی اور آخر مین کیا کہتی ہین جب عقیدہ **راندیری صاحب** اونکی حق مین یہ ٹھہراوین تو اونکے
قولونکو جو موضوعات کبیر مین مذکور ہین دلیل اپنے مقصود کی **راندیری صاحب** کیونکر بنا سکتے ہین اور
راقم کے نزدیک تو موضوعات کبیر والے اقوال تمام اونکے ہوناہی مسلم نہین ہی بدلیل اونکے دوسرے کتب معتبرہ کے اقوال
کی اور باعتبار اونکی جلالت شان وتبحر وتیقظ کی اونکی حق مین اقوال متناقضہ کہنے کا کوئی عاقل منصف قایل نہین
ہوسکتا ہی پس یہ ہرگز مسلم نہین ہوسکتا ہی کہ علامہ علی قاری کی تحریر سے جو موضوعات کبیر مین اونکی طرف کسینے
منسوب کردی ہی اوس سے رد اس امر کا ہوجاوے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے جمیع ماکان
ومایکون کا علم دیا تہا واضح ہو کہ **شرح فقہ اکبر** جو دہلی کی چھپی ہوئی پرانی ہی اوسکے صفحہ ۸۵ مین ہی ان الانبیاء
علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالی اور شرح فقہ اکبر مطبوع مطبع محمدی لاہور
کے صفحہ ۸۵ مین عبارت اسطرح ہی ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم
اللہ تعالی احیانا یعنی اوسمین لفظ احیانا آخر مین زیادہ کردیا ہی تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالی نے ہمیشہ یا اکثر اوقات
انبیا علیہم السلام کو مغیبات کی خبر کبھی نہین دی ہی پس کیون نہین جایز ہی کہ ایسی ہی مطبع محمدی والی نے یا ایسی ہی
کسی دوسری نے جیسے یہ لفظ زیادہ کردیا ہی موضوعات کبیر مین اونکی دوسری کتب کے خلاف وہ امور مذکورہ بالا داخل
کردی ہون اور مطبع مجتبائی مین یہ لفظ موجود ہی تو وہ مطبوع مطبع محمدی لاہور سے منقول ہوا ہی غالبا پس مطبع
مجتبائی کی مطبوع مین ہونیسے مطبع محمدی لاہور کی صحت وواقعیت ثابت نہین ہوتی ہی **قولہ** اور کیونکر ماتن
ایسی نسبت کرنیوالا ہو وہ تو خود فرماتی ہین من علم مایکون وماکان جناب تمام جزئیات ماکان ومایکون تو
درکنار ایک ذرہ کی تمام حالات جو قیامت تک اوسکو عارض ہونیوالی ہین لا تعد ولا تحصی ہین اوسکو بہی سوا
پروردگار کی کوئی جاننے والا نہین ہی جیسا کہ تفسیر کبیر سورہ لقمان مین ہی **اقول** وباللہ التوفیق ماتن جو
من علم مایکون وماکان فرماتی ہین یہ ہمکو مفید ہی نہ مضر بلکہ **راندیری صاحب** کو مضر ہی کہ وہ علم ماکان
ومایکون کا انکار کرتی چلی آتی ہین اور فقط امور دینیہ مین ہی منحصر کردیتی ہین بدون آلہ انحصار کی ماتن کی اس قول
مین **راندیری صاحب** کی اس مدعی پر کہ علم ماکان ومایکون کا منحصر امور دینیہ مین ہی ہی چنانچہ اوپر
ایسے اقوال **راندیری صاحب** کی گذر چکی ہین دلالت کہان ہی اور من علم مایکون وماکان جو لفظ

ف شرح فقہ اکبر مین وہابیہ لاہور نے احیانا کا لفظ زیادہ کردیا ہی

ولو امتثلوا وتحملوا فی سنۃ او سنتین لکفوا امر ھذہ المحنۃ انتھی وھو فی غایۃ اللطافۃ انتھی قاضی
ماتن نے جو یہ کہا کہ اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اطلاع جمیع مصالح دنیا و دین کو ساتھ خاص کیا
ہے گو شارح علامہ علی قاری رح نے اسپر یہ اشکال کیا جاتا ذکر کیا کہ تلقیح نخل کے ترک کردینے کو آپنے فرمایا اور صحابہ رضی اللہ
تعالی عنہم نے ترک کیا تو پھل نہ نکلا یا تھوڑا ہوا اور بری نکلی تو آپنے فرمادیا کہ دنیا کے کام کو تم جانتے ہو جس سے غرض یہ
ہے کہ اس امر دنیا کو آپ نہ جانا تو اسکا جواب شارح نے شیخ سنوسی رح سے یہ نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکو خرق وخلاف عوائد کی برانگیختہ کرنیکا اور باب توکل کیطرف منتہی ہونیکا ارادہ کیا تھا اور بعضوں نے فرمانبرداری
نہ کی اور جلدی کی تو آپنے فرمادیا کہ اپنے دنیا کے کام کو تم خوب جانتے ہو اگر وہ سال دو سال تلقیح نکرتے اور ترک تلقیح مین
امتثال امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کرتے تو اس محنت تلقیح سے چھوٹ جاتے یہ جواب ذکر کرکے شارح
علامہ قاری رح نے اس جواب کی غایت ونہایت درجہ کی لطافت کی تصریح کی اس سے اپنا پسند وقبول
کرنا ظاہر کیا اور یہی شارح **شرح شفا** کی جلد ثانی کے صفحہ ۴۳۸ مین یہ فرماتے ہین (انتم اعلم بامر دنیا
کم) ان اردتم اتبعونی وان اردتم اخترتم رأیکم (وفی حدیث آخر) رواہ مسلم عن طلحۃ
(انما ظننت ظنا فلا تواخذونی بالظن) ان لم یکن مطابقا لظنکم وموافقا لرأیکم ھذا وعندی
انہ علیہ السلام اصاب فی ذلک الظن ولو ثبتوا علی کلامہ لفاقوا فی الفن ولارتفع عنھم
کلفۃ المعالجۃ فانما وقع التغیر بحسب جریان العادۃ الا تری ان من تعود باکل شیء او شربہ
یتفقدہ فی وقتہ اذا لم یجدہ یتغیر عن حالہ فلو صبروا علی نقصان سنۃ او سنین لرجع النخیل
الی حالۃ الاول وربما انہ کان یزید علی قدرہ المعول فی القضیۃ اشارۃ الی التوکل وعدم
المبالغۃ فی الاسباب وقد غفل عنھا ارباب المعالجۃ من الاصحاب واللہ اعلم بالصواب انتھی
اس سے واضح ہے کہ علامہ علی قاری رح شارح شفا خود فرماتے ہین کہ تلقیح نخل سے جو آنحضرت صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا تو آپ اسمین مصیب تھے اگر آگے زمانے یہ صحابہ کرام قایم وثابت رہتے تو اونسے تکلیف تلقیح
کی مرتفع ہو جاتی سال دو سال تک ثمر مین نقصان وکمی ہوتی پھر جیسے اول بوقت تلقیح کثرت سے پھل آتے
تھے ویسے ہی بعد سال دو سال کے بغیر تلقیح کے آتے اب **رانداری صاحب** اور اونکے موافقین کہین کہ ملا علی
قاری تو یہ فرماوین کہ تلقیح کے منع کرنیمین آپ مصیب تھے اور جیسے آپنے فرمایا تھا ویساہی ہوتا اگر حضرات صحابہ کرام
رضی اللہ تعالی عنہم سال دو سال تک صبر کرتے باوجودیکہ ملا علی قاری یہ فرماوین اور یہ اونکا عقیدہ صبرہ

یعلم الجوھر الفرد الذی کان فی کثیب رمل فی زمان الطوفان ونقلہ الریح من المشرق الی المغرب کم مرۃ یعلم
انہ این ھو ولایعلمہ غیرہ ولانہ یعلم انہ یوجد بعد ھذہ السنین ذرۃ فی بریۃ لایسکنہا احد ولایعلمہ
غیرہ اس سے ذرہ کے حالات کی خبر دعلم اللہ تعالیٰ کو ہے ہونا ثابت ہے یہ مسلم ہے اور غیر سے اوسکی نفی ہونا بھی ثابت ہونا مسلم ہے
لکن جیسی آیت سورہ جن مین ہے لایظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول مین غیب کا اظہار کسی پر کرنیکی نفی
ہے لکن مرتضی وپسندیدہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو اس سے مستثنی کرلیا ہے اور مخصوص ہوگئے ہین اس نفی سے ایسی ہی
ذرہ کے حالات مذکورہ کے جاننے کی نفی اس قول تفسیر مین غیر اللہ سے ہے تو اوس غیر اللہ سے مرتضی اور پسندیدہ رسول مستثنی
ومخصوص ہون یہ کیون جایز نہین ہے اور کونسی دلیل اسکے رفع پر قایم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی برگزیدہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو ذرہ کے حالات مذکورہ کی خبر دی ہو لکن اظہار وعدم اظہار کا اختیار دیا ہو یا اظہار سے منع کیا ہو پس
آپکے عدم اظہار سے عدم علم ثابت نہین ہوتا ہے کیون جایز نہین ہے کہ غیر سے حالات ذرہ کی نفی اوسکے ہی حق مین منحصر
ہو جسکو وحی والہام وکشف کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے اطلاع نہدی ہے اور مراد یہ ہو کہ بغیر ایسی طرق علم کے کسیکو علم
اون حالات ذرہ کا نہین ہے اسکے رفع پر دلیل قایم کرنا راندیری صاحب کو ضرور ہے ورنہ یہ تقریر و
تحریر غیر مقبول ونامنظور ذوی الشعور ہے اور اسکی ہی تصریح ملا علی قاری وغیرہ سے ہمنے اوپر نقل کردی کہ علم لوح محفوظ
کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے کردیا اور جو کچھ لوح علم مین مکتوب ہے اوسکا علم آپ کو حاصل ہے
اس سے راندیری صاحب کا جواب واضح ہے کہ جب لوح کا علم آپ پر ظاہر ہوگیا تو لوح محفوظ مین حالات
ذرہ ذرہ کے مکتوب ہین یا نہین اگر مکتوب نہونا اعتقاد کرتے ہین تو جن احادیث سے ثابت ہے کہ قلم نے ماکان وما یکون لکھدیا
اوس سے ذرہ کے حالات کی تخصیص کیواسطے کوئی حدیث مخصص پیش کرین ورنہ ذرہ کے حالات مذکورہ کا بہی
لکھدینا جب ثابت ہے اور اُس لکھے ہوئے کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دیدیا ہے تو یہ انکار کہ ذرہ
کے حالات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تھے سفاہت یا تعصب وعناد سے ناشی نہین تو اور کیا ہے **قولہ**
آپکا مفید مدعی نہین ہے کیونکہ بیان تعمیم نہین ہے اور کیونکر مفید مدعی ہو دو سطر چلکر شارح صاحب کیا فرماتے
ہین ملاحظہ فرماوین ای علی اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض المغیبات عنا **اقول** وباللہ التوفیق واضح
ہو کہ راقم نے شفاء وشرحہ لعلی القاری کے جلد اول صفحہ ۶۰ کی یہ عبارت (ما اطلع علیہ من الغیوب)
ای الامور المغیبۃ فی الحال (وما یکون) ای سیکون فی الاستقبال نقل کی اُسکے جواب مین راندیری یہ
فرماتے ہین کہ دیہان تعمیم نہین ہے) ادنی طالب العلم بہی جانتا ہے کہ لفظ ما جو متن کی عبارت ما اطلع علیہ مین

من واقع ہی اوسمین احتمال بیانیہ ہونیکا بہی ہی جیسی احتمال تبعیض کا ہی اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
دوسری من تبعیض کیواسطی ہونا ہمکو مضر اور راندیری صاحب کو مفید نہین ہی کیونکہ یہ بنسبت جمیع معلومات
الہیہ تمام ماکان ومایکون الی یوم القیمۃ بعض ہین بلکہ یہ بنسبت تمام ماکان ومایکون فی الآخرۃ بہی بعض ہین
پس من واسطی تبعیض کی یہان مستقیم ہی اور ہمکو مضر اور راندیری صاحب کو مفید نہین ہی ہان راندیری
صاحب کی اساتذہ کی غرض یہ ہی کہ آپکو علم محیط زمین حاصل ہونا شرک ہی اور ملک الموت علیہ السلام و شیطان
لعین کو علم محیط زمین بنص قطعی حاصل ہی وہ شرک نہین ہی وہ اس کلام ماتن سی ہرگز ثابت نہین ہی وہ راندیری
صاحب واونکی اساتذہ مدعین اس امر کو ثابت کرین ورنہ ایسی حیلون بہانون سی کیا ہوتا ہی پہر یہ ترقی کرنا کہ تمام
جزئیات ماکان ومایکون تو درکنار ایک ذرہ کی تمام حالات جو قیامت تک اوسکو عارض ہونیوالی ہین لاتعد ولاتحصی
ہین اوسکو بہی سوای پروردگار کی کوئی نہین جاننی والا ہی) اس سی غرض راندیری صاحب کی یہی ہی کہ
نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ذرہ کی حالات بہی خدا تعالی نی نہین بتائی معلوم نہین
راندیری صاحب اور اونکی انبیٹہوی وگنگوہی کو کونسی دلیل ہاتہ لگی ہی کہ جس سی ایسی امور کا جزم ویقین
کرلیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایک ذرہ کی حالات کا بہی علم نتہا غایت یہ ہی کہ راندیری صاحب
اور اونکی اصل کو نص ثبوت علم کی معلوم نہین اور نص ثبوت معلوم نہونیسی ثبوت عدم علم وہ بہی جزما ویقینا کسطرح
حاصل ہوگیا عدم ثبوت سی ثبوت عدم خیال کرلینا خیال خام ہی اور یہ کون مسلمان نہین کہتا ہی کہ ایسی غیوب کی
خبر خدا تعالی کو ہی نہ غیر کو لیکن بعض معظم مکرم کالعلۃ الغائیۃ لایجاد العالم یعنی حضرت محمد رسول اللہ سرور دو
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی تمام مایکون وماکان دنیا وآخرت کی خبر دیدی تو اور تمام حالات ذرہ ذرہ
قیامت کی بتادی تو کیا کوئی اللہ تعالی کو اس سی مانع ہی اور اسکی استحالہ پر کوئی دلیل موجود ہی اور کیا اللہ تعالی کو
یہ تمام حالات قیامت بلکہ آخرت تک کی بتادینی کی قدرت ہی یا نہین راندیری صاحب اسکی استحالہ پر اور
اللہ تعالی کو قدرت نہونی پر کوئی دلیل پیش کرین اوسوقت جزما ویقینا ان حالات کی علم کی نفی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی کرین اگر یہ اعتقاد راندیری صاحب کا ہی کہ ثبوت علم ان حالات پر اقامت دلیل ضرور ہی اور یقین
وجزم عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی دلیل قاطع ضرور نہین ہی تو اس تفرقہ پر دلیل قاطع وبرہان
ساطع قایم کرین اور جن امور اقوال علماء وغیرہا کو اس جزم ویقین عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادلہ
زعم کرتی ہو جیسی قول تفسیر کبیر کا کہ جسکا حوالہ یہان دیتی ہو چنانچہ اس سی متعلق عبارت یہ ہی لان اللہ تعالی

سے خارج ہونیکی کیا معنی پھر شارح کی دوسری عبارت جسمین علی بعض المغیبات عنا ہی راندیری صاحب
پیش کرکے اوسکو دلیل اس امر کی بتاتے ہین کہ شارح کے قول اول مین جو راقم نے فتوے مین نقل کیا تھا الا الامور المغیبۃ
اوس سے مراد بہی بعض مغیبات ہین نکل تو یہ تقریر راندیری صاحب مثل سابق کے مکابرہ وعناد و فقط نزاع
لفظی ہے کیونکہ راقم تصریح کرتا چلا آتا ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین وہ من وجہ جمیع جزئیات وجمیع مغیبات
ہین اور من وجہ بہی بعض جزئیات وبعض مغیبات ہین باعتبار اسکے کہ جو کچھ لوح محفوظ مین ہے اور جو جو ابواب غیوب
کا کشف خدا تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ پر کیا ہے کہ وہ جمیع ماکان جو عدم سے وجود مین آچکی ہین اور جمیع مایکون ہین
جو عدم سے وجود مین آوینگی باعتبار اسکے یہ جمیع غیوبات ہین اور بہ نسبت معلومات الہیہ کے بعض غیوبات ہین پھر جمیع مغیبات
کی نفی سواے مکابرہ وعناد یا نزاع لفظی کے اور کیا خیال کیا جاوے عبارت شفا وشرح شفا مفید مدعی راقم کے ہونا
واضح ہے اور انکار راندیری اغو و باطل ہے اگرچہ راندیری صاحب کے کلام مین اور بہی قباحت وشناعت موجب
تعصب یا سفاہت باقی ہے لیکن ہم اسیقدر پر کفایت کرتے ہین **قولہ** ایک بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ بعض
مقام مین شارح ایسے الفاظ سے بیان کرتے ہین کہ بظاہر تعمیم معلوم ہوتی ہے لیکن بلحاظ قرینہ وہان تعمیم مقصود نہین
ہوتی مثلاً شرح شفا صفحہ ۳۳ مین وعلمہ ای مالم تکن تعلم واقرأہ ای لم یکن یقرأ ویتعلم کما قال
سبحانہ وتعالی فی مبدأ وحیہ اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم ملاحظہ فرماوین
کہ وعلمہ واقرأہ کی شرح مالم یکن یعلم اور مالم یکن یقرأ ویتعلم کی اب اگر اسکے معنی یہ کئے جاوین کہ جو چیز آپ نے
نجانی تہی اور جو چیز کہ نہ پڑھی تہی اور نہ سیکھی تہی وہ سکھلایا اور پڑھایا اور تعمیم مراد لیجائے تو لازم آتا ہے کہ قصہ نوح
علیہ السلام اور قصہ یوسف علیہ السلام سے اس آیت کے اوترنے کے وقت واقف تہے حالانکہ بعد اس آیت کے دوسرے وقت
فرمایا گیا وان کنت من قبلہ لمن الغافلین **اقول** وباللہ التوفیق راندیری صاحب پر لازم و واجب
تہا کہ شارح کے اس کلام مین تعمیم مقصود نہونی شارح کی کلام کے قرینہ سے ہے تعمیم مقصود نہونا ثابت کرتے انہوں اس توہم
سے کہ تعمیم مراد لیجاوے تو لازم آتا ہے کہ قصہ نوح علیہ السلام وقصہ یوسف علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
واقف ہون اس آیت کے اوترنے کے وقت عدم تعمیم کا جزم کر لینا کسی ذی شعور کا کام نہین ہے ہم کہتے ہین کیون جایز
نہین ہے کہ آیت اوترنیکے وقت بہی آپکو ان قصونکی خبر دوسری وجہ وحی خفی وغیرہ سے خدا تعالی نے دیدی ہو اور ان
کنت من قبلہ لمن الغافلین مین نفی تفصیل کی وحی جلی کے ساتھ جاننے کی ہو خود ملا علی قاری رح شارح شفا نے
اپنی کتاب مرقاۃ شرح مشکوۃ کے جلد اول کی صفحہ ۵۰ مین بعد ذکر کرنے اس حدیث ابی ذر کے فرماتے ہین قلت

واقع ہوا الفاظ عامہ مین سے ہے جسکا بیان خود ماتن نے من الغیوب کے ساتھ فرمایا ہے جو جمع باللام ہے جسکا استغراق کیواسطے ہونا اوپر کتب اصول سے معلوم ہو چکا ہے پھر شارح رحمہ اللہ تعالی نے الامور المغیبۃ کہ جمع محلی باللام ہے فرمایا ہے اور اسمین قید بعض کی بہی نہین لگائی نہ بعض معین نہ غیر معین کچھ بیان نہ فرمایا جس سے واضح ہے کہ استغراق کا انکار شارح کو بہی نہین ہے منصفین غور کرین کہ باوجودیکہ کلمات عموم و استغراق عبارت ماتن و شارح مین موجود ہین اور راندیری صاحب فرماتے ہین کہ (یہان تعمیم نہین ہے) مکابرہ و عناد و تعصب کا برا ہو یا سفاہت و جہالت کا ستیاناس ہو کہ جسنے باوجود ایسے کلمات عموم و استغراق موجود ہونیکے راندیری کو انکار پر برانگیختہ کیا اور اتنا بہی راندیری صاحب کو خیال نہ آیا کہ کوئی ادنی طالب العلم بہی دیکھیگا تو کیا کہیگا چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد کا مصداق بتاویگا اور کہیگا الغیوب و الامور المغیبۃ جو ماتن و شارح کے کلام مین واقع ہین اونکو کس کتاب مین الفاظ خصوص سے ہونا راندیری صاحب ثابت کرتے ہین جو ایسے تعمیم کے منافی ہین اور مخصوص البعض ہونا مراد لین تو مخصوص البعض ہونیسے تعمیم کی نفی کر دینا کسکا مسلک ہے کیا مخصوص البعض ہونیسے تعمیم مرتفع ہوکر جمع محلی باللام خاص ہو جاتی ہے عام نہین رہتی اور کیا نام اوسکا عام مخصوص البعض نہین ہوتا جب اسمین تعمیم نہین تو نام اوسکا عام مخصوص البعض اور اطلاق عام کا اوسپر کسطرح درست ہوا فاقتلوا المشرکین الآیۃ مین مشرکین کو راندیری صاحب خاص کہتے ہونگے اور تعمیم کی نفی کرتے ہونگے باینہمہ ادعائے تخصیص کی حالت مین دلیل مخصص بہی تو پیش کی ہوتی کہ جس سے تخصیص معلوم ہوتی دو سطر چلکر جو شارح کا یہ قول (ای علی اطلاعہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی بعض المغیبات) بتاتے ہین اوسکو دلیل تخصیص قول سابق و عدم تعمیم خیال کرتے ہین تو اوسکو خیال خام و سودائے ناسر انجام خیال کرنا چاہیے بچند وجوہ اول یہ کہ تخصیص مین اخراج بعض افراد عام کا حکم عام سے ساتھ دلیل لاحق مستقل متصل کے ہوتا ہے چنانچہ کتب اصول مین مصرح ہے یہان اس تعریف کا صدق ثابت کرنا راندیری صاحب کو اول ضرور ہے پھر تخصیص کا نام لینا چاہیے اور تعمیم کی نفی زبان سے نکالنا چاہیے دوسری تخصیص فرع شمول و دخول کی ہے جب الغیوب و الامور المغیبۃ و لفظ ما سے وہ غیوب و امور مغیبہ مراد ہونا کہ جنکی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے دیدی تہی جنکا جاننا غیر اللہ کو جائز و ممکن ہے اور جو مکتوب لوح محفوظ وغیرہ مین ہین نہ جمیع معلومات الٰہیہ اور نہ وہ جنکی اطلاع نہین دی کہ وہ وہ ہین کہ اونکا جاننا غیر اللہ کو ممکن نہین کہ وہ جمیع ما کان و ما یکون سے سوا ہین تو اونکا خارج ہونا اول ہی سے معلوم ہے پھر تخصیص اونکی ایسی تعمیم سے کیونکر متصور ہے جب داخل ہی نہین مانی جاتی تو دلیل مخصص

سال اتنی گیہوں ہونگے اور فلان سال اتنی باجری اور اتنی جواری وغیر ذلک لاتعد ولاتحصی اگر ایک ہی شہر کی جزئیات
ہنین نہین اگر ایک ہی مکان کی جزئیات بیان کیجائیں تو ایک زمانہ چاہیے اور دنیا کی جزئیات کو بیان کرو تو
غیر متناہی زمانہ چاہیے اور بیان موضوعہ خطبہ سے باہر ہوجائے **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب**
کا ادعا کہ الفاظ فما ترك فی مقامہ الی قیام الساعۃ سے غلطی کہا گئے ادعا محض بلا دلیل غیر مقبول وغیر
مسموع ہے **راندیری صاحب** ادعاء غلطی مین صادق تھے تو دلیل قابل قبول پیش کرتے دلیل اثبات غلطی
کی **راندیری صاحب** وانکے مقتدی کہانسے لاسکتے ہین سوائے تقول باطل کے بلاشبہ قیامت تک کے
غیوب کی خبر دینا اس حدیث سے موافق شرح حدیث کے ثابت ہے **مجمع البحار** جلد ثالث صفحہ ۱۸۳ مین ہے
ای ما ترك مما یحدث الی الساعۃ الاحدث بہ دیکہو **راندیری صاحب** مجمع البحار ایکی مقبول کتاب سے قیامت
تک کے محدثات کا بیان فرمادینا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین غیوب تھے اور ہین ثابت ہے اب شاید
راندیری صاحب علامہ طیبی کو جنسے صاحب مجمع البحار ناقل اور خود صاحب مجمع البحار کو بھی جنہون نے یہ
کلام طیبی قبول فرمایا یہ اپنے عناد ومکابرہ سے نہ کہدین کہ فما ترك فی مقامہ الی قیام الساعۃ سے غلطی کہا گئے
ہین اور قام فینا کی شرح بھی ان دونون نے چھوڑدی ہے راقم نے اپنی اول تحریر فتوی اولی وثانیہ مین بھی
یہ عبارت **عینی شرح بخاری** کی جلد سابع صفحہ ۱۴۴ کی نقل کی تھی والغرض انہ اخبر عن المبدأ
والمعاش والمعاد جمیعا وفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات
من ابتدائہا الی انتہائہا وفی ایراد ذلك کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ
وکیف وقد اعطی جوامع الکلم مع ذلك اور **عینی** مذکور کی جلد گیارہوین صفحہ ۹ کی یہ عبارت بھی
نقل کی تھی ما ترك شیئا ای من الامور المقدرۃ من الکائنات جن سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جمیع احوال مخلوقات کی خبر ابتدا سے لیکر انتہا تک ایک مجلس مین دی اور کائنات ومخلوقات کے امور مقدرہ
مین سے کسی چیز کو ترک نہین کیا یعنی تمام کو بیان فرمادیا الغ دونون عبارتون کو جو اس مقام مین تھین **راندیری**
صاحب نے عوام کو دہوکہ دینے کو اور لبس الحق باطل کرنیکو دیدہ دانستہ چہوڑ دیا ہے اسی مضمون کی عبارت
مرقاۃ علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی سے بھی اوپر گذر چکی ہے اور علامہ طیبی بھی اسکے قائل ہین اور علامہ
ابن حجر وعلامہ قسطلانی بھی اسکے مقر اور کرمانی اور زجیر جاری مین بھی یہ مضمون موجود ان تمام متبحرین کو
راندیری اپنے توہم باطل کے باعث غلطی کہا جانیوالے کہین نہ کہدین اور ان تمام کو قام فینا کی شرح

یارسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ
وخمسۃ عشر دو تین سطر کے بعد فرماتے ہیں وھذا لاینافی قولہ تعالیٰ ولقد ارسلنا من قبلک منھم
من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک لان المنفی ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال
او النفی مقید بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی انتہی اس کلام علامہ علی قاری سے بھی واضح
ہے کہ ایک چیز کا علم ایک وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور قرآن شریف سے اوسکی نفی بوجہ دیگر
ثابت ہے چنانچہ بعض انبیاء کے قصہ کو آپ بوجہ اجمال یا وحی خفی کے آپ جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اوسکی نفی بوجہ
تفصیل یا بوحی جلی جانتے کی کی ہے پس اسیطرح یہان بھی جایز و محتمل ہے پس اس جواز و احتمال کی رفع پر برہان
ساطع قایم کرنا راندیری صاحب کو ضرور ہے ورنہ راندیری صاحب کی مقصود کا حصول و ثبوت
سے نفو راور تحقق سے دور **قولہ** دیکھو سورہ یوسف اور فرمایا گیا تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک
ماکنت تعلمھا انت ولا قومک من قبل ھذا پس واضح ہو گیا کہ یہان گو بظاہر تعمیم معلوم ہوتی ہے لیکن بلحاظ
قرینہ مانعہ تعمیم نہین ہو سکتی ہین بھی حال نصوص کا بھی ہے کما لا یخفی **اقول** وباللہ التوفیق اجی راندیری
صاحب جیسے رسل کے قصہ کے نکی نفی سے مراد وحی جلی کے ساتھ قصہ کے نکی نفی ہے یا تفصیل خاص کی نفی مراد ہے
ایسے ہی اس آیت سورہ یوسف والی مین بھی مراد ہونا محتمل ہے کہ وحی جلی اور تفصیل خاص کے ساتھ نجاننا مراد
ہے اور وحی خفی واجمالا جاننے کی نفی مراد نہو اسکے رفع پر دلیل قاطع و برہان ساطع قایم کرنا آپکو ضرور تھا اور
اب بھی ضرور ہے ورنہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال قضیہ مشہورہ و معروفہ ہے پس آپکا استدلال فاسد ہے اور
یہان تعمیم کے قرینہ مانعہ کوئی موجود ہونا مسلم نہین ہے اسپر بھی اقامت برہان کیجیے ایسے دعوی بلا دلیل کرنیسے کوئی
مبطل عاجز نہین ہے یہ آپکو مفید اور ہمکو مضر نہین ہے پس آپکا ادعا کہ تعمیم نہین ہو سکتی ہین اور یہان تعمیم نہین
ہے غیر مسموع ہے بحوالہ التفسیر عرایس آگے آوے گا کہ مراد ماکنت تعلمھا انت کی یہ ہے کہ قبل کون روح مبارک آپ نہین
جانتے تھے پس اس سے مدعی راندیری ثابت نہوا **قولہ** خان صاحب الفاظ فما ترک فی مقامہ الی قیام الساعۃ
سے غلطی کھا گئے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے قیامت تک کے غیوبات کی خبر دینا ثابت ہے جناب من قام فینا کی شرح آپنے
چھوڑدی ہے وہ یہ ہے (قام فینا) ای خطیبا او معناہ خطبنا یہانسے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ
فرماتے تھے یا خطبہ پڑھتے تھے اور یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ وعظ مین نصایح و دقائق اور متعلقات امور دین بیان کیا جاتا ہے
یہ نہین بیان کیا جاتا ہے فلان فلان شہر مین اتنے مکان ہونگے جنمین اتنی اینٹ ہوگی اتنا چونا اتنے درخت فلان

تہوڑے سے عرصہ مین دی سکتی ہین پہر بطور خرق عادت ہونا مزید برآن ہے یہی وجہ ہے جمیع احوال مخلوقات کو بیان کرنیکو
کی علما ربانند طیبی وکرمانی وخیر جاری شرح وقسطلانی شرح وفتح الباری شرح وعمدۃ القاری ومرقاۃ شرح بیان فرماتی ہین چنانچہ
اوپر مذکور ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جامع دمشق
کے منارۂ ابیض پر نزول فرماوینگے اسمین ادنی تامل سے چند امور کا ثبوت معلوم ہوتا ہے اول یہ کہ دمشق جو آپکے بیان
کے وقت فتح نہوا تہا وہ بعد کو فتح ہوگا اور وہان اسلام کا چرچا ہوگا اور وہان جامع مسجد بنائی جاویگی اور اسکا
اور اوسکا منارہ بہی ہوگا اور اوسکا رنگ سفید ہی ہوگا اور اوسی پر حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرماوینگے
مکہ شریفہ یا مدینہ منورہ یا بیت المقدس یا روم یا شام وغیرہا بلاد مین نزول مذکور نہ فرماوینگے ان تمام امور کا
بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام مختصر مین فرمادیا پس ایسے ہی راندیری صاحب کے اینٹ مٹی گیہون
وغیرہا کا بیان بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام جامع مین فرمادیا ہو جسکا بیان ہم سے نہین ہوسکتا ہے نہ ایسے
کلام مین جیسے راندیری نے تطویل بلا طائل کی ہے اور اپنے فہم شنیع کے موافق اوسکی صورت قبیح دکھائی ہے یہ
نتیجہ اسکا ہے کہ راندیری وانکے مقتدی وپیشوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ وقدر کو نہین پہچان سکتے ہین
جو چیز اپنی نسبت غیر ممکن جانتے ہین اور اوسکے بیان مناسب سے عاجز ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بہی
وہ غیر ممکن اور اوسکے بیان مناسب سے عاجز جانتے ہین نعوذ باللہ من ہذا الفہم السقیم راندیری صاحب
نے یہ جو کہا کہ (ایک مکانکی جزئیات جو بیان کیا جاوے تو ایک زمانہ چاہیے اور دنیا کی جزئیات کو تو غیر متناہی زمانہ چاہیے
اور یہ بیان موضوع خطبہ سے باہر ہوجاتا ہے) سبحان اللہ علما ربانند علامہ عینی وابن حجر وعلامہ علی قاری وغیرہم
رحمہم اللہ تعالی جنکے اسامی گرامی اوپر مذکور ہوئے جمیع احوال مخلوقات مبدا ومعاش ومعاد بیان فرمانیکو قبولی
فرماوین اور اوسکی دلیل خرق عادت عظیم واعطاء جوامع الکلم معرض بیان مین لاوین اور یہ جو آجکل کی راندیری
ایسی تقریر وتحریر سے ناجایز وغیر ممکن ٹہراوین راندیری صاحب ذرا آپ اور آپکے اساتذہ جو اس امر مین
آپکے پیشوا ہین تحریر فرماوین کہ ایک مکان کی جزئیات کیواسطے ایک زمانہ آپ جیسون اور راقم جیسون کو چاہیے کہ
جنکو معجزہ وکرامۃ ومعونۃ کچہ نہ دیا بلکہ استدراجا بہی خرق عادت حاصل نہین اور جوامع الکلم ہونیکا تو ذکر
ہی کیا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب معجزات باہرہ ومعطی جوامع الکلم کو بہی ایک مکان کی جزئیات کے
بیان کیواسطے ایک زمانہ چاہیے نعوذ باللہ من ذلک یہ تو وہی اپنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیاس کرکے
اپنی آخرت خراب کرنا ہے آپکو قیاس سے تو ایک شب مین ہفتم آسمان بلکہ عرش تک جاکر لوٹنا ہے کہ جسمین اس

چھوڑ دینے والا نہ بتاوین جیسے نانوتی ملانے خاتم النبیین کے معنے تحذیر الناس مین گھڑے اور تمام مفسرین
کو در پردہ خاتم النبیین کے معنی نہ پہچاننے والے بتایا اور جیسے سید احمد خان نیچری نے معانی قرآنین ایجاد بندہ
کیا اور ایمان جانیکا کچھ خیال نہ کیا اور تمام علماء متقدمین و متاخرین کے خلاف معانی اختراع کئے اور بہی خرعبیلا
پر لوگونکو چلانا چاہا راندیری صاحب نے یہ معنی و یہ دلیل علیل بیان کی تو کیا ہوا مگر یہ یاد رہے کہ
راندیری صاحب کے مطلب و مدعی و دلیل علیل کو تسلیم وہی شخص کر سکتا ہے کہ جو ملا قاسم نانوتی کا
معنی مذکور مین اور سید احمد خان کا اوسکے خرعبیلات مین معتقد و مقلد ہوگا اہل اسلام و اہل سنت و جماعت
سے اسکی قبولیت کی امید نہ رکھئے پھر راندیری صاحب نے قام فینا کے معنی اے خطیبا او واعظا او معناہ خطبنا
بیان کرکے جو یہ کہا ہے کہ (یہان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتے تھے یا خطبہ پڑھتے تھے الخ) اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب ہونا اور خطبہ پڑھنا قبول کرکے اوسپر یہ متفرع کرنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
قیامت تک کے محدثات کا حال بیان نہین فرمایا عجب فہم ہے کیا خطبہ ہونا منافی و نقیض و ضد اوسکی ہے جو اجتماع
ممکن نہین ہے جلد اول مجمع البحار صفحہ ٣٥٢ مین ہے خطب خطبۃ بالکسر والاسم ایضا بالکسر فاما
بالضم فمن القول والکلام اس سے واضح ہے کہ خطبہ ساتھ ضمہ کے قول و کلام ہے جب خطبہ قول و کلام ہے تو قیامت
تک کے محدثات کے بیان کو کون عاقل قول و کلام سے خارج جان سکتا ہے قاموس مین ہے خطب الخاطب
علی المنبر خطابۃ بالفتح وخطبۃ بالضم وذلک الکلام خطبۃ ایضا وھو الکلام المنثور المسجع
ونحوہ اس سے بھی واضح ہے کہ خطبہ کلام منثور و مسجع و نحوہ کا ہی نام ہے پس خطبہ کو منافی و مناقض بیان جزئیات
قیامت تک کی جاننا راندیری صاحب کے علم و فہم یا دیدہ و دانستہ عناد و مکابرہ پر دال ہے ایسے ہی اگرچہ
الوعظ ھو التذکیر بالخیر فیما یرق القلب کا نام ہے جیسا کہ عینی شرح بخاری کی جلد اول ۵۰ مین ہے لیکن
اوسمین ضمنا ذکر دیگر امور کا کر دینا منافی اوسکے جاننا مکابرہ صرف ہے یہ جو کہا کہ (یہ نہین بیان کیا جاتا کہ فلان
شہر مین اتنے مکان ہونگے جسمین اتنی اینٹ ہے گی اتنا چونہ اتنے درخت فلان سال مین اتنے گیہون ہونگے الخ)
اس قول بیہودہ کو راندیری صاحب بہت بڑی دلیل اپنے مدعی فاسد کی وہم کرتے ہین اور یہ خیال یہ
اختلال کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کا طرز و طریقہ بہی اسمین منحصر ہے کہ علحدہ علحدہ ایک ایک
چیز کا نام لیکر منبر پر آپ بیان فرماوین جب اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صفت جوامع الکلم کی
عنایت فرمائی تو آپ کلمات جامعہ مین بہت سے امور فرما سکتے ہین اور ایک کلام مختصر مین بہت سے امور کی خبر

قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل
الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ میان راندیری کو یہ
گمان ووہم فاسد ہی کہ میری یعنی راندیری کی تقریر پر تزویر سی حدیث صحیح اس امر کی دلیل نرہیگا اور علمار
نامدار کا اسکی دلیل حدیث مذکور ٹھہرانا لوگ باطل جان لینگے اور راندیری کی مزخرفات کو حق جانکی یہ قبول کرینگی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ جمیع احوال مخلوقات مبدأ و معاش و معاد کی خبر دی ہی اور نہ یہ ہوسکتا ہی اگر یہ
گمان فاسد و وہم کاسد راندیری کا نہوتا تو خلاف مراد حدیث و خلاف بیان علمار کیون یہ تقریر پر تزویر کرتے
میان راندیری یہ یاد رکھین کہ جب تمہاری مقتداؤن نی بہت سی سر پٹکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم
غیب کی عدم ثبوت یا تقلیل مین کوشش کی اور خائب و خاسر رہی علمار عرب و عجم نی انکی کلام کو مردود فرمایا تو یہ بیچاری
راندیری کس گنتی و شمار مین ہین جو اس سنت سیئہ مقتدائیہ کی اجراء کیواسطی یہ تقریر ضعیف پیش کرتی ہین اور راندیری
نی یہ جو کہا کہ (دنیا کی جزئیات کی بیان کیواسطی تو غیر متناہی زمانہ چاہیی) ہان دنیا کی جزئیات کی بیان کیواسطی غیر متناہی
زمانہ جب ہی چاہیی کہ جب آپکی عقیدہ مین دنیا کی جزئیات غیر متناہیہ ہین اگر غیر متناہی نہین متناہی ہین تو غیر متناہی زمانہ
کیون چاہیی متناہی کا ظرف بھی متناہی چاہیی نہ غیر متناہی اور جب آپکی عقیدۂ جدیدہ مین جزئیات دنیا غیر متناہی ہین
جنکی بیان کیواسطی زمانہ غیر متناہی چاہیی تو دنیا کا وجود بھی زمانہ غیر متناہی سی آپکی عقیدۂ جدیدہ مین ہوگا اور زمانہ
غیر متناہی تک رہیگا پھر یہ عقیدۂ جدیدہ آپکا موافق حکمار کفار کی جو عالم کی قدم زمانی کی قائل ہین ہوا یا نہین اگر دعوی
ہی کہ یہ عقیدہ اہل اسلام کا ہی تو علم کلام و عقائد کی کتب معتبرہ سی ثابت کیجیی ورنہ اپنی ایمان کی خبر لیجیی اس قسم کی تقریر
موافق حکمار سی حشر اجساد و خرق و التیام آسمان کا محال ہونا بھی آپ بمقابلہ اہل اسلام ثابت کرنی لگین تو کیا عجب ہے
ایسی شبہات باطلہ سی ملاحدہ و فلاسفہ جیسی علم غیب صاحب عالم غیب صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتی ہین چنانچہ علامہ
توریشتی اپنی کتاب عقائد معتمد مین فرماتی ہین بدعوی تناقض و علت شبہت غیب را کہ صاحب خیر عالم غیب
صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ رسانیدہ است رد نکنند کہ ملاحدہ کہ دشمنان دین اند و فلاسفہ کہ منکران اخبار غیب اندر
چنین مواضع فرصت طلب باشند انتہی خرق و التیام آسمان و حشر اجساد وغیرہ کا بھی انکار کرتی ہین پھر میان
راندیری ایسی شبہات سی امور مذکورہ کا بھی انکار کرین تو کیا بعید ہی وہابیہ مین سی ایک فرقہ نیچریہ بھی ہی وہ ایسی
ہی شبہات سی وجود ابلیس و آسمان و حور و غلمان کا منکر ہی اس عملداری مین کون پرسان ہی جو چاہی کری یہ جو کہا
کہ (بیان موضوعہ خطبہ سی باہر ہوجای) یہ فرمائی کہ آپنی اپنی گمان مین کیا موضوع خطبہ وہی قرار دیا ہی جو راندیری وغیرہ

زمانہ قلیلہ مین چند ہزار سال کی راہ طی کرتا ہی کیونکر ممکن وجایز ہوگا پہر معراج کا بہی انکار کرجاوٴ اور انکار نزدیکی
الزامی کا اظہار کردیجے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پر قیاس کرنیکا راندیری انکار کرین اور تصریح
کرین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اور ہم مین فرق ہی ایسے بعض امور کا صدور بطور خرق عادت یعنی معجزہ
کے ہوا ہی ہمسے نہین ہوسکتا ہی تو ایسے ہی یہان جاننا چاہیے کہ بطور عظیم خرق عادت مع اعطا وجوامع الکلم
اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جمیع احوال مخلوقات کے بیان کو ایک مجلس مین تمام کرادیا ہی علمار
نامدار جنکے اسامی گرامی اوپر مذکور ہوے فرماتے ہین اوسکو قبول کریجے اور اونکی طرف رجوع کیجے اپنی تقریر و تحریر کو بحرد
ہذیان خیال کیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیار والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کے
حقمین اپنے وسوسہ باطلہ کے باعث ایک مجلس مین بیان جمیع احوال مخلوقات قبول نہین کرتے یا تو احوال صالحین
سے ناواقف محض ہین یا عناداً پوشیدہ کرتے ہین کہ اللہ تعالی کیطرف سے اونکو واسطے بہی طی اللسان وبسط الزمان
بطور خرق عادت حاصل ہوتا ہی چہ جائیکہ سید المرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰت والسلام کیواسطے جلد ثانی
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۶ مین ہی قال النووی کان السید الجلیل بن کاتب الصوفی یختم
بالنہار اربعا وباللیل اربعا اقول یمکن علی مبادی طی اللسان وبسط الزمان وقد روی عن
الشیخ موسی السدرانی من اصحاب الشیخ ابی مدین المغربی انہ کان یختم فی اللیل والنہار
سبعین الف ختمۃ ونقل عنہ انہ ابتداء بعد تقبیل الحجر وختم فی محاذاۃ الباب بحیث سمعہ
بعض الاصحاب حرفا حرفا وبسط ھذا المبحث فی کتاب نفحات الانس فی حضرات القدس
انتھی اس سے واضح ہی کہ حضرت شیخ موسی سدرانی ایک رات دن مین ستر ہزار ختم کیا کرتے تہے تین ہزار قرآن سے
کچہ کم ایک گھنٹہ مین ہوے جب آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی امت مین بعض اولیار کو یہ رتبہ طی اللسان حاصل
ہوا بطور خرق عادت کے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدرجہا بڑھکر رتبہ طی اللسان کا ایسا حاصل ہونا ایک
دن مین جمیع احوال مخلوقات بیان فرماوین عاقل منصف کے نزدیک کونسے تعجب کی بات ہی ہان مانند راندیری کے
جو مصداق آیت اتخذ الٰھہ ھواہ ہی اوسکے نزدیک تعجب ہونا بلکہ محال ہونا تعجب نہین ہی جس چیز کا یعنی اسکا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس واحد مین مبدأ و معاش و معاد و جمیع احوال مخلوقات کی خبر دیدی
ثابت ہونا حدیث صحیح سے علمائے نامدار فرماتے ہین اور حدیث مذکور اسکو ثبوت کی دلیل جانتے ہین وہ حدیث دلیل
اس امر کی **بخاری شریف** مین ہی اور **مشکوٰۃ شریف** مین بہی ہی عن عمر رضی اللہ تعالی عنہ

ف: شیخ موسی سدرانی دن رات مین ستر ہزار قرآن شریف ختم کرلیتے

جب تمام جزئیات قیامت تک بیان نہ فرمایا بلکہ بعض ہی کا فقط امور دینیہ کا تو اوسمین اعجاز اکثر و مدح ہی کیا
ہوئی ہان **راندیری صاحب** کو مقام مدح اعظم بیان ہونا اور ایسی امر کا بیان جسمین اعجاز اکثر ہو پسند
نہین ہی اور **راندیری** اور اونکی مقتدا اونکی تمام کوشش انتہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف کمالیہ کی تقلیل
و تنقیص مین ہی تو **راندیری** اور اونکی مقتدی تمام جزئیات کیونکر مراد لین کہ جس سی وصف کمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ثابت ہوکر مقام مدح کی مناسب ہوجاوی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی وہ امر جسمین اعجاز اکثر
ہو ثابت ہوجاوی **قولہ** پہر خانصاحب کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہوکہ اس سی قیامت تک کی غیوب کی خبر دینا ثابت
ہی اور جزئیات ماکیون اور ماکان کو آپ جانتی تہی **اقول** وباللہ التوفیق جسکو اللہ تعالی نی فہم اور انصاف
دیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر و عظمت و محبت و اخلاص کو اوسکی دلمین جگہ دی ہی اور وہ گستاخیون
سی بیزار ہی جیسی کہ **تقویۃ الایمان** مین ہی کہ اکرموا اخاکم کو جسکا بطور تواضع فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا علما معتبرین ذکر کرتی ہین چنانچہ **مرقاۃ شرح مشکوۃ** جلد ثالث صفحہ ۱۷۴ مین **علامہ علی قاری** رح
فرماتی ہین قال الطیبی قالہ تواضعا وهضما للنفس یعنی اکرموا من هو بشر مثلکم ومفرع من
صلب ابیکم آدم واکرموه لما اکرمہ تعالی واختاره واوحی الیہ کقولہ تعالی قل انما انا بشر مثلکم
اس سی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرموا اخاکم فرمانا بطور تواضع و کسر نفسی کی ہی اور اسی
حدیث کی تحت مین مشکوۃ مطبوع دہلی کی جلد ثانی صفحہ ۵۷۲ کی بین السطور مین **لمعات شیخ عبد الحق** رحمہ اللہ
سی منقول ہی یرید نفسہ الکریمۃ تواضعا وتنبیها علی انہ بشر مثلهم فی عدم جواز السجدة
والعبادة اس سی بہی ثابت ہی کہ اخاکم فرمانا تواضعا ہی اور بشر مثلہم ہونا عدم جواز سجدہ و عبادت مین ہی
مجمع البحار جلد اول صفحہ ۲ مین ہی اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم اراد نفسہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
هضما للنفس ای اکرموا من هو بشر مثلکم لما اکرمہ اللہ تعالی بالوحی اس حدیث مذکور کا بطور ہضم
نفس و کسر نفسی کی ہونا واضح ہی اس حدیث تواضعا کو **ملا اسمعیل دہلوی** نی دلیل اثبات کی ٹھہرالیا کہ انبیاء
علیہم السلام سب انسان ہین اور بندی عاجز اور ہماری بھائی ہین اور اونکی تعظیم بڑی بہائی کی سی کیجی چنانچہ
تقویۃ الایمان مین اس حدیث مذکور بالا کی تحت مین بعد فاری فائدہ کی جو فی الواقع فساد و افساد و ضلال
و اضلال ہی یہ عبارت بعینہا ہی صفحہ ۸۰ مین (یعنی انسان سب آپسمین بہائی ہین جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بہائی ہی
سو اوسکی بڑی بہائی کی سی تعظیم کیجی اور مالک سب کا اللہ ہی بندگی اوسیکو چاہیی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اولیاء

دیہات مین موضوع ٹھہرایا گیا کہ تھوڑی دیر مین چند امور وعظ و نصیحت و نحوہا مقررہ منبر پر خطبہ مین پڑہکر اوتر آتی ہین اور اکثر
مسائل عقائد و اعمال منبر پر ذکر نہین کرتی ہین بلکہ کتب مین لکھا ہوا کافی جانتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیواسطی ہی موضوع آپ وہی جانتی ہین اور اون امور مذکورہ کا بیان فقط تھوڑی دیر تک ہی ہونا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی ضروری مانتی ہین تو یہ عقیدہ ہی مخالف حدیث صحیح مسلم کی جو مشکوہ مین ہی مذکور
ہی باطل ہی عن عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یوما
الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا فحضرت العصر ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا ما هو کائن
الی یوم القیمۃ جس سی تمام دن فجر سی لیکر مغرب تک خطبہ و وعظ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ہی اور
علامہ قاری اسکی شرح مرقاۃ مین فرماتی ہین فاخبرنا الخ کی تحت مین ای مجملا او مفصلا وفیہ الاعجاز
اکثر او ما هو کائن الی یوم القیمۃ کی بیان مفصلاً مین اعجاز اکثر ہونا بیان کرکی اوسی تفصیلا بیان کی راجح
ہونیکیطرف اشارہ کرتی ہین اب راندیری صاحب یہ کہدین کہ یہ تمام دن خطبہ و وعظ فرمانا ہی بیان
موضوع خطبہ سی باہر ہونیکی سبب سے ناجائز ہی اور حدیث صحیح مسلم ہرگز قابل اعتبار نہین ہی کیونکہ ہماری رای مین
بیان موضوع خطبہ کی خلاف ہی الغرض ایسی تقریر پر تزویر راندیری کو کوئی زندیق یا مجنون ہی پسند کریگا
نہ کوئی مسلمان و عاقل ایسی زبانی لغو و لچر تقریرین راندیری کی نیاچری ہی پسند ہونگی اونکی کانفرنس مین راندیری
اپنی تقریر پاس کراکی خوش ہوجاوین ہان بعض ندویہ جنکو اپنی تمام شرکا کی طرفداری منظور ہی حق ہو یا باطل
وہ پسند کرین تو کچھ تعجب نہین ہی **قولہ** اب باوجود اسکی کہ یہ تمام جزئیات شیئا یکون الی قیام الساعۃ
ہونیکا بیان نہین ہوئی اور نہ ہوسکتی ہی **اقول** وباللہ التوفیق اگرچہ راندیری کی لغو و لچر تقریر اور
وہم فاسد کی موافق شیئا یکون الی قیام الساعۃ کا بیان تمام جزئیات نہین ہوسکتی ہین اور راندیری
اسکی فہم سی عاجز ہین یا عناد و انکار و مکابرہ کی عادت کا ترک راندیری کو دشوار ہی لیکن اہل فہم مقام
مدح نبوی مین ہی جان سکتی ہین کہ شیئا یکون الی قیام الساعۃ تمام جزئیات پر جو قیامت تک ہونگی صادق
ہی اور جس پر یہ صادق ہی وہ تمام ہی مراد ہون جب ہی مقام مدح مین اسکی بیان کا موقع ہی ورنہ بعض
جزئیات کی بیان مین کیا مدح ہی اپنی مرقاۃ سی تحت حدیث مسلم کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فجر سی ظہر
تک و ظہر سی عصر تک اور عصر سی مغرب تک خطبہ فرمایا پس خبر دی ما هو کائن الی یوم القیمۃ کی علامہ
علی قاری رح ما هو کائن الی یوم القیمۃ کی تفصیلا بیان کرنی مین اعجاز اکثر ہونا فرماتے ہین

معتقدین گستاخون نے آیت کریمہ انما انا بشر مثلکم کو اس اخوت کی اور اسکی کہ بڑے بہائی کی سی تعظیم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہیے بنایا اور اسی سنت سیئہ اپنے مقتدی **اسمٰعیل** کا اتباع کیا کہ جس آیت کا نزول اسواسطے
تعلیم
بعض تفاسیر مانند معالم التنزیل مین مصرح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور تواضع کے انا بشر مثلکم فرماوین
اوسکو دلیل بنایا اور ادنی ادنی کو بہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہدینا اس دلیل سے جائز بتایا باوجودیکہ
ہر عاقل منصف جانتا ہی کہ جو قول بطور تواضع صادر ہوا اوسکو دلیل اوسکے ظاہری معنی کی اثبات بنانا درست نہین
اور اوسکے موافق قول و اعتقاد درست نہین ہی اوسکو دلیل اس امر کی ٹھہرانا کہ بڑے بہائی کی سی تعظیم حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ان متبوع و تابعین مانند **گنگوہی و انبیٹہوی** کے کیونکر جائز ہی ہرگز نہین بلکہ یہ ایک
نوع کی شبہ اندازی و اضلال صرف ہی یہ انکا استدلالات باطلہ موافق دیگر اہل ہوی و الحاد و ارتداد کی ہین کہ وہ شبہ
اندازی کیواسطے ایسے استدلالات قرآن و حدیث سے پیش کرتے ہین غیر محمل پر عمل کرکر ایسے **تقویۃ الایمان** مین
ہی (ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ تعالی کی شان کے آگے چمار سے بہی ذلیل ہی) عبارت تقویۃ الایمان جو ابہی
سابق مین اوپر گذری اوسمین بڑے سے مراد انبیا و اولیا و شہدا لئے ہین اس **ملا اسمٰعیل** نے تو اوسکے نزدیک
یہان بہی بڑے سے مراد وہی انبیا علیہم السلام وغیرہم ہین پس اس ہذیان مین کہ چمار سے بہی ذلیل ہین نعوذ باللہ
من ذلک انبیا و اولیا و شہدا پر اطلاق چمار سے ذلیل ہونیکا کیا ہی کوئی محشی حاشیہ مین اپنا ایمان ظاہر کرتا ہی
اور اس قول کی تفسیر کرتا ہی (یعنی شان بادشاہی سے جو شان چمار کو لگاوتی) ہان مؤلف جی و محشی جی آپکا یہی تو
مطلب ہی کہ انبیا علیہم السلام کو تشبیہ چمار حیثیت ظاہری و باطنی سے دیکر جسکو پادشاہ حقیقی کے نزدیک کچہ عزت
ظاہریہ و باطنیہ نہو گستاخی انبیا علیہم السلام کے حق مین کرکے اپنا ایمان خراب کردیا آیت کریمہ لاتشرک باللہ ان
الشرک لظلم عظیم کے فائدہ مین جو در اصل فساد و افساد ہی لکہا ہی تشبیہ چمار سے دینا اس ملا نے اس آیت سے جائز
ہونیکا شبہ عوام کو ڈالا ہی ضلال و اضلال ہی اس آیت کی کونسی دلالت سے یہ تشبیہ خبیث ثابت ہوتی ہی ذرا کوئی چیلہ
چانٹا ثابت تو کرے اور اپنے ایمان کی خبر دے اور دلیل اسپر قایم کرے کہ ایسی تشبیہ دینا گستاخی نہین ہی ابہی اور تقویۃ الایمان
کی عبارت مین گذرا کہ (انسان آپسمین سب بہائی ہین) اسکے موافق **ملا اسمٰعیل** کو بہی ہنگی چمار کا بہائی کوئی کہے
تو کوئی چیلہ اوسکے **ملا اسمٰعیل** کی گستاخی جانیگا یا نہین جب جانیگا تو اسکا اظہار **میان نذیری** اور
اونکو پیشوا کردین تاکہ یہی لقب اوس ملا کا قرار دیا جاوے اور اگر گستاخی جانین تو اپنے ملا پہ نفرین کرین کہ کیون انسان
آپسمین سب بہائی کہے اور پہر جب ان چیلونکے ملا کے حق مین یہ گستاخی ہی تو انبیا علیہم السلام کی حق مین چمار سے تشبیہ

انبیاء امام امامزادہ پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے
بہائی مگر اونکو اللہ نے بڑائی دی ہے وہ بڑے بہائی ہوئے اسمین انبیاء علیہم السلام کو نعوذ باللہ من ذلک بہائی
بنایا اور اونکی تعظیم بڑے بہائی کی سی ٹھہرائی تو اوسکے نزدیک جب عظمت وتعظیم وتکریم انبیاء علیہم السلام بالخصوص
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت شرعیہ بہی بڑے بہائی جیسی ہے اس ملا کے نزدیک چاہیے نہ اس سے
زیادہ اور حال آنکہ بڑے بہائی سے زیادہ تعظیم منع بتایا نص قرآنی جس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
آواز بلند کرنا ممنوع وموجب حبط اعمال ہے خلاف ہے اگر بڑے بہائی کی بہی ایسی تعظیم سمجھا جاتا ہے کہ بڑے بہائی غیر نبی کے
سامنے آواز بلند کرنا بہی حرام وموجب حبط اعمال ہے تو کوئی بہی تہتر فرقونسے اسکا قائل نہیں فمن ادعی فعلیہ البیان
ورنہ یہ قول مخالف اجماع کے اور باطل اور ضلال واضلال ہے پہر بڑے بہائی کیسے تعظیم کیسی اور ایسے ہی صلح حدیبیہ کی
حدیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وضوء اور تہوک اور رینٹ
کو زمین پر نہیں گرنے دیتے تہے بطور تبرک کے اپنے بدن پر مل لیتے تہے یا تو اس ملا کے نزدیک بڑے بہائی کے ساتہ بہی یہی معاملہ
کرنا چاہیے نہ کرنیوالا مخالف فعل صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم ومخالف تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا اس ملا
نے اپنے بہائی کے ساتہ یہ معاملہ کیا اور نہ کرایا تو حدیث تقریری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عادت صحابہ رضی اللہ
تعالی عنہم پر نہ خود چلا اور نہ اپنے تابعین کو چلایا یہ بہی ضلال واضلال ہے پہر جب محبت شرعیہ موافق رتبہ وتعظیم و
تکریم کے چاہیے تو عظمت وتعظیم جب بڑے بہائی کیسی چاہیے نہ زیادہ تو حدیث نبوی لا یؤمن احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین جس سے مومن مسلمان کامل ہونیکے واسطے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے محبت والد وولد وتمام لوگونسے زیادہ ہونا ثابت ہے یا تو اس ملا اور اسکے معتقدین کے نزدیک بڑے بہائی
سے محبت والد سے اور تمام لوگونسے زیادہ چاہیے یا نعوذ باللہ من ذلک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی
محبت والد سے زیادہ نچاہیے ورنہ بڑے بہائی کی سی محبت وتعظیم کرنیکی کیا معنی الغرض یہ سراسر گستاخی وڈہکوسلہ اس
ملا کا ہے مخالف نصوص واجماع امت کے اور یہ نادانی ہے کہ اسقدر نہ سمجہا کہ جو بطور تواضع کے ہو اوسکو دلیل ٹھہرا
لینا کہان درست ہے ورنہ مثلا کوئی استاد اپنے شاگردونکو خط وغیرہ مین خود کو احقر الناس لکہے تو اوسکے معتقدین
وشاگردونکو اوسکو احقر الناس لکہنے کو دلیل بناکر تمام لوگونسے زیادہ حقیر اوسکو جاننا درست ہوجاوے الغرض
جو بطور تواضع کے ہو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو اخاکم فرمایا دلیل اخوت بنانا اور یہ سمجہنا کہ تعظیم
مثل آخ کے چاہیے سراسر گستاخی وبے ادبی ہے جب اس ملا پر ایسے اسکے قول باطل کی گرفت کیگئی تو اوسکے بعض

مین اونسی بہی یہ ثابت ہو کہ جمیع جزئیات قیامت تک کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حدیث حذیفہ رض
فما ترك شيئًا يكون الى قيام الساعة کے تحت مین شيئًا يكون کی تفسیر علامہ علی قاری شرح شفا مین یہ کرتے ہین
(يوجد من العدم) تو اس سے واضح ہو کہ جو چیز موجد من العدم ہو اوسمین سے کچہ آپنے نہ چہوڑا سب کا بیان
فرما دیا اگر تمام جزئیات قیامت تک مراد اس سے نہون اور بعض ہی مراد ہون تو ما ترك شيئًا يوجد من العدم
کسطرح صادق ہوگا اور یہ فرمانا حضرت حذیفہ رض کا کہ کوئی چیز جو عدم سے موجود ہو اوسمین سے کچہ نہ چہوڑا سب
بیان فرما دیا کیونکر ثابت و درست ہوگا یہ اوسیوقت درست ہوسکتا ہی کہ اس کلام سے مراد تمام جزئیات قیامت تک کی مراد
ہون اور بلا مخصص تخصیص جایز نہین جو مخصوص البعض مان لیا جاوے اور **راندیری** اور اونکے کسی پیشوا
نے کوئی مخصص بیان نہ کیا اور نہ کوئی مخصص قابل قبول بیان کرسکتے ہین پس قیامت تک کے غیوب کا بیان
فرمانا صحیح ہوا اور قول **راندیری** کا کہ (خانصاحب کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہو کہ اس سے قیامت تک کے غیوب
کی خبر دینا ثابت ہے اور جزئیات مایکون وماکان آپ جانتے تہے) ہبا منثورا ہوگیا **قوله** خانصاحب نے
الى قيام الساعة کے بعد کی عبارت چہوڑ دی اور الى ان قال لکہکے دوسری عبارت شروع کر دی اب مین پوری
عبارت نقل کرتا ہون عن حذيفة رض قال قام فينا مقاما فما ترك شيئا يكون في مقامه ذلك الى قيام الساعة
الا حدثه حفظه من حفظه ونسيه من نسيه قد علمه اصحابي هؤلاء وانه ليكون منه الشئ فاعرفه واذكره كما
يذكر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا رآه عرفه ثم قال ما ادري انسي اصحابي ام تناسوه والله ما
ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم من قائد فتنة الخ بیانسے واضح ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم کے بیان کو صحابہ کرام نے یاد بہی
کیا تہا پس اسقدر عبارت کی یہ مراد لین کہ قیامت تک کے غیوب کی خبر دی اور جزئیات ماکان ومایکون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جانتے تہے تو لازم آتا ہی کہ صحابہ کرام بہی قیامت تک کے غیوب کو جانتے تہے اور جزئیات ماکان ومایکون کو جانتے تہے حالانکہ اسکا کوئی
قائل نہین **اقول** وباللہ التوفیق ہان **راندیری صاحب** عبارت تو بلا شبہ چہوڑ دی لیکن ایسی نہین چہوڑی کہ جس سے
آپکو کچہ فائدہ واقعیہ ہو اگر آپ جانتے یا دیدہ ودانستہ کتمان حق نکرتے تو اس چہوڑ دینے کا ہرگز ذکر نکرتے لیکن آپ دہوکا دینا چاہتے ہین بہاتی
لوگون اپنے معتقدون کو کہ وہ یہ گمان کرین کہ ایسی عبارت چہوڑ دی ہی جس سے **راندیری صاحب** کا مدعی حاصل
ہوجاتا ہی حالانکہ کوئی مدعی آپکا اس سے حاصل نہین ہوتا بلکہ آپکے مدعی کا اسمین خلل ہوجاتی ہی لیکن ہم آپکو انصاف
سے اسقدر دور نہین جانتے ہین نہین تو وہ عبارت بہی ہم ذکر کردیتے اور آپ جو اس عبارت کو ذکر کرکے جیسی الہ فریبی
کرتے ہین آپکا متعین ہم ایسا گمان نہین کرتے تہے اسواسطے اسقدر عبارت پر ہمنے اکتفا کیا تہا اب سنئے یہ آپ جو لکہتے ہین

دینو سی گستاخی ہوکر ایمان گیا یا نہین اگرچہ اس کلام کو کہ ہمارے نزدیک ذلیل ہی جو لفظ بےادبی کا ہی کوئی اور مراد لین تو
بقول ملا اسماعیل کی جو تقویۃ الایمان صفحہ ۷۶ مین ہی یہ بات محض بیجا ہی کہ ظاہر لفظ بےادبی کا بولئے اور
اس سی اور معنی مراد لیجئے کہ معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہین کچھ اللہ کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص بادشاہ سی
یا اپنے باپ سی ٹھٹھا نہین کرتا اور جگت نہین بولتا اسکو واسطے دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشاہ) ہم بھی اس ملا
کی قول سی اسکو جواب دینگے کہ لفظ بےادبی کا جو ملا اسمعیل نے بول دیا ہی اس سی کچھ اور معنی خود یہ ملا یا اسکا کوئی چیلہ
مراد لی تو یہ بات محض بیجا ہی معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہین کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیا علیہم السلام
کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام سے
ٹھٹھا نہین کرتا اور جگت نہین بولتا اسکی واسطے دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشا پس اس ملا اسمعیل کی ایسی
کلمات گستاخانہ کی اگر کوئی اور معنی لئے جاوین تو اسکا دروازہ خود ملا اسمعیل کی قول سی ہی بند ہو گیا اور کچھ معنی
و مراد لینا ناجائز ہو گیا اور جو کلام گستاخی کا ہو وہی گستاخی کا ہی کلام باقی رہا اور آیت فللہ العزۃ ولرسولہ
وللمؤمنین سی اللہ تعالی کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مومنین کو عزت دار فرمانا ثابت ہی اور مقربین عباد کو
آیت عباد مکرمون مین اکرام والی فرمانا ثابت ہی پس ان دو نون آیت کا مضمون اس تشبیہ خبیث چمار سی ذلیل اعتقاد
کرنیکو رد کرتا ہی اور یہ عقیدہ اسکا خلاف ایسی آیات کی ہوکر ایمان کی خیرباد ہونیکی خبر دیتا ہی ایسی بہت سی گستاخیان
ایسی لوگونکی تالیفات مین موجود ہین اسکا درمیان مین ذکر آگیا تو بطور مشتی نمونہ از خروارے کچھ ذکر کر دیا ہی پہر
اصل مطلب کیطرف رجوع کیجاتی ہی کہ جو ایسی گستاخیون سی پاک صاف ہی اور ایسونکی کلام کو کفر و ضلال اضلال
جانتا ہی اور ایسی ضلال و اضلال سی لوح خاطر اسکا پاک ہی تو بالضرور اوسکے قلب منور مین آسکتا ہی کہ راقم
نے جو عبارت **شفا** و **شرحہ لعلی القاری** فتوی اولی مین نقل کی تہی کہ وہ یہ ہی (ومن ذلک ما اطلع
علیہ من الغیوب) ای الامور المغیبۃ فی الحال (وما یکون) ای سیکون فی الاستقبال اور
یہ عبارت عن حذیفۃ قال قام فینا مقاما فما ترک فی مقامہ شیئا یکون الی قیام الساعۃ الخ
اس سی جمیع امور مغیبہ فی الحال مراد ہین کیونکہ الامور المغیبۃ فی الحال جمع محلی باللام ہی اور ایسی ہی جمیع ما یکون
فی الاستقبال مراد ہی اسلئے کہ لفظ ما عام ہی آنحضرت صلعم کو ان جمیع امور مغیبہ فی الحال و جمیع ما یکون پر اطلاع
ہونا ثابت ہی اور ایسی ہی فما ترک فی مقامہ شیئا یکون الی قیام الساعۃ سی جو چیز قیامت تک ہونیوالی
ہی اوسمین سی کچھ نہ چھوڑنا سب ہی بیان فرما دینا ثابت ہی اور ایسی ہی دوسری عبارات جو اس رسالہ مین اوپر گذری

ہین

پس ایسی ہی شیئا جو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قول مین نکرہ موصوفہ ہی ساتہ صفت عامہ کی
کہ وہ کون وحدوث الی یوم الساعۃ ہی پس جن جن کلیات وجزئیات پر کونہا وحدوثہا من العدم
الی قیام الساعۃ صادق ہی اون تمام کو یہ حکم شامل ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اون تمام کا بیان
فرمادیا پس حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قول سی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اون تمام کلیات و
جزئیات کو تفصیلا بیان فرمانا ثابت ہی اور یہ بہی ثابت ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قول سی اور ملا
علی قاری رح کی قول سی کہ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نی اون جمیع کو محفوظ رکہا تہا پس حضرت حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ملا علی قاری رح دونون کی قول سی ثابت ہی کہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے
تمام کلیات وجزئیات کو یاد رکہا تہا اور اس یاد رکہنی کی قائل حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہی ہین اور
ملا علی قاری رح بہی ہین پس **راندیری صاحب** کا یہ کہنا کہ (لازم آتا ہی کہ صحابۂ کرام بہی قیامت
تک کی غیوب کو جانتی تہی اور جزئیات ماکان ومایکون کو جانتی تہی حالانکہ اسکا کوئی بہی قائل نہین) تو اسکا
جواب یہ ہی کہ ہان ہم التزام کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی ہوئی غیوب وکوائن کو
صحابہ رضی محفوظ رکہنی والی جانتی تہی اور یہ کہنا کہ اسکا کوئی قائل نہین غلط محض اور دیدہ ودانستہ حقپوشی ہی کیونکہ
ابہی عبارت شفاء وشرح شفا سی ہمنی ثابت کر دکہایا موافق قاعدہ اصول کی کہ شیئا یکون الی قیام الساعۃ
بیان کئی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حذیفہ رض وعلامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری قائل ہین
کہ صحابہ رض نی یاد رکہا تہا اور اوپر عبارت مرقاۃ علامہ قاری رح وغیرہ کی گذر چکی ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی احوال
جمیع مخلوقات کی ایک مجلس مین خبر دی پس صحابہ رض محفوظ رکہنی والونکا اون احوال جمیع مخلوقات کو جانتا واضح
ہی اور یہ تو بالکل البداہت ہی کہ کوئی اسکا قائل نہین ہی اور دروغ بی فروغ ہی دو قائل تو ابہی ہمنی بتا دے
آپکی عبارت منقولہ سی ثابت کر کی انکی سوا اور بتائی دیتی ہین **امام عارف شعرانی مختصر تذکرہ امام قرطبی** مین
فرماتی ہین (قال الامام القرطبی وفی ہذہ الاحادیث دلیل علی ان الصحابۃ رضی اللہ عنہم کانوا یعلمون
الکوائن الی یوم القیمۃ لکنہم لم یشیعوہا کما اشاعوا الاحادیث الاحکام المتعلقۃ باعمال المکلفین)
امام شعرانی وامام قرطبی سی بہی ثابت ہو گیا کہ صحابہ رض کوائن الی یوم القیمۃ کو جانتی تہی لیکن انہون نی کوائن الی یوم القیمۃ
ایسا شایع نہ کیا جیسا کہ احادیث اعمال مکلفین کو شایع کیا **راندیری صاحب** اب آپکی مدعی
کی خوب بیخکنی ہو گئی اور آپکا یہ کہنا دروغ بے فروغ ہو گیا کہ کوئی صحابہ رض کے جانتے کا قائل نہین اس سے

دیعبد نقل عبارت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کو صحابہ کرام نے یاد بہی کیا تہا پس اگر مذکور عبارت سے یہ مراد
ہین انہون نے رانديری صاحب صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کو یاد بہی کیا تہا چنانچہ
حفظہ من حفظہ جو قول حذیفہ رض کا ہے اوسمین خود حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ قائل ہین صحابہ رض کے
اس بیان کے محفوظ رکہنے کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تہا اور آپنے شارح علامہ علی قاری رح
کی عبارت کیون نقل نکی راقم نے تو عبارت شفا نقل کی ہے تو مع عبارت شرح علی قاری رح کے نقل کی ہے بیان
آپکا مقصود باطل ہوتا ہے اسواسطے شرح سے انحراف کیا تہوڑی سی عبارت تین معہ شرح یہ ہے (فما ترك شيئا)
اى مبهما (يكون) اى يحدث من العدم (فى مقامه ذالك) ظرف لما ترك (الى قيام
الساعة اى حدثه) وفى نسخة حدث به اى حدث بوجوده حفظه ماذكره (من حفظه)
اى جميعه حفظه من حفظه کی شرح مین علامہ علی قاری اى جميعه فرماتے ہین تو اس سے واضح ہے کہ
صحابہ رض کے محفوظ رکہنے کے بیان آنحضرت صلعم کو علامہ علی قاری بہی قائل ہین اور یہ جو ملا علی قاری رح فرماتے
فما ترك شيئا کی تفسیر مین اى مبهما اور يكون کی تفسیر مین اى يحدث من العدم اور حدث به کی تفسیر
مین اى حدث بوجوده اس تمام سے واضح ہے کہ جس چیز پر یہ صادق ہے کہ وہ عدم سے وجود مین آویگی اور متصف
بوجود کسیوقت اوقات مین سے قیامت تک ہوگی اوسکو وجود کو آپنے بیان فرمادیا مبہم نہچھوڑا اب یہ ہے ایک جزئی پر
جو قیامت تک ہونیوالی ہے عدم سے وجود مین آنیوالی ہونا اور متصف بوجود ہونیوالی ہونا صادق ہے یا نہین اور یہ
صفت يكون اى يحدث من العدم الى قيام الساعة عامہ ہے یا نہین کہ اوسنے شيئا کو جو نکرہ ہے عام کردیا
ہے یا نہین اور آپکو کیا ابہی تک اتنی خبر بہی نہین کہ اصول مین موجود ہے کہ نکرہ صفت عامہ سے عام ہوجاتا ہے اور جس جس
فرد مین وہ صفت عامہ پائی جاتی ہو اونکو وہ شامل ہوتا ہے لیجیے ہم آپکو بتلا دیتے ہین نور الانوار مطبوع مطبع
انوار محمدی لکہنو کے صفحہ ۹۰ مین ہے وان وصفت بصفة عامة تعم، هذا بمنزلة الاستثناء عما سبق كانه
قال وفى الاثبات تخص الا اذا كانت موصوفة بصفة عامة فانها تعم لكل ما وجدت فيه هذه الصفة
اور توضيح محشی کشوری صفحہ ۸۹ مین ہے وكذا النكرة الموصوفة بصفة عامة عندنا نحو لا اجالس
الا رجلا عالما فلان يجالس كل رجل عالم كقوله تعالى ولعبد مؤمن خير من مشرك وقول معروف
خير من صدقة الخ ان دونون عبارتون سے ثابت ہے کہ نکرہ تحت اثبات اگرچہ خاص ہوتا ہے لیکن جب موصوف ہو
ساتہ صفت عامہ کے تو عام ہوجاتا ہے اور جس جس مین وہ صفت عامہ پائی جاتی ہو سب کو وہ شامل ہوجاتا ہے

۵/ ۲۰ بل

فرمائی ہو وہ بھی انحصار کو مقتضی نہیں کہ یہی مراد لینا ضرور ہو امور دین مراد لینا درست ہو پس جیسی ان دونون
مین سے ایک معین مین انحصار ضرور نہین ایسے اجتماع ان دونونکا ہر ایک روایت مین ناجائز عقلاً و شرعاً
نہین اور ایسی ہی یہ بھی ضرور نہین کہ ان دونون تفسیرون مین جو مذکور ہو اوس سے زیادہ لینا درست نہین اور
تمام جزئیات جو قیامت تک ہونیوالی ہین مراد لینے پر استحالہ عقلیہ یا شرعیہ قائم ہو من ادعی فعلیہ البیان وعلیہ اثبات
الاستحالۃ بالبرہان پس رانا پیری صاحب کی یہ ابلہ فریبی بھی واضح ہوگئی اور حدیث ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ اور شرح علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری سے جو دھوکا دینا چاہا تھا اوسمین خائب و خاسر رہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جس امر مین اعجاز اکثر ثابت ہوتا ہے کہ وہ بیان کرنا تمام جزئیات ماکان و
مایکون کا دن قیامت تک ہے اوسکو طرح طرح کی شبہ اندازی سے واسطے اجرا سنت سیئہ استاذ یہ کوشش کی تھی اوسمین
ناکام رہے شفا اور شرح شفا مین معجزات کے بیانمین حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو ذکر کیا ہے وہان
ماتن و شارح بدل خواہان اسی امر کے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعجاز عظیم ثابت ہو تو اون
دونونکی مراد وہان یہی ہونا ضرور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک کے تمام جزئیات بیان
فرمائے اور نہ کوئی لفظ اس محل مین اس مراد لینے سے مانع ہے نہ کوئی دلیل عقلی و شرعی اسکو رد کرتی ہے پس
ہم تو یہی مراد وہان لینگے اور جب باب الفتن مین ذکر کیا ہے تو باب الفتن مراد لینا وہان اسکے منافی نہین ہے
اور ایسی ہی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مین امور دین مراد لینا اسکے مضاد نہین ایک
حدیث اور آیت کی چند مرادین ہونا اور ہر موقع مین غیر غیر مراد لینا کچھ محال شرعاً و عقلاً نہین فبای آلاء
دیکھا تکذبان ایک سورۃ مین چند جا واقع ہے لیکن ہر جگہ مراد ایک ہی نہین غیر غیر ہے پیر جی کی سمجھ مین
نہ آیا اسکی ایک ہی مراد ہر جگہ جانکر اسکو مکرر بلا فائدہ قرار دیا ایمان برباد کیا پھر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی حدیث مین عصر سے لیکر مغرب تک خطبہ کا ثبوت ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ وقت کم تھا فقط امور دین مما لا بد
منہ کا ہی ذکر فرمایا ہو اور اوپر حدیث صحیح عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گذر چکی ہے اسمین فجر سے
لیکر شام تک خطبہ فرمانیکا ذکر ہے یہ وقت دراز ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مین خطبہ کیواسطے قیام
عظیم فرمانیکا ذکر ہے اور اوسمین یہ ذکر نہین کہ خطبہ کونسے وقت سے کونسے وقت تک فرمایا اسکے تحت مین علامہ علی
قاری رح مرقاۃ مین اور دیگر علما اپنی تصانیف مین جمیع احوال مخلوقات کا ایک مجلس مین فرمادینا امر عظیم
خرق عادت سے فرماتے ہین ایسی ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مین بھی وقت خطبہ کا ذکر نہین

واضح ہوتا ہے کہ آپ بالکل عبارات علماء کو سمجھ ہی نہیں سکتے اور اقوال محققین سے واقف ہی نہیں یا دیدہ و دانستہ تعصباً
عناداً حق پوشی کرتے ہیں **قولہ** ایضاً حضرت حذیفہ رض کی روایت کے شروع الفاظ حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ کی روایت میں آئی ہیں وہ مع شرح نقل کرتا ہوں باب الامر بالمعروف فصل ثانی (وعن ابی
سعید الخدری رض قال قام فینا) ای بینا بیننا او فی حقنا او لاجلنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطیبا) ای واعظاً القول بعد العصر (فلم یدع) ای لم یترک (شیئا) ای مما یتعلق بامر
الدین مما لا بد منہ (یکون) ای یقع ذلک الشیٔ (الی قیام الساعۃ) ای ساعۃ
القیامۃ (الا ذکرہ) ای عینہ و بینہ (حفظہ من حفظہ) ای ممن وفقہ اللہ و حفظہ (ونسیہ
من نسیہ) ای ممن انساہ اللہ و ترک نصرہ اھ دیکھئے شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے مراد
ما یتعلق بامر الدین مما لا بد منہ لی ہے **اقول** وباللہ التوفیق حضرت حذیفہ رض کی روایت کے
شروع الفاظ حضرت ابو سعید رض کی روایت میں آنیکی یہی ایک ہی کہی ہے عوام جہال اپنے معتقدین کو ابلہ فریبی کے
واسطے ابو سعید رض کی روایت کے الفاظ حضرت حذیفہ رض کی روایت کے الفاظ ٹھہرا دئے تاکہ نادان لوگ فریب میں
آویں کہ یہ روایت ابو سعید رض کی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ہی ہے اور جو مراد ابو سعید رض کی حدیث و
روایت میں شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے لی ہے وہی مراد حضرت حذیفہ رض کی حدیث میں جو شیئا
یکون الی قیام الساعۃ واقع ہے اوسکی بھی مراد یہی ہو نادان لوگ گمان کریں اگر یہ غرض فاسد نہ تھی تو حضرت
حذیفہ رض کی روایت کے الفاظ ابو سعید رض کی روایت میں آنیکی تصریح کیطرف کون امر داعی ہوا تھا سوائے اس
ابلہ فریبی کے روایت حضرت حذیفہ رض میں جو شیئا یکون الی قیام الساعۃ واقع ہے اس سے اگر وہی مراد ہوتی جو
مراد اوس شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے لی ہے جو حضرت ابو سعید رض کی حدیث میں واقع ہے اور حضرت ابو سعید رض
کی روایت شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے ما یتعلق بامر الدین مما لا بد مراد لینا اگر مناقض و منافی
سوائے مراد امور دین مما لا بد کا ہوتا اور اوس شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے بھی جو حضرت حذیفہ رض کی
روایت میں واقع ہے مراد سوائے امور دین ناجائز ہوتی اور امور دین میں ہی مراد منحصر ہوتی تو علامہ **علی قاری** رح
کتاب الفتن جلد خامس **مرقاۃ** صفحہ ۱۳۰ میں شیئا یکون الی قیام الساعۃ کی تفسیر اسطرح نہ فرماتے والمعنی
تام مقاما ما ترک شیئا یحدث و ینبغی ان یخبر مما یظہر من الفتن من ذلک الوقت الی قیام الساعۃ
جس سے شئی محدث و فتن الی قیام الساعۃ مراد ہونا واضح ہے جو سوائے امور دین مما لا بد منہ کے ہے ایسی ہی بیان جو تفسیر

اکی بجلکنی اوس سی ہوتی تہو آپ نفقط فتنون کا بیان فرمانا ثابت کرنا چاہتی ہین اوراسی فتنونکی بیانمین انحصار کا
اعتقاد کرتی ہین اور یہ عبارت علامہ علی قاری رح کی فتنونکی سوا دوسری محدثات کی بیان فرمانیکا بہی اظہار کرتی ہو
اپنی مقصود فاسد کی مخالف جانکر آپنی یہ عبارت چہوڑی یہ چہوڑ دینا معیوب وامانت ودیانت کی خلاف ہو آپ تو چہوڑ
دینا راقم کا بیان کرتی ہو یہان تو آپہی کا ایسا چہوڑ دینا جو معیوب وامانت ودیانت کی خلاف ہو ثابت ہوگیا
یہ وہی مثل ہوئی سہ مین الزام اونکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا **قولہ** پس ان تمام شروح کی عبارت سے
واضح ہوتا ہو کہ شئیا یکون الی قیام الساعۃ سے مراد تمام اشیاء مایکون نہین ہو بلکہ فتن مراد ہین جو قیامت تک
ہونیوالی ہین اور ظاہر ہو کہ تمام فتنونکی علم سے جو قیامت تک ہونیوالی ہین یہ لازم نہین آتا کہ تمام اشیاء مایکون کہ جسمین
گہانس پہونس کنکر وغیرہ بہی داخل ہین اسکا علم ہی سو بہر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تہا اسکے ثبوت مین یہ حدیث لانا کیونکر صحیح ہوا **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب**
تمام مایکون مراد نہونا اور فقط فتنہی قیامت تک کی مراد ہونا آپنی اپنی فہم ناقص پر یا دیدہ ودانستہ کتمان حق کرنی پر
اور شئیا یکون الی قیام الساعۃ کی عموم نہ پہچانتی پر اور فقط بیان فتنونمین بلادلیل انحصار کر دینی پر اور
علامہ علی قاری کی عبارت چہوڑ دینی پر جسکا ابہی چند سطور قبل ذکر ہوا ہو مبنی کیا ہو پس یہ بنا فاسد علی الفاسد اور
یہ ابلہ فریبی آپکی ہو آپکی ایسی بنا فاسد علی الفاسد اور ابلہ فریبی کو سوای آپکی چند دیہاتی انپڑہ لوگ اور سوای وہابیہ
گستاخ وبعض غیر مقلدین وغیر متعقدین کی کوئی دوسرا قبول نہین کرسکتا ہو ایسی ابلہ فریبیان اور سفاہات و
تعصبات وگستاخیان کوئی عالم متعقد دیندار منصف مزاج کیونکر قبول کرسکتا ہو شئیا یکون الی قیام الساعۃ
کا عموم موافق قاعدہ اصولیہ اوپر معلوم ہوچکا ہو اور امور دینیہ اور فتنونمین انحصار بلادلیل ہونا معلوم ہوچکا ہو
اور علامہ علی قاری رح کی عبارت مین سوای فتنون ما یحدث کا ذکر ہونا بہی معلوم ہوچکا ہو اور مسند امام
احمد رح کی جلد خامس صفحہ ۴۰۱ مین یہ حدیث ہو عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مقاما فاخبرنا بما هو كائن الى يوم القيمة حفظه من حفظه ونسيه من نسيه اس حدیث
حذیفہ رض مین فاخبرنا بما هو كائن الى يوم القيمة لفظ بما هو كائن موجود ہو جسکا عموم مشہور ومعروف ہے
راندیری صاحب کی فہم مین شئیا کا جملہ یکون الی قیام الساعۃ سے عموم نہین آتا تو ما هو كائن الخ
سے ہی سمجھ لین اور بلادلیل مخصص تخصیص کا ادعا باطل ہو پس تمام اشیاء مایکون مراد ہونا صحیح ہوا اور انکار
راندیری صاحب باطل ومردود ومطرود ہوا اور تمام اشیاء جسمین گہانس پہونس کنکر وغیرہ بہی

پس محتمل ہی کہ یہ وقت ہی اسقدر ہو کہ جسمین تمام جزئیات ماکان ومایکون ایک مجلس مین فرمائے ہون بطور معجزہ
کے پس اسواسطے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے فقط امور دینی مراد نہین لیسکتے اسیواسطے ملا علی
قاری رح شیئا یحدث وینبغی ان یخبر الخ جو اوپر مذکور ہوا ہی فرماتے ہین جسمین شیئا نکرہ جملہ یحدث کے ساتھ
جو اوسکی صفت ہی عام ہوگیا جس سے تمام جزئیات حادثہ الی یوم القیمۃ اور ظہور فتن کا ثبوت ہی پس حدیث ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مراد ہی وہ مراد حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی لینا ممکن ہی راندیری
اور اونکے مقتدی اس امکان کی رفع پہ برہان قائم کرین شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے ترجمہ فارسی مشکوۃ سے
جو راندیری صاحب نے نقل کیا اوسکا جواب بھی اس سے ہوگیا اوسکو نقل کرکے جواب دینے کی ہمکو ضرورت
نہی **قولہ** ایضا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث قام فینا مقاما الخ مشکوۃ باب الفتن
مین بعینہ موجود ہی اوسکی شرح مین ملا علی قاری رح فرماتے ہین لاجل ان یعظنا یخبرنا بما سیظہر من الفتن
لنکون علی حذر منہا کل الزمن **اقول** وباللہ التوفیق ہان راندیری صاحب باب الفتن
مین موجود ہی اور ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس محل مین یہ شرح بھی موجود ہی لیکن اس سے آپکے مقصود فاسد کو
کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم جزئیات مایکون الی قیام الساعۃ نتھا کیا علاقہ ہی اس سے تو
فقط اسیقدر ثابت ہی کہ اسواسطے آپنے قیام فرمایا تہا کہ ہمکو وعظ کرین اور خبر فتنون کی دیوین اسواسطے قیام کرنیسے یہہ
لازم نہین آتا ہی کہ اسکے سوا اور کچھ بیان نہ فرماوین اسکے لازم آنیکا آپکو ادعا ہی تو اثبات بالبرہان کیجیے ورنہ اپنے فہم کی کجی اور
اپنی تقریر کا لغو ہونا قبول کیجیے اور ایسی لغویات وساوس سے ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم خدا تعالیٰ
کیطرف سے ملنا جزئیات ماکان ومایکون قیامت تک کا قبول کیجیے دوسرے یہ کہ راندیری صاحب آپنے علامہ
علی قاری رح کے جو اسی حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باب الفتن کے اس لفظ کے تحت مین شیئا یکون الی
قیام الساعۃ جو دو سطر کے بعد ہی آپکی عبارت منقولہ سے جو فرمایا ہی اوسکو چھوڑ دیا ہی وہ یہ ہی والمعنی تام مقاما ما
ترک شیئا یحدث فیہ وینبغی ان یخبر بما یظہر من الفتن من ذلک الوقت الی قیام الساعۃ
اسکو راقم ابھی اوپر قریب ہی ذکر کر چکا ہی جس سے ثابت ہی کہ ایسی شے کہ جسپر یہ صادق ہی کہ کسیوقت مین اوقات سے
قیامت تک حادث ہونیوالی ہی اور جن فتنون کی خبر دینا چاہی وہ تمام ذکر فرما دیا اور اوسمین سے کچھ بھی نہ چھوڑا اب اس
عبارت مین علامہ علی قاری فتنون کے ساتھ شیئا یحدث کا بیان فرماتا ہی ذکر کرتے ہین ابھی راندیری صاحب
یہ عبارت دو سطر بعد جو آپکی عبارت منقولہ سے موجود اوسکو آپنے کیون ترک کر دیا اسیواسطے آپنے ترک کیا کہ آپکے مقصود

امر الله وتدبيره في خلقه وهذا والله هو المنتهى الذي لا تقدم فيه لاحد عليه كذا حققه
بعض الشارحين من علمائنا اس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج مین ایسے مقام پر
کھڑے کیے گئے کہ آپنے جمیع کوائن ومقادیر کہ جنکو فرشتے قلمونسے لکھتے تھے اطلاع پائی اور خدا تعالیٰ کے امر سے جو مراد لیجاتی ہے اور
تدبیر جو اوسکی مخلوق مین جاری ہے اونکا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہوا **راندیری صاحب** کے نزدیک
گھانس پھونس کنکر وغیرہ شاید کوائن ومخلوقات ومقادیر وغیرہ سے خارج ہونگے اور اللہ تعالیٰ کا امر و تدبیر اونمین
جاری نہو گا اگر **راندیری صاحب** کے گھانس پھونس کنکر وغیرہ کوائن ومخلوقات ومقادیر ومراد امر
الٰہی مین داخل ہین اور امر الٰہی او تدبیر اونمین بھی جاری ہے تو اونکا علم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا ثابت
ہوا گھانس پھونس کا تو علم کیا بلکہ اونمین جو مراد امر الٰہی اور تدبیر ومقادیر پائی جاتی ہین اوس سے بھی اطلاع ہونا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے شاید **راندیری صاحب** کوائن ومقادیر ومراد امر الٰہی او تدبیر فی
المخلوق کو منحصر امور دینیہ اور فتنون مین ہی کرین اور مراد امر الٰہی اور تدبیر مخلوق ومقادیر بھی امور دینیہ وفتنونکے ہی ساتھ
خاص کرین اور خدا تعالیٰ کے فرشتے فقط وہی امر ایک امور دینیہ مما لا بد منہا اور دوسرے فتنونکے ہی لکھنے والے مانین
تو کیا تعجب ہے جب ایسی بلا دلیل تخصیص **راندیری** کی ہے تو ان تخصیصات سے کوئی مانع نہین ہے نعوذ باللہ من
ذلک ایسی ہی بلا دلیل تخصیص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی ملک حجاز کے ہی ساتھ خاص کرین جیسا
کہ ایک فرقہ اہل کتاب کا کرتا ہے بعض بے ایمانون نے عنقریب زمانہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو منحصر
اسی طبقہ زمین کے ساتھ کیا اور دوسرے طبقات کے خاتم دوسرے انبیا آپکے زمانہ مین ٹھہرا دیے اور اثر ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما في كل ارض نبي كنبيكم کو دلیل بنا لیا اور آیت ولكن رسول الله وخاتم النبيين مین تاویل
بالکل خلاف ضروری دین کی اور خرابی ایمان کا کچھ خیال نکیا پھر **راندیری صاحب** ایسا کرین جو نسبت
اوسکے کم ہے بظاہر تو کیا عجب ہے اونکے پیشوا اونمین امکان امثال خاتم النبیین وامکان کذب باری اور شیطان
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہونیکے قائل ومعتقد مین اور اونکے نزدیک وہ اولیا و بزرگ ہین تو
راندیری کم علمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت کرنیمین کوشش کرکے اونکے گروہ مین پوری پورے کیون شامل
نہون اور اونکو کیون خوش نکرین **قولہ** ایضاً خان صاحب نے حضرت حذیفہ رض کی حدیث اسطرح نقل
کی ہے قال قام فينا مقاما فما ترك في مقامه الى قيام الساعة الى ان قال والله ما ترك رسول
صلی اللہ علیہ وسلم الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حذیفہ [illegible] کی یہ حدیث بہت بڑی ہے اور الی قیام الساعۃ

داخل ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونیکا انکار کرنا راندیری صاحب کا ذوعلمی وسفاہت یا تعصب ومکابرہ وعناد سے خالی نہین ہے راندیری نے اپنے مقصود فاسد کی اثبات کیواسطے تو مشکوۃ و مرقاۃ کو دیکھا جو مقصود کی موافق اپنے زعم مین دیکھا اوسکو نقل کیا اور مخالف کو اگرچہ وہ ہی سطر بعد چھوڑ دیا لیکن حدیث مشکوۃ اور اوسکی شرح مرقاۃ کو جس سے آپکی یہ گھانس پھونس کنکر وغیرہ کا علم ہونا ہی ثابت ہوجاوے نہ دیکھا کیون دیکھتے اسلئے کہ گھانس پھونس کا علم ہونا ثابت کرکے تمام جزئیات قیامت تک کا انکار مقصود ہے حدیث حضرت ثوبان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین اور اوسکی شرح مرقاۃ جلد خامس صفحہ ۱۶۳ سے نقل کیجاتی ہے بقدر ضرورت (عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض) ای جمعہا الاجلی قال التوربشتی زویت الشی جمعتہ وقبضتہ یرید بہ تقریب البعید منہا حتی اطلعہ علیہ اطلاعہ علی القریب منہا وحاصلہ انہ طوی لہ الارض وجعلہا مجموعۃ کھیئۃ کف فی مرآۃ نظرہ ولذا قال (فرأیت مشارقہا ومغاربہا) ای جمیعہا اس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ میرے واسطے اللہ تعالی نے تمام زمین کو جمع کردیا اور دور کو ایسا قریب کردیا کہ مین نے دور والی زمین پر ایسی اطلاع پائی جیسی قریب والی پر حاصل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے تمام زمین مانند ہتیلی کے کردیگئی اور آپنے اوسکے مشارق ومغارب یعنے زمین پر اطلاع پائی جب جمیع زمین پر اطلاع پانا آنحضرت صلعم کا حدیث نبوی سے ثابت ہے تو کیا یہ گھانس پھونس کنکر وغیرہ پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہوئی اب راندیری صاحب اس حدیث صحیح واسکے اس مطلب کا ہی انکار کرجائین اور اپنی جہالت کا اظہار کردین ورنہ باوجود قبول کرنیکے جمیع زمین مانند ہتیلی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی اور آپنے تمام زمین کو ملاحظہ فرمایا پھر گھانس پھونس کنکر وغیرہ جاننے کا انکار کوئی زندیق یا مجنون ہی کرے تو کرے کیا راندیری صاحب کی گمان فاسد مین اوسوقت یہ گھانس پھونس کنکر وغیرہ زمین مین پیدا ہی نہین ہوئے تھے یا زمین سے معدوم کردئے تھے مشکوۃ اور اوسکی شرح مرقاۃ جلد خامس کے صفحہ ۴۴۳ مین ہے (قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عرج بی حتی ظہرت لمستوی اسمع فیہ) ای فی ذلک المکان او فی ذلک المقام (صریف الاقلام) ای صوتہا عند الکتابۃ وقیل ھو ھہنا عبارۃ عن الاطلاع علی جریانہا بالمقادیر والاصل فیہ صوت البکرۃ عند الاستسقاء یقال صرفت البکرۃ تصریفا صریفا والمعنی انی اقمت مقاما بلغت فیہ من رفعۃ المحل الی حیث اطلعت علی الکوائن وظہر لی ما یراد من

کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کبھی اپنے وقت مین واللہ ما ادری انسی اصحابی الخ فرمایا تو
اوس سے قبل اور کچھ یعنی حدیث ماسبق کو ذکر نہ کیا فقط واللہ ما ادری انسی ہی سے ابتدا کی اگر مراد اول ہے تو
مسلم ہے لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی اپنے وقت مین واللہ ما ادری
انسی اصحابی سے قبل حدیث ماسبق ذکر نکی ہو جایز ہے کہ ذکر کی ہو محدثین کو روایت نہ ملی ہو اگرچہ فی الواقع روایت
موجود ہو یا ملی ہو لیکن مدون نہ کی ہو یا مدون ہی کی ہو کسی ایسی کتاب حدیث مین جیسے مختارہ یا رسائل والجزا
وتواریخ لیکن ہم تک وہ نہ پہنچی ہو اگر مراد ثانی ہے تو اثبات اسکا ذمہ **راندیری** کا ہے اوسمین بھی یہی احتمالات
جاری ہین پھر جب **راندیری صاحب** کے نزدیک حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واللہ ما
ادری انسی اصحابی سے قبل کبھی حدیث ماسبق کل یا بعض ذکر نکی تو انسی اصحابی مین نسی کا مفعول
کسطرح جانا گیا کہ نسیان اصحاب حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حدیث ماسبق پر واقع ہوا کہ وہ مبین و مذکور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت انسی اصحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین بغیر ذکر کرنے حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ جانتا بلا قرینہ کیونکر ہو سکتا ہے **راندیری صاحب** اور اونکے مقتدی ضرور
بالتفصیل بیان کرین ورنہ خرط القتاد ہے پھر **راندیری صاحب** کا قطع نظر اس سے کرنا بھی عجب ہے
اجی **راندیری صاحب** قطع کیون آپ کرتے ہین آپ خوب تعمق نظر دیکھین کہ آپکے مزخرفات کا تانا بانا
نکل آیا اور ملمع جاتا رہا اب قطع نظر حیلہ آپکا نہین چل سکتا ہے پہلی حدیث ملانیسے جو آپ مدعی ثابت نہ ہونیکا
زعم کرتے ہین تو اس زعم کا ابطلان ہماری تقریر ماسبق مین ہو چکا ہے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ہمنے شیئا یکون
الی قیام الساعۃ کا عموم اور پھر یہ بطور معجزہ و مدح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا جسمین اکثر اعجاز ہو
بیان کر دیا ہے اور جمیع کوائن اور مقدار مخلوقات و مرادات امر الٰہی سب کی اطلاع ہونا بھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو ذکر کر دیا ہے پس فقط اول ہی حدیث تمام جزئیات ماکان و مایکون کے علم کے ثبوت کیواسطے کافی ہونا واضح
ہے پھر یہ ملانا مزید برآن ہے گو آپکی فہم سے یہ باہر ہے تو یہ آپکا ہی قصور ہے هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
آپ جاننے والونکے برابر کیونکر ہو سکتے ہین اور اعمی بصیر کے مانند کسطرح ہو سکتا ہے کسیکا عدم علم و عمی دوسرے کے
حق مین دلیل نہین ہو سکتا ہے اور آپکی گھانس پھونس وغیرہ کی دلیل علیل کو ہم اول آگ لگا کر جلا چکے ہین ہماری تقریر ماسبق کو
باربار دیکھیے اور دل خوش یا غمگین کیجیے اور دلیل علیل حشرات کو بھی اوسی پر قیاس کیجیے اب چاہے گھانس پھونس
کی پناہ لیجیے یا حشرات کی امان ڈھونڈھیے آپکو پناہ و امان نہین رہ سکتے جبتک حضرت رسول اللہ صلی اللہ

کے بعد کی عبارت نہیں نقل کی اور واللہ ماترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یہ وہی حدیث کا ٹکڑا ہی
حالانکہ واللہ ماترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اس حدیث کا ٹکڑا نہیں قال قام کی حدیث کا اختتام
ثم اذا رآہ عرفہ پر ہوتا ہی اور واللہ ماترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبداء واللہ ما ادری انسی اصحابی
ہی اور قطع نظر اسکے ماترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا الخ
کو پہلی حدیث کے ساتھ ملا نہیں کسیطرح مدعی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ قیامت تک کے فتنہ انگیزونکے جاننے سے یہ لازم نہیں آتا
کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم ہو اسواسطے کہ یہ تمام فتنہ انگیزونکی تعداد جمیع مایکون کی جزئیات کی بہ نسبت کہ
جسمین گھانس پات حشرات وغیرہ قیامت تک ہونیوالی اشیا سبہی داخل ہین وہ یکراز لاکہ بھی نہین ہی **اقول**
وباللہ التوفیق اسطرح نقل کرنیسے یہ کہان معلوم ہوا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بہت بڑی ہی
ہان استقدر معلوم ہوتا ہی اسمین سے قبل قولہ واللہ الخ کی بعض عبارت غیر ضروری جانکر ترک کردی ہی اسطرح
نقل کرنا عبارت کثیرہ کے ہی ترک کیواسطے معین نہین ہی معین ٹھہرانا بہت بڑی غلطی **راندیری صاحب**
کے فہم کی ہی یہ جو کہا کہ (الی قیام الساعۃ کے بعد کی عبارت نقل نہین کی) تو اجی **راندیری صاحب** کچہ ذرا
سمجھکر کہنا چاہیے الی قیام الساعۃ کے بعد عبارت نقل لیجاتی تو الی ان قال کے کہنے کی کیا ضرورت تہی الی ان قال اسیواسطے
کہا جاتا ہی کہ معلوم ہو جاوے کہ الی ان قال کے اول جو عبارت آخر ہوئی ہی اور الی ان قال کے بعد جو شروع ہوئی ہی
ان دونون کے درمیان کی عبارت اختصار کیواسطے نقل نہین کی یہ نقل نکرنا جب آپکو مضر اور **راقم** کو مفید نہین
تو اس نقل نکرنیکی شکایت آپکی بالکل بیجا ہی اور اسپر دال ہی کہ **راندیری صاحب** کو اتنی بہی خبر نہین کہ
ایسے محل مین شکایت بیجا ہی مصنفین ومولفین جو اپنی تحریرات مین عبارات علماء کے کتب کی نقل کرتے ہین اور
درمیان کی عبارات ترک کردیا کرتے ہین غیر ضروری اپنے حق مین جانکر تو اوسکو کوئی برا نہین جانتا ہی اگر **راندیری**
اس سے واقف ہوتے تو یہ شکایت اونسے صادر نہوتی واللہ ماترک اگرچہ اوس عبارت کا ٹکڑا بظاہر نہین ہی
لیکن یہان حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا دوسرا قول بہی ذکر کرنا منظور ہی اون دونون قولون کے
درمیان کی عبارت یعنی اول قول کے آخر کی عبارت ترک کرکے دوسرا قول شروع کردیا اسمین کونسی قباحت ہی
اگر آپکے فہم مین قباحت ہی تو وہ آپ ہی تک ہی ہمپر آپکی فہم حجت نہین ہی قام فینا کا اختتام ثم اذا راہ عرفہ پر اور
واللہ ماترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبدا واللہ ما ادری انسی اصحابی سے جو **راندیری**
صاحب فرماتے ہین تو یا یمعنی یہ فرماتا ہی کہ بعض محدثین نے جنکی روایت ہمکو ملی ہی روایت اسیطرح کیا ہی یا یہ معنی

کیا آپکا یہی گمان ہی کہ فقط تین ہی غیب کی اطلاع اونکو تھی اس سی زیادہ کی نہ تھی بلکہ ہر عاقل منصف جان سکتا ہی کہ اس قسم کی باقی اسرار و غیوب بھی اونکو دیگئی ہین اور فقط ان تین کا ظہور دلیل ہی باقی اس قسم کی غیوب دانی پر آپکی او ستادو مثلاً کسی ایسی ملک مین جاوین کہ اونکو کوئی وہان نہ پہچانی کتب درسیہ مین سی ہر ایک کتاب ہر علم کا ذکر مجلس مین آوی اور ہر ایک کتاب کی مواضع مختلفہ سی چند مقامات بوضاحت تمام بیان کر دین تو یہ چند مقامات ہر ایک کتاب کی بیان کر دینا کیا دلیل اس امر کی نہین ہی کہ کتب درسیہ تمام کی یہ عالم ہین اگر آپ جیسی عقل والی لوگ یہ کہین کہ جن جن مقامات کو ہر کتاب مین سی بیان کیا ہی اونھین مقامات کو وہ جانتی ہین باقی کی وہ جاہل ہین تو ایسی بکواس کو کون عاقل منصف قبول کر سکتا ہی پس ایسی ہی یہان خیال کرنا کیا آپکو دشوار ہی کہ کسی موقع مین بعض غیوب کا ہی اگر ذکر فرمایا ہو تو اس بعض غیوب کی ذکر کو دلیل بنایا جاوی کہ باقی غیوب بھی جو غیر اللہ کو جاننا ممکن ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکے سامنی ہونا غیب حقیقی و غیب اضافی کا جواز اوپر معلوم ہو چکا ہی اوسکو بھی آپ جانتی ہین اور جبتک کسی دلیل قاطع اور برہان ساطع سی باقی کی نفی ثابت نہو اوس باقی کی علم کی حصول کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین آپ قائل ہون تو آپکا کیا حرج ہی اور بعض غیوب کی ذکر فرمانی کو من قبیل مشتی نمونہ از خرواری آپ جان لین تو کون مانع ہی کوئی منصف تو اسمین کلام نہین کر سکتا ہی معاند و متعصب و سفیہ جو چاہی بکی مشکوۃ مین حدیث ہی کہ دجال کی خبر سنکر امام مہدی دس سوار اونکو دجال کی آنی نہ آنیکی خبر معلوم کرنیکو بھیجینگی تو اون سوارونکی بارہ مین حدیث مذکور مین ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اسماءھم واسماء آباءھم والوان خیولھم اس حدیث کی تحت مین **علامہ علی قاری مرقاۃ** جلد پانچوین صفحہ ۲۲۳ مین یہ فرماتی ہین فیہ مع کونہ من المعجزات دلالۃ علی ان علمہ تعالی محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرہا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فرمانی مین کہ امام مہدی سوارونکو بھیجینگی اور اونکی عدد و بیان فرما دیتی مین اور اس فرمانی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مین اون سوارونکی نامونکو اور اونکی باپونکی نامونکو اور اونکی گھوڑونکی رنگونکو بھی پہچانتا ہون باوجود معجزہ ہونیکی اس خبر غیب کی فرمانی مین دلالت ہے اسپر کہ علم آپکا محیط ہی ساتھ کلیات و جزئیات مخلوقات وغیرہا کی ظاہر اس عبارت مین جو مرقاۃ مطبوع مصر سی منقول ہی اور راقم کی پاس اسوقت قلمی مرقاۃ موجود نہین ہی ان علمہ تعالی محیط الخ سی علم اللہ تعالی کا محیط بالکلیات والجزئیات وغیرہا ہونا معلوم ہوتا ہی لیکن ادنی تامل سی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ یہان علم اللہ تعالی کا ذکر کسیطرح سی نہین فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اون امور غیبیہ فرما دینی کا ذکر ہی جسکو معجزات مین سی شمار کیا ہی کہ وہ یہی

تعالی علیہ وسلم کو علم اللہ تعالی کیطرفسے تمام جزئیات ماکان و مایکون کا حاصل ہونا تسلیم نہ کریں اور یہ جو کہا
کہ قیامت تک کی فتنہ انگیز ونکو جانتے سے یہ لازم نہیں آتا کہ جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم ہے تو اوسکا
جواب یہ ہے کہ بیان فقط فتنہ انگیز ونکو جانتے کو ہی دلیل نہیں بنایا گیا بلکہ جو اس سے پہلے **شفاء و شرح شفاء** سے
منقول ہوا کہ وہ یہ عبارت ہے واطلعه علیه من علم مایکون فی عالم الشهادة وماكان فی عالم الغیب
من السعادة والشقاوة وعجائب قدرته وعظیم ملکوته اور یہ عبارت ہے (ومن ذلك ما اطلع علیه
من الغیوب) ای الامور المغیبة فی الحال (ومایکون) ای سیکون فی الاستقبال جسکی تقریر ان
اوراق میں اوپر گذر چکی اور حدیث حذیفہ رض جسمیں فماترك شیئا یکون الی قیام الساعة جسکا عام ہونا ان
اوراق میں معلوم ہو چکا ہے اور دوسری ادلہ بھی بہت سے کہ جنسے ثابت ہے کہ جمیع احوال مخلوقات کی ایک مجلس
میں خبر دی اور تقدیرات جو مخلوقات میں جاری ہیں اونکا علم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہے اور مکتوب لوح محفوظ میں تمام ماکان و مایکون قیامت تک کے ہیں وہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جانتے ہیں یہ تمام ملکر دلیل علم تمام جزئیات ماکان و مایکون ہیں نہ فقط تمام فتنہ انگیزون قیامت تک کا
جاننا ہی ہماری دلیل ہے معلوم نہیں کہ **راندیری** ایسی تقریر بے سمجھی سوچے کیون کرتے ہیں یا دیدہ و دانستہ
ابلہ فریبی کرنا چاہتے ہیں یہ خیال نہیں کہ اسمین اپنی ہی پردہ دری ہوتی ہے اس تمام سے قطع نظر کر کے ہم کہتے ہیں
کہ **راندیری صاحب** آپکو اسقدر معلوم نہیں کہ علماء نے فرمایا ہے کہ استدلال بالشاہد علی الغائب
بھی ایک قسم ہے اقسام ادلہ کا آپکا مذہب اکثر امور میں انکار ہے شاید اس قول علماء کا بھی انکار کر جاوین اسواسطے
ہم آپکو کتاب **تفسیر کبیر جلد اول** مطبوعہ استنبول کے صفحہ ۱۵۰ کی عبارت نقل کر کے دکھاتے ہیں وہ یہ ہے
قال العلماء الاستدلال بالشاهد علی الغائب احد اقسام الادلة انتهی اور دھوان سے نار پر
دلالت ہو جانا بہ ادنی اعلی جانتا ہے اور مشتی نمونہ از خروارے بھی ہے اور فی علم والیکی زبان زد ہے پس بنا برین
اگر بعض امور کی غیب دانی سے باقیماندہ تمام پر جنکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین جائز ہے استدلال کیا
جاوے اور باقی ایسے غیوب کا جنکا جاننا غیر اللہ کیواسطے ممکن ہے اور استحالہ پر کوئی دلیل قاطع یا برہان ساطع قائم
نہیں ہے اوسکا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین مانا جاوے تو اسمین کونسا استبعاد اور کونسی وجہ انکار بیان کی
موجود ہے **سه** دع ما ادعت النصاری فی نبیهم ٭ واحکم بما شئت مدحا فیه واحتکم بھی اسکو چاہتا ہے اور
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کا بھی یہی اقتضاء ہے حضرت خضر علیہ السلام سے تین غیوب کا ثبوت قرآن سے ہے تو

الاذکرمنہ علما ای حکما اجمالیا وتفصیلیا لیکن خانصاحب نے لفظ حکما کو نقل نہین کیا حالانکہ الفاظ
حدیث کی سمجھنے کا مدار اسی پر تہا ہان اگر شرح نقل کرتے تو اعتراض نہ تہا لیکن اجمالیا وتفصیلیا اسکو تو نقل کیا
پھر لفظ حکما چھوڑنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اور یہی وجہ غلط بیانی کا ہے اب مین مجمع البحار سے اس حدیث کے
معنی نقل کرتا ہون جلد ۲ صفحہ ۳۲ ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما طائر یطیر الا عندنا منہ
علم یعنی انہ استوفی بیان الشریعۃ حتی لم یبق مشکل فضربہ مثلا وقیل اراد انہ لم یترک
شیئا الا بینہ حتی احکام الطیر وما یحل وما یحرم وکیف یذبح وما الذی یفدی منہ المحرم
اذا اصابہ ونحوہ ولم یرد ان فیہ علما سواہ پس ان دو معنی سے ملا علی قاری نے اخیر معنی کیطرف اشارہ
الفاظ حکما اجمالیا وتفصیلیا سے کیا ہے لیکن خانصاحب نے لفظ حکما ہی کو اوڑا دیا اب مین خانصاحب سے
پوچھتا ہون کہ اس امر سے ہی خبر دی تہی اسکا کیا مطلب ہے کس امر کی خبر دی تہی واضح بیان فرمائیے **اقول**
وباللہ التوفیق ہان **راندیری صاحب** چوری اور سینہ زوری اسی کو کہا جاتا ہے کہ ہماری عبارت پوری
نقل نہ کی وما یحرک طائر فی السماء لکھکر اخیر کر دیا اور الٹا بہتان عکما کا لفظ چھوڑ دینے کا لگا دیا **راندیری
صاحب** آپنے اول رسالہ سے ہی خیانت شروع کی ہے عبارت تفسیر کبیر وبیضاوی چھوڑ دی ہے جسکا ذکر آپکے
اول قول مثل بول کے جواب مین ہمنے کر دیا ہے وہ ایسا نہین ہے ایسے خیانات کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ہمارے پاس اصل
فتوی اول اور دوسری کی موجود ہے اسمین لفظ حکما کا موجود ہے ہان جو نقل **راندیری صاحب کے** پاس
روانہ ہوئی ہے اوسمین کاتب سے شاید رہگیا ہو لیکن ہمکو معلوم نہین غالب یہی ہے کہ اوسمین بھی لفظ ترک نہین ہوا
اور ترک بالفرض ہو بھی گیا ہو تو لفظ علما سے کہ بیان بمعنی تصدیق وخبر ہے نہ بمعنی تصور حکما ہی مراد ہے اسیواسطے
علامہ علی قاری نے اسی حکما شرح میں فرماتے ہیں جس سے واضح ہے کہ علم سے مراد یہان خبر دینا ہے نہ تصور شے بلا حکم اور حکم
وخبر عام ہے خبر مسئلہ شرعیہ اور خبر علم غیب دونو کو شامل ہے بیان شمار و شرح شفا میں معجزات میں اسکو ذکر کیا ہے اور
وہ خبر غیب تو ہی ذکر کو چاہتا ہے نہ ذکر حکم شرعی کو اسلیے کہ ذکر حکم شرعی معجزات کی بحث سے علاقہ نہین رکھتا ہے ورنہ باب
معجزات مین تمام مسائل واحکام شرعیہ کو بھی ذکر کر دیا کرتے اور حالانکہ کسی مولف نے ذکر نہ کیا پس یہان حکم سے مراد خبر
غیب ہی ہے نہ حکم شرعی حلت وحرمت ونحوہا پس **میان راندیری** کو اتنی بھی خبر نہین کہ جبتک اس حدیث
[illegible] سے خبر غیب مراد نہو گی حدیث کی مطابقت باب وبحث سے کیونکر ہو گی باب معجزات میں ماتن کا ذکر کرنا اور شارح
کا انکار نہ کرنا اور یہ نہ لکھنا کہ اس حدیث کو معجزات سے کچھ علاقہ نہین ہے اسکا اس محل مین ذکر کرنا بیجا ہے دال ہے اسپر کہ

بیان امور غیبیہ کا ہی اوسی مین دلالت اسپر بتائی ہی کہ علم محیط ہی ساتھ کلیات وجزئیات مخلوقات وغیرہا کی جس سے
ثابت ہی کہ جس بیان امور غیبیہ کو معجزہ کہا ہی اوسی مین دلالت علم محیط ہونی پر فرمائی ہی علامہ علی قاری رحمہ اللہ
تعالی کا علم کی نسبت معجزہ ہونا ہرگز ہمارا صادق نہین پس بالضرور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی علم کو
معجزہ ومحیط بالکلیات والجزئیات کہا ہی بعلمہ کی بعد تعالی یا تو سہو کاتب ہی کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ تعالی
سہو سے کاتب نی لکہدیا ہی یا ماول باینطور کہ یہ علم محیط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نی دیا ہی اور یہ دلیل ہی اسپر کہ
اللہ تعالی کا علم محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرہا ہی ورنہ اللہ تعالی کیطرف سے یہ آپکو کسطرح حاصل
ہوتا یا از قبیل [illegible] القائل سے ہی الغرض غالب تو یہی ہی کہ تعالی کا لفظ سہو کاتب ہی قلمی چند نسخی نہین دیکھی جسسے
معلوم ہو جاویگا یا اسمین اسی قسم کی تاویل ہی ورنہ اس محل مین کہ یہان اللہ تعالی کی علم سے کسیطرح بحث نہین
ہی بلکہ اللہ تعالی کی علم کا محیط ہونا از قبیل ضروریات دینیہ وبدیہیات سے ہی اوسکے اثبات کی اس حدیث سے ضرورت
ہی نہین ہی [illegible] بلاشبہ یہ علم محیط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جو اس تقدیر پر واضح ہی علامہ علی قاری رحمہ
[illegible] اور [illegible] باپونکا ناموں اور گہوڑونکا رنگونکو دلیل اس امر کی بنایا ہی کہ آپکا علم محیط ہی ساتھ کلیات
وجزئیات کائنات کی پس یہی شاہد سے غائب پر دلیل پکڑنا ہی اور یہ بعض غیوب کا بیان فرمادینا اثر ہی صفت
علم غیب کا اور یہ استدلال ہی اثر سے موثر پر جو صفت علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین قائم ہی عدم ظہور اثر یا
قلت ظہور اثر عدم فی الواقع موثر پر دلالت نہین کرتا ہی جسقدر اشیا کو اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی یہ پیدا کرنا اوسکی
صفت خلق کا اثر ہی دال اسپر نہین ہی کہ اس سے زیادہ کی خلق کی صفت اللہ تعالی مین نہین ہان جسپر دلیل
استحالہ قائم ہو اوسکو تحت قدرت وتحت خلق سے خارج [illegible] ہوگا ایسے ہی جس علم غیب کی حصول پر
دلیل استحالہ ومخالفت قائم ہی وہ علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہ ہونا قبول ہی اور جسپر دلیل استحالہ
ومخالفت قائم نہین ہی اوسکی حصول کا انکار سفاہت یا تعصب وعناد ومکابرہ سے خالی نہین ہی اور برا تہ یری
کا یہ کہنا ہرگز مسموع نہین ہی بلا دلیل کی جسکا ذکر کیا ہی وہی فقط آپ جانتے تہے باقی نہین جانتے تہے **قولہ**
خانصاحب نے حدیث ابوذر کی نقل کی ہی لقد ترکنا وما یحرک طائر فی السماء الا وسکا حاصل مطلب
رقم فرمایا ہی اور حدیث صحیح ابوذر سے واضح ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ کو پرندونکی حرکت سے
ہم سمجھ جاتی تہے یعنی یہ کہ اس امر کی بہی خبر فرمادی تہی افسوس کہ خانصاحب نی اس حدیث کی مطلب کو کسی
شرح سے بہی نہ دیکہا شرح شفا مین ملا علی قاری رحمہ نی اس حدیث کی معنی کیطرف ان الفاظ مین اشارہ کیا ہی

نقل کرتی تو اونپر الزام نہتہا) جب مدار ٹھہرانا غلط محض ہوا تو شرح لفظ علما یعنی حکما نقل نکرنی میں بہی الزام نہین ہی پھر یہ **راندیری** کا کہنا کہ (لفظ حکما چھوڑنیکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہی اور یہی وجہ غلط بیانی کاہی اب مین مجمع البحار سی اس حدیث کی معنی نقل کرتا ہون الخ) جب چھوڑنیکی کوئی وجہ **راندیری صاحب** کا اقرار ہی تو اس سی واضح ہی کہ چھوڑنیکی یہ وجہ بہی نہین کہ چھوڑنی مین چھوڑنیوالی کا کچھ فائدہ ہو کہ وہ ذکر کرنی مین فوت ہوتا ہوا اور یہ وجہ بہی نہین کہ **راندیری** کو چھوڑنا مضر ہو پھر یہ مفت کی گریہ وزاری **راندیری** کی کیسی اگر بالفرض وہ نقل جو **راندیری صاحب** کی پاس روانہ ہوئی ہی اوسمین لفظ حکماً رہگیا ہو سہو کاتب سی تو جب چھوڑنیکی کوئی وجہ نہونا **راندیری** کا اقرار ہی تو جان لیا ہوتا کہ جب بلا وجہ کوئی فعل و ترک نہین ہوتا ہی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہی اور اگر اس ترک کی کوئی وجہ نہین تو فقط سہو کاتب سی رہگیا اور اگر اون وجہ مفیدہ مضرہ مین سی کوئی وجہ ہی تو یہ قول **راندیری** کا کوئی وجہ نہین غلط محض ہوا جاتا ہی پھر مجمع البحار سی جو معنی نقل کئی اور الفاظ حدیث کی معنی کا فہم کا مدار لفظ حکما کی ذکر کرنیکو **راندیری** نی ٹھہرایا اور لفظ حکما جو علما کی شرح مین ہی مجمع البحار مین موجود نہین جب مدار فہم معنی الفاظ حدیث مجمع البحار مین موجود نہین تو بغیر اوسکی مدار فہم الفاظ حدیث کی **راندیری** کیونکر مجمع البحار سی یعنی الفاظ حدیث سمجھہ سکتی ہین یا **راندیری** یہ کہین کہ لفظ حکما ذکر کرنا مدار نہین ہی پھر یہ **راندیری** کی قول مین تناقض ثبت جہالت نہوگا تو اور کیا ہوگا **راندیری صاحب** نی جو یہ کہا کہ (خانصاحب سی پوچہتا ہون کہ اس امر سی ہی خبر دی تہی اسکی کیا مطلب ہی کہ کس امر کی خبر دی تہی واضح بیان فرمائی) اسکا مطلب ظاہر ہی کہ جو جو امور حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زمانہ مین موجود نہ تہی اور بعد کو موجود ہوئی اور ہونگی اونمین جو جو زمانہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ مین پائی گئی اوس ہر امر کو دیکہکر ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ جان لیتی تہی کہ اسکی بہی خبر آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی دیدی تہی اون امور مین پرندگان وافعال وحرکات پرندگان بہی داخل ہین ایسی پرندگان جو آپکی زمانہ مین موجود نہ تہی اور پرندگان کی وہ حرکات وافعال جو آپکی زمانہ مین نہ تہی اگر یہ مراد نہو اور پرندگان معمولی اور اونکی افعال وحرکات معمولی مراد ہون تو اونکی خبر دینی مین نہ معجزہ نہ علم غیب کا ثبوت اور نہ کوئی دوسرا فائدہ اور پرندگان کی مثال دینی سی ایک مبالغہ خیال کیا جاتا ہی کہ زمین مین جو امور غیبیہ ہین اونکی بہی خبر دی اور آسمان کیطرف پرواز کرنیوالونکی بہی اور اونکی افعال وحرکات کی بہی جسکی طرف اکثر خیال نہین کیا جاتا ہی اونکی بہی خبر فرمادی تہی وہ تمام ہم دیکہکر جان لیتی ہین کہ ایسی جانور غیر معمولی اگرچہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ

وہ بھی اس جگہ خبر غیب ہی مراد لیتی ہین پس مجمع البحار کی عبارت نقل کرنا اور ملا علی قاری رح کی قول الاذکیۃ ثبت
منہ علما ای حکما اجمالیا او تفصیلیا مین اشارہ طرف اخیر معنی صاحب مجمع البحار کی بتانا جہالت و سفاہت
ہی علامہ علی قاری رح کی کلام مین کوئی قرینہ ایسا موجود ہونا ہرگز مسلم نہین کہ جس سی اشارہ فقط حلت و حرمت
و نحوہما کیطرف معلوم ہو علامہ کا کلام عام ہی کیونکہ حکما سی عموم مفہوم ہی خواہ حکم شرعی ہو خواہ خبر غیبی ہو قع
معجزات مین خبر غیبی سوای حکم شرعی کی مناسب ہی تو اس محل مین یہی مراد ہی اور صاحب مجمع البحار کو اس سی حکم
شرعی حلت و حرمت و نحوہما کا اثبات اور فعل جاہلیت زجر طیر کی نفی مقصود ہی **راندیری صاحب** نی
مجمع البحار کی آخر یہ عبارت اور خص ان یتعاطوا زجر الطیر کفعل الجاھلیۃ کو اوڑا دیا ہی ولم یرد
ان فیہ علما سواہ پر خاتمہ کر دیا تاکہ نفی علم غیب اس حدیث ابی ذر سی ثابت ہو اور لم یرد سی دھوکہ عوام
کہا دین کہ خبر غیب اس حدیث سی ثابت نہین ہی **راندیری صاحب** خود خیانت کرتی ہین اور دوسروں پر
اتہام خیانت و ترک کا لگاتی ہین حضرت **راندیری صاحب** لم یرد حکما سواہ سی مراد اسی قسم کا حکم
مانند زجر طیر جو فعل جاہلیت تہا اوسکی نفی ہونا کیون جایز نہین ہی یا لم یرد حکما سواہ سی یہ مراد کہ صراحۃً
اس سی دوسرا حکم ثابت نہین آپکو لینا کیون جایز نہین ہی اس سی خبر غیبی کی اشارۃً و استنباطا کی ثبوت کی نفی
صاحب مجمع البحار کی نزدیک ہونا مسلم نہین ہی آپ مدعی ہین تو اقامت برہان کیجئے **راندیری صاحب** نی
یہ جو کہا کہ (لفظ حکما کو نقل نہین کیا حالانکہ الفاظ حدیث کی سمجھنے کا مدار اسی پر تہا) نقل نہ کرنا ہم تسلیم نہین
کر سکتی جبتک وہ نقل جو **راندیری صاحب** کو روانہ کی ہوئی تہی اوسکو نہ دیکہا جائے کیونکہ بیان
اصل ہماری ہاتہ کی اور اوسکی نقل دوسری کی ہاتہ کی موجود ہی دونون مین لفظ حکما موجود ہی پھر حکماً لفظ علماً
کی تفسیر ہونا اور معنی حکما علما سی سمجہنا ابہی معلوم ہو چکا ہی الفاظ حدیث کی معنی سمجہنی کا مدار حکما کی لفظ کو ٹھہرانا
غلط محض ہی کیا علماً سی حکما نہین سمجہا جاتا اور بغیر ذکر لفظ حکما الفاظ حدیث کی معنی نہین سمجہی جاتی ہین
اگر سمجہی جاتی ہین تو مدار ٹھہرانا غلط محض ہوا اور بغیر ذکر لفظ حکما معنی نہین سمجہی جاتی تو کیا آپکی صاحب
مجمع البحار معنی الفاظ حدیث نہین سمجہی کیونکہ اونکی عبارت مین بہی تو لفظ حکما نہین ہی کسی سی اونھون نی
لفظ حکما نقل نہین کیا **راندیری** کی قول کی موافق وہ بہی معنی الفاظ نہ سمجہی یا یہ مطلب کہ خود **راندیری**
نہین سمجہہ سکتی ہین دوسری تو سمجہہ سکتی ہین تو **راندیری** کا نہ سمجہنا دوسروں پر حجت کب ہو سکتا ہی الغرض معنی
الفاظ حدیث سمجہنی کا مدار علماً کی تفسیر حکماً ٹھہرانا غلط محض ہی اور مدار ٹھہرانی پر جب یہ متفرع ہی کہ اگر شرح

محمد بن الحنفیۃ وبنی عمی عبداللہ بن عباس وقثم والفضل فوقعت جرادۃ فاخذھا عبداللہ بن عباس فقال للحسین تعلم ما مکتوب علی جناح الجرادۃ فقال سألت ابی فقال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی علی جناح الجرادۃ مکتوب انی انا اللہ لا الہ الا انا رب الجرادۃ ورازقہا اذا شئت بعثتہا رزقا لقوم وان شئت علی قوم بلاء فقال ابن عباس ھذا واللہ من مکنون العلم

پہلی حدیث ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو بکریاں اپنی سینگوں سے لڑیں یعنی ایک بکری نے دوسری کو سینگ ماری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ابوذر تو جانتا ہے کہ کس بارہ میں یہ بکریں سینگوں سے لڑیں ہیں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کی کہ میں نہیں جانتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور قریب ہے کہ فیصلہ کریگا درمیان ان دونوں کے اسکے بعد ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چھوڑا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ نہیں دونوں بازو مارتا ہے کوئی پرندہ آسمانمیں مگر یاد دلا دیتا ہے اور سمجھا دیتا ہے وہ پرندہ یا اوسکا بازو مارنا ہمکو علم کو اوپر گذر چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں مقادیر و تدابیر و مراد امر الٰہی جو مخلوق میں جاری ہیں اوسکا علم بھی دیا گیا اور ایسے موقع میں کہ جہاں صریف اقلام آپ سنتے تھے اسی علم کے حصول کیواسطے آپ قایم کئے گئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس سبب سے دو بکریوں نے سینگ ماری تھی اوسکا بھی علم آپکو تھا اگرچہ اس حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ میں اوسکا ذکر نہیں اور اوس سبب کے جانتے کو اللہ تعالیٰ کیطرف رد کیا ہے لیکن اسکے بعد ابوذر رض کا یہ فرمانا کہ پرندہ کو بازو مارنیسے ہمکو علم یاد آجاتا ہے اس سے بھی یہ دلالت کرتا ہے کہ پرندوں کے اسباب تحریک کا علم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو رو برو بیان فرمایا ہے ورنہ بکریوں کے سینگ مارنیکی باری کے بعد ابوذر رض کو اس ذکر کرنیکو کچھ تعلق نہیں ہے اور محل معجزات وغیرہ دانی میں ذکر کرنا ماتن قاضی عیاض کا بھی شفا میں اور شارح علامہ قاری کا اوسکو تسلیم کرنا اور کسیطرح انکار نکرنا اس سے بھی یہ دلالت کرتا ہے کہ یہانسے اسباب تحریک جانوران جو دوسرونکے حواس و بداہت عقل سے غائب ہیں وہی مراد ہیں نہ فقط احکام شرعیہ حلت و حرمت و کیفیت ذبح جانوروں کیونکہ ایسے امور کو علمانے معجزات وغیرہ دانی میں نہیں شمار کیا اور دوسری حدیث میں جو لوح یعنی ٹڈی کا یہ علم فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اوسکے بازو پر انی انا اللہ لا الہ الا انا رب الجرادۃ الخ لکھا ہوا ہے الخ ہے اور یہ بھی اوسپر لکھی ہونے سے ثابت ہے کہ ٹڈی کو آنکھ ہو سبب میں ایک رزق واسطے کسی قوم کو اور ایک بلا واسطے کسی قوم کے اور ابن عباسؓ کے قول سے واضح ہے کہ یہ مکنون علم سے ہے پس اس

نے یا کسی دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ مین پایا جانا ذکر نہ فرمایا لیکن ذکر نفرمانے سے نہ پایا جانا لازم نہین آتا اور نہ یہ لازم آتا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خبر نتہی اور نہ یہ لازم آتا ہے کہ آپنے خبر نہ دی بعض ایسے جانورون غیر معمولی اور اونکے ایسے افعال و حرکات غیر معمولیہ کا حدیث نبوی مین ذکر آیا ہے مشکوٰۃ شریف اور اوسکی شرح مرقاۃ جلد پانچوین صفحہ ۱۹۹ مین ہے (فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت) ای طیرا اعناقہا فی الطول والکبر کاعناق البخت (فتحملہم) ای تلک الطیر (فتطرحہم) حیث شاء من البحار او مما وراء معمورۃ الدنیا او خلف جبال القاف او الی عالم الاعدام والافناء اس حدیث نبوی مین خبر ایسے جانورونکی ہے جو آپکے زمانہ مین معدوم تھے اور اونکے ایسے افعال و حرکات غیر معمولی کی خبر غیب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی ہے جو مسلمان اوس زمانہ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہونگے اور ایسے جانورونسے اور اونکے افعال و حرکات سے خبردار ہونگے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس حدیث سے بھی واقف ہونگے تو وہ جان لینگے کہ اس امر کی بھی خبر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی ہے ایسی ہی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ مین کسی دوسری قسم کے جانور اور اونکے حرکات و افعال جدیدہ جنکی خبر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیدی تھی پائی گئی ہون اور انکا حال اجمالا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگرچہ اونکو تفصیلا معلوم ہوا اوپر بحوالہ مختصر تذکرہ قرطبی مذکور ہوچکا ہے کہ صحابہ کو بھی کوائن قیامت کا علم تھا اوسکو اونھون نے شائع نہ فرمایا جیسے کہ احادیث احکام و شرایع کو شائع فرمایا ہے پس حضرت ابوذر و دیگر صحابہ کے بیان و شائع نہ فرمانے سے یہ لازم نہین آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیع امور غیبیہ ما کان و ما یکون الی یوم القیمۃ کو نہ سنا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع امور غیبیہ کا حال نہین فرمایا اور رانا یری صاحب نے لکھا ہے کہ یہ حکم جانور یعنی خبر غیب جو حدیث مشکوٰۃ شریف سے ثابت ہوئی سوا ہے اوس حکم جانورونکے جو مجمع البحار مین حلت و حرمت و کیفیت ذبح ذکر کیا ہے در منثور جلد تیسری صفحہ ۱ مین ہے اخرج ابن جریر عن ابی ذر قال انتطحت شاتان عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لی یا اباذر اتدری فیما انتطحتا قلت لا قال لکن اللہ یدری سیقضی بینہما قال ابوذر لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یقلب طائر جناحیہ فی السماء الا ذکرنا منہ علما اور اوسی جلد کے صفحہ ۱ مین ہے اخرج الطبرانی واسمٰعیل بن عبد الغافر الفارسی فی الاربعین والبیہقی عن الحسن بن علی قال کنا علی مائدۃ انا واخی

ف ۱۱ راندیری کا اپنی جہالت سے روح البیان کی دونون عبارتون مین تعارض پیدا کرنا

ہوتی ہے لیکن بلحاظ قرینہ وہان تعمیم مقصود نہین ہوتی ایسا ہی عبارت روح البیان وکذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الملکوتیۃ کو سمجہین **اقول** وباللہ التوفیق تفسیر روح البیان کی عبارت سے پہلے **راقم** نے اپنے فتوے اولی مین یہ لکہا تہا کہ (اور **عینی شرح بخاری** کی جلد سابع صفحہ ۱۲۱ مین ہے والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا وفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائہا الی انتہائہا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف وقد اعطی جوامع الکلم مع ذلک اس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو احوال جمیع مخلوقات ابتدا سے انتہا تک کا علم تہا اور یہ تمام مخلوقات کے احوال ایک مجلس مین بیان کر دینا معجزہ تہا اور عینی مذکور کی جلد گیارہوین صفحہ ۹ مین ہے مطابقتہ للترجمۃ توخذ من قولہ ما ترک فیہا شیئا ای من الامور المقدرۃ من الکائنات اس سے بہی تمام امور مقدرہ کائنات کا علم آپکو ہونا ثابت ہے پس اس سے اور بہی قسم کے امور سے واضح ہے کہ جزئیات ما یکون وما کان کو بہی آپ جانتے تہے) اس لکہنے کے بعد **راقم** نے یہ لکہا تہا (تفسیر روح البیان کی جلد سادس صفحہ ۲۴ مطبوع مصر مین ہے وکذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الغیبیۃ الملکوتیۃ کما جاء فی حدیث اختصام الملائکۃ انہ قال فوضع کفہ علی کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمت علم الاولین والآخرین وفی روایۃ علم ما کان وما سیکون انتہی اس سے ثابت ہے کہ جمیع مغیبات ملکوتیہ کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تہا اور آپ فرماتے ہین کہ مجکو علم اولین وآخرین کا دیا گیا اور ایک روایت مین ہے کہ علم ما کان وما سیکون مجکو دیا گیا) **راندیری صاحب** نے عینی کی دونون عبارتون کو اپنے مدعی فاسد کے مخالف دیکہکر چہوڑ دیا اگر ان عبارتون کو باقی رکہتے تو اونکی ساری تقریر پر تزویر کا قلع قمع ہو جاتا **راندیری صاحب** کو تو عوام کالہوام اپنے معتقدونکے دلونمین یہ وسوسہ اندازی مقصود تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع احوال مخلوقات کا علم نہ تہا اور عبارت عینی سے اوسکا صراحۃ ثبوت تہا تو اسواسطے اوسکو اڑا دیا یہ ہٹ دہرمی اور خیانت فی الدین اور دیدہ دانستہ حق پوشی وضلال واضلال نہین تو اور کیا ہے دوسری عبارت تو نین حیلہ وبہانہ کر کے جمیع ما کان وما یکون کے علم کا انکار کیا اور جہانتک ممکن ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی غیب دانی کی تنقیص کی لیکن عبارت عینی مین کچہ نہ بن آئی تو اوسمین یہی خیانت کر دکہائی کہ اوسکو چہوڑ دیا اور اوسکے جواب سے پشت دکہائی کیا **راندیری صاحب** اسی کا نام دینداری ہے اور آپکو اساتذہ سے آپکو یہی میراث ملی ہے پہر **راندیری صاحب** کی ابلہ فریبی دیکہنا چاہیے تفسیر روح البیان جلد سادس صفحہ ۲۴ کی عبارت

دوسری حدیث سے سبب حرکت جانور کا جاننا بھی معلوم ہوا پس یہ دلیل ہے اسپر کہ اسباب حرکات جانوروں کی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے اور صحابہ اور اہلبیت رضی اللہ تعالی عنہم کو بھی بتلاتے تھے گو انھوں نے شائع نکیے اب **راندیری صاحب** آپ ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیے کہ یہ غلط بیانی اور غلط فہمی آپکی ثابت ہے یا نہیں اور نیز یہ عبارت مجمع البحار نے آپکو کچھ فائدہ نہ دیا اب آپ اپنے حال پر افسوس کیجیے کہ آپ کسی عالم کی صحبت میں رہتے تو موقع ومحل کلام کو پہچانتے اور ایسی غلط بیانی اور غلط فہمی کے گرداب میں نہ پھنستے آپنے کہا تہا واضح بیان کیجیے تو راقم سے اس حالت بیماری میں اسیقدر وضاحت ہوسکی آپنے اسقدر وضاحت بھی کبھی تمام عمر ایسے مسائل میں اپنے اساتذہ سے نسنی ہوگی آپکے اساتذہ اور آپکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایسی غیب دانی کی نفی کا بازار گرم ہے پھر اونسے یہ وضاحت کسطرح ممکن نفی ہر جاہل کرسکتا ہے لیکن اثبات ہر ایک کا کام نہیں ہے آپ جیسونکو تو اسکی تسلیم بھی مشکل کیونکہ فہم میں آنا مشکل پھر تسلیم کیسی اب سوا اسکے اور کیا کہا جاے کہ خدا تعالی آپکو انصاف اور فہم سلیم عطا فرماے اور انحضرت صلعم کے ایسے غیوب دانی کے انکار سے ہمکو اور آپکو اور دوسرے مسلمانوں تکو بچاے اور شبہات انکار کو آپ لوگونکے دل سے مٹاے اللہم آمین **قولہ** صاحب روح البیان تفسیر عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول سورۂ جن میں اسطرح فرماتے ہیں الا رسولا ارتضاہ واختارہ لاظہارہ علی بعض غیوبہ المتعلقۃ برسالتہ کما یعرب عنہ بیان من ارتضی بالرسول تعلقا اما لکونہ مبادی رسالتہ بان یکون معجزۃ دالۃ علی صحتہا واما لکونہ من ارکانہا واحکامہا کعامۃ التکالیف الشرعیۃ التی امر بہا المکلفون وکیفیات اعمالہم واجزیتہا المرتبۃ علیہا فی الآخرۃ وما یتوقف ھی علیہ من احوال الآخرۃ التی من جملتہا قیام الساعۃ والبعث وغیر ذلک من الامور الغیبیۃ التی بیانہا من وظائف الرسالۃ واما ما لا یتعلق بہا علی احد الوجہین من الغیوب التی من جملتہا وقت قیام الساعۃ فلا یظہر علیہ احدا ابدا اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ جلشانہ نے رسولونکو بعض غیوب پر اطلاع دی ہے اور بعض بھی وہی جو متعلق رسالت کے ہے اور جو متعلق رسالت کے نہیں ہے اوسکا علم نہیں دیا گیا ہے اور جلد سادس کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ پر آپکا علم محیط تھا اب دونوں باتوں میں کس بات کو صواب جانتے ہو بیان فرمادیں اگر دونوں عبارتوں میں تطبیق اسطرح دیجاے کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ سے وہ معلومات مراد ہیں جو متعلق رسالت کے تھے اور ان معلومات کے اعتبار سے آپکا علم محیط تھا تو دونوں عبارت ٹھیک ہوجاینگی جناب من میں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ شراح نے بعض مقام میں ایسے الفاظ بیان کیے کہ بظاہر تعمیم معلوم

مذکورہ سے بعض ہی مراد ہون پس تفسیر روح البیان کی عبارت سے یہ مراد لینا **راندیری** کا کہ جمیع معلومات ملکوتیہ مراد نہیں ہین بلکہ بعض ہی مراد ہین ہرگز قابل التفات نہین ہان **راندیری** یہ ثابت کردین کہ جمیع معلومات ملکوتیہ سے دہات ممکنہ و مستحیلات و ماترتب علیہا کو بھی شامل ہین ورنہ خرط القتاد **قولہ** ایضاً صاحب روح البیان نے اپنی عبارت مذکورہ کی دلیل حدیث اختصام الملائکہ سے نقل کی جسمین یہ وارد ہوا ہے فعلمت علم الاولین والآخرین وفی روایۃ علم ما کان وما سیکون اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم ما کان وسیکون معنی مین علم الاولین والآخرین کی ہے کیونکہ ایک سے روایت دوسری روایت کی بیان ہوتی ہے اور فعلمت علم الاولین والآخرین کے معنے تو یہی ہین کہ اگلون اور پچھلونکا علم مین نے جان لیا فعلمت علم ما کان وسیکون کے معنے بھی یہی ہونگے اور جب فعلمت علم الاولین والآخرین سے یہی تعمیم نہین سمجھی جاتی تو فعلمت ما کان وسیکون سے بھی تعمیم نہین سمجھی جائیگی پھر اگر روح البیان کی مذکور عبارت سے تعمیم لیجاوے تو ایک تو یہ کہ دلیل اور مدلول مین مطابقت نہوگی دوسرا یہ کہ خود اونھین کی عبارت مین جو سورہ جن مین مرقوم ہے تناقض ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب** کو گمان ہے کہ کوئی ایسی ابلہ فریبیون کو جیسے **راندیری صاحب** کرتے ہین سمجھیگا نہین اور اہل علم بھی مانند اپنے دھوکا دیا تو نکر **راندیری** کے ابلہ فریبیون مین آجاوینگے حاشا وکلا بلکہ **راندیری** کی پردہ دری کردینگے اجی **راندیری صاحب** آپکا مذہب کیا ہے ذرہ فرمایئے تو آپ مذاہب اربعہ مین کس مذہب کی تقلید واجب جانتے ہین اگر کسیکی ہی نہین تو اوسکا اظہار کیجئے کہ اوسکے موافق آپسے کلام کیا جاوے اگر شافعی ہین اپنے زعم مین تو اوسکا ہی اظہار کیجئے تاکہ معلوم ہو کہ خاص کو تقدم عام پر مذہب شافعیہ ہے اسلئے آپ ما کان وما سیکون کے معنے فعلمت علم الاولین والآخرین کرتے ہین اور عام پر خاص کو مقدم جانکر خاص کے معنے مین عام ما کان وما سیکون کو لیتے اگر اوسکا مذہب حنفی کا ہے تو امام ابو حنیفہ رح کا ظاہر مذہب یہی ہے کہ عام کو خاص پر ترجیح ہے چنانچہ **عینی شرح بخاری** جلد اول صفحہ ۹۳۵ مین ہے الظاہر من مذہب ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترجیح العام علی الخاص فی العمل بہ کما فی حریم بیر الناضح فانہ رجح قولہ علیہ السلام من حفر بیرا فلہ مما حولہا اربعون ذراعا علی الخاص الوارد فی بیر الناضح انہ ستون ذراعا ورجح قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخرجت الارض ففیہ العشر علی الخاص الوارد لقولہ لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ ونسخ الخاص بالعام اس سے واضح ہے کہ ہمارے امام ابو حنیفہ رح کا ظاہر مذہب ترجیح عام کی ہے خاص پر اور ہمارے امام صاحب نے اس حدیث عام کو کہ جو شخص کنوا کھودے خواہ اوسمین سے پانی کھینچنے کا ہو یا ہاتھ سے تو اوسکے واسطے گرداگرد اوس کنوے کے چالیس گز

بعد نقل ہر دو عبارت عینی شرح بخاری کی جسکو **راندیری** نے چھوڑ دیا ہے راقم نے نقل کی تہی **راندیری**
صاحب راقم کا قول جسمین عبارت روح البیان جلد سادس کی ہی نقل کرکے روح البیان کی اور عبارت
تحت آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول والی نقل کرکے یہ کہتے ہین کہ اس سے
واضح ہوتا ہے کہ اللہ جلشانہ نے رسولونکو بعض غیوب پر اطلاع دی ہے اور وہ بعض بھی وہی ہین جو متعلق رسالت
کے ہے اور جو متعلق رسالت کے نہین ہے اسکا علم نہین دیا گیا اور جلد سادس کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جمیع معلومات
غیبیہ ملکوتیہ پر آپکا علم ہے اب ان دونونمین سے کسکو صواب جانتے ہو بیان فرماوین الخ) اس قول **راندیری** سے
واضح ہے کہ تفسیر روح البیان کے دونون قول مین تناقض کا گمان فاسد اور فہم کاسد کرتے ہین اور دونونمین
سے ایک کے غلط ہونیکا خیال خام کرتے ہین یہ نہین جانتے کہ خیال پر اختلال **راندیری** کا ہی قصور ہے اور صاحب
تفسیر موصوف کی قولین مین ہرگز تناقض نہین ہے دونون صواب ہین کیون جایز نہین ہے کہ بعض غیوب متعلقہ
بالرسالہ سے مراد جمیع احوال مخلوقات وجمیع ماکان وما یکون مراد لئے ہون کیونکہ انکا علم معجزہ رسالت مین داخل
ہے جب انکا متعلقات رسالت سے ہونا واضح ہے اسیواسطے غیوب دانی کو معجزات شفا مین شمار کیا ہے اور جمیع احوال
مخلوقات سے ایک مجلس مین خبر دینے کو امر عظیم خرق عادات سے بتایا ہے چنانچہ عبارت عینی سے جو ابھی اوپر مذکور ہوئی
جسکو **راندیری** نے چھوڑ دیا ہے اور ایسی ہی عبارت بحوالہ فتح الباری وکرمانی وخیر جاری وقسطلانی وطیبی
ومرقاۃ اوپر گذر چکی ہے اوس سے ثابت ہے کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ سے بھی یہی جمیع احوال مخلوقات مبداء ومعاش ومعاد
مراد ہون اور یہ جمیع احوال مخلوقات مبدأ ومعاش ومعاد اون مخلوقات کلیات وجزئیات کے احوال مراد ہون جو عدم
سے وجود مین آچکے ہین اور قیامت تک بلکہ آخرت مین بھی عدم سے وجود مین آوینگے نہ معدومات ممکنہ کہ نہ کبھی وجود مین
آئی ہین اور نہ آئینگی اور نہ مستحیلات اور جو اون مستحیلات پر بعد فرض وجود کے مترتب ہون اور یہ جمیع احوال مخلوقات
جو موجود ہو چکے ہین اور موجود ہونگے بہ نسبت جمیع احوال مخلوقات مذکورہ مع معدومات مذکورہ ومستحیلات وما یترتب
علیہا کے بعض ہین پس یہی احوال جمیع مخلوقات مذکورہ بلالحاظ معیت ممکنات معدومہ ومستحیلات وما یترتب علیہا کے
جمیع ہین اور بلحاظ معیت مذکورہ بعض ہین پس من وجہ جمیع اور من وجہ بعض ہوے پس قولین صاحب
روح البیان مین تناقض ہرگز نہین ہے اور دونون قول صواب ہین اور **راندیری** کی تطبیق غیر محتاج الیہ
ہے اور **راندیری** کا اپنی تطبیق مخترع مین تطبیق کو منحصر جاننا سفاہت ہے اور یہان کوئی قرینہ ایسا موجود
ہونا مسلم نہین کہ جمیع احوال مخلوقات جو وجود مین آچکے ہین اور آوینگے وہ مراد نہ ہون اور قرینہ سے ان جمیع احوال

کا عموم پر ادلی ہی پس ایسی ہی فعلمت علم الاولین والآخرین کا نہ بیان روایت ماکان وما سیکون کا
ہو سکتا ہی اور نہ مخصص ہیں رانڈیری صاحب کی سفاہت وجہالت واضح ہی اگر اس تحقیق وتقریر
سی رانڈیری صاحب واقف ہین اور پھر ایسا کہا اور بروایت فعلمت علم الاولین والآخرین کو
بیان روایت ماکان وما سیکون کا ٹھہرادیا تو یہ دیدہ ودانستہ کتمان حق وابلہ فریبی ہی فعلمت ماکان وما سیکون
کی تعمیم بلاشبہ باقی ہی نہ اوس سی مراد فقط علم الاولین والآخرین ہی اور نہ علم الاولین والآخرین اوسکا مخصص ہی
اور صاحب تفسیر روح البیان کی دونون قول مین تناقض نہونا اول ہم بیان کر چکی رفع تناقض کیواسطی
اختلاف حیثیات کافی ہی اور صاحب تفسیر روح البیان کی دلیل مدلول مین عدم تطابق کا ادعا جو رانڈیری
ذکر کیا ہی وہ بہی یا سفاہت ہی یا دیدہ ودانستہ ابلہ فریبی ہی عدم تطابق بین الدلیل والمدلول ذکر کیا ہوتا تو اوسکا
جواب بالتفصیل انشاء اللہ تعالی دیا جاتا اب فقط اسیقدر بیان کافی ہی کہ صاحب تفسیر روح البیان دونون
روایتون فعلمت علم الاولین والآخرین و روایت ماکان وما سیکون سی دلیل پکڑنی یعنی فعلمت
علم الاولین والآخرین جمیع معلومات ملکوتیہ کو شامل ہی کیونکہ اولین مین ملکوت بہی شامل ہین اونکو خارج ماننا
بلا دلیل کی جہالت وحماقت ہی پس اونکی جمیع معلومات کا علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہونا ثابت ہی اگر کسی کے
فہم اسکی سمجھنی سی قاصر ہو تو دوسری روایت مین ماکان وما سیکون موجود ہی جسکا عموم جمیع معلومات ملکوتیہ
کو شامل ہی اب عدم تطابق بین الدلیل والمدلول کسطرح ہی رانڈیری اپنی فہم سقیم مین کچہ اور معنی قرار دین
جس سی عدم تطابق بین الدلیل والمدلول کا وہم اونکو ہو تو رانڈیری کی فہم سقیم کا قصور ہی اونکو اپنی فہم کا
علاج کرانا ضرور ہی **قولہ** ایضا صحابہ اپنی حقین فرماتی ہین کہ ہمکو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی علم الاولین
والآخرین سکہلایا پس اگر فعلمت علم الاولین والآخرین سی تعمیم مراد لیجائی تو لازم آتا ہی کہ صحابہ کو بہی جمیع
جزئیات ماکان وما سیکون کا علم تہا حالانکہ اسکا قائل کوئی نہین ہی **اقول** وباللہ التوفیق اوپر مختصر تذکرہ
قرطبی سی منقول ہو چکا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو بہی علم کونی تہا لیکن اونہون نی اوسکو شائع نہین
کیا پس رانڈیری کا قول کہ (اسکا قائل کوئی نہین) سراسر نادانی یا دیدہ ودانستہ حق پوشی وابلہ فریبی ہی
اور اسباب حرکات جانوران حدیث ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بہی اوپر مذکور ہو چکا ہی پس قول رانڈیری
باطل ہی اور ابلہ فریبی ہی **قولہ** وایضا کذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الخ اس عبارت کو روح البیان
مین تاویلات نجمیہ سی نقل کی ہی اور اوسکے قبل کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ علم شب معراج مین آنحضرت

زمین ہی ترجیح دی حدیث خاص کو جو اوس کنوین کی حق مین وارد ہی کہ جس سی اونٹنی سی پانی کھینچا جاتا ہی اور اوسکے
واسطی ساٹھ گز زمین گرداگرد کی فرمائی ہی ہمارے امام صاحب نی یہ نہ کیا کہ حدیث و روایت عام سی بہی وہی مراد لیا
ہو جو خاص مین وارد ہی ایسی ہی حدیث نبوی عام کو کہ جو زمین نکالی اور اوس سی پیدا ہو اوسمین دسوان حصہ
ہی اسکو ترجیح دی ہی حدیث خاص پر کہ پانچ وسق سی کم مین صدقہ نہین ہی اور حدیث ما اخرجت الارض
مین لفظ ما عام ہی اوس سی ہماری امام صاحب نی پانچ وسق یا اوسکا مافوق مراد نہ لیا پس ایسی ہی روایت ماکان
وما سیکون مین کلمہ ما عام ہی اوس سی مراد علم اولین و آخرین ہی مراد لینا اور عام کا بیان خاص قرار دینا اندیری
کا خلاف ظاہر مذہب امام ابی حنیفہ رح کی کرنا ہی اور ادعا تقلید امام ابی حنیفہ رح کی خلاف ہی اور یہ کہنا اندیری
کا کہ (ایک روایت دوسری روایت کی بیان ہوتی ہی) یا توجہات سی صادر ہوا ہی کہ اتنا ہی معلوم نہین کہ ایک
روایت دوسری روایت کا بیان ہونا علی العموم نہین بلکہ جسکا بیان واقع ہوتی ہی وہ مجمل ہو جب بیان واقع
ہوتی ہی اور عام مجمل نہین ہوتا ہی اسیواسطی روایت ما اخرجت الارض کا بیان روایت لیس فیما دون خمسۃ
اوسق صدقۃ کو ہمارے امام ابو حنیفہ رح نی نہین ڈالا ہی عینی شرح بخاری جلد رابع صفحہ ٢٢٤ مین ہی
بظاہر الحدیث المذکور اخذ ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ لانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لم یقدر
فیہ مقدارا فدل علی وجوب الزکوۃ فی کل ما یخرج من الارض قل او کثر فان قلت ہذا الحدیث
مجمل یفسرہ قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ قلت لا نسلم
انہ مجمل فان المجمل ما لا یعرف المراد بصیغتہ الا بالتامل و لا بغیرہ وہذا الحدیث (ای حدیث
فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر الحدیث) عام فان کلمۃ ما من الفاظ العموم
فان قلت سلمنا انہ عام ولکن الحدیث المذکور خصصہ قلت اجراء العام علی عمومہ اولی من
التخصیص لان فیہ اخراج ما تناولہ العام ان یکون مرادا ولو صح ہذا الحدیث ان یکون
مخصصا او مفسرا لحدیث لصح حدیث ماعز ان یکون مخصصا او مفسرا لحدیث انیس فی
الاقرار بالزنا الخ اس سی واضح ہی کہ حدیث نبوی فیما سقت السماء والعیون جو بخاری مین ہی اسمین
کلمہ ما عام ہی یہی دلیل امام ابی حنیفہ رح کی ہی (جیسی ما اخرجت الارض دلیل امام صاحب رح کی ہی)
اس حدیث عام کی حدیث خاص لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ نہ تفسیر ہو سکتی ہی اسلئے کہ حدیث
سابق مجمل نہین ہی عام ہی تفسیر و بیان مجمل کا واقع ہوتا ہی نہ عام کا اور نہ مخصص ہو سکتی ہی اسلئے کہ اجراء عام

اور اسی شرح شفار جلد ثانی صفحہ ۳۲۹ کی عبارت اوپر گذری ہے اور اوسمین کی ہی تھوڑی عبارت پھر یاد دہانی کو نقل کیجاتی ہے **علامہ علی قاری** رح فرماتے ہین وعندی انہ علیہ السلام اصاب فی ذلک الظن ولو ثبتوا علی کلامہ لفاقوا فی الفن ولارتفع عنہم کلفۃ المعالجۃ فانما وقع التغیر بحسب جریان العادۃ الا ترے ان من تعود باکل شی او شربہ یتفقدہ فی وقتہ اذا لم یجدہ یتغیر عن حالہ فلو صبروا علی نقصان سنۃ او سنتین لرجع النخیل الی حالہ الاول وربما کان یزید علی قدرہ المعول اہ پس تلقیح نخل کو اس امر کی دلیل بنانا **رانڈیری** کا کہ آپکو اسکی خبر نہ تہی اور جمیع معلومات کے احاطہ کی یہ نقیض ہے سفاہت یا ابلہ فریبی نہین تو اور کیا ہے اور آپ جانتے تہے کہ بغیر تلقیح ہی نخل مین پہل آویگا لیکن آپ شروط بتحمل و صبر برس دو برس آنا پہل آنا جانتے تہے عدم وجود شرط کے سبب سے ایسا ہوا اللہ قرآن مین فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان اور فرماتا ہے ادعونی استجب لکم پہر بہت سے امور کی دعا کیجاتی ہے قبول نہین ہوتی تو نعوذ باللہ من ذلک کیا **رانڈیری صاحب** کہین کہ یہ آیتین مین فرمانا حق و صدق نہین ہے حق و صدق ہوتا تو اوسکی نقیض عدم قبولیت دعا کیون واقع ہوتی ہم تو یہان ہی کہینگے کہ بسبب عدم وجود شرط کے دعا قبول نہین ہوتی ہے اور قرآن مین قبولیت جو فرمائی ہے وہ مشروط بشرط ہے پس ایسی ہی ہم تلقیح مین کہتے ہین ایسے ہی عقد حضرت عائشہ رض گم ہو جانیکے بارہ مین ہی ہم کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہے کہ وہان خاموش رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بخانہ والونکا سا معاملہ کرنا کسی مصلحت کیواسطے ہو ظاہر نکرنا مستلزم عدم علم کو نہین ہے اگر ادعائے استلزام کا ہو تو استلزام دلیل سے ثابت کیجئے اور جواز مذکور کے رفع پر اقامت برہان کیجئے اور یہ ہی اوپر مدارج سے گذر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض علوم ایسے دئے گئے شب معراج مین کہ اونکو پوشیدہ کرنیکا حکم کیا گیا اور بعض ایسے کہ اوسکو پوشیدہ کرنے اور ظاہر کرنیکا اختیار دیا گیا اور بعض ایسے کہ اونکے اظہار کا امر فرمایا پس جایز ہے کہ علم عقد کا اول دو قسمون علم سے ہو پس بمقتضائے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال جب حدیث عقد جسکو میانجی **رانڈیری صاحب** نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احاطہ جمیع معلومات کا نقیض بنایا ہے ایسے احتمالات سے خالی نہین تو اوس سے عدم احاطہ جمیع معلومات پر استدلال اور نقیضیت کا دعوی باطل ہوا اور اس عقد گم جانے اور آپکی خاموش رہنے و معاملہ بخانہ والونکا سا کرنے مین کہ صحابہ رض کو طلب کیواسطے عقد کے بہیجا یہ برکت و مصلحت ظاہر ہوئی کہ آیت تیمم نازل ہوگئی جسمین مسلمانونکے واسطے آجتک آرام ہو گیا اسی حدیث عقد والی مین ہے قال اسید بن الحضیر ما ھی باول برکتکم یا آل ابی بکر قال فبعثنا البعیر الذی کنت

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تہا اور اسقدر تو ہر ذی العلم جانتا ہے کہ معراج مکہ شریف مین ہوئی تہی تو لازم آیا کہ بعد معراج کے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط جمیع معلومات غیبیہ کو تہا حالانکہ اسکے نقیض حدیث تلقیح تمر کہ جسمین آخر فرمایا انتم اعلم بامر دنیاکم اور حدیث بخاری شریف کہ جسمین یہ بیان ہوا کہ بیدا مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا عقد گم ہو گیا تہا اور اوسکی تلاش کیواسطے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے وقت ٹھہرایا اور آخر مین وہ عقد اونٹ کے نیچے تہا اور آیت کریمہ لاتعلمہم نحن نعلمہم وغیرہ موجود ہے پس اگر جمیع معلومات پر آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط ہوتا اور یہ موجبہ کلیہ صحیح ہوتا تو اوسکی نقیض سالبہ جزئیہ صادق نہین آتی حالانکہ صادق آرہی ہے کما مر **اقول** وباللہ التوفیق ہان میانجی **رانديری** آپ جیسے دیہاتیون کو علم ہو اور صاحب تفسیر روح البیان اور صاحب تاویلات نجمیہ کو علم نہین اور جن شبہات ضعیفہ کو آپنے اولہ قویہ عدم احاطہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بجمیع المعلومات ٹھہرایا ہے اونکا جواب بہلا صاحب روح البیان وصاحب تاویلات نجمیہ کہان جانتے تہے کیونکہ اونہون نے دیوبند وگنگوہ مین طالبعلمی کی تھی اور نہ رانديرکے باشندہ تہے یا اہل اسلام جہان علوم کی کثرت ہے وہان کی تہی اونکو فہم آپکے جیسی کہان تہے یہ فہم بغیر طالبعلمی دیوبند اور گنگوہ اور بغیر توطن رانديرکی کہان ہوسکتی ہے یہ فضل اللہ تعالی کا آپ ہی پر ہوا ہے وہ تو اس سے محروم ہی رہے اسی سبب سے میان **رانديری** اونکے منہ آتے ہین اور اونکے مقابلہ مین یہ منہ زوری کرتے ہین کبہی اونکی دلیل ومدلول مین عدم مطابقت بتاتے ہین کبہی اونکے قول مین تناقض بتاتے ہین کبہی اونکے قول کو مناقض قرآن وحدیث ٹھہراتے ہین فی الواقع دیکہو تو سوائے سفاہت یا دیدہ ودانستہ حقپوشی و ابلہ فریبی کی اور کچہ نہین ہے عدم مطابقت دلیل ومدلول مین اور تناقض بتانیمین تو میانجی **رانديری** کی جہالت وسفاہت یا حق پوشی ودیدہ ودانستہ وابلہ فریبی کا اظہار ہو چکا اب اونکے قول کو مناقض حدیث وقرآن فرماتے ہین اسمین میانجی صاحب کی سفاہت یا ابلہ فریبی دیکہنا چاہیے **رانديری صاحب** جو یہہ درفشانی کرتے ہین کہ (تو لازم آیا کہ بعد معراج کے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط جمیع معلومات غیبیہ کو تہا حالانکہ اسکی نقیض حدیث تلقیح تمر الخ) ہان **رانديری صاحب** تلقیح نخل مین ہی موافق فرمانے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہی ہوتا بشرطیکہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم امتثال امر کرتے اور ایک دو برس تحمل کرتے تو موونت ومحنت تلقیح سے سبکدوش ہو جاتے شرح شفاء جلد اول صفحہ ۲۲ کی عبارت اوپر گذری ہے اوسمین سے تہوڑی پہر نقل کیجاتی ہے ولو امتثلوا وتحملوا فی سنۃ او سنتین لکفوا امر ھذہ المحنۃ

آپنا جز خدا عزوجل نشناسد فافہم وباللہ التوفیق اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۵ مین ہو والا فمقام
لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل معلوم لنبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اذ فیہ اشارۃ الی تمکینہ فی وقت کشوف المشاہدۃ واستغراقہ فی بحر الوحدۃ حیث لا یبقی اثر البشریۃ
والکونین وھذا المحل استقامتہ فی مشھد التمکین الذی اخبر اللہ عنہ بقولہ فکان قاب قوسین او
ادنی ولیس ھناک مقام جبریل وجمیع الکروبیین ولا مقام الصفی والخلیل ومن دونھم من الانبیاء
وکان اکثر اوقاتہ کذلک لکن یردہ الی تادیب امتہ فی بعض الاوقات لیجری علیہم التلوین ولا یذوب
فی انوار کبریاء الازل اس عبارت سے واضح ہے کہ بوقت مشاہدہ ذات باریتعالی وصفات واسماء اور بوقت استغراق
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بحر وحدت مین اثر بشریت کونین نہین رہتا تہا اسی مقام کی اللہ تعالی بقولہ تعالی فکان قاب قوسین
او ادنی خبر دیتا ہے اور اس مقام مین جبریل وجمیع الکروبیین ومقام صفی وخلیل وغیرہم من الانبیا علیہم السلام
کسیکا پتہ نہین اکثر اوقات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی استغراق رہتا تہا بعض اوقات تادیب امت کیطرف
اللہ تعالی رجوع کر دیتا تہا پس واضح ہے کہ بسبب استغراق کے بعض مغیبات وبعض کوائن سے غفلت انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہو جاتی تہی جیسے بیت المقدس کی علامات کفار نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کین تو اوسوقت بہی
آپکو اون علامات سے غفلت وذہول ہو گیا تہا خداتعالی نے کشف کر دیا تو آپنے بیان فرمایا پس ایسے ہی عقد کے حال سے
یا کہ اونٹ کے ہیچے تہا غفلت ہو جانا ممکن ہے اور یہ غفلت بسبب استغراق کے منافی نہین ہے اسقدر سے عدم علم قرار دینا
سفاہت یا دیدہ ودانستہ ابلہ فریبی ہے اور آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم کا جواب اوپر بالتفصیل گذر چکا ہے کہ یہ آیت بہی
دلیل اس امر کی نہین ہو سکتی کہ انحضرت صلعم کسیطرح منافقین کا حال نہین جانتے تہے بلکہ بعض وجہ سے جاننے کی
نفی ہے نہ ہر وجہ سے جاننے کی اور آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم سے قبل جاننا حال منافقین کا اونکی تعریض کلام سے
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا ثابت ہے پس آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم سے بہی استدلال عدم علم انحضرت
صلعم پر لانا یا نادانی وجہالت یا دیدہ ودانستہ ابلہ فریبی ہے پس موجبہ کلیہ کی صحت واضح ہے اور سالبہ جزئیہ کا صدق
ہرگز ثابت نہین پس قول راندیری کے (موجبہ کلیہ صحیح ہوتا تو اوسکی نقیض سالبہ جزئیہ صادق نہین آتی حالانکہ
صادق آرہی ہے) مردود ومطرود ہے **قولہ** اس عبارت مین دو حصے ہین پہلے کا مفاد تو اتنا ہے کہ یہ حصر
عوام کی بہ نسبت ہے کہ ہین اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ جمیع مفاتیح الغیب کو خواص جاننے والے ہین ہان دوسرے
کا مفاد باعتبار ظاہر کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ہر ایک شے سے مطلع فرمایا اور اسی

علیہ فاصبنا العقد تحتہ پس آپکی خاموش رہنی مین یہ برکت ہوئی جو حدیث سے ثابت ہی کہ آیت تیمم نازل ہوئی جس سے قیامت تک کے مسلمانونکو آرام ہوگیا اور یہ بھی احتمال ہی کہ اوس وقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغراق بحر وحدت مین ہون اور کونین وکوائن سے غائب ہون بعضی کوائن کا ایسے وقت استغراق مین معلوم نہونا یعنی ذہول وغفلت ہونا منافی احاطہ جمیع معلومات ملکوتیہ کو نہین ہی جیسے مولوی ایسے وقت استغراق کو بھولینا روم مست بادہ قیوم فرماتی ہین جبکہ عقاب نی موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لیجا کر اوسمین جو سانپ تہا اوسکو پھینک کر آگر گستاخی کا عذر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ مضمون فرمایا سے گرچہ ہر غیبی خدا ما را نمود * دل دران لحظہ بخود مشغول بود * یہ تیسرے دفتر کا شعر ہی مثنوی مطبوع بمبئی جسکے حاشیہ پر شرح بحر العلوم ہی دفتر سیوم صفحہ ۱۱ شرح مین بحر العلوم یہ فرماتی ہین بعضی شارحان گفتہ کہ مقصود آنست کہ من درین وقت در بشریت بودم از جہت مرا غفلت واقع شد و محمد رضا گفتہ ای فکر تن نداشت واز جہت استغراق بعضے مغیبات بر انبیا مستور میشوند انتہی پس معنی بیت اینچنین است کہ دل بخود مشغول بود کہ دل نفس دل را مشاہدہ میکرد و ذات با احدیۃ جمیع اسمار در دل است پس بسبب استغراق درین مشاہدت توجہ بسوی اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ ماندند واین وجہ وجیہ ست الی ان قال بحر العلوم مقصود آنست کہ باز دل بہ بشریت دل در تماشای نفس خود بود والتفات بسوی اکوان کہ غائب از حس بودند نبود و باین تماشا والتفات بآن چون بردن عقاب دیدہ مزاج برعقاب برہم شد واین منافی آن تماشا نیست ونیست مراد از محویہ و بافنا تا در ہم بودن صورت نبندد اس سے واضح ہی کہ بسبب استغراق کے مشاہدہ ذات مین توجہ تمام اکوان ومخلوقات کی طرف نہ تھی اور بعض اکوان مغفول عنہ رہی جبکہ عقاب موزہ مبارکہ لیگیا تہا واسطی دور کرنی سانپ کی شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوۃ مطبوع نولکشور کی صفحہ ۱۴۱ ۳ نماز فجر لیلۃ التعریس مین قضا ہونیکی بارہ مین فرماتی ہین کہ چرا بدل دی کشف و وحی والہام در نیافت چنانکہ بعضی شلا درون خانہ بود بحساب ساعات دریابد کہ فجر طلوع کردہ است جوابش آنکہ حکمت الہی اقتضا آن کردہ کہ کشف نکرد و وحی بدان نازل نشد تا سبب تشریع قضای فوائت وادراک شرف اتباع گردد چنانچہ در عروض سہو ونسیان بر حضرت گفتہ اند گفت بندہ مسکین خصہ اللہ بمزید المعرفۃ والیقین کہ نوم دل بیدار آنرا وخواب را دروی تاثیری نہ ولیکن تواند کہ او را حالتی وشہودی دست دہد و دران مستغرق گردد وازما سوای آن مشہود از صور ومعانی ذاہل وغافل باشد چنانکہ در بعضی احیان در حالت وحی مثل اینمعنی روی میداد پس باعث عدم ادراک ونسیان غفلت نوم نباشد بلکہ طریان حالتی عظیم بر دل شریف نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ

علیہ وسلم کا ان پانچ کو نجانتا آیت سے ثابت ہونا مسلم نہین میان رانديری ذی ابلہ فریبی کیواسطے اس تقریر مین قطع وبرید
کی اور صرف عبارت شنوانی کی ذکر کرکے سفاہت وابلہ فریبی کی تقریر شروع کی میاںجی رانديری حاشیہ شنوانی کی عبارت ذکر کرکے
فرماتے ہین کہ اس عبارت کے دو حصے ہین (۱) اسمین رانديری دو حصے بناکر اور حصر بہ نسبت عوام مانکر جو یہ فرماتے ہین کہ (اس سے
یہ نہین معلوم ہوتا کہ جمیع مفاتیح الغیب کو خواص جانتے ہین) اجی رانديری صاحب آپنے جب یہ حصر بہ نسبت عوام قبول
کیا تو ان تمام پانچونکا فقط عوام کو ہی نہ معلوم ہونا ثابت ہوا اور یہ عدم معلومیت عوام ہی مین منحصر ہوئی اور یہ عدم معلومیت
عوام مین منحصر ہونا جب ہی صادق آئیگا کہ یہ عدم معلومیت خواص پر صادق نہو جب خواص پر عدم معلومیت بعض
خمس کی صادق ہوگی تو حصر بہ نسبت عوام پانچونکا صادق نہوگا پس بہ نسبت عوام حصر قبول کرنا جب ہی
صادق ہوگا کہ عدم معلومیت ان پانچونکی خواص کی بہ نسبت صادق نہو جب عدم معلومیت کل پانچون کی صادق
نہین اور معلومیت وعدم معلومیت کی درمیان مین واسطہ نہین اور غفلت وذہول منافی معلومیت کی نہین
تو خواص کی بہ نسبت معلومیت ہر ان پانچون کی ثابت ہوگی پہر جب ذکر عبارت حاشیہ شنوانی مین حصر
عدم معلومیت ان پانچونکا بہ نسبت عوام ہے تو اب رانديری کا یہ وہم کہ بعض ان پانچونکو خواص جانتے ہین اور
جمیع کو نہین جانتے معلوم نہین کونسے وسوسہ سے ناشی ہوا اور یہ تفریق کہ بعض کو خواص جانتے ہین اور جمیع کو نہین
جانتے یہ وہم معلوم نہین کہ کونسے خیال خام وسودای ناسر انجام سے پیدا ہوا ہے جب یہ تفریق حق خواص مین اس
عبارت سے کسیطرح لفظ وقرینہ سے مفہوم نہین تو قول رانديری کہ (اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ جمیع مفاتیح
الغیب کو خواص جاننے والے ہین) سوای ایک وسوسہ محضہ کے اور کچھ نہین پہر دوسرے حصہ کا مفاد باعتبار ظاہر کے
یہ معلوم ہونا قبول کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ہر شے سے مطلع کیا اس قبول کرنیکے بعد یہ ظاہر
معنے لینے کو اس بنا ر فاسد پر منع کیا کہ (جو معلومات الہیہ ہین او سے شے صادق آتی ہے) پھر یہ رانديری کی
جہالت وسفاہت تحقیق اہلسنت وجماعت سے ہے یا دیدہ دانستہ ابلہ فریبی ہے کہ معلومات الہیہ کہ جنمین معدومات
ممکنہ بہی ہین جو نہ موجود ہوے ہین نہ کبھی ہونگے اور معدوم ممتنع الوجود لذاتہ بہی ہین اور جو بفرض وجود
انپر مترتب ہون ان تمام پر شے کا صادق آنا میاںجی رانديری بتاتے ہین اجی حضرت رانديری صاحب
آپنے کیا قصیدہ بدأ الامالی جسکو بچے بہی یاد کرلیتے ہین نہین دیکھا اس قصیدہ مین ہے ؎ وما المعدوم
مرئیا وشیئا ؂ لفقہ لاح فی یمن الہلال۔ اس سے واضح ہے کہ عقائد اہل سنت وجماعت مین معدوم
شے نہین علامہ علی قاری رحمہ اللہ اسکے تحت مین یہ فرماتے ہین لیس المعدوم مرئیا للہ تعالی ولا

ظاہر کے اعتبار پر خانصاحب بھی فرماتے ہین اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ نکالا جبتک
کہ کل شی کی اطلاع نہ دیدی لیکن ظاہری معنی تو خانصاحب بھی لے نہین سکتے کیونکہ جو معلومات الہیہ ہین
اوسپر شی صادق آتی ہے تو مذکور عبارت کے یہ معنی ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام اشیا پر مطلع ہوئے
جسمین تمام معلومات باری بھی داخل ہین پس علم باری و علم رسول مین مساوات لازم آئی وحالانکہ خانصاحب
بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی بہ نسبت فرماتے ہین کہ لیکن یہ تمام معلومات الہیہ کا احاطہ نہین ہے **اقول**
وباللہ التوفیق راقم نے اپنے فتوی اولی مطلوبہ **راندیری** مین یہ لکھا تہا کہ در حاشیہ شنوانی علی مختصر ابن
ابی جمرہ مطبوع مصر صفحہ ۱۹۳ مین اس حدیث کے تحت مین مفاتیح الغیب خمس لا یعلمہا الا اللہ یہ ہے ھذا
الحصر ینافی ان بعض الاولیاء له الکشف واجیب بان ھذا الحصر بالنسبة للعامة لا للخاصة
وقد ورد ان اللہ لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعه علی کل شیء اس سے
واضح ہے کہ آیت مذکورہ مین حصر بہ نسبت عوام کے ہے نہ خواص کے اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دنیا سے نہ نکالا جبتک کہ کل شی کی اطلاع نہ دیدی **عینی شرح بخاری** جلد اول صفحہ ۳۳۲ مین حدیث
مفاتیح خمس لا یعلمہا الا اللہ کے تحت مین ہے قال القرطبی لا مطمع لاحد فی علم شیء فی ھذه الامور
الخمس بهذا الحدیث وفسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قول اللہ تعالی وعنده مفاتح الغیب لا
یعلمها الا ھو بهذه الخمس قال فمن ادعی علم شیء منها غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ اس سے واضح ہے کہ پانچ چیز سے کسی چیز کے جاننے کا مدعی کاذب باین شرط ہے
کہ اوس چیز کے علم کی اسناد و نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نکرتا ہو جس سے ثابت ہے کہ اوس چیز کے
جاننے کی اسناد و نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کرنا درست ہے اور **راندیری صاحب** نے
فقط حاشیہ شنوانی کی عبارت ذکر کی اور مطلب جو راقم نے اوس عبارت کا ذکر کیا اوسکو بھی چھوڑ دیا بلکہ بعض
مطلب بیان کرنیکو قول راقم قرار دیا اور عبارت عینی جو اس عبارت راقم مین موجود ہے جسمین قول امام
قرطبی کو بطور سند کے علامہ عینی نے ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہے کہ ان پانچ کے جاننے کا دعوی کرنیوالا باین شرط کاذب
ہے کہ اون پانچون چیز کے جاننے کی اسناد و نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نکرتا ہو جس سے سمجھا جاتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ان پانچون چیز جاننے کی اسناد و نسبت کرنا درست ہے پس اس تمام سے راقم
نے یہ ثابت کیا تہا کہ ان پانچ چیز کو نجاننے کا حصر بہ نسبت عوام کے ہے نہ خواص کے جس سے غرض یہ کہ آنحضرت صلی اللہ

مطبوع نولکشور کے صفحہ ۱۲۳ مین ہے (فقال غیر ابی الحسن البصری وابی الهزیل العلاف) والکعبی و
متبعیه من البغدادیین (من المعتزلة ان المعدوم الممکن شئ) بمعنی انه ثابت متقرر فی الخارج
منفکا عن صفة الوجود (فان الماهیة عندهم غیر الوجود ومعروضة له وقد تخلو عنه) مع کونها
متقررة متحققة فی الخارج وانما قید المعدوم بالممکن لان الممتنع منه منفی لا تقرر له اصلا اتفاقا
(ومنعه الاشاعرة مطلقا) ای فی المعدوم الممکن والممتنع جمیعا فقالوا المعدوم الممکن لیس بشئ
کالمعدوم الممتنع (لان الوجود عندهم نفس الحقیقة فرفعه رفعها) ای رفع الوجود رفع الحقیقة
فلو تقررت الماهیة فی العدم منفکة عن الوجود لکانت موجودة ومعدومة معا فلا یمکنهم
القول بان المعدوم شئ (وبه) ای بما ذهب الیه الاشاعرة (قال الحکماء) ایضا فان الماهیة
الممکنة وان کان وجودها زائدا (علی ذاتها) لا یخلو عندهم (عن الوجود الخارجی والذهنی) یعنی
انها اذا کانت متقررة متحققة فهی موجودة باحد الوجودین لان تقررها وتحققها عین وجودها الخ
اس سے یہی ثابت ہے کہ معتزلہ واہلسنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ معدوم ممتنع شی نہین ہے اور معدوم ممکن کو اشاعرہ
یعنی اہلسنت وجماعت شی نہین کہتے اور معتزلہ شی کہتے ہین اور حکما کا بھی یہی مذہب ہے کہ جو مذہب اشاعرہ کا ہے پس
راندیری کا معلومات الہیہ پر کہ جنمین معدومات ممکنہ وممتنعات بھی ہین شی صادق بتانا بہر حال سنت وجماعت
کی تو خلاف ہی ہے حکما کی بھی خلاف ہے ہان معدومات ممکنہ پر شی صادق بتانا معتزلہ کی اتباع وموافقت ہے اور سنت
وجماعت سے اس مسئلہ مین خارج ہونا ہے کہین راندیری صاحب اللہ تعالی کو علم معدومات ممکنہ اور مستحیلات
ومایترتب علیہا بفرض وجود کا انکار نکر جاوین اور اللہ تعالی کی معدومات کو منحصر موجود حالا یا مآلا مین نکردین الزام
مخالفت مذہب اہلسنت کی اپنی سے اوٹھانیکو واسطے اسیواسطے جو مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف جلد ثالث صفحہ ۱۰۱ مین مرقوم
ہے وہ نقل کیا جاتا ہے والعلیم العالم البالغ فی العلم المحیط علمه السابق بجمیع الاشیاء ظاهرها وباطنها
دقیقها وجلیلها کلیاتها وجزئیاتها وهو من صفات الذات فهو تعالی یعلم ذاته وصفاته
واسماءه ویعلم ما کان وما لا یکون من الجائزات وانه لو کان کیف یکون ویعلم المستحیل من حیث
استحالته وانتفاء کونه وما یترتب علیه لو کان ومن ثم قال عز قائلا لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا
پس اس عبارت سے بخوبی واضح ہے کہ معلومات الہیہ پر شی کا صادق بتانا راندیری صاحب کا یا جہالت انکی
وتحقیق اہلسنت وجماعت سے ہے یا دیدہ دانستہ ابلہ فریبی وضلال واضلال ہے پس شی ہر نوع معلوم الہی پر

شیئا بمعنی انہ لایطلق علیہ انہ شیٔ مطلقا لقولہ تعالی وقد خلقتک ولم تک شیئا وھو لاینافی

کونہ مقیدا کما قال اللہ تعالی ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا اس

سے واضح ہے کہ معدوم پر شی مطلق نہیں بولا جاتا ہے اور مقید اسکو منافی نہیں ہے اسکے بعد علامہ علی قاری

فرماتے ہیں فی المسئلۃ خلاف المعتزلۃ مستدلین بقولہ تعالی ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم اس

سے واضح ہے کہ اس مسئلہ میں خلاف معتزلہ کا ہے وہ معدوم کو بھی شی کہتے ہیں بمقابلہ اہل سنت کے اور دلیل معتزلہ

کی اس آیت سے پکڑی ہے ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم اسکو بعد علامہ علی قاری رح فرماتے ہیں اجیب عنہ

بان معنی الآیۃ ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم تکون شیئا عظیما عند وجودھا یعنی معتزلہ جو آیت

سے دلیل پکڑتے ہیں تو انکا جواب یہ ہے کہ زلزلہ ساعت کا بروقت اپنی وجود کے شی عظیم ہوگا پھر علامہ علی قاری رح فرماتے

ہیں کہ ان ھذہ المسئلۃ من اشھر مسائل الخلاف بین اھل السنۃ والمعتزلۃ الا ان محل الخلاف فی

المعدوم البسیط الممکن الوجود واما المعدوم الممتنع الوجود لذاتہ کاجتماع الضدین فلیس

شیئا ولا یری بلا خلاف وقال العز بن جماعۃ اشتمل ھذا البیت علی قاعدتین الاولی ان اللہ

ھل یری المعدوم ام لا فمذھب الحنفیۃ الثانی ومذھب المعتزلۃ الاول والمسئلۃ الثانیۃ ان

المعدوم ھل ھو شیٔ ام لا فمذھب اھل السنۃ الثانی ومذھب المعتزلۃ الاول انتھی اس سے

واضح ہے کہ معدوم کی شی ہونے میں معتزلہ و اہلسنت وجماعت کا خلاف مشہور تر ہے مذہب معتزلہ میں معدوم کو بھی شی

کہتے ہیں اور مذہب اہلسنت وجماعت میں عموماً اور حنفیہ میں خصوصاً معدوم کو شی نہیں کہتے ہیں اور یہ بھی اس

عبارت سے ثابت ہے کہ اہلسنت وجماعت میں جو خلاف ہے کہ اہلسنت کے نزدیک معدوم شی نہیں ہے اور معتزلہ کے نزدیک

معدوم شی ہے تو خلاف معدوم بسیط ممکن الوجود میں ہے لیکن معدوم ممتنع الوجود لذاتہ شی نہیں ہے بالاتفاق یعنی

معدوم ممتنع الوجود لذاتہ کو معتزلہ بھی شی نہیں کہتے ہیں پس اللہ تعالی کے معلومات میں سے جو ممتنعات الوجود

لذاتہا ہی ہیں انکو شی نہ اہلسنت وجماعت کہتے ہیں نہ معتزلہ اور معدوم بسیط ممکن الوجود کو اگرچہ معتزلہ

شی کہتے ہیں لیکن اہلسنت وجماعت نہیں کہتے پس معلومات الٰہیہ تمام پر شی کا صادق آنا جو رانڈیری نے

بتایا ہے تو بعض میں یعنی معدوم ممکن الوجود پر صدق شی بتانے میں رانڈیری معتزلہ کے متبع اور اہل سنت و

جماعت کے مذہب سے مخالف ہوئے ہیں اور بعض معلومات الٰہیہ کہ ممتنعات الوجود لذاتہا ہیں انپر شی صادق

بتانے میں اہلسنت وجماعت و معتزلہ دونوں کے مخالف ہوئے ہیں شرح مواقف کے مقصد سادس

الواجب والممتنع) اس سے یہی واضح ہے کہ ہم اہلسنت وجماعت کے نزدیک شے مخصوص ہے موجود کے ساتھ اور کل شی
سے کل موجود مراد ہے خواہ موجود ہو چکی ہو یا آگے کو موجود ہو مفاتیح الغیب خمس بھی اسمین داخل ہے اور اوسکی سند
وہ حدیث بھی ہے جسکو علماء نے دلیل اس امر کی ٹھہرایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک مجلس مین جمیع
احوال مخلوقات مبدأ و معاش و معاد کی خبر دی اور حدیث فتجلی لی کل شئ اور حدیث فعلمت ما کان وما سیکون
بھی سند ہے اور عام کو اپنی عموم پر جاری رکھنا اور عام کو خاص پر ترجیح دینا اور حتی الامکان اجراء عام علی عمومہ اولی جاننا
ہمارے امام ابو حنیفہ رح کا ظاہر مذہب ہونا اوپر معلوم ہو چکا ہے اور آپکی تخصیصات بلا مخصصات کا بطلان اوپر واضح
ہو چکا ہے اور یہ ہرگز مسلم نہین کہ کوئی نص قطعی دلالت قطعیہ اس امر پر کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو مفاتیح
الغیب خمس کا علم نہ تہا اور جسکو ظاہر سے ایسا مفہوم ہوتا ہے اوسمین جزم و یقین اس امر کا نہین کہ اوسمین نفی من کل الوجوہ اعلم
کل الوجوہ کی ہے نفی علم دون علم کا احتمال اوسمین باقی ہے اور نہ اسپر اجماع ہونا مسلم کہ مفاتیح الغیب خمس کا علم آنحضرت
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نہ تہا اور وقت قیام ساعت کو آپ نہین جانتے تہے بلکہ روح و علم وقت قیام ساعت و دونون
کو جاننے مین اختلاف ہے **شرح الصدور فی حال الموتی والقبور** مطبوع مطبع محمدی واقع لاہور صفحہ ۲۹۵
مین ہے اختلفوا ہل الطریقۃ الاولی ہل علمہا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال ابن ابی حاتم
فی تفسیرہ حدثنا ابو سعید الاشج ثنا ابو اسامۃ عن صالح بن حبان حدثنا عبد اللہ بن بریدۃ
قال لقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یعلم الروح وقالت طائفۃ بل علمہا واطلعہ علیہا
ولم یامرہ ان یطلع امتہ وہو نظیر الخلاف فی علم الساعۃ اور **تفسیر عرائس البیان** مطبوع مطبع
نولکشور صفحہ ۳۶۲ مین تحت آیت کریمہ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ہو کے ہے وقولہ ولا یعلمہا الا ہو
ای لا یعلم الاولون والآخرون قبل اظہارہ تعالی ذلک لہم ولم یعلم حقائق اقدارہا الا ہو
لانہ تعالی عرف قدرہ بالحقیقۃ لا غیرہ ایضا لا یعرف طریق وجدانہا والوسیلۃ الیہا الا ہو
بذاتہ تعالی عرف طرقہا الا اہلہا قال تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من
رسول الی ان قال صاحب التفسیر قال الجریری لا یعلمہا الا ہو ومن یطلعہ علیہا من صفی وخلیل
وولی اس سے ظاہر ہے کہ مفاتیح الغیب کو نجاننا قبل اظہار اللہ تعالی کے ہے اس سے واضح ہے کہ علم ذاتی کی نفی ہے من کل
الوجوہ علم کی نفی نہین ہے اور عرف طرقہا الخ سے واضح ہے کہ اللہ تعالی اون لوگونکو کہ مفاتیح الغیب جاننے کے اہل ہین
اونکو طریقہ بہچنوا دیتا ہے کہ جنسے وہ مفاتیح الغیب کو پہچان لیتے ہین اور قول جریری رح سے واضح ہے کہ اللہ تعالی ان

صادق نہین ہو تو تمام و کل شی کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دینی کا انکار جو **راندیری** نے اسپر
مبنی کیا تہا کہ معلومات الہیہ پر بہی ہر شی صادق ہو اور اسپر جو یہ کلام مبنی کیا تہا کہ خدا و رسول کے علم مین مساوات
لازم آویگی باطل ہو گیا اور یہ امر جو حاشیہ شنوانی سے ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جبتک کل شی پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دی دنیا سے نہ نکالا فی الواقع صادق و مستقیم رہا اور ہرگز ظاہری معنی سے مصروف نہ ہوا
قولہ اب مین خانصاحب سے مستفسر ہون کہ آپ کل شی سے کیا مراد لیتے ہین اگر کل شی سے مراد کل اشیاء مفاتیح الغیب
خمس لیتے ہین تو اول اوسکی سند چاہئے اور دوسرا یہ کہ منجملہ اون تمام اشیاء کے وقت قیام الساعۃ ہے حالانکہ اوسکے
بارے مین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ پیشتر فرمایا کہ اوسکا علم خدا تعالیٰ کو ہی
ہے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول قبل
ان یموت بشھر تسألونی عن الساعۃ وانما علمہا عند اللہ اور چند روز پیشتر اپنی وفات کے حضرت رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث جبرئیل مین فرمایا ما المسؤل عنہا باعلم من السائل اور آیت کریمہ اکاد
اخفیہا اور انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ھو پس ان آیات و احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وقت قیام الساعۃ کا علم نہ تہا پس اگر کل شی سے مراد کل اشیاء مفاتیح الغیب لیے جائین
اور موجبہ کلیہ صادق آئے تو اوسکی نقیض صادق نہ آنی چاہئے حالانکہ اوسکی نقیض سالبہ جزئیہ صادق آتی ہے
اقول وباللہ التوفیق ابھی اوپر مذکور ہو چکا کہ شی حقیقۃً سنت وجماعت کے نزدیک مخصوص ہے ساتہ موجود
کے اور معدوم ممکن جو نہ فی الحال موجود ہوا ور نہ فی المآل اہلسنت وجماعت کے نزدیک شی نہین اور ممتنع الوجود
باتفاق اہلسنت وجماعت و معتزلہ شی نہین گو آپنے اسکے مخالف مذہب نکالا اور معلومات الہیہ کو کہ جنمین معدومات
ممکن و ممتنع بہی داخل ہین اونپر شی کا صدق بتایا جسکا سفاہت یا ابلہ فریبی سے صدور واضح ہو گیا پس شی سے مراد
وہی ہے جو اہلسنت وجماعت کے نزدیک ہے کہ وہ مخصص ہے ساتہ موجود فی الحال یا فی المآل کے قال البیضاوی
تحت قولہ تعالیٰ ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر والشیٔ یختص بالموجود لانہ فی الاصل مصدر
شاء اطلق بمعنی شاء تارۃ وحینئذٍ یتناول الباری تعالیٰ عندنا خلافاً للمعتزلۃ ۱۲
کما قال تعالیٰ قل ای شیٔ اکبر شہادۃ قل اللہ او بمعنی مشیئ اخری ای مشییٔ وجودہ وما شاء اللہ
وجودہ فھو موجود (ای فی الحال او فی المآل ۱۲) وعلیہ قولہ تعالیٰ ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر
واللہ خالق کل شیٔ فہما (ای ھاتان الآیتین) علیٰ عمومہما بلا مثنویۃ (ای بلا استثناء

لا وقد قال ویوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملائکۃ تنزیلا ولا شک ان الملائکۃ یعلمون فی
ذلک الوقت قیام القیامۃ اس سے بھی وقت قیام قیامت کی خبر دوسروں کو دینا ثابت ہے اگرچہ بظاہر قید
اسمین قرب قیامت کی ہے ایسے ہی اوپر بحوالہ **شرح مقاصد** جلد ثانی صفحہ ۲۰۰ سے گذر چکا ہے فلا یظہر
علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول دلیل معتزلہ کے جواب مین ان الغیب ھھنا لیس علی العموم
بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیامۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسول
من الملائکۃ والبشر الخ اس سے بھی ثابت ہے کہ وقت وقوع قیامت کی اطلاع بعض رسل وملائکہ کو دینا بعید نہین
پس واضح ہے کہ وقت وقوع قیامت کی خبر واطلاع نہ دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نص قطعی الدلالۃ سے
ثابت نہین اور نہ اجماع علماء کا اس بارہ مین ہے اور **انموذج اللبیب** جلال الدین سیوطی رح کے حوالہ سے اوپر
یہ گذر چکا ہے اوتی صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شیٔ الا الخمس التی فی آیۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ
وقیل ویتما ایضا وامر بکتمہا والخلاف فی الروح ایضًا اس سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
امور خمسہ وروح کا علم دئے جانے مین اختلاف ثابت ہے بعض کے نزدیک یہ ہے کہ آپکو ان امور کا علم بھی دیا گیا اور
بعض کے نزدیک یہ کہ نہین دیا گیا ایسے ہی اوپر تاویلات امام ابی منصور سے تحت مفاتیح الغیب خمس کے سے
یہ گذر چکا ہے ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم ذلک الا فی حق الساعۃ فانہ لا یطلع علیہا
احدا الا ان یقال بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یؤذن لہ بان تتکلم ولا القول لشیٔ
الا من جہۃ الوحی من السماء اس سے بھی وہی اختلاف ہونا واضح ہے کہ وقت وقوع قیامت کا علم بعض
کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک دیا گیا ہے لیکن آپکو وقت وقوع قیامت
وباقی امور خمسہ کے کہنے کا اذن اپنی امت سے بغیر وحی سماوی کے نہین دیا گیا پس یہ تمام اقوال اُن علماء کے
ہین جو قائل ہین کہ وقت وقوع قیامت کا علم اور باقی امور خمسہ کا علم بھی دیا گیا ہے گو بعض دوسرے اسکے
مخالف ہین ہمارے واسطے اس منقبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سند یہی اگر یہ نص قطعی الدلالۃ اور اجماع
معتبر وعقائد اہل سنت وجماعت کے یہ خلاف ہوتا تو علماء نامور اہلسنت وجماعت ہرگز اسکے قائل ومجوز نہ ہوتے
پس میانجی **راندیری** نے جو حدیث نبوی بروایت جابر رض جسمین یہ ہے وانما علمہا عند اللہ بغیر سند
وبلا حوالہ کتاب معتبر کے ذکر کی معلوم نہین حوالہ کیون ترک کیا اسمین دلالت اس امر پر قطعًا یا ظنًا بظن غالب ہونا
مسلم نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم وقت وقوع قیامت کا نہ تھا قیامت کا علم اللہ تعالی کے نزدیک ہونا

مفاتیح کو جانتا ہی اور وہ لوگ بھی جانتے ہیں کہ جنکو اللہ تعالیٰ اطلاع دیتا ہی کہ وہ صفی و خلیل و حبیب و ولی
ہیں اس سی دوسرونکو بھی مفاتیح الغیب پر اطلاع ہونا واضح ہی اور بحوالہ شرح قصیدہ بردہ گذر چکا ہی والمراد ان
بعض علومہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم اللوح والقلم الذی یطلع علیہ المخلوق فخرجت ہذہ الامور
الخمسۃ علی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلم بہذہ الامور اسکے آخر
کی عبارت سی بھی یہی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سی جب تشریف لیگئی کہ اللہ تعالیٰ نی آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان امور خمسہ کی خبر دیدی تہی جیسا کہ عبارت شنوانی سی ثابت ہی پس امور خمسہ کا کل
شی میں داخل ہونا تصریح اقوال ان علما سی بہی واضح ہی اور عینی شرح بخاری کی عبارت جو راقم نے فتوی
اولیٰ میں نقل کی تہی جس سی ان پانچ چیزون کی مدعی علم کا کاذب ہونا بایں شرط بقول امام قرطبی ثابت ہی کہ
ان پانچ چیزونکی علم کو مستند و منسوب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف نکری جس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف ان پانچ چیزونکی علم کو مستند و منسوب کری تو کاذب نہیں ہی جس سی ہر عاقل
جان سکتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ چیزونکا علم حاصل ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو بتانیمیں کذب و دروغ نہیں ہی یہ ہی اس مضمون کی عبارت کو رانا پوری نے چھوڑ دیا ہی عبارت راقم نی اوپر
عنقریب ذکر کی ہی پس یہ قول امام قرطبی تسلیم امام عینی بہی سند اسی امر کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ
چیزونکا علم تہا پس کل شئ میں یہ پانچ چیزین بہی داخل ہیں **تفسیر احمدی** مطبوعہ بمبئی صفحہ ۶۰۰ میں اول
تو مفاتیح الغیب خمس کی بارہ میں دوسری اقوال ذکر کئی ہیں پھر یہ فرمایا ہی ولک ان تقول ان علم ہذہ الخمسۃ
وان کان لا یملکہ الا اللہ لکن یجوز ان یعلمہا من یشآء من محبیہ واولیائہ بقرینۃ قولہ تعالیٰ
ان اللہ علیم خبیر علی ان الخبیر بمعنی المخبر اس سی واضح ہی کہ بقرینہ قولہ تعالیٰ ان اللہ علیم خبیر کہ
لفظ خبیر کی معنے مخبر کی ہیں ان امور خمسہ کا علم اللہ تعالیٰ جس اپنی محب و اولیا کو چاہی دیدی تو جائز ہی الغرض
وقت قیام ساعت وغیرہ کا علم ندیا یقینا و جزما اور ندینی کا مجمع علیہ ہونا ہرگز ثابت نہیں جیسا کہ اوپر عنقریب
بحوالہ شرح صدور جلال الدین کی گذر چکا ہی کہ بعض علما کا یہی مذہب ہی کہ روح و وقت قیام الساعۃ کا علم
بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نی امت کو اطلاع دینی کا
حکم ندیا اوپر تفسیر کبیر جلد ثامن صفحہ ۳۳ کی حوالہ سی گذر چکا ہی فلا یظہر علی غیبہ سی مراد وقت وقوع قیامت ہی اور
اسکی جبر دیکھنے کی تصریح اس قول میں کی قلنا بل یظہرہ عند القرب من اقامۃ القیامۃ وکیف

ایسی مغفرت کا ذکر نہین اہلسنت وجماعت اونکو بہی اسی پر محمول کرتی ہین کہ یہان بہی یہی مراد ہی کہ اوسکی مغفرت
تحت مشیت ہی آیت ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک کی قرینہ سی ایسی آیات واحادیث
تمسکات راندیری سمجہنا بقرینہ الا من ارتضی من رسول اور بقرینہ ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
کیون جایز نہین ہی اس حمل کو رفع پر برہان ساطع اور دلیل قاطع قائم کرنا راندیری اور اونکی مقتداؤن و
تابعین و موافقین کو ضرور ہی پس آیات واحادیث تمسکات راندیری قابل استدلال ہونا مسلم نہین اگر قول علماء
پیش کرین کہ جنسی یہ ثابت ہو کہ ان آیات واحادیث سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی وقت وقوع قیامت ونحوہ
کا علم نہونا ثابت ہی تو ہم کہینگی جیسی یہ طائفہ علماء کا علم نہونا اس سی ثابت کرتا ہی دوسرا طائفہ علم نہونی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلم نہین رکہتا ہی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت وقوع قیامت ونحوہ کا علم ہونا جانتا
ہی جب ان دو طائفہ کی اقوال مین تعارض ہوا اور اختلاف اس مسئلہ مین ہوا تو اون آیات واحادیث کی دلالت
عدم علم پر جزما ویقینا نرہی اور نہ نافین کی قول کو مثبتین علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح ہونا مسلم ہی پس
نقل اقوال علماء راندیری کو مفید اور ہمکو مضر نہین اور منقبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی اثبات علم غیوب
مین ہی کیونکہ اسماء کل اشیاء آدم علیہ السلام کو سکھای جو ملائکہ سی غیب تہی اور آدم علیہ السلام نی اللہ تعالی کی حکم سی
ملائکہ سی اون اشیاء کی اسماء کا سوال کیا اور اونکو اونکا علم نہ تہا تو اللہ تعالی نی آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ کیا
جب اشیاء کی نام جاننی مین وصف کمال نہوتا تو اسکو سبب سجدہ اللہ تعالی کیون ٹھہراتا اور غیب دانی وصف کمال
نہوتی تو حضرت موسی رسول جلیل القدر علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی پاس یہ علم سیکہنی کو اللہ تعالی کیون
بہیجتا جب ایسی امور کا علم غیب وصف کمال ہوا تو علم وقت وقوع قیامت ونحوہ وصف کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی حق مین کیون نہین ہو سکتا ہی پس چونکہ ایسی غیب دانی وصف کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حق مین ہی لہذا اسکی تجویز
شرک وکفر ہرگز نہین ہی ورنہ علماء اہلسنت کیون اسکی مجوز ہوتی تو ہمکو اسی قول علماء کو کہ وقت وقوع قیامت ونحوہ کا
بہی علم تہا قائل ومجوز ہونا اولی اور انسب ہی اور تقاضای محبت وتکریم بہی ہی نہ وہ جو میانجی راندیری عبارات مین
قطع وبرید کرکی اور غیر محمل پر اونکو حمل کرکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم علم مین کوشش بلیغ کرتی ہین پس
میانجی راندیری جس سالبہ جزئیہ کو صادق بتاتی ہین اوسکی صدق جزما ویقینا مین جب کلام ہی تو وہ صدق معتبر نہین
پہر سالبہ جزئیہ کا صادق ہونا معتبر نہین اور مسلم نہین تو موجبہ کلیہ کی نقیض پائی جائیگا ادعاء بلا دلیل ہی اور
موجبہ کلیہ کا صدق باطل نہوا اور جو ابلہ فریبی کرنا چاہی تہی کہ بیوقوف نادان دہوکہ کہاوین کہ کلی تسمر

اس سے ثابت ہے لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اللہ تعالی نے کسیکو خصوصًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسیطرح
کی اطلاع نہ دی ہان اس سے اسقدر ثابت ہوتا ہے کہ آپنے اوس سے اطلاع امت کو یا وجود سوال کے نہ دی عدم اطلاع امت کو
مستلزم عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین ہے اور عام استلزام **راندیری صاحب** کو ہے تو استلزام پر دلیل
قاطع و برہان ساطع قایم کرین ایسے ہی حدیث ما المسؤل عنہا باعلم من السائل سے نفی علم وقت وقوع
قیامت من جمیع الوجوہ مسلم نہین کیون جایز نہین کہ بعض وجوہ علم کی نفی مراد لی ہو اور چونکہ اطلاع کا اوذن آپکو نہ تھا
اسلئے اس عبارت مبہم مین اوسکو بیان کیا ہو اور یہ ایک قسم کا توریہ ہو مکلفین پر خوف باقی رکھنے کو کیا ہو جیسے دجال
کے حق مین ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ فرمایا **مرقاۃ** جلد پانچوین صـ۱۹۳ مین ہے فما وجہ قولہ وانا فیکم قلت
انما سلک ہذا المسلک من التوریۃ لابقاء الخوف علی المکلفین من فتنۃ واللجاء الی اللہ من شرہ
دجال کا خوف وقت وقوع قیامت سے کم ہے جب کم مین توریہ فرمایا تو زیادہ مین بطریق اولی توریہ فرمانا درست ہوا
ہجرت کی رات کی صبح کو حضرت علی رض سے کفار نے سوال کیا کہ رسول اللہ صلعم کہان ہین حضرت علی رض نے کہا مین نہین جانتا
مرقاۃ ج ۵ صـ۴۷۹ مین ہے (قال) ای علی من کمال عقلہ لا ادری وہو اما حقیقۃ او توریۃ اس سے بطور توریہ کے
لا ادری حضرت علی رض کا فرمانا ثابت ہے پس جب توریہ کا احتمال ہے بقرائن مذکورہ تو استدلال باطل ہے اور ایسے ہی آیت
اکاد اخفیہا اور آیت انما علمہا عند ربی لایجلیہا لوقتہا الا ہو مین دلالت اسپر کہ خصوصًا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہی اخفاء وقت وقوع قیامت اللہ تعالی کی مراد ہو مسلم نہین کیون جایز نہین ہے کہ سوای آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم و سوای محبین واصفیاء و اولیاء مراد ہوون گو بظاہر مفہوم عموم ہو جیسے **راندیری صاحب** آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے غیوب دانی کی نسبت اون احادیث و عبارات کو جنسے عموم باعتبار لفظ کے معلوم ہوتا ہے عموم مراد
نہین لیتے اور ظاہری حقیقی معنی کا بلا وجہ و بلا برہان انکار کرتے ہین ایسے آیات و احادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو مخصوص کر کے دوسرون پر محمول کیون نہین کرتے اور آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول
مین اللہ تعالی نے رسول مرتضی اور آیت لا یطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ الآیۃ مین بعض
رسل مجتبی کو استثنار کر لیا ہے ان دونون آیتون کے قرینہ سے جن آیات و احادیث مین استثنار بظاہر واقع نہین فی الواقع اونمین
استثنار کیون نہین مانتے اور جیسے آیات وعیدیہ جو حق مین مؤمنین فاسقین کے وارد ہین کہ بعض اونکے مین استثنار یا
مثل استثنار نازل ہے اور اکثر مین استثنار نہین اور اوسکے مثل نہین جیسے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما
دون ذلک لمن یشاء سے غیر کافر کی مغفرت ذنوب اللہ تعالی کی مشیت پر ہونا ثابت ہے اور بہت سی آیات مین

لنگر مٹی و درخت کی بہی اوسمین داخل ہین پھر انکار رانڈیری کا مکابرہ صرف و عناد و بحت ہے اسلئے میان رانڈیری نے یہ چالاکی کی کہ درمیان کی عبارت کو ہی اوڑا دیا تاکہ ادعاء سابق کا بطلان واضح ہو اور نیز تخصیص بلا مخصص رانڈیری کے اول اقوال مین جو گذر چکی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان ومایکون کو منحصر امور دینیہ مین کیا ہی اور بعض اقوال علماء مین جو امور دینیہ کی تصریح کہین دیکھلی تو انٹی بعض اقوال کو دلیل انحصار ٹھہرا دیا اور اقوال عامہ کو اوس بعض اقوال علماء سے بلکہ احادیث عامہ کا ہی مخصص بنا دیا اس تمام کا بطلان اس سے ہوگیا آپکی غیب دانی نہ منحصر امور دینیہ مین ہی اور نہ بعض اقوال علماء اوسکے مخصص ہوسکتے ہین اور نہ اون علماء کی غرض تخصیص اور نہ وہ بلا دلیل مخصص تخصیص کرسکتے ہین خصوصًا ہمارے امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک عام کا اجراء اپنی عموم پر جاری رہنا ہمارا امکن اولی ہی ہونا اور عام کو خاص پر محمول نکرنا اوپر معلوم ہوچکا ہی جسکو یہ ظاہر مذہب امام کا معلوم ہی اور اوس سے غفلت و ذہول نہین ہی اور وہ مقلد امام صاحب کا ہی تو وہ ہرگز احادیث عامہ بلا دلیل قطعی مخصوص نجانیگا اور کسی عالم محقق کے قول سے اوسکی تخصیص کا خیال نکریگا اور بلا برہان ظاہری معنی عام سے انحراف نکریگا اور نہ کسی عالم محقق حنفی کے قول کی یہ مراد خلاف عموم ظاہری معنی کے لیگا ہان رانڈیری صاحب جو مرض تنقیص و نفور علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین مبتلی ہین اونکا اور اونکے اس امر مین مقتداؤن و موافقین کا یہ کام ہی مگر یہ اونھین تک ہی اونکے ایسے قول کو مبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل بول جاتے ہین علامہ علی قاری رح کے قول مین لابد من التقیید الذی ذکرنا اذ لایصح اطلاق الجمیع دیکھکر ظاہری عموم مراد ہونیکی دلیل قاطع و برہان ساطع بنالی اور حدیث ترمذی جلد ثانی صـ۱۵۶ مین جو یہ ہی قلت انی لا ادری فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردھا بین ثدیی فعلمت ما بین المشرق والمغرب اور اوسکو حاشیہ پر اسی صفحہ کے جو یہ نسخہ ہی فتجلی لی کل شیٔ راقم نے اپنی عبارت مین نقل کرکے یہ لکھا تھا کہ اس سے یہ واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما بین المشرق والمغرب و علم ہر شی ہر چیز کا آخر مین اللہ تعالی نے دیدیا تھا پس اگر شخص مذکور فی السوال ہر جزئی کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا اور آپکا ماموں تمام غیب پر ہونا اور کوئی جزئی آپکے احاطہ علم کے باہر نہ ہونا اون امور جزئیات و کلیات کی نسبت کہتا ہی کہ جسکا علم ہونا ان ادلہ اقوال علماء اہلسنت وجماعت و احادیث و تفاسیر سے ثابت ہی تو اوسمین کوئی مخالفت مذہب اہلسنت وجماعت سے معلوم نہین ہوتی ہی بنا بر عبارات مذکورہ بالا کے لیکن یہ تمام معلومات الہیہ کا احاطہ نہین ہی کیونکہ معلومات الہیہ فقط جزئیات و کلیات

کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر میں اللہ تعالی نے دی باطل ہوگئی **قولہ** جناب من یہاں معنی ظاہری مراد نہیں ہے جو ملا علی قاری نے فعلمت مافی السموٰت والارض کی شرح میں اسطرح لکھا ہے یعنی ما اعلمہ اللہ تعالی مما فیہما من الملائکۃ والاشجار وغیرہا وھو عبارۃ عن سعۃ علمہ الذی فتح اللہ علیہ اور دوسرے معنی اسطرح بیان کئے ہیں ویمکن ان یراد بالسموٰت الجھۃ العلیا ایضا وبالارض الجھۃ السفلی فیشتمل الجمیع لکن لابد من التقیید الذی ذکرنا اذ لا یصح اطلاق الجمیع کما ھو الظاہر اور دوسرے مقام میں اسطرح رقم فرماتے ہیں (فتجلی) ای انکشف وظھرلی (کل شیئ) ای مما اذن اللہ تعالی فی ظھورہ لی من العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا او مما یختص بہ الملاء الاعلی پس ان دونوں مقاموں میں شارح کی تقییدات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ظاہری معنی مراد نہیں ہے **اقول** **راندیری صاحب** نے پوری عبارت مرقاۃ کی نقل نہیں کی مرقاۃ جلد اول صفحہ ۴۶۳ کی عبارت پوری کا اول وآخر ذکر کرکے درمیان کی عبارت چھوڑ کر کہدیا کہ دوسری معنی اسطرح بیان کئے ہیں اب پوری عبارت نقل کیجاتی ہے اوسکو منصفین دیکھیں وہ یہ ہے یعنی ما اعلمہ اللہ تعالی مما فیہما من الملائکۃ والاشجار وغیرہا بل ما فوقہا وھو سعۃ علمہ الذی فتح اللہ بہ علیہ وقال ابن حجر ای جمیع الکائنات التی فی السموٰت وما فوقہا کما یستفاد من قصۃ المعراج والارض ھی بمعنی الجنس ای جمیع ما فی الارضین السبع بل وما تحتہا کما افادہ اخبارہ علیہ السلام من الثور والحوت الذی علیہما الارضون کلہا آھ ویمکن ان یراد بالسموٰت الجھۃ العلیا وبالارض الجھۃ السفلی فیشمل الجمیع لکن لابد من التقیید الذی ذکرناہ اذ لا یصح اطلاق الجمیع کما ھو الظاہر اس پوری عبارت میں سے **راندیری صاحب** نے بیچ کی عبارت قول علامہ ابن حجر رح جسکو بطور سند کے علامہ علی قاری رح نے ذکر کیا تھا جس سے ثابت ہے کہ جمیع کائنات تمام آسمان اور ما فوق آسمانوں کا اور جمیع کائنات تمام زمینوں اور ما تحت کی بیل و مچھلی کل کو آپنے جانا اسکو **راندیری صاحب** نے اسواسطے ترک کردیا کہ **راندیری صاحب** اپنے قول شل بول میں گھانس پھونس وکنکر مٹی پتی درخت کا نجاننا بیان کرچکے ہیں اور اس عبارت درمیانی میں تصریح جمیع ما فی الارضین السبع واونکے ما تحت بیل ومچھلی کو بھی جانتے کی موجود ہے جس سے ہر ذی عقل منصف جان سکتا ہے کہ **راندیری** کا ادعا گھانس پھونس کنکر مٹی نجاننے کا باطل ہے کیونکہ جب جمیع اون چیزونکو کہ ساتوں زمین وما تحت اونکے میں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا تو راندیری کی گھانس پھونس

واضح ہو کہ ان تمام جزئیات وکلیات کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیکا قائل ہو کہ جن تمام
جزئیات وکلیات کا علم آپکو حاصل ہونا تفاسیر واحادیث اور اقوال علماء اہلسنت وجماعت سے ثابت ہو
اور ان امور کا علم آپکو اللہ تعالی کے اعلام سے ہونیکا مصرح اس قول سے ہو کہ (اللہ نے دیدیا تھا) پھر راقم کے کونسے
قول کے مخالف عبارت علامہ علی قاری رح کی ہو جو میانجی راندیری فرماتے ہین کہ یہان ظاہری معنی مراد نہین
ہین اور ظاہری معنی مراد ہونے پر علامہ علی قاری رح کے قول کو پیش کرتے ہین اور وہ عبارت علامہ کی ذکر کرتے ہین
جس سے راقم کی کہی ہوئی سے آپکو زیادہ علم کا حصول ثابت ہوتا ہو اس سے ثابت ہوتا ہو کہ میان راندیری راقم
کے مطلب کو ہی سمجھتے نہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنقیص علم کے ذہن مین اناپ شناپ کہے چلے جاتے ہین
علامہ علی قاری کی تقیید راقم کے کونسے قول کے مخالف ہو اور یہان بلا تقیید اعلام اللہ تعالی جمیع
کا اطلاق اس مقام مین راقم نے کہان کیا ہو جو میانجی راندیری لابد من التقیید الذی ذکرناہ
اذ لا یصح اطلاق الجمیع کو ظاہری معنی مراد ہونیکی دلیل بتاتے ہین پھر معلوم نہین کہ راندیری صاحب
علامہ علی قاری رح کے قول مذکور اذ لابد من التقیید الخ کو ہی دلیل بتاتے ہین اپنے ذہن مین یا کسی اور جملہ کو
ظنا تو یہی معلوم ہوتا ہو کہ اسی کو دلیل بناتے ہونگے پھر معلوم نہین کہ لابد من التقیید سے تقیید یعنی ما اعلمہ
مما فیہما الخ ہی مراد لیتے ہین یا اور کوئی تقیید پھر معلوم نہین لابد مین ذکر تقیید کی دلیل اذ لا یصح سے
کیا خیال فرماتے ہونگے آیا یہ مراد کہ معنی جمیع صحیح ہین لیکن لفظ جمیع کا اطلاق درست نہین ہو بلا تقیید ذکر
کرنیکے اور مع التقیید اطلاق جمیع کا درست ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے بارہ مین یا یہ مراد کہ
معنے ہی صحیح نہین جب یہ مراد ہو تو اطلاق جمیع کی قید نے کیا فائدہ دیا جبکہ اطلاق لفظ جمیع ہو یا یہ کہ مطلقا
اعتقاد کہ خواہ خدا تعالی اعلام کرے یا نکرے آپ ما فی السموٰت والارض جانتے ہین درست نہین ہو تو
یہ ہماری نسبت بحث سے خارج ہو کیونکہ ہماری کونسے قول سے مطلقا خواہ اعلام الٰہی ہو یا نہو جاننے کا اعتقاد کرنا
ثابت ہو پھر معلوم نہین کونسے جمیع کو بلا ذکر تقیید غیر صحیح فرماتے ہین آیا وہ جمیع جو علامہ ابن حجر کے قول مین واقع
ہو جسکو میان راندیری نے چھوڑ دیا ہو یا وہ جو ممکن کہنے کے بعد اپنے قول مین (فیشمل الجمیع) علامہ علی
قاری فرماتے ہین علامہ ابن حجر کے جمیع کے اطلاق کو بلا ذکر تقیید اگر غیر صحیح فرماتے تو اونکا ذکر کرکے فرماتے بعد ذکر
اپنے معنے کے اس سے ثابت ہوتا ہو کہ اپنے معنی ذکر کرنیکے بعد جو جمیع فرمایا ہو اوسمین ہی تقیید کے ذکر لابدی ہونا فرماتے ہین
تاکہ معلوم ہو جاوے کہ جب سموٰت وارض سے جہت علیا وسفلی مراد لی تو بعض امور جو غیر خفیہ ہین جنکے جاننے کا طریقہ

دنیاویہ و مغیبات زمین و آسمان ہی نہیں ہین آیت اعلم ماتبدون وما کنتم تکتمون کو تحت من حاشیۃ الشہاب علی البیضاوی مین طیبی سے نقل کیا ہے لان معلوماتہ تعالیٰ لانہایۃ لھا وغیب السموات والارض ومایبدونہ ویکتمونہ قطرۃ منہا الغرض دنیا و آخرت کی تمام جزئیات غائبہ کو جاننا بھی تمام معلومات الٰہیہ کا احاطہ کرنا نہیں ہے ان جزئیات غائبہ دنیا و آخرت کا جاننا بعض غیوب کا جاننا ہے اسکو جانتے کو جو کوئی تمام معلومات الٰہیہ کا جاننا قرار دے تو اوسکی بہت بڑی خطا ہے کہ معلومات الٰہیہ کو اوس سے بہت کم قرار دیا ہے البتہ موافق اہلسنت وجماعت کے نہوگا اس تمام تقریر کو راقم کے منصفین ملاحظہ فرماین راندیری صاحب نے راقم کے اس قول پورے مین سے فقط راقم کے اس قول تک کہ (علم کل شی آخر مین اللہ تعالیٰ نے دیدیا تھا) قولہ کہنے کے بعد نقل کیا اور اوسکے بعد یہ قول کہا کہ (جناب من یہان معنی ظاہری مراد نہیں ملا علی قاری رح نے فعلمت مافی السموات والارض الخ) شروع کردیا گیا ملا علی قاری رح کے اس قول سے جو راندیری نے نقل کیا ہے یہ قول راقم کا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم مابین المشرق والمغرب وعلم ہر شی کا آخر مین اللہ تعالیٰ نے دیدیا تھا) رد ہونا کوئی ذی شعور منصف خیال کرسکتا ہے ملا علی قاری رح کے قول کے کونسے جملہ سے یہ ثابت ہے کہ علم مابین المشرق والمغرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اور علم ہر شی کا آخر مین ندیا تہا اول راندیری نے یہ ثابت کرلیا ہوتا پھر ایسا کہا ہوتا یا بعد نقل قول علامہ علی قاری رح کے کسی جملہ سے یہ مطلب ہونا ثابت کیا ہوتا کہ مابین المشرق والمغرب وہر شی کا علم اللہ تعالیٰ نے ندیا تہا پھر یہ کہا ہوتا کہ معنی ظاہری مراد نہیں ہین علامہ علی قاری کا یہ قول ما اعلمہ اللہ مافیہما الخ اسکے مخالف کہان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علم مابین المشرق والمغرب دیدیا بلکہ علامہ علی قاری رح کے قول سے تو اس سے زائد کا ثبوت ہے کیونکہ ما اعلمہ اللہ مافیہما الخ سے واضح ہے کہ جو کچھ آسمانون اور زمینو نکے درمیان ملائکہ درخت وغیرہ ہین بلکہ جو کچھ آسمانونکے مافوق ہے سب کا علم اللہ تعالیٰ نے دیدیا مابین المشرق والمغرب سے آسمانونکے درمیان و مافوق کی چیزون اور زمینونکے درمیان کی اور تحت کی چیزونکا جاننا واضح نہ تھا علامہ علی قاری رح کی عبارت سے تو یہ بھی واضح ہوگیا اور راقم کے اس کہنے سے کہ مابین المشرق کا علم اللہ تعالیٰ نے دیدیا تہا اور زائد کا ثبوت ہوگیا اور راقم کی تقریر مین جو یہ ہے کہ (اگر شخص مذکور فی السوال ہر جزئی کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا اور آپکا مامون تمام غیوب پر ہونا اور کوئی چیز آپکے علم سے باہر وخارج ہونا اون امور جزئیات وکلیات کی نسبت کہتا ہے کہ جنکا علم ہونا ان ادلہ اقوال علماء اہلسنت و جماعت واحادیث وتفاسیر سے ثابت ہے تو اوسمین کوئی مخالفت مذہب اہلسنت وجماعت نہیں ہے اس سے

انشاء اللہ تعالیٰ پیش کر سکتے ہیں قیامت تک اور حدیث نبوی کا مخصص حدیث نبوی یا اجماع ہی ہو سکتا ہے کسی مقلد حنفی کا قول اور مذہب ہمارے امام صاحب علیہ الرحمہ کا اجراء العام علی عمومہ دلیل ہونا واضح ہے تو قول علی قاری رح کو کیونکر تقیید حدیث کہہ سکتے ہیں اور یہ قول علی قاری رح سے یہ نہ معلوم ہوا کہ ہمارے کہے ہوئے سے زیادہ علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نا ثابت ہے بظاہر ظاہری معنی مراد نہ ہونگے کیا معنی اور اس دوسرے مقام میں جو یہ فرماتے ہیں علامہ علی قاری رح مرقاۃ کی جلد اول صفحہ ۵۴ میں (فتجلی) ای انکشف وظہر لی (کل شئ) ای مما اذن اللہ فی ظہورہ لی من العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا او مایختصم بہ الملاء الاعلی یہ عبارت راندیری کے قول میں گذر چکی ہے معلوم نہیں میاں راندیری اسکو مقید کیونکر خیال کرتے ہیں کل شئ کی تفسیر میں مما اذن اللہ فی ظہورہ لی بیان فرما کر یا کا بیان من العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا اول فرماتے ہیں پھر مایختصم بہ الملاء الاعلی فرماتے ہیں راقم نے ہر شئ کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا دینا جو کہا تھا وہ کل شئ کا ترجمہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو دینے سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ہر شئ کو علم کا اظہار آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا اور کل شئ کا ظہور اللہ تعالیٰ کے ہی اذن سے ہوا علامہ علی قاری رح نے اشیاء ظاہرہ کو بیان میں العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا فرمایا جس سے تمام عوالم علویہ وسفلیہ مطلقا کا ظہور آپ پر ثابت ہے تمام وجمیع عوالم علویہ وسفلیہ اسواسطے کہ العوالم جمع محلی باللام ہے اور یہاں عہد ہونا مسلم نہیں ہے اور استغراق متعذر نہیں پس استغراق ہی متیقن ہے پس جمیع وکل عوالم علویہ وسفلیہ کے ظہور کا اذن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیواسطے ہونا علامہ علی قاری رح کے ہی قول سے ثابت ہوا پھر یہاں جمیع عوالم علویہ وسفلیہ مطلقا علامہ علی قاری رح کے قول میں موجب ثبوت انحصار کا فقط انہیں عوالم میں ہونا مسلم نہیں ہے کل شئ کی تفسیر میں یہ ذکر کر دینا انحصار کو نہیں چاہتا ہے کل شئ کا عموم اسی کو چاہتا ہے کہ تمام جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کو شامل ہو اور کوئی مخصص قائم نہیں اور ہمارے امام صاحب رح کا قاعدہ جو ظاہر مذہب سے ثابت ہے کہ اجراء العام علی عمومہ وعدم الحمل علی الخصوص بھی اسی کا مقتضی ہے پس ہم مقلدین حنفیہ کو عوالم علویہ وسفلیہ یا اختصام ملائکہ میں ہی منحصر کر دینا کیونکر گنجائش رکھتا ہے اور نہ علامہ علی قاری کے قول سے اس تقیید وانحصار کا ثبوت مسلم ثانی اسقدر مسلم کہ کل شئ سے یہ مراد بھی ہونا جو علامہ نے بیان کی جائز ہے نہ یہ کہ اسکو سوا ناجائز پس قول راندیری کہ ظاہر معنی مراد نہیں ہرگز علامہ علی قاری رح کے قول سے ثابت ہونا مسلم نہیں ہے راندیری صاحب کو اسپر اقامت برہان ضرور ہے مرقاۃ جلد پانچویں صفحہ ۲۲ میں یہ عبارت علامہ علی قاری رح ناقلا عن العسقلانی ہے دل ذلک علی انہ اخبر فی

عامہ ہو اور ہر کس و ناکس کو حاصل ہو کہ وہ جس ہر اوسمین اعلام خاص خداۓتعالی کی حاجت نہین ہے
وہی طریقہ عامہ جو ہر ایک کیواسطے دیا گیا ہو کافی ہو اون امور غیر خفیہ کو علم کے حصول کیواسطے اور اون امور غیر خفیہ
حاصلہ بالحس کا ہو حصول آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حقیمن مانا جاوی تو اسکا فیض خاص عنداللہ
سے حاصل ہونا اور اوسیر یہ مترتب فرمانا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فعلمت الخ جس سے خصوصیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہو مستقیم نہین اور یہ جمیع نہین کیونکہ جمیع جب ہون کہ امور خفیہ ہی
تمام جو جو جہت علیا و سفلی مین ہین اسکے ساتھ مضموم ہون اور اسکا سمجھنا موقوف ہر اسپر کہ یہ کہا جاوی کہ یہ
اعلام خاص الہی سے ہی حاصل ہوئی ہین اور اعلام الہی خاص سے امور خفیہ ہی حاصل ہونگے جنکے حق مین
فعلمت مستقیم ہو کیونکہ غیر خفیہ کو علم کا طریقہ عامہ سے ہی حاصل ہوجاتی ہین اسواسطے تقییدہ اعلام کا ذکر ان
معنی ثانی بیان کرنے سے علامہ علی قاری مین ضرور ہوا تاکہ جمیع کا اطلاق صحیح ہوجائے پس اس معنی کا ہی
احتمال ہو راندیری کو ان معنی کو رفع پر برہان قایم کرنا ضرور ہی جب یہ احتمال باطل بالبرہان نہوا تو پہر
میانجی راندیری صاحب اس قول علامہ علی قاری کے اذ لابد من التقیید کو ظاہری معنی مراد
ہونے سے جو آپکا مدعی ہو کیا علاقہ ہو ذرا ان تمام امور کے جوابات بالتفصیل بیان فرمائیے اور امور خفیہ کا حصول باعلام
خاص تعلیم خاص پر موقوف ہی جب ہی تو آیت سورہ جمعہ ویتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ
مین بعد ذکر تلاوت کے تعلیم الکتاب کا ذکر فرمایا اور خود علامہ علی قاری شرح شفا جلد ثانی کے صفحہ ۵۵ مین و
یعلمھم الکتاب کے تحت مین یہ فرماتے ہین ای احکامہ الخفیۃ وکمہوا احکام خفیہ کو مفعول تعلیم کا علامہ
علی قاری نے فرماتی ہین جس سے واضح ہو کہ تعلیم سے قرآن نہین اس محل سے مراد امور خفیہ کی تعلیم ہو ایسی ہی اعلام اللہ سے
مراد ہی تمام امور جہت علیا و سفلی کے امور خفیہ مراد ہون تو کیون ناجایز ہو پس میان راندیری کی اس تقریر و
تحریر کا ہی سفاہت وابلہ فریبی سے صدور واضح ہو پہر جو راندیری نے یہ کہا کہ اور دوسری مقام مین اسطرح
فرماتی ہین (فتجلی) ای انکشف وظہر لی کل شیئ ای مما اذن اللہ فی ظھورہ من العوالم العلویۃ
والسفلیۃ مطلقا او مایختص بہ الملاء الاعلی پس ان دونون مقامونمین شارح کی تقییدات سے معلوم
ہوتا ہو کہ یہان ظاہر معنی مراد نہین ایہا محل کی تقیید کا حال معلوم ہوا اور اوسمین ایسا احتمال ظاہر ہوا کہ ظاہری
معنی مراد ہونیسے اوسکو کچھ علاقہ نہین اور یہ ہی معلوم ہوا کہ ہمنے جو علم مابین المشرق والمغرب و علم ہر شی آنحضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کو ہونا دونون روایتون عام کے موافق کہا ہو جسکا کوئی مخصص راندیری نہ پیش کرسکا اور نہ

المعقولات ای الربوبیۃ والالوھیۃ ووفقناہ لمعرفتہما وقیل التالی ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ویؤیدہ قول الطیبی ثم استشھد بالآیۃ یعنی کما ان اللہ اری ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام
ملکوت السموٰت والارض وکشف لہ ذلک فتح اللہ علیّ ابواب الغیوب قیل الخلیل رای الملکوت
اولا ثم حصل لہ الایقان بوجود منشئھا والحبیب رأی المنشئ ابتداء ثم علم مافی السموٰت
والارض وبینہما بون بائن لانہ شتان بین من ینتقل من المؤثر الی الاثر وعکسہ اس سے واضح ہے
کہ آیۃ کذلک نری ابراھیم ملکوت السموٰت والارض کی تلاوت کرنیوالا اللہ تبارک وتعالیٰ بعض علماء
کے قول میں ہے اس تقدیر پر کہ تلاوت آیت کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہو معنی آیت کذلک نری ابراھیم الآیۃ کے علامہ
علی قاری رحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی تمکو ہمنے احکام الدین وعجائب جو کچھ کہ مکنون
ہے آسمانوں اور زمینوں میں ہم دکھاتے ہیں ایسے ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو ملکوت السموٰات دکھایا ہے اسمین تصریح ہے کہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام دین وعجائب مکنونات آسمانوں اور زمینوں کے بتائے اور ابراہیم علیہ السلام
کو ملکوت السموٰات والارض بتائے میاں راندیری نے نری ابراھیم مضارع فی اللفظ ومعناہ الماضی تک
عبارت نقل کرکے باقی عبارت اسی غرض سے جانکر چھوڑدی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو احکام دین وعجائب
مافی السموٰت والارض دیکھنا نقل کرچکا اب آگے ابراہیم علیہ السلام کے حقمین جو عبارت اریناابراھیم ملکوت
السموٰات والارض آتا ہے اوس سے فقط ملکوت آسمانوں و زمینوں کا دیکھنا نہ عجائب مافی السموٰات والارض کا دیکھنا
ہے اور ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے اور فی طالب علم متوقد منصف جانتا ہے کہ آگے جو میں نے یعنے راندیری نے ابراہیم
علیہ السلام کو مشابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جمیع جزئیات ماکان ومایکون دیکھنے اور جاننے میں لازم آتا اور
اوسکا کوئی قائل نہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے نہ جاننے والا ثابت کرنیکا
دہوکہ دیا وہ دہوکہ نکلیگا اسلئے عبارت مذکورہ چھوڑدی لیکن بمقتضای دروغگو را حافظہ نباشد یہ خیال نہ کیا کہ
آیت کذلک نری ابراھیم ملکوت السموٰات والارض کو اور عبارت علامہ علی قاری رحمہ ای نریک یا
محمد الخ کو جو راندیری نے نقل کی ہے دیکھکر ہی عاقل جان سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے وجاننے
میں اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنے جاننے میں بہت بڑا فرق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا عجائب مافی السموٰت
والارض کا ہے جس سے مکنونات فی السموٰات والارض کا جو بمعنی غیب السموٰات والارض کے ہے اور غیب السموٰات
والارض کے جاننے سے یہ مطلب سمجھہ لینا کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو جانتے تہے کوئی امر مانع نہیں ہے جیسے آیت

المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من المبدأ والمعاش والمعاد وتیسیر ایراد ذلک کلہ فی مجلس
واحد من خوارق العادۃ امر عظیم یہ عبارت اوپر مکرر مذکور ہو چکی ہے اس سے جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا
واضح ہے اسکو علامہ علی قاری رح نے قبول فرمایا اس سے تمام سفاہات وابلہ فریبیان راندیری کی مردود و مطرود
ہو گئیں اور تقیید و تخصیص کی بھی قلعی کھل گئی یہان اطلاع بلا تقیید بھی موجود ہے اور کوئی قرینہ تخصیص موجود
نہین ہے جمیع احوال المخلوقات نص ہے ہمارے مقصود کی اثبات کی اور راندیری کی مقصود کی ابطال مین
اور یہ قول مسلم علامہ علی قاری رح آخر ہے اول اقوال سے جو مرقاۃ سے گذرے ہین شاید میانجی راندیری علامہ
علی قاری رح کی دونون قولون مین تناقض نہ بتاوین اگرچہ تناقض کیواسطے اتحاد زمانہ بھی شرط ہے اور سکی شرطانکو
سفاہت یا ابلہ فریبی سے پوشیدہ کرین **قولہ** ایضاً مشکوۃ شریف کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس وقت
وکذالک نری ابراھیم ملکوت السموٰت والارض بھی پڑھا گیا تھا جسکے معنی ملا علی قاری اسطرح لکھتے
ہین وکذالک ای کما نریک یا محمد احکام الدین وعجائب ما فی السموٰت والارض نری ابراھیم
مضارع فی اللفظ معناہ الماضی پس اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ فعلمت ما بین المشرق والمغرب
سے ملکوت السموت والارض کا دیکھنا ہے اور اس دیکھنے مین تو حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مشابہ ہین پس اگر ملکوت السموٰت والارض سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا دیکھنا اور جاننا لیا جاوے
تو لازم آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اسکے جاننے والے ہوے حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین ہے **اقول** وباللہ
التوفیق ہان **راندیری صاحب** یہان تو آپنے صرف ابلہ فریبی دیدہ ودانستہ کی ہے آیۃ مذکورہ یعنی وکذالک نری ابراھیم
ملکوت السموٰت والارض اسی حدیث مین مذکور ہے جسکا ٹکڑا فعلمت ما فی السموٰت والارض آپنے اول ذکر
کرکے علامہ علی قاری کی مرقاۃ جلد اول ص ۴۶۳ کی عبارت اول وآخر نقل کی اور درمیان کی جس سے آپکی بعض ادعا
سابق کا ابطلان ہوتا تھا جسکا ذکر اوپر عنقریب ہوا ہے ترک کردی اور بے سمجھے سوچے علامہ کی عبارت سے حدیث کو مقید
جان لینا جسکا ابطلان واضح ہو گیا اب یہان اس محل مین بھی مضارع فی اللفظ معناہ الماضی کے بعد کی
عبارت حدیث مشکوۃ وشرح کی چھوڑ دی اپنے مدعی فاسد کا ابطلان جانکر وہ عبارت ہم نقل کرتے ہین سنئے (وتلا)
قیل التالی ھو اللہ تعالی (وکذالک) ای کما نریک یا محمد عجائب احکام الدین وعجائب ما فی السموٰت والارض
(نری ابراھیم) مضارع فی اللفظ ومعناہ الماضی والعدول لارادۃ حکایۃ الحال الماضیۃ استحضارا
واستغرابا ای اریناہ (ملکوت السموٰت والارض) وھو فعلوت من الملک وھو اعظم وھو عالم

المعقولا

کو جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کا علم حاصل ہونا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ علم حاصل ہونیکا لزوم کس طرح قائل ہوئے اور یہ بہی عجیب کہ فعلمت مابین المشرق والمغرب سے مراد علم ملکوت السموات والارض لیتے ہین اور یہ مراد وکذلک ای کما نریك یا محمد احکام الدین وعجائب مافی السموات والارض نری الخ عبارت علامہ علی قاری رح سے معلوم ہونا بیان کرتے ہین کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ فعلمت مابین المشرق والمغرب سے ملکوت السموات والارض کا دیکہنا ہے عجب سفاہت ہے یا ابلہ فریبی دیدہ و دانستہ کہ عبارت علامہ علی قاری مین تو عجائب مافی السموات والارض کا ذکر ہے جس سے ذوات وصفات وظواہر وبواطن تمام کا علم اور عامہ علوم جزئی وکلی اور احاطہ انکا مراد ہونا شیخ کی عبارت سے واضح ہے پس جب راندیری کے قول سے جو یہ ثابت ہے کہ مراد فعلمت مابین المشرق والمغرب سے مراد علم ملکوت السموات والارض ہے تو مابین المغرب والمشرق سے بہی عامہ علوم کلی وجزئی واحاطہ ذوات وصفات وظواہر وبواطن تمام مراد ہوا نہ فقط ملکوت السموات والارض جو اس سے بہت ہی کم ہے پس بلاشبہ یہ قول راندیری بہی ابلہ فریبی یا سفاہت ہے **قولہ** ایضاً فتجلی لے کل شئ سے مراد ملکوت السموات والارض کا ظاہر ہونا ہے کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کرتی ہے اب مین خانصاحب سے پوچہتا ہون کہ فتجلی لے کل شئ ایا یہ مراد ہے کہ جو مصداق شئ کا ہے وہ آپ پر روشن ہوگیا جیسا کہ وہ مفہوم الفاظ کل شئ کا ہے یا نہین اگر ہے تو لازم آیا کہ جمیع معلومات الٰہیہ ہین وہ بہی روشن ہوگئی تہی اسواسطے کہ یہ بہی ماصدق علیہ الشئ ہے پس اس صورت مین مساوات علم باری و رسول مین ہوئی حالانکہ خود خانصاحب اسکا انکار کرچکے ہین اور اگر نہین تو پہر تعمیم نہین رہی اور یہ دلیل مفید مدعی بہی نہین ہوئی **اقول** وباللہ التوفیق فتجلی لے کل شئ سے مراد ملکوت السموات والارض لینا تحریف معنوی حدیث نبوی کی کرنا یا عام کی تخصیص جو فسخ عموم ہے بلا دلیل کرنا اپنی طرف سے شرع نئی نکالنا ہے اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ ظاہر مذہب امام ابوحنیفہ رح کا اجراء العام علی عمومہ ہے نہ حمل خاص پر باوجود امکان اجراء علی العموم پس یہ مخالفت ظاہر مذہب امام ابوحنیفہ رح سے **راندیری** کی ہے جسکا بطلان منصفین کے نزدیک واضح ہے اور یہ بہی ابلہ فریبی یا سفاہت ہے کہ عام کی تفسیر خاص کو بنایا ہے اور ہر حدیث مین یہ وہم باطل کرلیا کہ اوسکی تفسیر دوسری حدیث ہوتی ہے کچہ ابہام واجمال کی قید میان **راندیری** نہین لگاتے فتجلی لی کل شئ سے مراد جو میان **راندیری** دریافت کرتے ہین خوب بات ہے کہ ادعاء علم دانی اور رد کرنے اور مناظرہ مین خواہ مخواہ اڑنے اور سینگ کاٹکے بچہڑون مین ملنے کا ہے اور اونگلی کاٹکے شہیدون مین داخل ہونیکو تیار شئ کی مراد معلوم نہین اور مصداق کا وقوف نہین اسیواسطے کہ میان **راندیری** یا تو بالکل تحقیقات علماء سے

انی اعلم غیب السموات والارض سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا جاننا لی سکتے ہین اگر نہین لی سکتے ہین تو
میان راندیری خدا تعالی کو بہی کہدین کہ اعلم غیب السموات والارض سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو
خدا تعالی کا جاننا ثابت نہین ہوتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ہان میان راندیری یہ فریب بتوے فونکو شاید دیوین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہنے اور جاننے مکنونات مافی السموات والارض سے مراد غیب السموات والارض لینگے
تو خدا تعالی کے علم سے مساوات لازم آویگی تو اس فریب دہی کا جواب فتوی اولی مین جو عبارت حاشیہ شہاب سے لکہی
گئی ہے اور اس رسالہ مین بہی اوپر اسکا ذکر ہوا ہے اوس سے واضح ہے کہ غیب السموات والارض ومایبدون وکیتمون
ایک قطرہ ہے معلومات الہیہ سے پس فریب دہی مساوات کی باطل ہے پہر ذاتی وعرض قدیم وحادث مین مساوات
بتانا سفاہت وجہالت سے خالی نہین میانجی راندیری کو فتوی ثانیہ روانہ کیا تہا جسکے بعد تحریر راندیری کی
ہمارے پاس آئی اوسمین یعنے اُس فتوی ثانیہ مین یہ عبارت ترجمہ فارسی شیخ عبد الحق دہلوی رح جو تحت حدیث فعلمت
مافی السموات والارض کے ہے لکہی تہی وہ آہی پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمین بود کہ عبارت است از
حصول عامہ علوم جزئی وکلی واحاطہ آن اہل تحقیق گفتہ اند کہ تفاوت ہست درمیان این ہر دو رویت زیراکہ
خلیل علیہ السلام ملک آسمان وزمین دیدہ وحبیب ہرچہ در آسمان وزمین بود خالی از ذوات وصفات وظواہر
وبواطن ہمہ را دیدہ انتہی مختصرا اس عبارت کو میان راندیری نے اسیواسطے چہوڑ دیا اور اسکا جواب ندیا اور
گریز کی اور اسپر ایمان نہ لائے اس سے عامہ علوم جزئی وکلی کا حصول واحاطہ ثابت ہے اور یہ بہی ثابت ہے کہ ابراہیم علیہ
الصلوۃ والسلام کے دیکہنے مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکہنے مین بہت بڑا فرق ہے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام
نے تو فقط ملک آسمان وزمین ہی دیکہا اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہ نے جو کچہ آسمان وزمین مین جو کوئی حال ذوات
وصفات وظواہر وبواطن کا تہا تمام کو دیکہا اور یہ راندیری کے مقصود فاسد کے بالکل خلاف ہے کیونکہ راندیری
تو جمیع کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کے علم کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا غیر جائز جانتے ہین اس
شبہ واہیہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو ہوگا تو ابراہیم علیہ السلام کو بہی ہوگا
اور اسکا کوئی قائل نہین وہ غیر جائز جاننا اور شبہ واہیہ اس عبارت شیخ کے مضمون سے باطل ہو جاتا ہے کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم زیادہ ہونا کہ عامہ علوم کلی وجزئی واحاطہ علوم ذوات وصفات وظواہر وبواطن تمام
کا حاصل ہے اور ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو علم آسمان وزمین کا ہی ہے تو ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو مساوات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہان ہوئی پہر میان راندیری کی عقل نہ معلوم کہان گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

سے قبل کل شی کے علم کی اطلاع آپکو دیدیگئی ادنی درجہ وغایت یہ کہ آخر مین اگر آپکو اہ رانڈیری صاحب
فقط آخر مین دیدینے پر ہی اعتراض ہے اور کل شی کے علم دیدینے کے آپ قائل ہین تو چشم ما روشن و دل ما شاد ہم
قبول کرتے ہین آپکی خاطر سے کہ اوسکی خصوصیت نہین کہ آخر مین ہی دیا تہانہ اس سے قبل ہی ہمارے مقصود اصلی کا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کل شی کا علم حاصل تہا ثبوت ہے نہ خصوصیت حصول علم آخر مین بس آخر مین
ہی دینے کے بارہ مین ہمکو بحث کی حاجت نہین یہ تو بطور ارخاء عنان و تنزل کے کہا گیا ہے نہ یہ کہ یہی مقصود
اصلی ہے چنانچہ آیندہ معلوم ہوگا کہ علما محققین وقت کون وحدوث روح مبارک قبل تعلق بجسم مبارک سے
آپکے عالم ما کان وما یکون ہونیکے قائل ہین اور آیت ما کنت تعلم انت الآیۃ سے عدم علم قبل کون روح مبارک
ہی مراد لیتے ہین اور بعد کون روح مبارک جسقدر امور حادث ہوے تمام کو آپکی روح کا ملاحظہ فرمانا دیکھنا جاتا
فرماتے ہین اگر آپ کل شی کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا قبول کسیوقت مین بہی نہین کرتے فتجلی لی کل
شئ سے اوسکا ثبوت واضح ہے اور آپکے خیالی بمقابلہ اقوال علما و حدیث نبوی ہرگز قابل التفات نہین ہین **قولہ**
ایضا اخیر مین دیدیا تہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اگر یہ دعوی کرے کہ اللہ تعالی نے کل شی کا علم قبل نبوت کے دیدیا
تہا یا معراج مین دیا تہا وہ شخص خانصاحب کے نزدیک جہوٹا ہے **اقول** وباللہ التوفیق ہان رانڈیری
صاحب جب آپکو اسقدر بہی خبر نہین کہ کسی محل مین نفی علم کی ہو تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہان نفی
من کل الوجوہ علم کی نفی ہے بلکہ نفی علم دون علم کا بہی احتمال ہے ایک محل مین کسی چیز کے علم کی نفی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حقمین معلوم ہو اور دوسرے محل مین اوس چیز کے علم کا اثبات ہو تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ اون
دونون محل مین ایک محل سے جو ثابت ہے وہ جہوٹ ہے یا دونوں متناقض کیونکہ تغائر اعتباری ایسے موقع مین
کافی ہے **مرقاۃ** جلد اول صفحہ ۵ مین ہے وعن الامام احمد عن ابی امامۃ عن ابی ذر قلت یارسول اللہ
کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلاثمائۃ وخمسۃ عشر
اس حدیث سے صراحۃً ثابت ہے کہ آپ فرماتے ہین گنتی انبیاء علیہم السلام کی ایک لاکہ چوبیس ہزار ہے جس سے واضح
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعداد کل انبیاء علیہم السلام کا علم تہا آیت (ولقد ارسلنا رسلا من قبلک
من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک) اس سے واضح ہے کہ تعداد کل انبیا علیہم السلام
کا علم نہ تہا کیونکہ جب قصہ وبیان خدا تعالی نے نہ کیا تو علم حاصل نہوا لیکن دونون کسی عالم محقق نے
متناقض یا ایک سے دوسرے کو جہوٹا نہ کیا اسے سبب سے کہ تغائر اعتباری یہان ممکن ہے اور ایک اعتبار سے

تا واقف ہی ہین یا دیدہ دانستہ فریب عوام کو دیتے ہین مراد شئی و مصداق جو اہلسنت و جماعت کے نزدیک ہی بحوالہ محققین
لکہدیا گیا اور بتا دیا گیا ہی کہ معلومات الٰہیہ تمام پر شئی صادق نہین ممتنعات پر شئی کا حکما ر معتزلہ کے مذہب مین ہی
درست نہین ممکنات معدومہ پر صدق شئی مذہب صدق اہلسنت و حنفیہ مین درست نہین فقط موجودات
کو خواہ حال مین موجود ہون یا مآل مین اہلسنت و جماعت شئی فرماتی ہین اگر میان **راندیری** معلومات الٰہیہ کو شئی
مین منحصر کرتے ہین تو خدا تعالیٰ کے علم کو ممکنات معدومہ و ممتنعات و ما یترتب علیہا بالفرض وجود کو خارج مانکر تنقیص
علم خدا تعالیٰ کرتے ہین جسکی شناعت ظاہر ہی اور ہم اہلسنت و جماعت کے اعتقاد مین تو معلومات الٰہیہ مین موجودات
اور معدومات ممکنہ جو نہو ئے ہونگے اور ممتنعات الوجود لذاتہا بہی داخل ہین اوسمین سے فقط موجودات ذوات و صفات
ظواہر و بواطن کا علم جو ہوئے ہین اور قیامت تک ہونگے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تو اوس
سے مساوات علم باری و علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بتانا سفاہت یا ابلہ فریبی نہین تو اور کیا ہی اور جب کل شئی سے
موجودات ہی مراد ہین اور وہی مصداق ہین تو تعمیم نہ رہنا چہ معنی دارد اب دیکہئے **راندیری صاحب** دلیل
کا مفید مدعی ہونا ظاہر ہی لیکن اہل علم کے نزدیک نہ دیہاتی ان پڑھونکے نزدیک **قولہ** ایضاً خانصاحب ترمذی
کی حدیث کا حاصل اسطرح بیان فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما بین المشرق و المغرب اور علم کل
شئی کا آخر مین اللہ تعالیٰ نے دیدیا تہا اب مین پوچہتا ہون کہ آخر مین دیدیا تہا یہ کس عبارت کا حاصل ہی اگر آپکے
پاس کوئی دلیل اسبات کی ہو کہ حدیث اختصام الملائکہ کا واقعہ آخر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا ہی تو
بیان فرماوین **اقول** و باللہ التوفیق یہ کہنا **راندیری** کا کہ خانصاحب حدیث ترمذی کا حاصل
اسطرح فرماتے (الخ) یہی نافہمی یا ابلہ فریبی معلوم ہوتی ہی میان **راندیری صاحب** آخر مین دیدینا ہی حدیث
ترمذی کا حاصل فرماتے ہین عجب حال ہی میان **راندیری** کا میانجی صاحب ذرہ یہ تو فرمائیے کہ آپنے کونسی دلیل سے
یہ جان لیا اور کس قرینہ سے یہ پہچانا کہ یہ حاصل حدیث ترمذی کا ہی میان **راندیری صاحب** حاشیہ شنوانی
کی عبارت جسکو آپنے ہی راقم کے قول مین نقل کیا ہی اوسمین قد ورد ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم لم یخرج
من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شئی ہی یا نہین ہی اوسکے بعد عینی شرح بخاری جلد اول ص۳۳ کی عبارت جسکو آپنے اپنے
مقصود کے مخالف دیکہکر چہوڑدیا جسکا ذکر اوپر ہوا راقم نے نقل کی ہی ہی اوسکے بعد حدیث ترمذی فعلمت ما بین
المشرق و المغرب اور فتجلی لی کل شئی ذکر کرکے آخر مین علم ہر شئی دیدینے کا ذکر کیا ہی بس یہ حاصل تمام عبارات
ماسبق کا ہی نہ فقط حدیث ترمذی کا لم یخرج من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شئی سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ تو

علم غیب ممکن ہے کیونکہ قطع نظر اس سے کہ حقیقت نبوت آپکی تمام انبیاء علیہم السلام سے مقدم ہے یہ کہا جاتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام قبل بعثت بھی اولیاء ہوتے ہیں اور ولادت اونکی ولایت پر ہی ہوتی ہے اور اونکی ولایت قبل بعثت دیگر اولیاء کی ولایت سے قوی ہوتی ہے چنانچہ علامہ عبد العلی بحر العلوم کی شرح مسلم الثبوت بحث سنت صفحہ ۲۴۹ مین فرماتے ہین هذا تمام الكلام فيما بعد النبوة واما قبل فالتحقيق وعليه اهل الله من الصوفية الكرام انهم معصومون ايضا من الكبائر والصغائر عمدا كيف لا وهم انما يولدون على الولاية ولا يمر عليهم طرفة عين وهم غير مشاهدين لله تعالى وولايتهم قوية من ولاية الاولياء الذين ولايتهم ماخوذة من ولايتهم اسکے بعد راقم نے اسکا وہ مطلب جو ابھی اوپر گذرا ہے بطور اختصار بیان کرکے نفحات الانس مولانا جامی مطبوع نولکشور صفحہ ۴۴۹ کی عبارت نقل کی کہ جس سے یہ ثابت ہے کہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رح خواجہ عزیزان رح سے یہ فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ تعالی کی نظر سے زمین غایب نہین مانند دسترخوان کے ہے اسکے بعد خواجہ رح خود فرماتے ہین اور مین کہتا ہون (یعنی حضرت خواجہ رح) کہ اولیاء اللہ کی نظر مین زمین مانند منہ ناخن کے ہے کوئی چیز اونکی نظر سے پوشیدہ نہین ہے اور پھر یواقیت و جواہر امام عارف شعرانی کی جلد ثانی صفحہ ۳۴ کی وہ عبارت نقل کی کہ جسمین یہ مضمون ہے کہ اولیاء اللہ تعالی کو علم احوال آسمانونکا بسبب انجلاء مرآۃ قلوب کے حاصل ہو جاتا ہے اور کشف اونکو اہل جنت و اہل نار کے احوال کا ہو جاتا ہے اور اولیاء اللہ تعالی کے منازل و معارف و احوال کے عدد دو لاکھ اڑتالیس ہزار نو سو ننانوے ہین ۲۴۸۹۹۹ ہر ولی کو اسقدر منازل مین نازل ہونا ضرور ہے اور ہر منزل مین علوم بیشمار کا خلعت عنایت ہوتا ہے پھر شرح عین العلم ملا علی قاری جلد اول صفحہ ا کی وہ عبارت نقل کی کہ جسکا مضمون یہ ہے کہ علم مکاشفہ سے مشاہدہ ہوتا ہے اون علوم کا جو غیر سے پوشیدہ ہین اور متعلق ہین اللہ تعالی کے وجود ذات و مشہود صفات سے یعنی مکنونات و مصنوعات اللہ تعالی کے پھر راقم نے یہ نقل کیا کہ جب اولیاء اللہ کو یہ علوم حاصل ہوتے ہین اور انبیاء علیہم السلام کی ولایت اولیاء کرام کی ولایت سے قوی ہے تو اونکو بطریق اولی یہ علوم غیب معلوم ہونا جایز ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو نبی الانبیاء اور رسول المرسلین ہین جب آنحضرت صلی اللہ تعالی کی عظمت شان یہ ہے تو قبل ظہور نبوت بھی آپکا علم غیب تمام سے زیادہ ہونا ممکن و جایز ہے پس آپکے قبل ظہور نبوت بھی عالم الغیب ہونے مین کوئی استحالہ عقلا و شرعا ثابت نہین ہے پس منصف مزاج کو اس سے انکار کرنا ہرگز مناسب نہین ہے الغرض الی آخر العمر تمام جزئیات و کلیات غائبہ کا علم جو آپکے قابل و لایق تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخوبی ثابت ہے اور قبل ظہور نبوت و نحوہ اوقات کی تفصیل کا ایسا ثبوت نہین ہے ہان امکان و جواز بیان بالا سے معلوم ہوتا

علم ہوتا اور دوسری اعتباری سے نہوتا ہوسکتا ہی علامہ علی قاری رح نے اس تغائر اعتباری کو اپنی اس عبارت مین بیان کیا ہی
اور حدیث مذکور اور آیت مین تطبیق دیدی ہی وھذا الجمع بینھما فی قولہ تعالے ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منھم
من قصصنا علیک و منھم من لم نقصص علیک لان المنفی ھو التفصیل و الثابت ھو الاجمال او النفی مقید
بالوحی الجلی و الثبوت متحقق بالوحی الخفی اس سے واضح ہی کہ آیت (لم نقصص) مین قصہ و علم تفصیلی کی نفی ہی
یا یہ نفی قصہ و علم مقید ساتھ وحی جلی کی ہی اور حدیث سے ثبوت قصہ و علم اجمالی کا ہی یا ثبوت مقید ساتھ وحی خفی کی ہی یہان
راندیری صاحب جیسے بیان اس تغائر اعتباری سے مطابقت ہوگئی پس ایسے ہی اس محل مین جان لینا چاہیے کہ جسنے
یہ دعوی کیا کہ اللہ تعالی نے کل شی کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل نبوت دیدیا تہا یا معراج مین تو اوسکی مراد یہ ہوسکتی
ہی کہ الہام یا کشف کے ذریعہ سے قبل نبوت کے دیا تہا اور معراج مین ساتھ وحی بلا واسطہ جبرئیل علیہ السلام کے دیا تہا اور آخر مین بذریعہ
وحی و بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے دیا تہا دونون مین تطابق ہوگیا اور ایک سے دوسرا جہوٹا نہوا مشکوٰۃ شریف مین حدیث
معراج روایت مسلم مین یہ جملہ ہی فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس و اعطی خواتیم سورۃ البقرۃ
اسکے تحت مین مرقاۃ جلد خامس صفحہ ۱۳ مین ہی یشکل ھذا بکون سورۃ البقرۃ مدنیۃ و قصۃ المعراج بالاتفاق
مکیۃ یعنی معراج مین خواتیم سورہ بقرہ دیے جانے پر اعتراض و اشکال وارد ہوتا ہی کہ سورہ بقر مدنیہ ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق
مکیہ (جب معراج مین خواتیم سورہ بقر دیا گیا تو مدینہ مین نازل ہونیکا کیا معنی اور اسمین کسطرح تطابق ہی) دو تین جواب
دوسرے اس اشکال کے دوسرون سے نقل کرکے علامہ قاری رح یہ فرماتے ہین حاصلہ انہ وقع تکرار الوحی فیہ تعظیما
لہ و اھتماما بشانہ فاوحی اللہ الیہ فی تلک اللیلۃ بلا واسطۃ ثم اوحی اللہ فی المدینۃ بواسطۃ جبرئیل ھذا ثم
ان جمیع القرآن نزل بواسطۃ جبرئیل اس عبارت علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ سے فقط اسیقدر ثابت کرنا ہمکو منظور ہی کہ جیسے
معراج مین وحی بلا واسطہ ہوئی اور مدینہ منورہ مین بعد کو بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے ہوئی اور خواتیم سورۂ بقر ایک مرتبہ بلا واسطہ
وحی معراج مین اور دوسری مرتبہ بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے مدینہ منورہ مین نازل ہوئی یہ علامہ علی قاری کی عبارت سے واضح ہی
علم کل شی دیا جانا اور آخر مین بواسطہ جبرئیل علیہ السلام دیا جانا علم ہر شی کا ممکن ہی پس نہ تناقص ہے اور نہ جہوٹ
ہے اسکو جہوٹ و تناقص بتانا راندیری کا اور یہ کہنا کہ خان صاحب کے نزدیک ایسا دعوی جہوٹا ہی
راندیری کی نا فہمی کی دلیل ہی اس پیرایہ مین میانجی راندیری صوفیہ کرام اور اولیاء عظام کو جہوٹا بتا رہے ہین
راقم فتوی ثانیہ مطلوبہ راندیری مین جسمین میان راندیری نے یہی سوال کیا تہا کہ (یہ علم غیب قبل
مبعوث ہونیکے دیا گیا تہا یا بعد مبعوث ہونیکے) اوسکے جواب مین راقم نے یہ لکہا تہا کہ (قبل مبعوث ہونیکے ہی حصول

کو لفظ شی سے دہوکہ ہوا یا لفظ کل سے یا فی الواقع یہ دہوکہ نہیں ہے اور حق ہے تو ثبوت اسکا بھی پیر یہ جو کہا آپنے اک ایکا
قیاس بجمیع مقدمات صحیح ہے تو لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو بھی ہر ایک جزئی جزئیات ماکان وما یکون
کا علم تہا الخ تو اوسکا حال یہ ہے کہ ابھی راندیری صاحب آپکو کہان تک سمجہایا جاوے دوسری کلام سے جو آپکی
استنباط مین ہے جو آیت وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیئ موعظۃ وتفصیلا الآیۃ سے وہ استنباط آپنے کیا ہے اس
سے قطع نظر کر کے کہا جاتا ہے یہ آپنے خوب آسان سمجہ لیا ہے کہ اپنے عدم علم کو دلیل بنا لیتے ہو اور عوام کو دہوکہ دینے کو یہ کہدیتے ہو کہ اسکا کوئی
قائل نہیں جس کے سبب تو فونکو یہ دہوکہ ہو کہ میان راندیری تمام اقوال علمار متقدمین ومتاخرین سے واقف ہین جب
ہی کہتے ہین کہ کوئی اسکا قائل نہیں شاید کوئی سے ملا اسماعیل وگنگوہی وانبیٹہوی ودیوبندی
ونحوہم مراد ہے ہونگے اول ہے صحابہ رضوان اللہ تعالی عنہم کے حقمین ایسا کہدیا کہ کوئی قائل نہیں کہ صحابہ رضا
جمیع جزئیات ماکان وما یکون کو جانتے تہے ایسے ہی اور ایک آدہ جگہ کہدیا پہر یہان بھی کہدیا یہہ بہی پیر اپنے کلام کو
غیر واقعی ودوکہ ہی ہوئی پر واقف آپکو کیا جاتا ہے تفسیر عرایس البیان تحت آیت وکتبنا لہ الآیۃ صفحہ ۲۷
مین ہے ومن کل شیئ اشارۃ الی علوم الذات والصفات والافعال لانہ تعالی شیئ من الاشیاء
ای علمناہ علم ماکان وما یکون من العرش الی الثری اس سے علم ماکان وما یکون عرش سے ثری
تک موسی علیہ السلام کیواسطے ثابت ہے تمام جزئیات کے ہر ہر جزئی ماکان وما یکون عرش سے ثری تک مین داخل
ہے انکار اسکا مکابرہ وعناد صرف ہے پس میان راندیری نے جس جواب کی بنا اپنی لازمہ مذکور پر رکھی تہی اور
اوس لازم کا ابطلان اس سے کیا تہا کہ کوئی اسکا قائل نہیں تو یہ سالبہ کلیہ میان راندیری کا ذب ہوا کیونکہ
موجبہ جزئیہ کہ صاحب تفسیر عرایس البیان قائل ہین صادق آیا اگر کوئی سے مراد راندیری کی گنگوہی وغیرہ
ہین تو اونکا قائل نہونا ایسا ہی جیسا کہ میان راندیری کا قائل نہونا اور میان راندیری وگنگوہی ونحوہ
کا قائل نہونا کچہ دین الہی مین حجت نہیں اگر ہے تو میان راندیری کیلئے نہ ہمارے لئے پس آیت نزلنا علیک
الکتاب تبیانا لکل شیئ سے ہر جزئی کے علم کے ثبوت کا انکار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کیا اوسکا ابطلان
واضح ہو گیا پہر میان راندیری کا یہ دہوکہ لفظ کل سے بعضے شخص غلطی مین آجاتے ہین باطل ہو گیا اور دہوکہ
ہونا اور عوام کو غلطی مین ڈالنا راندیری کا واضح ہو گیا اور مولوی بشیر صاحب کا کہنا صحیح رہا میان
راندیری کی ابلہ فریبی کارگر نہوئی جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر اتقان مطبوعہ مصر جلد
ثانی صفحہ ۱۳۰ النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطۃ من القرآن مین آیت ما فرطنا فی الکتاب من

ہی یہ مضمون فتوی ثانیہ راقم کا ہی جسمین علماء و اولیاء کرام و صوفیہ عظام کے اقوال سے قبل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم غیب کے حصول کا امکان و جواز ثابت کیا ہے اس سے قطع نظر کرکے آپکی حقیقت تمام انبیاء علیہم السلام سے پہلے ہے اب یہ میاں راندیری اس پیرایہ مین اسکو جھوٹ بتاتے ہین اور اپنے فہم سقیم مین تناقض کا وہم کرتے ہین چنانچہ اونکے تناقض کا جواب بھی ابھی اوپر گذر چکا ہے منصفین ذرہ اس تقریر و تحریر راندیری کو ملاحظہ فرماوین **قولہ** بعض شخص لفظ کل شے سے غلطی مین آجاتے ہین جیسا کہ مولوی بشیر بڑودوی نے اپنے وعظ مین فرمایا تھا کہ اللہ تعالی نے سورۂ نحل مین فرمایا ہے ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف بیان ہر ایک چیز کا ہے اور جب ہر ایک شے کا بیان قرآن شریف ہوا تو قرآن شریف جسپر اترا وہ ہر ایک شے جاننے والا ہوئے پس اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک جزئی جزئیات ماکان وما یکون کا علم تھا اور کوئی شے احاطہ علم سے باہر و خارج نہین ہے اس استنباط عجیب کا جواب اسیقدر کافی ہے کہ اگر آپکا قیاس بجمیع مقدمات صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو بھی ہر ایک جزئی جزئیات ماکان وما یکون کا علم تھا کیونکہ تورات حضرت موسی علیہ السلام پر اُتری تھی اور اوسکی شان مین اللہ تعالی فرماتا ہے وکتبنا لہ فی الالواح من کل شئ موعظۃ وتفصیلا لکل شئ سورہ اعراف اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے ثم اتینا موسی الکتاب تماما علی الذی احسن وتفصیلا لکل شئ سورہ انعام حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین ہے **اقول** وباللہ التوفیق ہان راندیری صاحب آپکے پیشواؤن گنگوہی دیوبندی انبیٹھوی وہ بعض شخص ہین جو لفظ کل شئ سے وہوکہ مین فی الواقع آگئے یا دیدہ و دانستہ بیوقوفونکو وہوکہ مین ڈالا ان اللہ علی کل شئ قدیر کو دلیل امکان کذب اور امکان امثال خاتم النبیین بنالیا اور مستحیلات کو بھی شئ مقدور ٹھہرا دیا جیسے آپکے نزدیک معلومات الہیہ جنمین محیلات لذاتہا و ما یترتب علیہا لفرض وجودہا بھی داخل ہین مصداق شئ ہین اور ہر شئ مقدور ہے تو مستحیلات بھی آپکے نزدیک مقدور ہین کل شئ مین داخل ہوکر تحت قدرت مین نعوذ باللہ من ذلک بلکہ اونکے خیال خام مین کذب جسکے ممتنع و محال ہونیکی تصریح علماء کرتے ہین ممتنع و محال ہی نہین بلکہ کذب باری عیب ہی نہین نعوذ باللہ من ذلک بلکہ میان راندیری صاحب قل ای شئ اکبر شہادۃ قل اللہ شہید بینی وبینکم مین اللہ تعالی پر بھی اطلاق شئ ہوا اور خدا تعالی بھی مصداق شئ کا ہے آپ اور آپکے اساتذہ مذکورین اللہ تعالی کی ذات و صفات واجبہ کو بھی تحت قدرت جانتے ہونگے اور مستحیلات و ممتنعات ذاتیہ تو آپکے قول سے مصداق شئ ہونا واضح ہے پس شریک الباری بھی اور اجتماع نقیضین وغیرہا تمام مقدور رہوئے یہ آپکو اور آپکے اساتذہ

لکل شیٔ کے اونکے نام مبارک بہی ہین حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے ورسلا قد قصصناہم علیک من قبل ورسلا
لم نقصص علیک سورۂ نساء اور ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من
لم نقصص علیک سورۂ مؤمن مولوی بشیر صاحب کا استنباط گو غلط ہو نہین تو مولوی نذیر احمد صاحب کے مساوی
ہے لیکن ایک اعتبار سے مولوی نذیر احمد صاحب سے بڑھا ہوا ہے وہ یہ کہ مولوی نذیر احمد صاحب نے استدلال فتجلی لے
کل شیٔ سے پکڑا ہے جو خبر واحد سے ہے اور وہ مفید یقین وعلم کو نہین ہوتا اور مولوی بشیر صاحب نے قرآن شریف سے استدلال
پکڑا ہے جو بر تقدیر صحیح ہونے کے مفید یقین وعلم کو ہے **اقول** وباللہ التوفیق علامہ علی قاری رحمہ کی عبارت دوبارہ اوپر گذر چکی
جس سے تطبیق درمیان حدیث نبوی کے جس سے تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام کی ثابت ہے اور اس آیت کے
درمیان واضح ہے جیسے اس آیت سے نفی اسما کی بظاہر معلوم ہوتی ہے ایسے ہی نفی تعداد بہی معلوم ہوتی ہے پس جیسے تعداد
مذکورہ کا اسکے مخالف ہونا علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے واضح ہوچکا ہے کہ آیت مین نفی علم تفصیلی کی ہے یا
قصہ وعلم کی یہ نفی ساتھ وحی جلی کے ہے اور حدیث نبوی مین اثبات علم اجمالی کا ہے یا اثبات ساتھ وحی خفی کے پس جب آیت
وحدیث ظنی الثبوت مین ایسی تطبیق جب علامہ علی قاری رحمہ نے دی اور تغایر اعتباری نکالکر معنی ظاہری حدیث
کا انکار نکیا تو آیت تبیانا لکل شیٔ تو نص قرآنی قطعی الثبوت ہے اوسکے اور آیت لم نقصص علیک کے درمیان
تغایر اعتباری نکالکر ہمکو تطبیق دیدینا اور آیکے معنی ظاہری کے انکار کو مردود کردینا کیون جائز نہین ہے قرآن شریف کے
ہر مطلب نکالنے کی فہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے دی ہے اسطرح سے کہ ہم کو اور آپکو وہ فہم خاص حاصل نہین
اور جسکو کسی عبارت سے کسی مطلب جلی ودقیق نکالنے کی فہم ہوتی ہے اوسکے نزدیک وہ عبارت بیان اوس مطلب کا ہوتا
ہے اور اوسکے نزدیک وہ امر پوشیدہ بمنزلہ ظاہر کے ہوتا ہے مثلا یہ **شعر** چشم بکشا زلف بشکن جان من بدا از پے تسکین
دل بریان من * اوس شخص کو جسکو اس سے نام علی نکالنا آسان ہے یہ عبارت اوسکے نزدیک مفید اثبات اسم علی ہے اور یہ
اوسکے نزدیک بیان ہے اسم علی کا ایسے ہی محمد کے لفظ سے (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص تین سے چودہ عدد نکالنا جانتا ہے
اوسکو یہ نکالنا آسان ہے اور اوسکے نزدیک لفظ محمد اعداد کا بیان وتبیان ہے پس ممکن ہے کہ اس قسم کے طریق سے یا اور دوسرے
قسم کے طریق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف سے اسما مبارکہ انبیا علیہم السلام کے جانتے ہون اور آیت لم نقصص
مین قصہ صریح کے نکی نفی ہے اب دیکہو دونون تطبیق ہوگئی اور آیت لم نقصص اسما انبیا علیہم السلام کے بیان کے
منافی نہوئی تفسیر **اتقان** جلد ثانی صفحہ ۱۳۰ مین ہے قال الامام الشافعی رضی اللہ عنہ جمیع ما تقولہ
الامۃ شرح للسنۃ وجمیع السنۃ شرح للقرآن اس قول امام شافعی رضی اللہ عنہ سے واضح ہے کہ جمیع

شیٔ اور آیت نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیٔ ذکر کر کے دوسرے علماء متبحرین مجتہدین کے اقوال ذکر کر کے یہ
فرماتے ہیں عن ابی بکر بن مجاہد انہ قال یوما ما من شیٔ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ اور اسی
صفحہ ۱۳ کے آخر و صفحہ ۱۳۱ کے اول میں ہے قال ابن ابی الفضل المرسی فی تفسیرہ جمع القرآن علوم الاولین
والآخرین بحیث لم یحط بہا علما حقیقۃ الا المتکلم بہا ثم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلا ما استأثر
بہ سبحانہ وتعالی ثم ورث عنہ معظم ذلک سادات الصحابۃ واعلامہم مثل الخلفاء الاربعۃ وابن
مسعود وابن عباس رضی اللہ عنہم حتی قال لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ تعالی ثم
ورث عنہم التابعون باحسان ثم تقاصرت الہمم وفترت العزائم وتضاءل اہل العلم وضعفوا عن
حمل ما حملہ الصحابۃ والتابعون من علومہ وسائر فنونہ فنوعوا علومہ وقامت کل طائفۃ بفن من
فنونہ الخ اسکے بعد علوم وفنون وپیشے ہر قسم کے بیان کر کے صفحہ ۱۳۲ میں فرمایا وفیہ من اسماء الآلات وضروب
الماکولات والمشروبات والمنکوحات وجمیع ما وقع ویقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا
فی الکتاب من شیٔ انتہی کلام المرسی ملخصا اتقان کی عبارت اول سے واضح ہے کہ ابی بکر بن مجاہد نے کہا کہ نہیں کوئی چیز
عالم میں مگر وہ کتاب اللہ میں موجود ہے اور دوسری عبارت سے واضح ہے کہ علوم قرآن سوائے اون غیوب کے جو اللہ تعالی کے
ہی ساتھ خاص ہیں اور اونکا علم مخلوق کو حقیقی غیر ممکن ہے اللہ تعالی سے میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سادات صحابہ رضی اللہ عنہم کو پھر سادات صحابہ رضی اللہ عنہم سے تابعین رحمہم اللہ تعالی
کو پھر بعد تابعین کے ہمتیں قاصر ہو گئیں اور عزائم میں فتور سستی آگئی اور اون علوم سے جنکی برداشت صحابہ و تابعین
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کر سکے اونکی برداشت بعد کے علماء کرنے سے ضعیف و عاجز ہو گئے پھر ہر فرقہ نے ایک فن کو اختیار
کیا فنون قرآن سے دوسری اس عبارت سے یہ امر بھی ثابت ہے کہ تمام جزئیات کا علم قرآن شریف میں ہے اور اسکی طرف اشارہ
کرنیکے واسطے مبالغۃ یہ کہدیا کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جاوے تو وہ بھی کتاب اللہ میں پاؤں اور تیسری عبارت سے
واضح ہے کہ قرآن شریف میں جمیع وہ چیز ثابت ہے جو مخلوقات میں موجود ہو چکی اور ہوگی ہر عاقل ایسے بیانات علماء سے
جان سکتا ہے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم قرآن میں یہ علما بتا رہے ہیں اگرچہ میاں **راندیری صاحب**
کے فہم میں نہ آوے پھر تبیانا لکل شیٔ کی تحت میں علماء تو یہ فرماویں اور میاں راندیری اپنے ڈھکوسلے ہی سے وہ ہو کہ
عوام کو دیں سوائے اسکے اور کیا کہا جاوے کہ خدا تعالی ہدایت کرے اور ہر غلطیوں سے بچاوے **قولہ** اگر تبیانا
لکل شیٔ اپنے ظاہری معنی پر حمل کیا جاوے تو لازم آتا ہے کہ تمام انبیاء کے اسماء گرامی کا بیان بھی ہونا چاہیے کیونکہ منجملہ

بندونکو پیش کیجاتی ہین ویسیہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیجاتی ہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ اللہ تبارک و
تعالی بندونکی اعمال کو فرشتونکی پیش کرنیکو پہلی جانتا تہا یہ دلیل قطعی سی ثابت ہی بخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اقول و باللہ التوفیق **راقم** ذاہی فتوی اولی مین اس مسئلہ کی جواب مین کہ شہادت خدا رسول سی نکاح کرنیوالا کافر
ہوجاتا ہی جسکو وہابیہ اندلیجھہ و دیوبند وغیرہ دلیل عدم علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بناتی ہین اور **راندیری**
نی جو سوال اسبارہ مین **راقم** کی پاس روانہ کیا تہا اسی غرض سی کہ غیب دانی کا ماننی **راندیری** کو انکار لکھدیا جاوی
تو سوال کی ساتہ خط بہی آیا تہا او سپر اشارہ اس مسئلہ کیطرف کیا تہا اور فتاوی قاضیخان کا حوالہ دیا تہا تو **راقم** نی
فتوی مین بطور دفع دخل مقدر کی اسکا جواب دیا تہا کہ یہ کفر نہین ہی چنانچہ **راقم** کی پوری عبارت یہ ہی در مختار
و عالمگیریہ و فتاوی قاضیخان وغیرہ مین شہادت خدا و رسول سی جو نکاح کرنیوالی کو کافر لکہا ہی تو اوسکو شامی نی
رد کردیا ہی **شامی** کی عبارت یہ ہی (**قولہ یکفر**) لانہ اعتقدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عالم الغیب قال فی التاتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لایکفر لان الاشیاء تعرض علی روح
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال تعالی عالم الغیب فلایظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول اھ قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملۃ کرامات الاولیاء الاطلاع علی
بعض المغیبات وردوا علی المعتزلۃ المستدلین بہذہ الآیۃ علی نفیہا بان المراد الاظہار بلا واسطۃ
والمراد من الرسول الملک ای لایظہر علی غیبہ بلا واسطۃ الا الملک اما النبی والاولیاء فیظہرہم
علیہ بواسطۃ الملک او غیرہ اس سی واضح ہی کہ اشیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک پر پیش کیجاتی
ہین آپ اونکو جانتی ہین اور دوسری رسل علیہم السلام بہی بعض غیوب جانتی ہین دلیل اس غیب دانی رسل علیہم
السلام کی الا من ارتضی من رسول ہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب دانی کی اعتقاد کو کفر بتانا آیت
مذکورہ کی خلاف ہو کر باطل و مردود ہوگیا پس یہ مسئلہ بالکل ضعیف بلکہ قریب غلط کی معلوم ہوتا ہی **عینی شرح
بخاری** جلد تاسع صفحہ ۳۴۹ مین ہی اخرج ابن المبارک فی الزھد من طریق سعید بن المسیب قال
لیس من یوم الا یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ غداۃ وعشیۃ فیعرفہم بسیماہم واعمالہم
فلذلک یشہد علیہم اس سی واضح ہی کہ ایک دنمین دوبار فجر اور آخر دنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر امت
پیش کیجاتی ہی اور اونکی پیشانیون اور اعمال کو آپ پہچانتی ہین پس اس حدیث سی ہی اعمال امت کا آپ پر پیش ہونا
ثابت ہی پس اس مسئلہ کا حال واضح ہی ہان عدم جواز کی وجہ دوسری ہی) اس تمام تقریر **راقم** سی ہر منصف

احادیث نبویہ شرح قرآن کے ہین پس تعداد انبیاء علیہم السلام کی حدیث نبوی ہے پس وہ بہی بقول امام
شافعی شرح قرآن شریف کی ہی پس جیسے ہم تم قرآن سے تعداد انبیاء علیہم السلام نہین پہچان سکتے ہین اور بقول
امام شافعی رضی اللہ عنہ کے جب حدیث شرح قرآن ہے تو اوسکا قرآن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجہنا واضح ہی
پس ایسے ہی جائز ہے کہ اسماء مبارکہ آپنے سمجہے ہون قرآن سے اور بیان نہ فرمائے ہون یا بیان فرمائے ہون لیکن ہم تک منقول
نہوئے ہون پس راندیری کا یہ قول بہی قابل التفات علماء فحول وفضلاء بطول نرہا پس یہ جو کہا کہ مولوی محمد بشیر
صاحب کا استنباط گو غلط ہو نہین نذیر احمد کے مساوی ہے اوسکا سفاہت یا ابلہ فریبی سے صادر ہونا معلوم ہوگیا اور ظاہری
معنی قرآن وحدیث کو استنباط ٹھہرانا بہی ابلہ فریبی یا سفاہت ہے جو عام لفظ قرآن یا حدیث سے ثابت ہے اوسکو استنباط
کہنا کیسی بڑی جہالت ہے یا ابلہ فریبی ہے اوس سے آگے جو استدلال فتجلی لی کل شیٔ سے راقم کا پکڑنا اور اوسکا مفید علم و
یقین نہونا بتایا تو راقم کا استدلال اسی ایک حدیث مین منحصر نہین اوپر انہین اوراق مین آیت سے بہی استدلال
گذرچکا ہے اور دوسری حدیث سے بہی اسمین منحصر جانتا راندیری صاحب کے فہم سقیم کی خوبی ہے اور فتوے اولی
مین جو راقم نے زیادہ ادلہ بیان نہ کئے تو اسواسطے کہ میان راندیری کو راقم عاقل ومنصف جانتا تہا اور بمقتضاے
العاقل تکفیہ الاشارہ ایک اشارہ کافی جانتا تہا ایسے اقوال کے صدور کا اور ایسے خیانات کے ظہور کا کہ راقم کی عبارات کی
عبارات ہی اوڑادین نہ جوابدہی بانہ قبول کیا ایسے ہی جو غیر محامل پر احادیث واقوال علماء کو حمل کیا راندیری کی حقمین
راقم کو ایسا گمان نہ تہا ورنہ ایسے شخص کے سوال کا جواب ہی دینا ولکہنا کیا ضرور تہا معلوم ہوتا تو نہ دیتا اب سفاہات
وابلہ فریبیونکا اظہار عوام کے بچانیکو ضرور جانا اسواسطے یہ رسالہ لکہنا شروع کیا مولوی بشیر صاحب کے استدلال
کو بر تقدیر صحیح ہونیکے مفید یقین مان لیا اور صحیح نہونا دو وجہ سے ٹھہرایا ایک یہ کہ لازم آتا ہے کہ موسی علیہ الصلاۃ والسلام
بہی جزئیات ماکان ومایکون کو جانتے ہتے دوسرے یہ کہ لازم آتا ہے کہ اسماء مبارکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا بہی بیان
قرآنمین ہو جب دونون وجہ کا جواب ہوگیا اور دونون لازم کا باطل ہونا ثابت ہوا تو اب استدلال مولوی بشیر
صاحب کے صحیح رہنے مین کیا کلام رہا اگر راندیری صاحب طالب حق کچہ بہی ہین تو تسلیم کرلین ورنہ
فقط یہ ایک حیلہ وبہانہ حق کو نہ ماننے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی تنقیص کرنیکا ہے اور وہابیہ کی سنت سیئہ قبول
کرنیکا ہے **قولہ** جناب من یہ بات کہ اشیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک پر پیش کیجاتی ہین یہ اسلئے کہ آپ اونسے
واقف ہو وین پس اگر تمام اشیاء ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو یہ پیش کرنیکی ضرورت
نہوتی پس یہ دلیل آپکے مدعی کے مخالف نکلی اگر یہ کہا جائے کہ جیسا کہ اللہ تعالی تمام چیزونکا عالم ہے اور باوجود اسکے اعمال

لکہنو صفحہ ۵۳ ہ نقل کیجاتی ہو (اذا تصور مناقضتہ یجب دفعہا بطریق اربعۃ) وھی الدفع بالوصف
ثم بالمعنی الثابت بالوصف ثم بالحکم ثم بالغرض پس راندیری صاحب کتب اصول یا مناظرہ
مین تصریح دکہاوین کہ فرق ثابت بالدلیل القطعی والظنی ان چار طریق مین سو فلان طریق مین داخل ہو اپنی
بلا تصریح کتب اصول میان راندیری کا گمان و وہم کہ فلان طریق مین داخل ہو ہرگز قابل التفات نہین ہو
اگر میان راندیری یہ کہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل پیش کرنی فرشتونکی علم اشیا نہ تہا اور آپ تمام
جزئیات ماکان ومایکون نہ جانتی تہی اور اللہ تعالی قبل پیش کرنیکی جانتا تہا تو میان راندیری صاحب ہی
تو متنازع فیہ اور یہی مدعی آپکا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جزئیات کا علم نہ تہا پہر اسکو دلیل بنانا
دفع نقض کی یہ مصادرہ نہین تو اور کیا ہو آپکی تعلیم گنگوہی و دیوبندی و سکونت راندیر کی وجہ سی مصادرہ
باطل ہو تو یہ اور بات ہو اور آپکو مبارک رہی ایسی امور باطلہ جو راندیری نی دلیل کو مدعی کی مخالف ہونا مبنی کیا
تو جب ان امور کا بطلان معلوم ہوا تو دلیل کا مدعی کی مخالف ہونا ثابت نہوا پہر مدعی اس محل مین راقم کا
تو یہ تہا کہ خدا رسول کی گواہی سی نکاح کرنیوالا کافر نہین ہو وہ اس قول راندیری کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر اشیا کا پیش ہونا واسطی واقف ہونیکی مخالف کہان ہوا مخالفت تو جب ثابت ہوتی کہ اس دلیل
سی نکاح مذکور کرنیوالیکا کفر ثابت ہوتا وہ نہ راندیری نی ثابت کیا اور نہ کر سکینگا اور نہ کوئی اس سی کفر کا ثبوت
سمجہہ سکتا ہی پہر دلیل و مدعی مذکور مین مخالفت کا ادعا سفاہت یا ابلہ فریبی نہین تو اور کیا ہو پس
راندیری کا یہ قول کہ (اسلئے کہ آپ اونسی واقف ہون) بایںمعنی کہ پیش کرنیسی قبل کسیطرح آپ واقف نہین
کبہی کہی تہی بعد پیش کرنیکی ہی آپ واقف ہوی دعوی بلا دلیل ہو جو کسیطرح مقبول نہین بلکہ یہ پیش کرنا بسبب
مشغولیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحدت وصفات واسمار مین اعمال امت و نحوہا سی غفلت و ذہول
ہو جانیکی سبب سی ہونا کیون جائز و ممکن نہین ہو جیسی بیت المقدس کی حال سی بعد دیکہنیکی غفلت و ذہول ہو گیا
تہا بوقت سوال کفار آپکو اوسطرف التفات نہتا پہر آپ پر اوسکا کشف کیا گیا پس جیسی یہ بیت المقدس کا
پیش کرنا مخالف علم سابق کی نہین ایسی ہی یہان بہی مخالف علم سابق ہونا مسلم نہین میان راندیری
کو ادعا ہو تو اس احتمال کی رفع پر اقامت برہان کرین ورنہ سفاہت یا ابلہ فریبی ثابت ہو **قولہ** اور دوسری
یہ کہ تاتارخانیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفس علم کی ثبوت مین کہا گیا ہو لان الاشیاء تعرض علی
روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم جس سی واضح ہوتا ہو کہ اعمال پیش کرنیسی خبر ہوتی ہی نہ پہلی سی ایضا اعمال

ادنی عقل والا بھی جان سکتا ہی کہ یہ فقط مسئلہ مذکورہ کا جواب ہی اور اس ہی مسئلہ مذکورہ کا رد کرنا غرض ہی اور
ضعیف و غیر قابل اعتماد ہونیکا ثبوت مقصود ہی **راندیری صاحب** نے راقم کا قول یہانتک کہ (یس یہ
مسئلہ بالکل ضعیف بلکہ قریب غلط کے معلوم ہوتا ہی) نقل کرکے یہ کہا کہ (اشیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
پاک پر پیش کیجاتی ہین یہ اسلئے کہ آپ اونسے واقف ہووین الخ) اس قول مین **راندیری** بعد وفات انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر اشیار پیش ہونیکے قائل و مقر ہوے اور اوسکی وجہ یہ گذاری کہ اونسے آپ واقف ہون اس قول **راندیری** کو
راندیری اور دوسرے مصنفین بھی یاد رکھین اسلئے کہ قول آیندہ راقم کی تقریر مین جو حوالہ عینی شرح بخاری جلد
تاسع صفحہ ۳۴۹ کا دیا ہوا ہی جس سے ایک دنمین دو بار امت و اعمال امت پیش ہونا ثابت ہی اوسکو میان **راندیری**
نقل کرکے بعد وفات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال پیش ہونیکا انکار کرتے ہین یہ تناقض نہین تو اور کیا ہی پھر
راندیری نے یہ جو کہا کہ (اگر تمام اشیار ماکان و مایکون کا علم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو یہ پیش کرنیکی ضرورت
نہوتی) جواب اسکا یہ ہی کہ جس نے پیش کرنیکی ضرورت کرنیکا دعوی کیا ہو میان **راندیری** اوسکے جواب مین یہ کہین
پیش کرنیکی ضرورت کا نہ ہمنے دعوی کیا اور نہ پیش کرنیکا ضروری ہونا مستلزم اسکو ہی کہ پیش کرنا جائز و ممکن و واقع
نہو وجود تمام مخلوقات کا ضروری نہین ہی میان **راندیری** تمام مخلوقات کے وجود کے امکان و جواز و وقوع کا انکار
کرجائین تو اس انکار کو کون عاقل جنون نہ بتاویگا شاید کوئی نئی ضرورت گنگوہ و دیوبند کی تعلیم و راندیر کی سکونت سے
راندیری نے حاصل کی ہو تو وہ اونھین یعنے **راندیری** کو ہی حقمین دلیل مزعومی ہوگی نہ ہمارے حقمین پھر جب
اس اپنی ضرورت کا نقض خدا تعالی پر اعمال بندونکے پیش ہونمین دیکھا اور تمام جزئیات کے علم کا قبل پیش ہونے اشیار
کے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین غیر جائز یا واقع قرار دیا تو وہ سکا ہی نقض اسی محل مین کہ بندونکے اعمال پیش
ہوتے ہین اللہ تعالی پر اور قبل پیش ہونیکے اللہ تعالی مین عدم علم اعمال نہین ہی بلکہ علم ہی معلوم کیا تو میان **راندیری**
صاحب گھبرا ہوا اور گھبراکے یہ جواب ناصواب دیا کہ (اللہ تعالی بندونکے اعمال کو فرشتونکے پیش کرنیکے پہلے جانتا تھا
دلیل قطعی سے ثابت ہی بخلاف انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) میان **راندیری** کا یہ جواب اوسوقت قبول ہو کہ یہ
بات ثابت کردین کہ مادہ نقض کا دلیل قطعی سے ہو اور منقوض کا دلیل قطعی سے ثبوت نہو بلکہ ظنی سے ہو تو نقض مرتفع
جاتا ہی کسی کتاب اصول یا مناظرہ سے یہ ثابت کرنا ضرور ہی اور اسطرح فرق نکالنا کہ منقوض دلیل ظنی سے ثابت ہو
اور مادہ نقض دلیل قطعی سے تو وہ بھی طرق اربعہ لدفع النقض مین داخل ہی میان **راندیری** شاید دفع نقض
کے طریقونکا چار ہونا اہل اصول کے نزدیک قبول نکرین تو اسواسطے یہ عبارت **نور الانوار** مطبوعہ مطبع انوار محمدی

وعلامہ شامی بلکہ دوسرونکے نزدیک ہی عرض ان اوقات کیساتھ مخصوص ہی سوا ان اوقات کو جائز نہیں اور منقول ہونا عرض کا فقطان اوقات میں ہی مستلزم عدم عرض کو نہیں ممکن ہی کہ عرض دوسری اوقات مینا بہی ہو لیکن منقول نہوا ہو یا منقول ہوا ہو لیکن ہمکو اور راندیری کو معلوم نہو تمام منقولات کو علم کا ادعار راندیری کریں تو عجب نہیں لیکن وہ قابل اصغار نہیں اس حدیث کی تحت میں (صلوا علی فان صلاتی تبلغنی حیث کنتم) جلد ثانی ۳۰۰ مین ہی قال القاضی وذلک ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لها حجاب فتری الکل کالمشاهد بنفسها او باخبار الملک وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ اھ فیکون نهیہ علیہ السلام لدفع المشقۃ عن امتہ رحمۃ علیہم حدیث نبوی سے واضح ہی کہ امت کی صلاۃ یعنی درود جہاں امت کے لوگ ہوں آپکو پہنچتی ہی اسکی وجہ قاضی سے علامہ علی قاری بہی نقل کرتے ہیں بطور سند کہ نفوس قدسیہ زکیہ جب علائق بدنیہ سے علیحدہ ہوجاتی ہیں تو ملاء اعلی یعنی اجلاء ملائکہ سے متصل ہوجاتی ہیں اور اونکے درمیان کوئی پردہ باقی نہیں رہتا ہی پس اشیاء کو مثل مشاہدہ کے اپنے آپ خود دیکہہ لیتی ہیں یا ساتہہ اخبار ملک کے اونکو اس سے خود دیکہہ لینا ہی کل اشیاء کو مانند مشاہدہ کے ثابت ہی اگرچہ بواسطہ اخبار ملک ہی ثابت ہی پس کوئی حجاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے نفس اور ذات کے درمیان باقی نہیں تو آپکا کل کو مانند مشاہدہ کے دیکہنا ہر وقت دیکہنے کو ثابت کرتا ہی کیونکہ پردہ باقی نرہنا سوقت مدد وقت صبح وشام یا بروز معین نہیں ہر وقت پردہ باقی نرہنا ثابت ہی پس دیکہنا ہی بلا عوارض عوارض ہر وقت ضرور ہی نہ فقط دو ہی وقت یا دن مخصوص میں ہی ایسی حالت عدم بقاء حجاب میں بعض امور کا عدم علم سوا استغراق بحر وحدت وصفات واسماء موجب غفلت وذہول بعض ماسوی اللہ سے اور کوئی وجہ نہیں رکہتا ہی علامہ علی قاری شرح شفاء جلد ثانی صفحہ ۱۱۸ میں یہ فرماتے ہیں (قال عمرو بن دینار فی قولہ) ای اللہ (فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم) ای علی اهلیکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ (قال) ابن دینار وھو من کبار التابعین المکیین وفقهائهم (ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) لان روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت اهل الاسلام جب علامہ علی قاری رح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کا بیوت اہل اسلام میں حاضر ہونا فرماتے ہیں تو اس سے واضح ہی کہ ہر وقت کے اعمال امت کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا جائز ہی تقیید وقت ودن کو یہاں کیا گنجائش ہی پس قید کیسی

کا پیش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک پر جو اوسکے قائل ہین وہ بہی تو یہہ کہتی ہی نہین کہ ہر وقت
وہر آن پیش کیئے جاتی ہین بلکہ بعض وقت خاص مین پیش کیئے جاتی ہین وہ یہ کہ صبح اور شام مین یا دوشنبہ
اور پنجشنبہ مین پیش کیئے جاتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوتی ہی پس اگر کسی شخص نے مثلاً چہار
شنبہ کو بوقت دوپہر کسی عورت سے نکاح کیا اور کہا کہ مین نے خدا اور اوسکے رسول کو گواہ کیا ہی اور وہ یہ بہی کہتا
ہی کہ جسطرح اللہ تعالی کو میرے اعمال کا علم ہر وقت ہی اسیطرح اللہ تعالی کے بتانیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہی میرے اعمال کی ہر وقت خبر ہی اور اوسی بنا پر وہ یہ بہی کہتا ہی کہ میرے نکاح مین وہ شاہد ہین تو وہ تمام فقہا
کے نزدیک کافر ہوگا کیونکہ اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب جاننے والا اعتقاد کیا **اقول** وباللہ
التوفیق واہ میانجی **راندیری صاحب** صد آفرین ہی آپکی فہم پر قول تتارخانیہ (لان الاشیاء تعرض
علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہ معنی کہ اعمال پیش کرنیسے خبر ہوتی ہی نہ پہلے سے یہ قصر وحصر کہ اعمال
پیش کرنیسے خبر ہوتی ہی نہ پہلے سے کونسے قاعدہ وکون لفظ وقرینہ سے آپ سمجہے ایسے تاویلات وظاہر معانی سے قرآن اور
احادیث واقوال علماء سے انحراف کرنا اہل ضلالت کے سوا دوسرے کسیکا کام نہین پہر تعجب یہ کہ میان **راندیری**
کو یہ گمان فاسد ہی کہ ایسے تاویلات فاسدہ کو اہلسنت بلا وجہ وجیہ کے فقط قول **راندیری** کو ہی حق جانکر قبول
کرلینگے کیا میان **راندیری صاحب** آپکو خدا جانتے ہین یا رسول یا ایسا مجتہد جو اپنے ایسے اقوال تاویلات
وتخصیصات بلا دلیل کا قبول کرنا دوسرون پر واجب اعتقاد کرتے ہین ہان **راندیری** یا دوسرے دیہات کے
چند سفہاء آپکو ایسا گمان کرین تو کرین کوئی عاقل تو یہ گمان نہین کرسکتا ہی کہ آپکے ایسے اقوال فاسدہ وتاویلات
باطلہ مضلہ واجب القبول یا جائز القبول ہین پس ادعاء ثبوت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد پیش کرنے
اشیاء کے نہ قبل اسکے تتارخانیہ کی نسبت وادعاء حصر وقصر بلا دلیل ہرگز قابل التفات نہین ہی پہر اعمال پیش
کیئے جانیوالونکی نسبت یہ حصر وقصر کہ صبح وشام یا پنجشنبہ کو ہی پیش کیئے جانیگے وہ قائل ہین ہر وقت وہر آن پیش
کیئے جانیکے قائل نہین بلا دلیل وبلا نقل بیان کیا ہی تتارخانیہ کی عبارت جو **راندیری** نے نقل کی اوسمین
صبح وشام یا پنجشنبہ کی قید کہان ہی اور تتارخانیہ مین حجت سے نقل ہی اور شامی نے تتارخانیہ سے نقل کیا ہی کسینے بہی یہ
قید صبح وشام وپنجشنبہ کی نہ لگائی پہر اونکو اس قید والونمین شامل کرنا **راندیری** کا افترا نہین تو اور کیا ہی
پہر جیسے پنجشنبہ کو اطلاع ہونا صبح وشام کی اطلاع کے مخالف نہین ایسے ہی ہر وقت اطلاع ہوجایا کرنا صبح وشام
کی اطلاع کے مخالف ہونا کیونکر مسلم ہوسکتا ہی اس تقیید پر میان **راندیری** دلیل قائم کرین کہ صاحب تتارخانیہ

درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کیطرف سے سناتا اور پہنچاتا ہے علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ اور علامہ عبد الرؤف مناوی شرح جامع صغیر میں (اعطاہ اسماع الخلائق) کی شرح اسطرح فرماتے ہیں ای قوۃ یقتدر بھا علی سماع ما ینطق بہ کل مخلوق من انس وجن وغیرھما (زاد المناوی) فی ای موضع کان جس سے واضح ہے کہ اوس فرشتہ کو ایسی قوت اللہ تعالی نے دی ہے کہ اوسکے سبب سے قدرت رکھتا ہے وہ ہر اوس چیز کے سن لینے پر کہ جو کل مخلوق کہتی ہے وہ مخلوق انسان ہو یا جن یا سوائے اون دونوں کے مانند فرشتوں وجانوروں وغیرہا کے پس اب راندیری صاحب فرمائیں کہ یہ فرشتہ صفت سمع میں کہ ہر وقت تمام مخلوق انسانوں اور جنوں اور فرشتوں وغیرہم تمام کے قول کو سنتا ہے خواہ وہ کلام کرنیوالے کہیں ہوں وہ اللہ تعالی سے مساوی ہوا یا زیادہ ہوا اور ایسا اعتقاد کہ فرشتہ تمام مخلوق کے کلام کو خواہ کوئی کہیں ہو سن لیتا ہے یہ شرک ہو کر اسکا معتقد کافر اپکے نزدیک ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو حدیث موجود ہے اور شارحین شرح کرنیوالوں کی شرح موجود ہے سب کو کافر بناکر خود اپنے ایمان کا اظہار کیجیے کہ اوسکا خون ہوا یا نہیں اگر کافر نہوا تو ایک شخص کو فقط اعمال کی ہر وقت خبر ہونیکا اعتقاد رکھنا یہ زیادہ ہوا یا تمام مخلوق کے کلام کو سننا ہر وقت زیادہ ہوا اگر کلام کو سن لینا ہر وقت زیادہ ہے تو صفت سمع میں یہ اعتقاد کفر کیوں نہوا اور صفت علم میں یہ اعتقاد کفر کیوں ہوا کیا صفت علم میں تو شرک ہو سکتا ہے اور صفت سمع میں نہیں ہو سکتا ہے اس تفرقہ پر دلیل قطعی قائم کیجیے ورنہ اپنے حال کی خبر لیجیے کہ یہ مجازفت فی الدین وافترا رفقہا ادہر بلکہ خدا تعالی واوسکے رسول پر بہی ہے یا نہیں مسائل میں ایسی مجازفت سے خدا تعالی پر کذب ہونا تا صیخاش وغیرہ میں ہے یا نہیں ہے وہ شخص خدا تعالی کی بتا نیسی خبر ہونیکا معتقد ہوا تو یہ دعوی علم غیب کے حصول کا ذرائع سے ہے راندیری اسکو ایسے منکر کہ کفر بالاتفاق بتاتے ہیں اور رسالہ میں کہا کہ ذرائع سے جاننیکا کوئی منکر نہیں یہ تناقض ہوا اول ہی اوسکا ذکر کردیا تہا **قولہ** جناب من اگر کوئی شخص کفر کا کلمہ کہتا ہے تو اوسکو حتی الامکان بچاتے ہیں اور اوسکے قول کی تاویل کرتے ہیں چنانچہ فقہا نے اوس نکاح کرنیوالے کو بچانیکی لئے یہ کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر اشیاء پیش کیجاتی ہیں اور اوسکو نکاح بہی پیش کئے جاینگے اس بنا پر اوسے شاہد کیا لہذا یہ کافر نہیں ہے مگر یہ قائل کفر پر ہی مصر ہے تو اوسکے بچانیکی کوئی صورت نہیں ہے **اقول** وباللہ التوفیق واہ جی میاں راندیری یہاں کوئی شخص کلمہ کفر کہے اوسکا ذکر کہاں ہے یہاں تو اوس شخص کا ذکر ہے جو خدا ورسول کی گواہی سے نکاح کرے اوسکا یہ کلمہ کفر کا ہونا ہے تو ہم قبول نہیں کرتے ہیں اور اوسکا یہ کلمہ کفر کا ہونا آپکا مدعی ہے اس مدعی کو دلیل اوسکے کلمہ کفر

روایت مین منقول ہونا موجب تقیید نہین ہو کہ ان اوقات مین ہی اشیا پیش ہوا کرتی ہین جن اوقات کا ثبوت
اس روایت سے ثابت ہو دیا تکم اللاتی فی حجورکم مین فی حجورکم مذکور ہو لیکن موجب تقیید حرمت نہین
بلکہ بلا اس قید کے بہی ربیبہ حرام ہو پس ایسی ہی جس روایت مین ذکر فجر و شام و پنجشنبہ ہو اوسکا موجب تقیید نہونا ممکن
و جائز ہو اس امکان کے رفع پر اقامت برہان راندیری کو لازم ہو ورنہ خرط القتاد اور راندیری نے یہ جو کہا
کہ دوشنبہ کو بوقت دوپہر نکاح کیا اور خدا رسول کو گواہ کیا اور وہ یہ بہی کہتا ہو کہ جسطرح اللہ تعالی کو میرے اعمال کا
علم ہر وقت ہو اسیطرح اللہ تعالی کے بتانیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی میرے اعمال کی خبر ہو اس بنا پر وہ کہتا
ہو کہ میرے وہ شاہد ہین تو وہ شخص تمام فقہا کے نزدیک کافر ہوگا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب جاننے
والا اعتقاد کیا) جب اللہ تعالی کے بتانیسے ہر وقت خبر اپنے اعمال کے ہونیکا وہ معتقد تو اوسکو تمام فقہا کے نزدیک
کافر بتانا اسلئے کہ اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان اعتقاد کیا یہ راندیری صاحب کا فقہاء
نامدار پر افترا محض ہو راندیری اور اونکے معتقد گنگوہی وغیرہ سچے اور اہلسنت وجماعت ہین تو کسی کتاب
معتبر فقہ سے یہ ثابت کرین کہ ایسا شخص خدا تعالی کے بتانیسے ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر اعمال کی
ہونیکا معتقد سب فقہاء کے نزدیک کافر ہو سب فقہاء مین تو صحابہ و تابعین و تبع تابعین و جملہ مجتہدین متقدمین
متاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین بہی داخل ہین سب کے نزدیک تو کفر ایسے شخص کا قیامت تک ثابت نہین
کر سکتے ہین پہلا ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے ہی نزدیک ایسے شخص کے کافر ہونیکی تصریح کتاب معتبر سے یہ ثابت کردین ورنہ
افترا محض و بہتان بحت فقہاء پر راندیری کا لگانا واضح ہو گیا میانصاحب راندیری ہر وقت اعمال
ایک شخص مذکور کی خبر ہونیسے شرک ہو جاتا ہو اور کیا اس سے اللہ تعالی کے مساوی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اعتقاد کرنیوالا بن جاتا ہو اور ایک ہی شخص کے اعمال کی ہر وقت خبر ہونیکے سے مساوات ثابت ہو جاتی
ہو اور دس پانچ لوگونکی آواز بلکہ کل مخلوق کی آواز سننے کا اعتقاد کرنیسے تو خدا تعالی کے مساوی جاننے سے بہی آپکے
نزدیک زیادہ ہو جانیکا معتقد ہونیکے سبب سے بہت بڑا کافر ہونگا کافر ہو جانا چاہئے بہلا یہ تو فرمائے کہ آپنے کبہی سنی یا
دیکہی ہو عمار بن یاسر کی حدیث جو طبرانی وغیرہ مین ہو کہ وہ فرماتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا ہو ان اللہ تعالی ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (زاد طبرانی کلہا) قائم علی قبری
(زاد الی یوم القیامۃ) فما من احد یصلی علی صلاۃ الا ابلغنیہا جس سے واضح ہو کہ اللہ تعالے
نے ایک فرشتہ کو تمام مخلوق کی بات سن لینا عطا کیا ہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر رہتا ہو وہ

تو اوسکی نفی ثابت ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفیظ ونگہبان ورقیب بعد وفات امت کے نہ تھے اسلئے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور بعد وفات حفیظ ونگہبان ہونے اور اعمال پیش کئے جانے مین
تنافی ہرگز نہیں ہے پس اس حدیث نبوی سے بطور مفہوم مخالف عرض اعمال کی نفی خیال کرنا سفاہت یا ابلہ فریبی
ہے اور تیسری یہ کہ راندیری خود عرض الاشیا وجہ عام ہے عرض اعمال سے اور عرض اعمال کو بھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر اسی پہلے قول مین قبول کر چکے ہین اور اسکی وجہ بھی بیان کر چکے جس سے واضح ہے کہ راندیری قائل
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد وفات اعمال پیش کئے جاتے ہین اور یہان عدم عرض اعمال کے قائل ہوکر
اسی کے اٹکل پچو خلاف مذہب حنفیہ عرض کی نفی کے دلائل اپنے ذہن سقیم کے موافق پیش کرتے ہین پس یہ تناقض ہے
جسکی طرف اول ہی اشارہ راقم نے کر دیا ہے اور (لا علم لک بما احدثوا بعدک) کا یہ مطلب ہونا کہ کبھی بھی انکو
علم اونکے امر محدث کا نہ تھا ہرگز مسلم نہیں ممکن ہے کہ یہ مطلب ہو کہ اسوقت حشر مین بسبب فکر امت کے اونکے امر محدث
سے غفلت وذہول ہو گیا اور غفلت وذہول کو عدم علم کے ساتھ تعبیر کیا ہو یا لا علم لک سے نفی علم مراد نہو بلکہ آپ
اظہار التشکی والالتجا الی اللہ وتفویض الامر کلہ الی اللہ کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رجوع کرنا منظور ہو
قرآن شریف کی آیت (یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب
قالوا لا علم لنا) سے جو وہ ہے جمل جزو اول صفحہ ۶۴۹ مطبوع دہلی مین ہے فاجابوا عنہ بوجوہ الاول انہ
لیس لنفی العلم بل کنایۃ عن اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ بتفویض الامر کلہ الیہ الثانی
انہ لنفی العلم فی اول الامر لذہولہم من الخوف ثم یجیبون فی ثانی الحال وبعد رجوع العقل و
ہو فی حال شہادتہم علی الامم فلا یکون قولہم لا علم لنا منافیا لما اثبت اللہ تعالی لہم من الشہادۃ
علی اممہم اہ شہاب انتہی۔ اس سے ثابت ہے کہ لا علم لنا نفی علم کیواسطے نہیں بلکہ کنایہ اظہار التشکی الی اللہ
سے اور تفویض کل امر سے طرف اللہ تعالی کے ہے دوسری یہ کہ علم کی نفی فقط اوسیوقت اول امر مین ہی ہے جلالین
مین تحت آیت انک انت علام الغیوب کے ہے ذہب عنہم علمہ لشدۃ ہول یوم القیامۃ وفزعہم ثم
یشہدون علی اممہم لما یسکتون جمل جزو اول کے صفحہ ۶۵۰ مین ذہب عنہم علمہ کے تحت مین ہے فلا یرد
کیف قالوا ذلک مع انہم عالمون بما اجیبوا بہ فیلزم الاخبار بخلاف الواقع جلالین کی عبارت سے
واضح ہے کہ اونکا علم شدت ہول وفزع کے سبب سے جاتا رہیگا یہ جاتا رہنا مشعر ہے اسکا کہ اول علم تھا پس اول علم ہونا
پھر شدت خوف وفزع سے جاتا رہنے پر بھی اطلاق لا علم کا اس سے واضح ہے پس ایسی ہی حدیث مین جو لا علم لک

ہونیکی بنا نا مصادرہ موجبہ دور ہو اور تاویل کا قول ہی اسی پر مبنی کہ یہ اوسکا کلمہ کفر ہو جو تمہارا مدعی ہو پس اوسکا کفر پر مصر ہونا اسی پر مبنی ہو کہ اوسکا کلمہ کفر ہو پس اس آپکی تمام تقریر پر تزویر کا باطل و مردود و بنا ر فاسد علی الفاسد ہونا واضح ہو **قولہ** وجئنا بك على هؤلاء شهيدا **تفسیر در منثور** مین اسطرح ہو اخرج ابن جرير عن ابن مسعود رضی الله عنه فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بشهيدا عليهم ما دمت فيهم فاذا توفيتني كنت انت الرقيب یہانسے معلوم ہوتا ہو کہ آپ فقط بلا واسطہ اونہین اعمال پر گواہ ہونگے جو آپکی زندگی مین لوگون نے کئے ہین نہ کل امتی کے کل اعمال پر اسطرح بخاری کتاب الانبیاء مین ہو عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انكم محشورون حفاة عراة غرلا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين واول من يكسى يوم القيامة ابراهيم وان اناسا من اصحابي يؤخذ بهم ذات الشمال فاقول اصحابي اصحابي فيقال فانهم لن يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم فاقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم الى قوله الحكيم وفی کتاب التفسير فاقول يا رب اصحابي فيقال انك لا تدری ما احدثوا بعدك وفی باب الحوض فاقول يا رب اصحابي فيقول انك لا علم لك بما احدثوا بعدك ''ان احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہین (وكنت شهيدا ما دمت فيهم) پس اگر تمام اعمال پیش کئے جاتے ہوں تو اسکے کوئی معنی نہین ہوتے پس امت کے اعمال پیش کرنیکے ثبوت کی حدیث جبتک اس درجہ کی نہو لائق معارض ہونیکے نہوگی **اقول** وباللہ التوفیق میان **راندیری صاحب** آپ ذرا یہ تو فرمائیے کہ آپکو دلالات مانند عبارۃ النص واشارۃ النص ودلالۃ النص واقتضاء النص ومفہوم مخالف ومفہوم موافق وغیرہا کا بھی خیال ہو اور یونہی ادعا بمذہب حنفی کی تقلید کا ہو یا کہین مذہب حنفی کے موافق عمل بھی کرتے ہو کنت شهيدا ما دمت فيهم مین کونسا لفظ ہو جسکی معنی لغت مین یہ ہین یا اون معنی کا لازم متقدم یا متأخر یہ ہو کہ بعد وفات لوگونکے اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش نہین کئے جاتے ہین اگر ہو کنت ہو یا شہیدا ہو یا مادمت ہو جو اس نفی پر دلالت لغۃً عبارۃً یا اشارۃً یا دلالۃً یا اقتضاءً اوسکی ہو اور اثبات کے معنی نفی کے لینا کونسی اہل لغت کے نزدیک درست ہو اب میان **راندیری** اس حدیث نبوی کے فقط مفہوم مخالف کو دلیل بنا سکتے ہین جسمین مخالفت صریحہ مذہب حنفیہ سے ہو دوسری یہ کہ اسمین نفی اگر بطور مفہوم مخالف ثابت ہوگی

نزدیکہین ہین موجود ہونا ضرور ہی یا اسکا نقیض انسے ثابت ہی بفرض منقول نہونا ثابت ہو تو منقول نہونا
مستلزم اس امر کو نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے قرون والونکو نہ پہچانینگے اور سہوا انفرمادینگے اگر ادعا
استلزام کا ہی تو ثابت کیجئے ورنہ یہ رانڈیری کا وسوسہ ہرگز قابل التفات کے نہین ہی پس جب یہ باطل ہوا تو
یہ وجہ بیان کرنا رانڈیری کا کہ (اسلئے کہ انکو آپنے حین حیات مین اسلام لاتے ہوئے پہچانا تہا) اور پہچاننے کو
اسی مین منحصر جاننا باطل ہوا بلکہ یہ وجہ بہی ہوا اور یہ بہی ہو کہ جو اوپر بحوالہ عینی شرح بخاری گذر چکا ہی کہ ایک
مجلس مین احوال جمیع مخلوقات مبدأ و معاش و معاد کو بیان فرمایا ان احوال جمیع مخلوقات مین احوال
مرتدین علی اعقابہم مذکورین وغیرہم قرون کے احوال بہی داخل ہین ایسے ہی تجلی لے کل شئ مین بہی
داخل ہین ایسے ہی تبیانا لکل شئ مین بہی داخل ہین اور رانڈیری کا انحراف انکی معانی ظاہرہ سے
باطل و مردود ہونا اوپر معلوم ہو چکا ہی اور آخر مین بہی انشاء اللہ تعالی آویگا **قولہ** علامہ عینی شرح بخاری
مین قائل ہین کہ اعمال امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیجاتی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکا حال پوشیدہ تہا اسکی تطبیق اسطرح فرماتے ہین شرح بخاری جلد سابع صفحہ ۳۴۸
فان قلت کیف خفی علیہ حالہم مع اخبارہ بعرض امتہ علیہ قلت لیسوا من امتہ وانما یعرض علیہ
اعمال الموحدین لا المرتدین والمنافقین یہانسے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فقط اپنی
امت کے اعمال کی خبر ہوتی ہی نہ دوسرے کے اعمال کی اور اپنی امت کے اعمال کی خبر ہونیکی وجہ بہی اعمال کا پیش ہونا
ہی پس اگر جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو وہ بدرجہ اولی اس حدیث
کے معارض ہوتا تو علامہ عینی صاحب اسطرح فرماتے فان قلت کیف خفی علیہ حالہم مع انہ یعلم علم ماکان
و مایکون ولا یخرج من احاطۃ علمہ شئ اور اسکا جواب کوئی اور طرح دیتے حالانکہ ایسا نہین فرمایا اسیطرح
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و مایکون ہوتا تو تطبیق مین قلت لیسوا من امتہ نہین فرماتے
کیونکہ وہ اگرچہ موافق انکے بیان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہ تہے لیکن جزئیات ماکان و مایکون سے تو تہے
پہر کیون انکا حال مخفی رہتا **اقول** وباللہ التوفیق ذرا منصفین غور کرین کہ رانڈیری نے یہ تمام ہرزہ سرائی اسلیے
فرمائی کہ مسلمین کی ہی اسلئے کی ہی کہ راقم نے خدا رسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالیکو کافر کہنے کا مسئلہ ضعیف ہونا ثابت کیا
تہا اور علامہ عینی کی عبارت نقل کی تہی کہ تتارخانیہ مین حجت سے منقول ہی کہ ملتقط مین ذکر کیا کہ وہ نکاح کرنیوالا
کافر نہین ہی اور اشیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک پر پیش کیجاتی ہین اور رسل علیہم السلام بعض

واقع ہوا ہے تو غالباً یہی یہ ہو سکتی ہے کہ (اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ بتفویض الامر کلہ الیہ) کیطرف
رجوع کرنے کو لا اعلم لک فرمایا تھا اوسوقت وہ علم اونکو امر محدث کا بسبب غم و ندامت کے جاتا رہا ہو اس سے یہ ثابت نہیں
ہوتا ہے کہ اوس سے اول یا بعد کو بھی امر محدث کا علم آپکو نہیں راقم نے اپنے فتوی ثانیہ میں بھی اسی قسم کی تقریر کی ہے
میان راندیری نے اوسکو ترک کر دیا نہ قبول کیا نہ جواب دیا کیونکہ میان راندیری کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو وفور علم میں پستی و نقصان ثابت کرنا عوام کی نظروں میں منظور ہے راقم نے اپنے فتوی ثانیہ میں اسی پستی و نقصان
کثرت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کرنیوالے کا حکم قتل ہونا شرح شفا جلد ثانی صفحہ ۴۲۹ میں سے نقل کر چکا
ہے لیکن میان راندیری کو کچھ پروا اسکی نہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ یہ حکم جاری کرنیوالا حاکم مسلمان موجود نہیں
ہے اور بغیر حاکم مسلمان کے یہ حکم جاری کرنا درست و جائز نہیں پھر کیوں میان راندیری ڈریں اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و توقیر زیادت و کثرت علم میں اونکے نزدیک کچھ نہیں بلکہ اس رتبہ میں انحطاط
وانخفاض و نقصان میان راندیری اور اونکے پیشواؤں گنگوہی و انبیٹھوی کا مقصد اعلی ہے
پھر کیوں نہ تفتیش نکریں اور حیلہ و بہانہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت عدم علم کی نکریں ہاں
کوئی ملا اسمعیل و ملا قاسم و ملا گنگوہی کو بے علم و ناقص العقل و جاہل بتاوے تو میان راندیری
کو برا معلوم ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسے امر شنیع کا اثبات کچھ مضائقہ اونکے نزدیک نہیں نعوذ
باللہ من ذلک الغرض تمام کے اعمال کا اول معلوم ہونا یا اول پیش ہونا جیسے معارض و منافی کنت علیہم
شہیدا ما دمت فیہم اور لا اعلم لک کے ہرگز نہوا اور راندیری کا یہ قول مانند بول (امت کے اعمال پیش کرنیکی
حدیث جبتک اس درجہ نہو لایق معارض ہونیکے نہیں) سراسر سفاہت یا ابلہ فریبی سے صادر ہونا واضح ہوا
قولہ الضالون یزالوا مرتدین علی اعقابہم کے مصداق جیسے بعض صحابہ ہیں اسیطرح دوسرے قرون والے
بھی ہیں لیکن اونکو نہ پہچانینگے اور نہ اونکے لئے بعد دریافت کرنے حال اونکے سحقا سحقا فرماینگے اور اپنے صحابیونکو
پہچانینگے اسلئے کہ آپنے اونکو عین حیات میں اسلام لائے ہوئے پہچانا تھا **اقول** وباللہ التوفیق دوسرے قرون
والونکو نہ پہچاننا اور نہ اونکے لئے بعد دریافت حال کے سحقا سحقا فرمانا یہ میان راندیری نے کہانسے اور کونسی
دلیل سے جانا اور اس قضیہ سالبہ کا جزم کہانسے حاصل کیا اگر میان راندیری کو یہ وسوسہ دامنگیر ہو کہ منقول
نہیں تو اولاً تو یہ کہانسے جانا کہ منقول نہیں کیا تمام کتب منقولہ آپکے زیر نظر ہیں اور جسقدر کتب احادیث و تفاسیر
و سیر جہانمیں موجود ہیں وہ تمام راندیری نے دیکھی ہیں یا ان تمام کا مضمون ان کتب میں جو راندیری

میان رانڈیری کا مدعی کہ حدیث عرض امت کو معارض فرماتے ہین باطل ہوا اور تاویل علامہ عینی سے حدیث عرض اعمال سے سند اسپر لانا کہ خدا رسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالا کافر اسلئے نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال امت پیش ہوتے ہین اونمین نکاح بھی داخل ہے باطل ہوا اور نکاح مذکور کرنیوالیکا کافر ہونا جیسا کہ شامی سے راقم نے نقل کیا ہے واضح ہے اور ردو سرے وہابیہ کا اوسکو کافر کہنا اور غیب دانی آنحضرت صلعم کے اعتقاد کو کفر بتانا اور رانڈیری کا نکاح مذکور کرنیوالیکو بصورت ہر وقت انہے اعمال کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونیکا اعتقاد رکھنے کے سب فقہا کے نزدیک کافر بتانا یہ تمام مردود ہو گیا پس مدعی ہمارا ثابت اور رانڈیری کے دعاوی فاسدہ کا بطلان اس رانڈیری کی نقل عبارت عینی سے واضح ہے اب البتہ یہ کیواسطے جمیع جزئیات کا بیان کرنا کار آمد نہین اور جمیع جزئیات کے علم پر بیان مدعی ہی موقوف نہین اسواسطے کہ بیان جمیع جزئیات کے علم کی اثبات کی ضرورت نہین اور علامہ عینی کا بھی جمیع جزئیات کا اپنی عبارت مین ذکر کرنا ممکن ہے کہ اسی عدم ضرورت کے سبب سے ہو کیونکہ بیان فقط سوال مین حدیث عرض امت کا ذکر انھون نے کیا تھا اوسکا جواب اسطرح بھی جسطرح انھون نے دیا ممکن ہے قطع نظر علم جمیع جزئیات سے کرکے اور یہ انحصار اسوجہ سے مین مسلم نہین کہ جمیع جزئیات کے یہ معارض نہین اسواسطے ذکر نہ کیا اگر یہ حدیث جمیع جزئیات کے بھی معارض ہوتی تو عینی اسطرح کہتے جیسے رانڈیری نے ذکر کیا اور جواب اوسکا اوسطرح دیتے جیسے رانڈیری کا گمان ہے اگر رانڈیری کو ادعا اس انحصار کا ہے تو ثابت کرے دلیل قاطع و برہان ساطع سے اور امکان عدم ضرورت مذکورہ کو دلیل سے رفع کرے اب میان رانڈیری کو اس فریب کو رفع کرنیکے واسطے کہ علامہ عینی رحمہ جمیع جزئیات کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا قبول نہین کرتے بیان کیا جاتا ہے کہ میان رانڈیری واقف ہین کہ علامہ عینی اسکے قائل ہین کہ جمیع احوال مخلوقات سے مبدأ و معاش و معاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس مین بیان فرما دیا فتوی اولی و ثانیہ دونو نمین عینی شرح بخاری جلد سابع صـ ۲۱۲ کی یہ عبارت راقم نے نقل کی تھی انہ اخبر عن المبداء والمعاش والمعاد جمیعا وفیہ دلالۃ انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائہا الی انتہائہا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف وقد اعطی جوامع الکلم اور دونون فتوے مین یہ عبارت عینی شرح بخاری جلد گیارہوین صـ ۹ کی بھی نقل کی تھی مطابقتہ توخذ من قولہ ما ترک فیہا شیئا ای من المامور والمقدرۃ من الکائنات اول عبارت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا مبدأ و معاش و معاد و جمیع احوال

غیوب کو جانتے ہین بدلیل قولہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول و اولیاء
اللہ تعالیٰ بھی بطور کرامت بعض مغیبات کو جانتے ہین اس مضمون کی عبارت شامی کی راقم نے اوپر ذکر کر دی
ہے اسکو خود رانذیری نے قولہ کہکر راقم کے قول مین نقل کیا ہے اور اسکے بعد اقول کہکر یہ کہا کہ (یہ بات کہ اشیاء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر پیش کیجاتی ہین اسلیے کہ آپ اونسے واقف ہون) اسمین قبول کر لیا ہے رانذیری
نے اشیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر پیش کئے جانیکو پھر راقم نے شامی کی عبارت کے بعد اسکی تائید مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کا پیش ہونا صبح و شام دو وقت ہر روز بروایت ابن مبارک سے ثابت کیا اسکے بعد رانذیری
نے اسکا انکار کیا اور اپنے قول مین مناقضہ کا خیال نہ کیا اور اونکی بیجا عبارات کا مطلب قرار دینا شروع کیا اور عرض
امت کی حدیث کو بلا وجہ تعارض معارض بنایا اور شامی کی عبارات کے بعد تمام اشیاء ما کان و ما یکون کے پیش ہونیکا
انکار کیا اس قول مین بھی بیہودہ سرائی عینی کی عبارت نقل کے بعد شروع کی کہ (اگر جمیع جزئیات ما کان و ما یکون
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو وہ بدرجہ اولی اس حدیث کے معارض ہوتا) اور اسقدر خیال نہین کہ
کہ اس مسئلہ خدا و رسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالے کے کافر ہونیکے بارہ مین جمیع جزئیات کو کیا دخل ہے اوسکا ذکر اپنے محل
مین ہے جو اوپر مذکور ہوا یہان تو فقط اعمال امت پیش ہونا اور اونکا آپکو جاننا خواہ پیش ہونیکے سبب سے یہ جاننا ہو
خواہ دوسرے طریق سے اس مسئلہ کیواسطے کافی ہے اور کافر بتانا اسقدر سے مردود ہو جاتا ہے عینی کی عبارت سے اعمال امت
کا پیش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رد نہین ہوتا بلکہ اور ثابت ہوتا ہے خود اسی قول مین رانذیری
کا یہ قول ہے کہ علامہ عینی شرح بخاری مین قائل ہین کہ اعمال امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیجاتی
ہین) الی قول رانذیری بعد نقل عبارت عینی (یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فقط اپنی
امت کے اعمال کی خبر ہوتی ہے) پس عبارت عینی سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے اعمال کی خبر ہونا صحیح
ہے اسقدر سے جواب مسئلہ خدا رسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالیکا ہو گیا اور اوسکو کافر ٹھہرانا غلط ہو گیا اب رانذیری
یہان جمیع جزئیات کو بڑھاتے ہین اسکو اس مسئلہ سے کچھ تعلق نہین یہ بڑھانا رانذیری کا سفاہت یا ابلہ فریبی
صرف ہے پھر یہان رانذیری حدیث نبوی عرض امت جو بروایت ابن المبارک اوپر مذکور ہوئی اوسکو جو معارض
کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم اور لا علم لک کے ٹھہراتے ہین اوسکا بطلان بھی واضح ہے علامہ عینی
کے قول سے کہ علامہ عینی نے عرض امت کی حدیث کو معارض اسکی نفرمایا بلکہ امت سے تاویلاً امت اجابت مراد لی اور مرتدین
اور منافقین کو امت یعنی امت اجابت سے خارج ہونا بیان کیا نہ کہ امت دعوت سے بھی پس تاویل امام عینی سے

عینی کو علم نہتا اس بیباک گستاخ نے عبارت عینی جلد و صفحہ مذکور کی خود یہ نقل کی کیف خفی علیہ حالہم مع
اخبارہ بعرض امتہ علیہ قلت لیسوا من امتہ وانما یعرض اعمال الموحدین لا المرتدین اسمین کونسے
لفظ سے علم نہونا ثابت ہے حال منافقین سے خفا ہونا مستلزم اس امر کو نہین کہ آپکو حال منافقین سے اول ہی علم
نہتا غفلت و ذہول کو خفا رکہدیا کیون جائز و ممکن نہین ادعاء استلزام کا راندیری کو ہے تو استلزام برہان قاطع
سے اور غفلت ذہول پر خفا کا اطلاق ممکن و جائز نہونا دلیل ساطع سے ثابت کرین ورنہ علامہ عینی کی عبارت سے یہ
وہم کرلینا وہم فاسد ہے اور علامہ عینی کو عدم علم حال کفار و منافقین کا قائل بتانا افترا محض ہے بہر کیف خفی علیہ
کے لفظ مین جو اوسنے کہا اور عدم علم مین جو گستاخی موجب خرابی ہے وہ عاقل منصف مزاج جانتا ہے عدم علم مین جہل کی
نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہونا واضح ہے فتوی ثانیہ مین **شرح شفاء ملا علی قاری** رح کی جلد
ثانی صفحہ ۲۹۰ سے **راقم** یہ عبارت نقل کرچکا ہے (وافتی ابو عبداللہ بن عتاب فی عشار) ای مکاس فی
ظلم الناس (قال لرجل وا لمکس واشك) ای اظہر الشکوی (الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)
بانی اخذت منك والمعنی ان ما ابالی باطلاعہ علی ذلك وکان العشار جار علی ذلك الرجل
فی اخذ المکس فتضرر الرجل وقال اشکوك الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما ذ ل
(وقال) ای العشار ایضا بعد ذلك (ان سألت) ای طلبت المال (او جهلت) بعض الحال
(فقد جهل) ای النبی ایضا (وسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم) ای سأل من اللہ ما لم یعلم
(بالقتل) متعلق فافتی ای بقتلہ المکاس الذی صدر عنہ من کمال جهلہ اس سے واضح ہے کہ
رسول اللہ صلعم کیطرف اوس شخص نے نسبت جہل کی کی اور کہا کہ رسول اللہ صلعم نے جو چیز نہ جانی اوسکو اللہ سے
دریافت کیا تو ایسے کہنے والے کو قتل کا حکم علما نے دیا اس عبارت کو میان راندیری نے ذکر کر کے جواب ندیا عوام کو فریب
مین ڈالنے کیواسطے کہ ایسے جہل کی نسبت کرنیوالا رسول اللہ صلعم کیطرف علما کے نزدیک لائق قتل کے ہے اس سے عوام
خبردار ہو کر ایسی نسبت کرنے **راندیری** کو کہین ناجائز نہ جان لین کہ میان **راندیری** جو بیان ایسی نسبت کر
رہے ہین کہ رسول اللہ صلعم کو حال کفار و حال منافقین کا علم نہتا اور حال امت عاصی کا علم نہتا یہ تمام **راندیری**
کی گستاخی اور بیباکی موجب خرابی دین و ایمان ہے پھر طرفہ یہ کہ علامہ عینی و علامہ طیبی پر یہ بہتان لگایا کہ وہ یہ کہتے
ہین کہ ان باتونکا علم نہتا اوپر معلوم ہوچکا کہ اونکے کلام مین یہ ہرگز نہین ہے بلکہ انہون نے ایسا کلمہ مبہم کہا کہ اونکے
کلمہ مین اور اس کلمہ **راندیری** مین بہت بڑا فرق ہے اور نہ اونکے کلمہ کو یہ معنی مسلم مین جو **راندیری** نے بنا کر

مخلوقات کا مجلس مین ثابت ہی اور دوسری عبارت سی جمیع امور مقدر من الکائنات کی بیان مین کوئی خبر
پچھوڑنا ثابت ہی اس دو عبارت عینی کو جو دونون فتوی مین منقول ہوئی ہین راندیری نی ایسی فریبون کی
واسطی چھوڑ دیا ہی تاکہ عوام کو دہوکہ دین کہ جمیع احوال مخلوقات وجمیع امور مقدر من الکائنات کا علم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہتہا اور نہ علامہ عینی اسکی قائل نہ کوئی دوسرا راندیری جی یہ عبارت عینی آپکی سامنی مکرر ذکر کر دیگئی
تواب جمیع احوال مخلوقات وجمیع امور مقدرہ کائنات وجمیع احوال مخلوقات کا خبر دینا خود علامہ عینی فرماتی ہین
جس سی ہر ادنی عقل والا جان سکتا ہی کہ اسکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا جب جمیع جزئیات ماکان و
مایکون کا علم علامہ عینی کی قول سی ثابت ہوا تواب تطبیق اور طرح دیجاویگی یا نہین یا علامہ عینی سی کہہ دینگی کہ حدیث
سی جو اسپر یعنی جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینی پر دلالت کرتا ہی اور دوسرون نی بہی بتایا ہی تو وہ غلط ہی ہرگز
ایسا نہین کہہ سکتی پہر اب تطبیق وہی ہوگی جو اوپر گذری کہ بسبب حزن وفکر امت کی ذہول وغفلت کی سبب سی
فقط اوسوقت علم نرہا تہا یہ منافی اول وآخر کی علم کی نہین یا یہ کہنا اظہار تشکی اور التجاء وتفویض الامور کلہ
الی اللہ سی ہی اسمین نفی علم کی نہین ہی آنحضرت صلعم کا اس اظہار تشکی وغیرہ کیطرف رجوع کرنا ہی پس تطبیق
بخوبی ہوگئی اور راندیری کی تمام خرافات ہمبیات وسفاہات والہ فریبیان دفع ہوگئین عقلا جانتی ہین اگرچہ
مکابری وعنادی لوگ دیدہ ودانستہ انکار کرین میان راندیری مرتدین علی اعقابہم کی معنی مین اختلاف
سی متعلق عبارت بیان کرکی کہ مرتدین عن الاسلام مراد نہین ہی بلکہ حقوق واجبہ نہ ادا کرنیوالی مراد ہین یہ قول
خطابی کا ہی اور عیاض کا قول یہ ہی کہ مرتدین سی مراد دو صنف ہین ایک گنہگار دوسری مرتدین الی الکفر یہ
فرماتی ہین یعنی راندیری جو قول آئندہ مین بعد قولہ کی مذکور ہی کہ وہ یہ ہی **قولہ** کفار اور منافقین کی
حال سی جو انہون نی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیار کیا تہا اوس سی آنحضرت صلعم کو بنا بر بیان
علامہ عینی جلد سابع ص ۳۴۵ کی علم نہتہا اسیطرح علامہ خطابی وغیرہ کی بیان سی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اپنی امت عاصی کی اعمال سی علم نہتا ورنہ انک لاتدری اور انک لا علم لک بما احدثوا کسطرح
صادق آوی اس سی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم نہ تھا ورنہ یہ سالبہ
جزئیہ کہ بعض اشخاص کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہتی یہ کسطرح صادق آوی **اقول** وباللہ التوفیق
یہ قول مثل بول راندیری کہ (بنا بر بیان علامہ عینی جلد سابع ص ۳۴۵ علم نہتا) اف پر از تف ایسی
بیباکی وگستاخی پر اس راندیری کی کہ کیسی جرأت علم نہتا کہنی پر کی ہی بہتان علامہ عینی پر کہ بنا بر بیان علامہ

عینی

چیز کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا فلان چیز کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا تو یہان ہی ایسا
کہدو تو تمہاری نزدیک کونسی بڑی بات ہی میان رانذیری اوس گروہ کا جو رسول اللہ صلعم نے ایسا حال فرمایا
تو اوس سے ہی ثابت ہی کہ وہ لوگ مستحق دوزخ کے ہونگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پکارنے سے اوسوقت نہ چھوڑی جاینگے
اور بظاہر اصحاب مین سے ایک گروہ ایسی ہوگی کہ جسکو فرشتے پکڑ لیجاینگے اور نچھوڑینگے اوسوقت کسی دوسری گروہ اصحاب
کے حقمین ایسا آپنے نہین فرمایا خصوصًا آپکے مسلک کے موافق کہ آپ کوئی منقول و معقول دیکہتے ہو تو اوسمین ہی انحصار
یقین کرتے ہو اور اوسکے ماسوا سے نفی کرتے ہو اور یہان ظاہر بہی یہی ہی کہ وہ ایک ہی گروہ ہوگی بظاہر اصحاب مین سے تو اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکا حال پکڑے جانے اور نہ چہوڑنے سے غفلت و ذہول حشر مین نہوگا اور اونکا ایسا حال
ہونا یاد ہوگا تو آپ جانتے ہو کہ وہ ایک ہی گروہ ہی جو کوشش سے نہ چہوٹیگی جب حشر مین ذہول اونکے حال سے نہ مانا جاوے
تو چاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکا ایسا حال کہ اونکا پکڑا جانا اور نہ چہوڑنا اور جواب پانا معلوم و یاد کرکے
اونکو نہ پکارین اور اصحابی نہ فرماوین اور چہوڑانیکی کوشش نہ کرین اور حالانکہ آپ پکارینگے اور اصحابی فرماوینگے اور
اونکے چھڑانیکی کوشش کرینگے جیسا کہ اوسکا حدیث سے ثابت ہونا میان رانذیری قبول کرتے ہین بلکہ اپنی حجت جانتے
ہین جب آپکو اوسوقت مین ذہول و غفلت نہوگی تو کیا باوجود یاد ہونے اس امر کے کہ یہ وہی گروہ اصحاب کی ہی جو
چھڑانیسے نہ چھوٹیگی بسبب اپنے احداث کے اور جنکے جواب مین لا علم لک کہا جائیگا آپ ایسا کرینگے ایسا گمان میان
رانذیری ہی کر سکتے نہ راقم نہ دیگر اہل علم متدبرین پس ذہول و غفلت اسی حدیث سے ہونا قطع نظر دوسری ادلہ
سے منصفین کے نزدیک ثابت ہی اسکو ملمع بتانا رانذیری کا جواب سے عاجز ہونا اور اپنے اباطیل کو ملمع کرکے عوام کو
دہوکہ دینا ہی یہ جو کہا کہ (اس ملمع کا جواب اتنا کافی ہی آپ اوسوقت فرماوینگے فاقول کما قال العبد الصالح و
کنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم اہ منصفین غور کرین کہ اس حدیث مین کونسا لفظ ایسا ہی کہ جس سے
یہ ثابت ہی کہ آپکو ذہول و غفلت نہوگا یا قبل اوسوقت کے اونکے حال کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کبہی اللہ
تعالی نے دی اور آپکو اونکے حال کا علم نہوا قبل اسکے کسیوقت مین میان رانذیری کنت علیهم شهیدا سے
دہوکہ دینا چاہتے ہین اور شہیدا کے معنے فقط جاننے والا اور مطلع ہونیوالا کرکے حیات دنیاوی آنحضرت صلعم کے ساتھ
اسکو مقید ٹھہراتے ہین تاکہ یہ معنی فاسد ثابت ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حال اونکا دنیا مین دیکہا تھا
اوسیکا علم آپکو تہا اونکے دوسرے حال کا علم کسی طریق سے آپکو حاصل نہوا تاکہ میان رانذیری اسپر یہ مبنی کرین
کہ جمیع جزئیات کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تہا تو اس دہوکہ و فریب میان رانذیری کا جواب یہ ہی کہ

سے قرار دیتے ہیں مانك لاادری اور لا علم لك کے معنے اوپر معلوم ہو چکا کہ اوس سے مراد یہ ہو سکتی ہے کہ اوس وقت خاص
مین آپکو امت کے غم و فکر کے سبب سے اونکے حال سے ذہول و غفلت ہو گئی تو اوسمین لاادری اور لا علم لك صادق
ہو گا یہ اس امر کو مستلزم نہیں کہ اوس وقت سے پہلے یا پیچھے آپکو علم اونکے حال کا نہو اور یہ اوس وقت خاص مین بسبب عارضہ
کے غفلت ہو جانا منافی علم جمیع جزئیات ماکان و مایکون کے ہونا ہرگز مسلم نہیں پس یہ علم جمیع جزئیات ماکان وما
یکون کے منافی ہونا اور اوسکے صدق کے مناقض ہونا جیسا کہ مدعی فاسد رانڈیری کا ہے ہرگز مقبول نہیں کہ رانڈیری
کو دعوی ہے تو اقامت برہان کی کرے پس قول شل اول رانڈیری کا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات
ماکان و مایکون کا علم نہتا الخ) ہرگز قابل التفات علماء ستادمین کے نہیں **قولہ** باقی رہا یہ کہنا کہ اونکے اعمال
کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی تو دنیا مین قیامت کے واقعہ کی خبر دی اور اونکو قیامت مین اصحابی اصحابی
کہا اور اونکے اعمال کی قیامت کے دن کی خبر تہی لیکن ذہول ہو گیا تہا اسلئے آپنے فرشتون سے تعرض کیا تہا جب معلوم
ہوا کہ وہ اس لائق نہیں ہین تو ذہول جاتا رہا اور فوراً کہدیا سحقا سحقا یہ سب طمع ہے اس طمع کا جواب اتنا
کافی ہے آپ اوس وقت فرماوینگے فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی
کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئ شہید جناب من قیامت کے حالات کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیگئی ہے کہ جہنم مین سے آپ بعضونکی شفاعت کرینگے اور بعضونکی فلان مقام مین اور بعضونکی فلان مقام مین
اسیطرح بعض اصحاب آپکے بعد بدل جاینگے وغیرہ اس سے نفس اشخاص کی تعیین سمجہنا نہایت غلطی ہے اور قیامت
مین پہچاننا یہ اسوجہ سے ہے کہ آپنے اونکو حین حیات مین اسلام مین دیکہا تہا یا یہ کہ خطابی وغیرہ علماء کے نزدیک ردۃ
سے مرتدۃ عن الاسلام مراد نہیں ہے تو غرۃ محجلین سے پہچاننا اور پہر ذہول ہو جانا تو فرع اوسکی ہے کہ پہلے علم ثابت
ہووے علاوہ اسکے ذہول کا کہنا تصریح علماء کے بہی خلاف ہے اسواسطے کہ اگر علم ہوکر ذہول ہوا ہوتا تو علامہ عینی کو جلد
سابع ۳۰۳ قلت لیسوا من امتہ کہنے کی حاجت نہوتی **اقول** وباللہ التوفیق ذہول ہو جانیکو طمع بتانا سفاہت
یا عناد والبدیہی نہیں اور کیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا کہ ایک گروہ کا ایسا حال ہو گا کہ اونکو
دوزخ کیطرف لیجاتے وقت اصحابی اصحابی پکار کر چہڑانا چاہونگا اور انك لا علم لك بما احدثوا جواب پاؤنگا اور
کنت علیہم شہیدا الخ کہونگا تو اونکا ایسا حال ہونیکا آپکو اول سے علم تہا جب ایسا فرمایا نعوذ باللہ من ذلک
یا بغیر علم کے ایسا فرمادیا تم جیسے ایسا ہی کہدو کہ بغیر علم کے ایسا کہدیا تو کیا تعجب ہے نفی علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تمہارے گمان فاسد و وہم کاسد مین بے ادبی و گستاخی ہین داخل نہیں اسیواسطے جا بجا یہ کہتے ہو کہ فلان

سے رانديری حق کو ناحق عوام کی نظر وں مین ٹھہرانا چاہتے ہین پس جب جواب کا کافی ہونا رانديری نے کہا تہا
اوسکا ناصواب والبہ فریبی درد باہ بازی یا سفاہت سے ہے اور ہونا واضح ہوگیا یہ جو کہا کہ جہنم مین سے آپ بعضونکی
شفاعت کرینگے اور بعضونکی فلان مقام مین اور بعضونکی فلان مقام مین اسیطرح بعض اصحاب آپکے بعد انکے
وغیرہ اس سے نفس اشخاص کی تعیین سمجہنا نہایت غلطی ہے یہ بہی میان رانديری کی سفاہت والبہ فریبی
ہے کہ ستے یہ دعوی کیا کہ فقط اسیقدر سے جسقدر کہ میان رانديری نے بیان کیا تعیین اشخاص ہم سمجہتے ہین ہم تو
جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا ایک مجلس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر بہت مرتبہ نقل کر چکے ہین اور
نفوس قدسیہ کا بعد تنزہ کے علائق سے ملاء اعلی کے ساتہ ملجانا اور کل کو مثل مشاہدہ کے نفسہا یا باخبار ملک دیکہنا ملا
علی قاری رح سے نقل کر چکے ہین اور جمیع جزئیات وکلیات من الکائنات کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہونا اوپر ثابت کر چکے ہین اور حاشیۂ نسائی جلال الدین سے علامہ اکمل الدین صاحب عنایہ حنفی رح کا
یہ فرمانا اوپر گذر چکا ہے ویجوز ان یکون المراد المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ والتجلی بالحضرات
الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرۃ الملک والملکوت والارواح والغیب الاضافی والغیب
الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ جس سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہونا ملکؑ وملکوتؑ وارواحؑ وغیبؑ اضافی وغیبؑ حقیقی کا اور آپکا ایسا برزخ اور
درمیان کل کے ہونا کہ کل و تمام کیطرف آپکو توجہ ہے مثل نقطہ دائرہ کے بنسبت دائرہ ثابت ہے پس جب جمیع احوال
مخلوقات کا علم آپکو حاصل ہے اور آپکا نفس تمام نفوس سے اعلی واولی ہے اور آپ مثل نقطہ کے بنسبت دائرہ کے
ہین اور عالم ملک وعالم ملکوت وعالم ارواح وغیب اضافی وغیب حقیقی کل کیطرف آپکو توجہ اور آپ ان خمسہ کے
درمیان مثل نقطہ درمیان دائرہ ہین تو آپ پر جمیع احوال کا حال ظاہر ہونا اور کل کا مانند مشاہد کے ہونا اور کل
جزئیات وکلیات کا علم آپکو ہونا اور پانچون یعنی عالم ملک وعالم ملکوت اور عالم ارواح وغیب اضافی وغیب
حقیقی کا ظہور آپ پر ہونا ثابت ہوا اس سے اشخاص کی تعیین ہم سمجہتے ہین اور ہر ذی شعور سمجہتا ہے نہ اس ہر کہ
جس سے سمجہنا رانديری صاحب ٹھہرا کر اوسکو غلط بتاتے ہین یہ ترتیب غلط کا میان رانديری کے
غلط سمجہنے سے ناشی ہوا ہے اسکا منشا غلط فہمی ہے یا دیدہ ودانستہ ابلہ فریبی رانديری کی ہے فصل الخطاب
مین علامہ قیصری سے یہ نقل کیا ہے وبکاؤہ علیہ السلام وضجرہ وضیق صدرہ لاینافی ما
ذکرنا انہ بعض مقتیضات ذاتہ وصفاتہ ولا تعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا

کنت علیہم شہیدا کی معنی جلالین سی واضح ہین (کنت علیھم شھیدا) رقیبا امنعہم مایقولون اور تفسیر بیضاوی مین بہی اسیطرح ہی (کنت علیھم شھیدا مادمت فیھم) ای رقیبا علیہم امنعہم ان یقولوا ذلک ویعتقدوہ او مشاھدا لاحوالہم من کفر وایمان اور تفسیر ابوسعود مین ہی (کنت علیھم شھیدا) رقیبا راعیا لاحوالھم واحملھم علی العمل بموجب امرک وامنعہم عن المخالفۃ او مشاھدا لاحوالہم من کفر وایمان جلالین سی واضح ہی کہ مین اونپر ایسا شہید ورقیب تہا ونیا مین کہ انکو اقوال قبیحہ وعقیدہ شنیعہ سی منع کرتا اور روکتا تہا یا مشاہدہ کرنیوالا تہا اونکے احوال کفر وایمان کا اور تفسیر ابوسعود مین ہی کہ مین اونکی حال کی مراعات ونگہبانی کرتا تہا اور اونکو برانگیختہ کرتا تہا ایسی عمل پر جو موافق حکم تیری کی ہی ای اللہ اور منع کرتا تہا مین اونکو مخالفت تیری سی ای اللہ یا مین مشاہد احوال کفر وایمان اونکا تہا ان معنی شہید ورقیب سی واضح ہی کہ امت کو اعمال بد وعقائد بد سی منع کرنا اور اعمال موافق امر الٰہی پر برانگیختہ کرنا اور مخالفت الٰہی سی منع کرنا یہان شہید ورقیب کے معنی مین ماخوذ ہی اگرچہ شہید ورقیب کے معنی مشاہد اعمال بہی کئی ہین لیکن یہی تو شہید ورقیب کے معنی کئی گئی ہین جب شہید ورقیب کی یہ معنی ہوئی تو آنحضرت صلعم کی اس فرمانیکہ وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم یہ معنی ہوئی کہ مین اون لوگونکا حفیظ ونگہبان جبتک ان مین تہا ایسا تہا کہ اونکو افعال قبیحہ وعقائد شنیعہ سی روکتا تہا اور اعمال موافق امر الٰہی پر برانگیختہ کرتا تہا اور مخالفت امر الٰہی سی منع کرتا تہا یہ کسنی دعوی کیا تہا کہ آنحضرت صلعم بعد وفات بہی ایسا ہی لوگونکو اعمال قبیحہ وعقائد شنیعہ سی منع کرتی ہین اور اعمال موافق امر الٰہی پر برانگیختہ ومخالف امر الٰہی سی منع کرتی ہین جو میان رانڈیری اوسکی جواب یہ پیش کرتی ہین اور یہ بعد وفات اعمال وعقائد بد سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ منع کرنا اور اعمال صالحہ پر برانگیختہ کرنا مستلزم عدم علم اعمال قبیحہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز نہین میان رانڈیری جانتی ہین فلان فلان ہندو بت پرستی کرتی ہین فلان فلان نصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی منکر ہین وعقائد واعمال بد رکہتی ہین ایسی ہی بہت مسلمان فساق رانڈیری کی علم مین افعال شنیعہ کرتی ہین اور میان رانڈیری اونکو نہین منع کرتی تو کیا میان رانڈیری کو اونکی عقائد واعمال کا علم نہین ہی الغرض نہ منع کرنا اور نہ روکنا اعمال بد وعقائد بد سی اور نہ برانگیختہ کرنا اعمال صالحہ پر خصوصًا بعد وفات کی مستلزم عدم علم کو نہین ہی پس اسکو عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ٹہرانا باوجودیکہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اونی طالب علم بہی جانتا ہی رانڈیری کی سفاہت وابلہ فریبی در دربار بازی دلیل ہی ایسی ایسی فریبون

سے اوپر گذر چکا ہے کہ ذهب عنهم علمه لشدة هول يوم القيامة وفزعهم ثم يشهدون على اممهم
لما يسكنون جس سے شدت دن قیامت وفزع کے سبب سے علم انبیاء علیہم السلام کا اوسوقت خاص مین جاتا
رہنا واضح ہے پس ایسے ہی لا علم لك سے مراد ہونا کیون ناجائز ہے آیت مین لا علم لنا سے مراد نفی علم نہونا یا ذہول
کے سبب سے ہونا یا ذہاب علم اوسوقت خاص مین بسبب شدۂ ہول وفزع کے ہونا جب ثابت ہے اور نفی علم نہونیکی
حالت مین بہی ایسا فرمانا یا غفلت وذہول کے سبب سے یا اوسوقت خاص مین ذہاب علم کے سبب سے ایسا فرمانا
دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ثابت ہے تو ایسے ہی معنے کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لا علم لك بما احدثوا
فرمانا مانا جاوے تو اوسکے عدم جواز پر کونسی دلیل قاطع وبرہان ساطع قائم ہے پس جب علم لا علم لك کا منافی علم
یا منافی ذہول یا منافی فقط اوسوقت ذہاب علم کے ہونا متحقق نہین تو اس سے استدلال راندیری کا عدم
علم وعدم ذہول پر باطل ہے جب استدلال باطل ہوا تو ادعاء غلط بتانے ذہول کا وادعاء از سر نو علم ہونیکا اور
ادعاء جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے علم ہونیکا دعوی بلا دلیل وباطل ہوگیا اور سفاہت یا ابلہ فریبی راندیری
کا ظہور ہوگیا راقم نے اپنے فتوے ثانیہ مطلوبہ راندیری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد علم کے ذہول معلاماتِ
بیت المقدس سے ہونا اور بعد کشف کے کفار سائلین کو جواب علامات بیت المقدس کو دینا اور بعض آیات کی نسبت
فرمانا کہ فلان کی قرأت سے مجکو یاد آگئے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا حشر مین لا علم لنا بسبب ذہول فرمانا
اونکو ذہول اپنے نفوس پر خوف ہونیکے سبب ہونا کیونکہ انکو اپنے ذوات پر خوف وحزن نہوگا بلکہ اپنے متبعین
امت پر خوف ہونیکے سبب ہونا مع نقل عبارات کتب بیان کیا تہا اوس تمام کو راندیری نے چہوڑ دیا تاکہ ذہول و
غفلت کا ثبوت انبیاء علیہم السلام وخود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین ہوکر اوس قوم کے حال سے بہی ذہول
وغفلت ثابت نہوجاوے یا اشکال نہ نکل آوے جنکے حقمین اصحابی اصحابی فرماوینگے اور بعد جواب پانیکے سحقا سحقا
فرماوینگے اب چہوڑ دینا اس غرض خبیث کے سبب سے ابلہ فریبی وروباہ بازی نہین تو اور کیا ہے اگر راندیری صاحب
کو کسی عالم دیندار کی صحبت ہوئی ہوتی یا راقم کی تحریر مین غور کیا ہوتا اور سنت سنیہ اوستادیہ دیوبندیہ وگنگوہیہ
کا اتباع نہ کیا ہوتا تو اتباع حق نصیب ہوتا اللهم اهده **قوله** اس دلیل کا حاصل اتنا ہوا کہ صحابی مذکور
کو کشف ہوا تہا اور ہوتا ہے پس یہ حجت اوس شخص پر پوری ہوگی جو کشف کا منکر ہو جو منکر نہین ہے اوسکو ساتہہ
بیکار ہے اسیطرح اوراصحاب کے کشف کا ذکر بہی اس مقام مین بیکار ہے **اقول** وباللہ التوفیق راقم نے اپنے
فتوے اولی مین یہ لکہا تہا (شرح عین العلم مطبوع مصر جلد اول صـ۱۲ـ مین ہے فی رواية الطبرانی و

فی السماء من حیث مرتبته وانکان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریته اس سے واضح ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کے اعتبار سے آپکے علم سے مقدار ذرہ بھی نہ زمین مین پوشیدہ ہے نہ آسمانمین گو بشریت کے
اعتبار سے آپنے یہ فرمایا کہ اپنے دنیا کے امور کو تم خوب جانتے ہو جب مثقال ذرہ بھی آپکے علم سے پوشیدہ نہین تو تعیین
اشخاص اور اونکے حالات معینہ کسطرح پوشیدہ ہو سکتے ہین پس حشر مین مرتدین علی اعقابھم کے حالات کا
پوشیدہ ہونا سوائے اسکے کہ اوسوقت بسبب حزن و فکر امت کے آپکو ذہول ہو اور کوئی وجہ نہین رکھتا ہے یا یہ کہ
لا علم لک سے وہی مراد جو لا علم لنا آیت قرآنیہ کی مراد بحوالہ جمل ناقلا عن الشہاب گذری ہے کہ یہ نفی علم نہین
ہے بلکہ کنایہ ہے تشکی الی اللہ و تفویض امر کل سے طرف اللہ تعالی کے یعنے آنحضرت صلعم کا اللہ کیطرف رجوع کرنا غرض
ہے نہ عدم علم پس وجہ پہچان کے حیات مین دیکھنے مین یا غرہ محجلین مین منحصر کرنا **راندیری** کا ہرگز مسلم نہین
ہے اور ایسے امن امته مین جواب منحصر ہونا بھی مسلم نہین ہے اسلئے کہ یہ ضرور نہین کہ کسی موقع و محل مین ایک جواب
کو کسی محقق نے ذکر کر دیا ایک سوال کا جواب خیال کر کے اور دوسرا سوال جو وہان وارد ہوتا ہے اوسکی طرف توجہ نکی
تو اس سے یہ لازم آنا مسلم نہین کہ اوس جواب کے سوا دوسرا جواب اوس محقق کے نزدیک نہین فقط اوس جواب
مذکور مین ہی جواب منحصر ہے اور یہی جواب محتاج الیہ ہے پس علامہ طیبی و علامہ عینی کا حوالہ اور اس سے استدلال
راندیری کا باطل ہونا واضح ہے **قولہ** اور یہ کہنا کہ جب معلوم ہوا کہ وے لوگ اس لائق نہین ہین تو
ذہول جاتا رہا اور فورا کہدیا سحقا سحقا یہ بھی سراسر غلط ہے انک لا علم لک بما احدثوا کا قائل اللہ تعالے
ہے اور اللہ تعالی سے اونکی نالائقی سنینگے تو آپکو از سر نو علم اونکی نالائقی کا ہوگا اور چونکہ خدا اونکی مذمت کرتا ہے
اسلئے آپ فرماوینگے سحقا سحقا نہ یہ کہ ذہول دور ہوا اور یہ فرمایا جناب من اگر غور کرکے اس حدیث کو دیکھوگے تو
معلوم ہو جائیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم تہا اور اگر اس حدیث کو
مع شروح کے ملاحظہ فرماوگے تو نور علی نور ہوگا **اقول** و باللہ التوفیق **راندیری** کا ادعا سراسر غلطی بتانیکا
اور ادعا غلطی بنانیکی یہ دلیل انک لا علم لک بما احدثوا ٹھہرانا اور از سر نو علم آپکو حاصل ہونا جس
سے مراد و غرض یہ کہ اول علم آپکو بالکل نتہا اور اسپر جمیع جزئیات ماکان و مایکون کے علم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے نہونیکو متفرع کرنا سراسر سفاہت یا ابلہ فریبی سے ناشی ہے اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اس سے نفی علم ہرگز مسلم
نہین جیسے انبیاء علیہم السلام لا علم لنا الآیۃ حشر مین فرماینگے اوس سے نفی علم مراد نہونا اور یہ جمل سے ناقلا
عن الشہاب معلوم ہوا اور ذہول کے سبب سے لا علم لنا الآیۃ فرمانا اوسی جمل سے معلوم ہوا اور جلالین

مطبوع ص۳۴۳ مین ہو والتوحید یبلغ الجمیع الی مشاھدۃ الموحد حتی صارت کل غیبۃ عیانا و
کل نکرۃ عرفانا وکل ابھام بیانا جس سے واضح ہو کہ توحید حقیقی سے جمیع کو مشاہدہ حاصل ہو جاتا ہے یہانتک
کہ کل غیب ظاہر اور ہر نکرہ معرفہ موحد کے سامنے ہو جاتا ہے پھر یہ غیوب مذکورہ اور دیگر غیوب جمیع جزئیات وکلیات
ماکان ومایکون جو غیر اللہ کو حاصل ہو سکتے ہین خواہ کسیطرح سے حصول ہو تمام برابر ہین پھر راندیری یا کسی
دوسرے سفیہ یا معاند و متعصب و مکابر کا فرق نکالنا بلا دلیل اور ایسے غیوب کے بعض کے حصول کو قبول کرنا
اور بعض دوسرے یعنی جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون سے جنکا حصول غیر اللہ کیواسطے جائز ہے انکار
کرنا ترجیح بلا مرجح و باطل ہے اسقدر پختہ و مضبوط دلیل کو میان راندیری اپنی ابلہ فریبی و عناد سے کسطرح ملکا بناکے
کو عوام کالھوام کی نظر و نمین سے گرا منہ سے کہتے ہین کہ صحابی مذکور کو کشف ہوا تھا ایسے دوسرے صحابہ کو کشف ہتا یہ
حجت اوس شخص پر پوری ہوگی جو کشف کا منکر ہو اور جو کشف کا منکر نہین اوسکے سامنے بیکار ہے ایسے بہانون سے
راندیری عوام کو فریب دیکر حق کو ناحق کرنا چاہتے ہین اجی حضرت راندیری صاحب یہی تو غیوب
دانی اکوان جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کی دلیل ہے اسکے تو راندیری صاحب آپ بھی منکر ہین یا
مستحقین دوزخ کے حال کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ ہونا فقط جو حیات ہی مین حال دیکھا تھا اوسیکا
علم آنحضرت صلعم کو ہونا اور اوسمین آپکے علم کو منحصر ہونا بھی تو اوپر آپ فرما چکے ہین اب اس حدیث سے تو اہل
دوزخ کا حال جو دنیا مین نہین دیکھا صحابی رضی اللہ تعالی عنہ ذوہ اونکو معلوم ہونا ثابت ہے جب آپکے متبعین
کو یہ حاصل ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بدرجہا بڑھکر غیب اضافی و غیب حقیقی ضمن تعیین
اشخاص اور اونکے حالات تمام بھی داخل ہے یہ تمام کا آپکے سامنے حاصل ہونا جیسا کہ علامہ اکمل الدین صاحب
عنایہ حنفی رح کے قول سے اوپر گذرا کیون ناجائز میان راندیری آپ جانتے ہین اور حضرت ابوبکر صدیق رض
رضی اللہ تعالی عنہ کو جب مفاتیح امور مین سے شکم مین انثی ہونا معلوم ہو گیا تو دوسرے غیوب نہ معلوم ہونے کی
کونسی دلیل قاطع موجود ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام غیوب امور خمسہ معلوم ہو جانا کیون جائز نہین اور
حضرت عمر رض کو جب کئی منزل لونکا حال منبر پر معلوم ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ کے نیچے کا ہار
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا معلوم ہونا کونسی بڑی بات ہے کیا میان راندیری صحابہ رضی اللہ
تعالی عنہم کو ان غیوب مذکورہ کا حصول جائز جانتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے جنکے طفیل
سے ان صحابہ رض کو یہ حاصل ہوا صحابہ رض سے بدرجہا زیادہ غیوب دانی کا حصول نہین مانتے پھر صحابہ رض کو اس

ابو نعیم عن الحارث بن مالک الانصاری قال مررت بالنبی صلعم فقال کیف اصبحت یا حارث قلت اصبحت مومنا حقا فقال انظر ما تقول فان لکل شئ حقیقۃ فما حقیقۃ ایمانک قلت قد عرفت نفسی عن الدنیا واسہرت لذالک عینی لیلی واظمأت نہاری وکانی انظر الی عرش ربی بارزا وکانی انظر الی اہل الجنۃ یتزاورون فیہا وکانی انظر الی اہل النار یتضاغون وفی روایۃ یتعادون فقال یا حارث عرفت فالزم وفی روایۃ ابن عساکر قال لہ علیہ السلام وانت امرء نور اللہ قلبہ فالزم

اس سے واضح ہے کہ صحابی حارث بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کو علم و معرفت عرش واہل جنت واہل نار ایسی حاصل ہو گئی تہی کہ اونکی آنکھوں کے سامنے یہ تمام امور حاضر تہے نقشبندیہ مجددیہ جو لطائف کی ریاضت کرتے ہیں جسکو لطیفہ قلب حاصل ہو جاتا ہے تو عرش الہی کا مشاہدہ اوسکو رہتا ہے عجب نہیں کہ نا واقف اوسکا انکار کریں اور حضرت ابوبکر صدیق رض نے اپنی زوجہ کی شکم میں دختر کا ہونا فرمادیا موطا امام مالک رح میں یہ حدیث موجود ہے الغرض اپنے خاص بندے انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام رضی اللہ تعالی عنہم پر اللہ تعالی غیب ظاہر کر دیتا ہے اور حضرت عمر رض کا منبر پر یا ساریۃ الجبل فرمانا بہی حدیث سے ثابت ہے یہ بہی بغیر کشف غیب کے نہا یہ تمام عبارت راقم نے لکہی تہی راندیری نے راقم کی اس عبارت میں قولہ کہکر اول سے اس قول راقم تک کہ (عرش الہی کا مشاہدہ اوسکو رہتا ہے) عبارت نقل کی اور اوسکے بعد کی عبارت بالکل چہوڑ دی اور اقول کہکر یہ کہنا شروع کر دیا جو اب ہی راندیری کا قول راقم نے نقل کیا راندیری نے یہ تو کہا کہ (اس دلیل کا حاصل اتنا ہے کہ صحابی مذکور کو کشف ہوا تہا) لیکن یہ پوشیدہ کیا کہ حقیقت ایمان جسکو حاصل ہو اوسکو یہ غیوب دانی حاصل ہو جاتی ہے جو صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی کہ گویا عرش الہی میرے سامنے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا انکار نہ کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو صاحب معرفت ہو گیا اسکا ملازم رہو اور روایت ابن عساکر میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تو وہ شخص ہے کہ جسکا دل منور ہوا اسکا ملازم رہو جس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس شخص کیواسطے جسکو حقیقت ایمان حاصل ہو اور وہ صاحب معرفت روشن ضمیر ہو اوسکو علم غیوب اکوان حاصل ہونیکی تصدیق فرماتے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کو علم غیب جو حاصل ہونے پر حضرت ابوبکر صدیق رض کا مافی الرحم کے اتنی پہلے سے خبر دینا اور حضرت عمر رض کا چند منزل کی راہ سے حال کفار و مؤمنین کا درمیان مقاتلہ کے دیکھنا اور وہاں سے اونکو ہدایت و ارشاد فرمانا دلیل واضح تفسیر عرائس

لفظ پر جو ترجمہ بر کا ہی جو اس جملہ مین ہی (غیب مخصوص پر بہی اطلاع الخ) مذکور ہنوتا یہ دلیل واضح اسی امر کی ہی کہ
فی الواقع یہ بہی لکہا ہو نہ ہر اگرچہ عارضہ مذکورہ سی اوسکی صورت ہر کی ہو گئی ہو میان راندیری صاحب
کو یہ فہم ہوتی تو دلیل کو دیکہتی وہ فقط شوشہ کو ہی دیکہکر اپنی لیاقت جتا نی لگو ہر کی بارہ مین تو یہ لیاقت معلوم
ہوئی اب خلص کی جگہ خاص کی لکہنے کی نسبت راقم کیطرف کرنیکی بارہ مین میان راندیری کی جہوٹ
کو معلوم کرنا چاہی ہو میان راندیری جو یہ کہتی ہین کہ خلص کی جگہ خاص لکہا ہی تو یہ میان راندیری
کا بالکل جہوٹ ہی کہ خلص کی جگہ خاص لکہنی کا اتہام لگایا ہی یہ اتہام باین معنی جہوٹ صریح ہی کہ راقم
نے خلص کو خاص کی ساتہ بدلدیا یہ جہوٹ صریح میان راندیری کا ہی راقم نی ہرگز نہین بدلا ہے
مکتوبات شریف جلد اول مطبوع مطبع نولکشور جو سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین مطبوع ہوا ہی اوسکی صفحہ ۴۶ کو منصفین
ملاحظہ فرماوین اوسمین صاف لفظ خاص موجود ہی نہ لفظ خلص ہر منصف جان لیگا کہ راندیری اس اتہام
بدلدہی کی لگانیمین بالکل جہوٹ بولی ہین جب لفظ خاص مکتوبات مذکور مین موجود ہی نہ لفظ خلص تو راندیری
کا جہوٹ ہی ثابت ہوا اور خلص کی جو معنی راندیری نی لکہی اوس سی ہی اونکی لیاقت واضح ہی ایک جہوٹ
راندیری صاحب دیدہ و دانستہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ راقم کی عبارت قرار دیکر جو لکہی ہی اوسمین جو عبارت
مکتوبات کی نقل کی ہی اوسمین خاص رسول لکہا ہی راندیری نی مکتوبات مین خاص کی بعد لفظ رسول
ہی نہ اصل راقم مین عبارت مکتوبات مین بلکہ خاص رسل ہی خاص کی بعد رسول عبارت مکتوبات مین لکہنا
ہی راندیری کا خود کیطرف سی ہی خاص رسول کو اطلاع دیتا ہی یہ البتہ راقم نی لکہا ہی کیونکہ رسل مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہین اور آپ بہت سی اوصاف مین اونسی خاص ہین اور آپ ہی کو اطلاع دینی کا
ثبوت یہان منظور ہی اور یہ راقم نی کچہ ترجمہ تحت لفظی نہین کیا ہی بلکہ حاصل مطلب لکہا ہی وہ اس عبارت سے
حاصل ہی پس یہ شکایت بہی راندیری کی بیجا ہی اور یہ جو کہا کہ (آپ فرماتی ہو غیب مخصوص پر بہی جس سی معلوم
ہوتا ہی کہ غیب موصوف ہی اور مخصوص صفت ہی اور اسی خیال پر آپنی لفظ بہی بڑہایا الخ) یہ کہنا بہی راندیری
کا ابلہ فریبی ہی بلا شبہ غیب موصوف ہی اور مخصوص باوست سبحانہ صفت ہی اور اسی خیال پر لفظ بہی بڑہایا ہی
اور گویا غیب کی دو قسم نہین بلکہ فی الواقع غیب کی دو قسم ہین ایک خاص اور دوسرا عام راقم نی اپنی فتوی
اولی مین غیب کی دو قسم ہونا اور ایک کا مخصوص ساتہ خدا تعالی کی ہونا اور ایک کا مخصوص ہونا تفسیر
کی حوالہ سی اول ہی شروع جواب مین بعد تعریف غیب کی ذکر کیا تہا مع نقل عبارت تفسیر کبیر کی لیکن میان راندیری

علم غیب دانی مین آنحضرت صلعم سے رانڈیری بڑھکر یا برابر جانتے ہونگے جب ہی جمیع جزئیات ماکان ومایکون
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونا ناجائز مانتے ہین یہ تمام خرافات رانڈیری کے ہین
خداتعالی مسلمانونکو ایسے خرافات وحماقات سے بچاوے **قولہ** جناب من صحیح عبارت اسطرح ہے کہ علم غیب
کہ مخصوص باوست سبحانہ خلص رسل را اطلاع می بخشند آپنے لفظ بر کو ہر لکھا اور لفظ خلص کو خاص لکھا
اور اپنے خلص رسولونکو اطلاع دیتا ہے لکھنا چاہیے تھا اوسکی جگہ آپنے اپنے خاص رسول کو اطلاع دیتا ہے لکھا ہے اور
آپ فرماتے ہو غیب مخصوص پر بھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب موصوف ہے اور مخصوص صفت ہے اور اسی خیال سے
آپنے لفظ بھی بڑھایا گویا غیب کی دو قسم ہے ایک غیب خاص دوسرا غیب عام جسمین سے مجدد رح غیب خاص کا
بیان کرتے ہین حالانکہ مجدد صاحب کی عبارت کا یہ مطلب نہین ہے مجدد صاحب کی عبارت کا یہ مطلب ہے کہ علم
غیب مخصوص اللہ تعالی کو ساتھ ذات اوسکے ہے دوست رسولونکو اطلاع بخشتا ہے واگر خانصاحب فرماتے ہین یہ مطلب ہوتا
تو یہ عبارت ہوتی بر علم غیب مخصوص اونیز خاص رسول را اطلاع می بخشد خیر یہ لفظی بحث ہے جناب من حضرت
مجدد رح کی عبارت کا حاصل اتنا ہی ہے کہ اللہ تعالی اپنے غیب پر بندونکو مطلع کرتا ہے اسکا کوئی منکر نہین ہے پھر
اس نقل سے کیا حاصل ہے ایضاً مجدد صاحب کی عبارت اور اوسکی مطلب آپکی تحریر کے بموجب تو یہ کہہ رہی ہے کہ
جیسا ماکان ومایکون کا علم اللہ سبحانہ نے عنایت کیا ہے ویسا ہی تمام غیب مخصوص پر بھی اپنے خاص رسول کو
اطلاع دیتا ہے اور اس سے مساوات علم باری وعلم رسول مین ہوتی ہے جسکا انکار خود فرما رہے ہو **اقول**
وباللہ التوفیق ہان میان رانڈیری **صاحب** جب آپ سے کچھ بن نہین پڑتی تو آپنے کھلم کھلا جھوٹ بولنا
شروع کیا بر کی جگہ ہر اور خلص کی جگہ خاص لکھنے کا اتہام راقم پر لگانا چاہا ہندوستانکا بچہ بچہ جسنے تھوڑی
فارسی بھی پڑھی ہوگی وہ جانتا ہے کہ یہ مثل مشہور ہے کہ عاقلان در پی نقطہ نروند میانجی رانڈیری عقلاً تو
نقطونکا بھی خیال کرتے مین اور نقطونپر الفاظ کا پہچاننا موقوف نہین رکھتے موقع سے لفظ کو درست کرلیتے ہین تو
ایسے بڑے واقف وعاقل نکلے کہ قلم مین بال یا پھوسڑا آجانیکے سبب سے لفظ مین شوشہ سا معلوم ہونے لگا ہوگا تو
بر کو ہر ہی جان گئے اگر ہر فی الواقع لکھا ہوتا تو ہر کا ترجمہ بھی حاصل مطلب مین جو راقم نے بیان کیا ہے ضرور ہونا
چاہیے تھا راقم کی عبارت مین قولہ کرکے جو آپنے بعد نقل عبارت حضرت مجدد رح کی نقل کی ہے وہ یہ ہے (اس سے
واضح ہے کہ غیب مخصوص پر بھی اپنے رسول کو اللہ تعالی اطلاع دیتا ہے) اگر فی الواقع بر کی جگہ ہر لکھا ہوتا تو
حاصل مطلب مین اسطرح ہوتا کہ ہر غیب مخصوص کی بھی اپنے رسول کو اطلاع دیتا ہے اور حاصل مطلب مین

مگر آنرا کہ پسند واز فرستادہ خود کہ او را بر بعض ازان اطلاع دہد تا معجزہ وی بود مراد ازین رسول محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہست اس سے ایک غیب کا مخصوص ساتھ خدا تعالی کے ہونا اور اوسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا واضح
ہے تفسیر عزیزی مین ہے پس مطلع نمیکند بر غیب خاص خود ہیچکس را بوجہیکہ رفع تلبس واشتباہ وخطا بکلی
درآن اطلاع حاصل شود مگر کسی را کہ پسند میکند وآنکس رسول باشد خواہ از جنس ملک وخواہ از جنس بشر
مثل حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام او را اظہار بر غیوب خاصہ خود میفرماید اس تفسیر عزیزی مین عین غیب کی
صفت خاص ذکر کی ہے سو ادنی علم والا بہی ان عبارات سے غیب کی صفت خاص ومخصوص ساتھ خدا تعالی کے
ہونا اور اوس خاص پر اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا معلوم کر سکتا ہے یہ عبارت تفسیر کبیر مکرر بیان
ذکر کیجاتی ہے جس سے غیب کے دو قسم ہونا ایک خاص ساتہ خدا تعالی کے ہونا اور دوسرا خاص ساتہ خدا تعالی کے نہونا
اور غیر رسول کو بہی اوسکا معلوم ہو جانا ثابت ہے قد بینا ان الغیب ینقسم الی ما علیہ دلیل والی
ما لا دلیل علیہ فہو سبحانہ وتعالی العالم بہ لا غیر واما الذی علیہ دلیل فلا یمتنع ان
نقول نعلم ما لنا علیہ دلیل اس سے واضح ہے کہ جس غیب پر کوئی دلیل نہین اوسکو خدا تعالی ہی جانتا ہے)
جس سے واضح ہے کہ وہ غیب جسپر کوئی دلیل نہین وہ خدا تعالی کے ہی ساتہ خاص ہے) اور ایک وہ قسم غیب کی ہے
کہ اوسپر کوئی دلیل ہے اوس غیب کی نسبت ہم یہ کہین کہ ہم جانتے ہین تو یہ ناجائز نہین ہے) جس سے واضح ہے کہ جس
غیب پر دلیل ہے وہ دوسرے بہی جانتے ہین جب دوسرے بہی جانتے ہین تو وہ خاص ساتہ خدا تعالی کے نہوا پس
دو قسم غیب کی ایک خاص کہ خدا تعالی ہی جانتا ہے کہ جسپر کوئی دلیل نہین اور دوسرا عام کہ دوسرے بندے
اگرچہ رسول نہون وہ بہی جانتے ہین تو یہ عام ہوا پس غیب کے دو قسم خاص وعام ہونا واضح ہے **راندیری**
نے باوجود دیکہنے اس عبارت تفسیر کبیر کے غیب کی دو قسم ہونیکا انکار کیا بلاشبہ یہ عناد صرف وابلہ فریبی **راندیری**
کی ہے دیکہو اب لفظ بہی بڑہانا بہی درست ہو گیا اور حضرت مجدد رح کی عبارت مین لفظ نیز ہونیکی جیساکہ **راندیری**
فرماتے ہین حاجت نہ رہی کیونکہ حضرت مجدد رح کی عبارت کا تحت لفظی ترجمہ نہین کیا بلکہ حاصل مطلب راقم نے
بیان کیا اور بہی جو لفظ اشتراک ہے وہ اس سے سمجہا گیا کہ جب غیب خاص پر اطلاع رسول خاص یعنی مثل رسول اللہ
صلعم کو اللہ دیتا ہے تو غیب عام پر بطریق اولی جسمین غیر رسول بہی شامل ہین اطلاع دینا واضح ہے حضرت
مجدد رح کا یہ مطلب نہین کہ فقط غیب خاص پر ہی اللہ تعالی اطلاع دیتا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ عام پر بہی دیتا ہے
یعنی عام پر بہی اور خاص پر بہی اطلاع دیتا ہے یہ جو ابلہ فریبی کیواسطے **راندیری** کہتے ہین کہ اسکا کوئی

نے فریب دہی عوام کیواسطے اوسکو بالکل چھوڑ دیا یہی خیال کرکے کہ اگر وہ دو قسم بچھوڑے جاوینگے اور راقم کے کلام
مین نقل کیے جاوینگے تو اوسکا جواب تو ہو ہی نہین سکتا ہے اگر اونکو قبول نکیا جاویگا تو فریب دہی عوام کو جو اس
محل مین کرنا منظور ہے اور دو قسمون غیب کا انکار مدنظر رکھکر راقم کے مطلب بیان کئے ہوئے کو اپنی دردغگوئی
سے غلط ٹھہرانا مقصود تہا تو یہ ممکن نہوگا اور ہر اُردو دان ہی راندیری کے جھوٹ پر واقف ہوجاویگا اور
حضرت مجددؒ کی عبارت کے مطلب کو جو غلط پلط دیدہ و دانستہ بیان کرکے بیچارے جہال و عوام کو دہوکہ دیا ہے
اوسکا غلط ہونا واضح ہوجاویگا جیسے تفسیر کبیر کی عبارت سے غیب کے دو قسم خاص وغیر خاص ساتھ خدا تعالی کے
ثابت ہے چنانچہ راقم نے اپنے فتوی اولی کی عبارت اوس قول راندیری کے رد مین جہان راندیری نے چھوڑ دی
اول ان اوراق مین ذکر کردی ہے اوس سے دو قسم غیب کی ہونا واضح ہے ایسے ہی راندیری نے آیۂ فلا یظہر علی غیبہ
احدا الا من ارتضی من رسول کے تحت عبارت روح البیان کی ابلہ فریبی کیواسطے نقل کی ہے اُس سے کچھ بعد کو یہ عبارت
روح البیان مین موجود ہے قال ابن الشیخ انہ تعالی لا یطلع علی الغیب الذی یختص بہ علمہ الا المرتضی الذی
یکون رسولا وما لا یختص بہ یطلع علیہ غیر الرسول اما بتوسط الانبیاء او بنصب الدلائل و
ترتیب المقدمات او یلہم اللہ تعالی بعض الاولیاء وقوع بعض المغیبات فی المستقبل بواسطۃ الملک
فلیس مراد اللہ تعالی بہذا الآیۃ ان لا یطلع احدا علی شئ من المغیبات الا الرسل لظہور انہ تعالی قد
یطلع علی شئ من الغیب غیر الرسل کما اشتہر ان کہنۃ فرعون اخبروا بظہور موسی علیہ السلام قبل
زمان ظہورہ وبزوال ملک فرعون علی یدیہ وان بعض الکہنۃ اخبروا بظہور نبینا محمد صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم قبل زمان ظہورہ ونحو ذلک من المغیبات وکانوا صادقین فیہ وارباب الملل والادیان مطبقون علی
صحۃ علم التعبیر والمعبر قد یخبر عن وقوع الوقائع الآتیۃ فی المستقبل ویکون صادقا فیہ ثم الآیۃ نظیر
قولہ تعالی وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء انتہی جس
سے واضح ہے کہ الغیب موصوف ہے اور الذی یختص بہ علمہ الغیب کی صفت اور اس غیب مخصوص کی خبر دینا رسول کو
ثابت ہے اور دوسرا وہ غیب ہے جو اللہ تعالی کے علم کے ساتھ خاص نہین اوسپر اطلاع غیر الرسول کو بھی ہوتی ہے چنانچہ
عبارت ما لا یختص بہ یطلع علیہ غیر الرسول الخ اس معنی مین صریح ہے اسکو بعینہ اس عبارت مذکورہ کو بھی راندیری
نے اسی غرض سے چھوڑ دیا ہے کہ اس محل مین غیب کے دو قسم ہونیکے انکار کا باطل ہونا ظاہر نہوجاوے تفسیر حسینی مین بھی
تحت آیۂ مذکور فلا یظہر الآیہ کے ہے پس آشکار نسازد و مطلع نگرداند بر غیبیکہ مخصوص است بعلم او تعالی یکی را

جب تقریر کا مطلب ہی نہین آتا تو مناظرہ مین کیون مفت مین ٹانگ اڑائی اس سے غرض یہ ہے کہ غیوب دانی حیات پر
ہی منحصر نہین ہے بلکہ بعد ممات بہی ادراکات متجددہ حاصل ہوتی ہین اور بعد انتقال کے ادراکات متجددہ کے
عدم حصول اور احوال احیاء پر خبر نہونیکی آنحضرت صلعم کو یہ خود میان راندیری منکر ہوے اوپر گذرا ہے
راندیری کے قول کہ مرتدین علی الاعقاب کا حال جو دنیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا وہی آپ
حشر مین جانینگے بعد انتقال اونکے محدثات خاصہ کہ (وہ ادراکات جزئیہ ہین نہ کلیہ) اونکا علم آپکو نہین اب یہان
میان راندیری یہ کہتے ہین کہ (نہ کوئی یہ کہتا ہے الخ) جیسے بعض ادراکات متجددہ حاصل ہوے اور بعض احوال
احیاء بعد موت معلوم ہوے خداتعالی کے بتانیسے بعض دوسرے باقیماندہ بہی اونہین بعض کے مساوی ہین اونکو
بہی بتادینا خداتعالی کو کچہ محال نہین ہے پس اسی امکان وجواز سے جمیع جزئیات کا حصول ثابت ہے ہان
راندیری یہ ثابت کرین کہ باقیماندہ جزئیات بتانا بعد موت کے خداتعالی کو محال ہے وودونہ خرط القتاد
قولہ اللہ تعالی انبیا علیہم السلام واولیاء کرام کو غیب پر اطلاع کردیتا ہے اوسکا تو کوئی انکار نہین کرتا
کلام ہے تو فقط اسی مین ہے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم کہ جسمین قیامت کے وقت تک کا علم بھی
داخل ہے اور یہ بھی داخل ہے کہ فلان گانوٗن مین اسقدر مٹی ہے اور اسقدر کنکر اور اوسمین اتنے اس اندازہ
کے اور اتنے اس انداز کے اور قیامت تک اونپر یہ حالت گذراکریگی وغیرہ یہ سواے خداتعالی کے کوئی نہین جانتا ہے اور
نہ علماء کی تصریحات ہے کہ انبیاء وا ولیاء کرام ان اشیاء پر مطلع ہین **اقول** وباللہ التوفیق اجی راندیری
صاحب آپکے پیشوا گنگوہی ودیوبندی وملا اسمٰعیل دہلوی غیب کو کفر شرک
بتاتے ہین وہ کہان جمیع جزئیات وجمیع حالات ووقت قیامت وغیرہ امور مذکورہ تمہارے کے قید کفر وشرک
ہونیمین ضروری جانتے ہین اگر راندیری سچے ہین تو اونکے قول مین بقید مذکورہ کفر وشرک ہونا وبلا قید
کفر وشرک نہونا ثابت کرین جمیع احوال مخلوقات کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تصریحات علماء
بدلیل حدیث اوپر گذر چکے ہین اوسمین یہ تمام امور مذکورہ داخل ہین علامہ قیصری کے قول سے زمین و
آسمانمین ایک ذرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ نہونا باعتبار مرتبہ کے معلوم ہوچکا ہے ایسے دوسرے علماء
کی تصریحات گذر چکی ہین پس تصریحات علماء کا انکار سفاہت وعناد سے نہین تو اور کیا ہے اور آپکے
گہانس پھونس کنکر مٹی وغیرہ کا جواب اوپر مکرر ہوچکا ہے اوسکو دیکھو اور آپکے اس کہنے کا کہ (سواے خداتعالی
کے کوئی نہین جانتا) کسکو انکار ہے لیکن اس سے یہ خیال کرنا اور اوسکا یہ مطلب ٹھہرانا کہ خداتعالی کسیکو

منکر نہین ہے نقل سے کیا حاصل حضرت مجدد رح کی عبارت اور اوسکا مطلب آپکی تحریر کے موجب تو یہ کہہ رہی ہے کہ جیسا ماکان ومایکون کا علم اللہ سبحانہ نے عنایت کیا ہے ویسا ہی تمام غیب مخصوص پر بھی اپنے خاص رسول کو اطلاع دیتا ہے اور اس سے مساوات علم باری و علم رسول مین ہوتی ہے) حضرت مجدد رح کی عبارت سے تم تو اجی راندیری صاحب وہابیہ گنگوہا و دیوبندی کی اتباع سے ماکان ومایکون وجمیع احوال مخلوقات علم آنحضرت صلعم کو حاصل ہونا قبول نہین کرتے اور تمہارے پیشوا گنگوہی ودیوبندی وانبیٹھوی شیطان لعین کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بتاتے ہین اور اوس لعین کے علم کا ثبوت قطعی بتاتے ہین چنانچہ براہین سے واضح ہے حضرت مجدد رح کی عبارت سے تو خاص رسول کو غیب خاص پر بھی اطلاع دینا ثابت ہے شیطان لعین کو خاص غیب پر اطلاع کہان ہوتی ہے اور جب خاص غیب بھی آپکو عنایت ہوا تو باقی جمیع ماکان ومایکون اس سے بڑھکر نہین یا مساوی بالکل پس اوسکا ثبوت بھی اس سے ہوگیا گو راندیری کی فہم اس سے قاصر ہے تو دوسرونکا اسمین کیا قصور ہے اور حضرت مجدد رح کی عبارت سے نہ یہ ثابت کہ تمام غیوب کی اطلاع رسول خاص کو عنایت ہوئی ہے اور نہ راقم کے مطلب بیان کئے ہوئے سے یہ ثابت ہے پس اسی بنار فاسد پر جو لزوم مساوات درمیان علم باری و علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبنی کیا ہے راندیری نے اوسکا بطلان بسبب بنار فاسد علی الفاسد ہونیکے واضح ہے پھر ضدین قدیم و حادث وذاتی وعرضی وحاصل بدلیل وبلادلیل مین مساوات بنانا راندیری کی جہالت صرف ہے ضدین سوا و بیاض بعض امور کی شرکت سے کہ دونون ممکن اور دونون موجود اور دونون عرض کسی عاقل کے نزدیک مساوی نہین گنے جاتے علم باری تعالی و علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مساوی گننا کیسی بڑی جہالت و سفاہت وابلہ فریبی ہے راقم نے شرح مقاصد جلد ثانی صفحہ ۴۳ کی یہ عبارت لکھکر بل الظاھر من قواعد الاسلام انہ یکون للنفس بعد المفارقۃ ادراکات متجددۃ واطلاع علی بعض جزئیات احوال الاحیاء یہ مطلب بیان کیا تہا اس سے واضح ہے کہ بعد انتقال کے اس دار فانی سے ادراکات جزئیہ متجددہ ہوتے ہین اور بعض جزئیات احوال احیار پر اطلاع حاصل ہوتی ہے اور بہت سے تصریحات علماء اہلسنت وجماعت کے موجود ہین کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو اللہ تعالی اطلاع غیب پر دیتا ہے لیکن یہ تمام بعض غیوب ہین نہ کل بہ نسبت معلومات اللہ تعالی کے تو اسکے جواب مین میان راندیری جو کہتے ہین وہ دیکھنا چاہیے تو لکر کے ہم اونکا قول نقل کرتے ہین **قولہ** اس دلیل کے لانیسے خدا جانے کیا مطلب اس سے نہ اثبات مدعی ہوتا ہے نہ یہ کوئی کہتا ہے کہ بعد انتقال کے ادراکات متجددہ جزئیہ نہین ہوتے **اقول** وباللہ التوفیق میان راندیری کی فہم مین

جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو جانتے تھے تو وہ بھی جھوٹا ہے بلکہ معراج کے بعد سے اس آیت کے نزول تک بھی
وہ دعوی کوئی کر نہیں سکتا اسواسطے کہ وہ منافقین کہ جنکی خبر اس آیت کے نزول تک نہ تھی وہ بھی منجملہ
جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے تھے **اقول** وباللہ التوفیق اول راقم اپنے فتوی اولی کی عبارت
نقل کرتا ہے اوسکو منصفین ملاحظہ فرماویں پھر **راندیری** کی سفاہت یا ابلہ فریبی و دہوکہ دہی عوام پر
واقف ہوں کہ راقم اپنی تحریر میں مدعی ہے یا وہابیہ مستدلین بزعمہم بآیات واحادیث علی عدم علم غیب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر معترض اور اونکے استدلالات کی توجیہ ایسی کرنیوالا ہے کہ اونکے استدلالات مستلزم
اونکے مدعی فاسد کے نہیں اور محتمل غیر مدعی وہابیہ کو ہوکر اونسے استدلال وہابیہ باطل ہوجاوے اور میاں
راندیری کا توجیہ کو دعوی ٹھہرانا سفاہت یا عناد و مکر و مکابرہ سے صادر ہونا معلوم ہوجاوے
عبارت راقم کی یہ ہے دلیکن یہ کوئی نہیں کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت ولادت یا وقت
بعثت سے ہی تمام غیوب کو آپ جانتے تھے تا کہ بعض امور پر جو اطلاع نہونا کسیوقت کسی آیت و حدیث سے
ثابت ہے اوس سے اعتراض وارد کیا جاوے اور یہ بھی نہیں کہ کسی چیز کی اگر کسیوقت اطلاع خدا تعالی نے
نہ دی اور فرمایا لا تعلمهم مثلاً تو بعد کو بھی کبھی اطلاع نہ دی ہو لا تعلمهم منافقین کے نجانے کے حق میں فرمایا
ہے بعد کو منافقین کے حال کی اللہ تعالی نے اطلاع دیدی چنانچہ آیہ لئن لم ینته المنافقون والذین فی
قلوبهم مرض والمرجفون فی المدینة الآیة کے تحت میں **حاشیہ جمل** میں ہے ان اصروا علی النفاق
لم یکن لهم مقام فی المدینة وهم مطرودون ملعونون وقد فعل بهم صلی اللہ علیہ وسلم
هذا فانه لما نزلت سورة براءة جمعوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا فلان قم فاخرج
فانک منافق یا فلان قم فاخرج فانک منافق فقام اخوانهم من المسلمین وتولوا اخراجهم من
المسجد اھ قرطبی انتهی اور تفسیر کبیر میں تحت آیۃ مردوا علی النفاق لا تعلمهم کے ایسے ہی منافقوں
انحضرت صلعم کا نکالدینا مرقوم ہے اور **عینی شرح بخاری** جلد رابع صفحہ ۲۲۲ میں ہے عن ابن عباس
قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة فقال اخرج یا فلان فانک منافق
اخرج یا فلان فانک منافق فاخرج من المسجد ناسا منهم فضحهم اھ اور **شرح شفا**
للملا علی القاری جلد اول صفحہ ۱۴۱ میں ہے قال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما کان
المنافقون من الرجال ثلاثمائة ومن النساء مائة وسبعین جب خدا تعالی نے رسول اللہ

بتا نہین سکتا نہ خدا تعالیٰ نی یہ امور مذکورہ بتای ہین سفاہت و عناد ہی اس مطلب پر برہان قاطع غیر محتمل
آپکو قائم کرنا ضرور ہی ورنہ یہ بہی مانند سابق کی جہالت یا عناد ہی اور وقت قیامت کو بہی جاننا بعض علمار
کی نزدیک یا اوپر معلوم ہو چکا ہی الغرض یہ تمام راندیری کی ڈھکوسلے ہین عوام کو فریب دینی کی **قولہ**
اگر کوئی شخص کہی کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو آنحضرت صلعم جانتی ہین اور علم باری اور علم رسول دونون باعتبار
معلومات کی مساوی ما بہ الامتیاز دونون علمونمین فقط یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کا علم بالذات ہی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بالعرض ہی تو وہ کہنی والا خانصاحب کی نزدیک بہی اس قول کی موجب کا ذب ہے
اقول وباللہ التوفیق سبحان اللہ جمیع معلومات الٰہیہ کجا اور جمیع جزئیات ماکان ومایکون کجا میان
راندیری کا اتہام لگانا اور جھوٹ بولنا ہی اوپر معلوم ہو چکا ہی علمار مانند صاحب تفسیر روح البیان
کی قول مین خواہ مخواہ تناقض ٹھہرانا بہی معلوم ہو چکا ہی اور یہ بہی معلوم ہو چکا ہی کہ میان راندیری
معلومات الٰہیہ کو مصداق شی کا بتاتی ہین اور اسی بنا پر کل شی کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہو جانیسی مساوات علم باری تعالیٰ اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بتاتی ہین چنانچہ اوپر میان راندیری
کی ایسی اقوال مع اظہار مردودیت گذر چکی ہین اور بالضرور میان راندیری جو شخص جمیع جزئیات ماکان ومایکون
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا کہی تو اوس شخص کی نسبت یہ اتہام لگاتی ہونگی کہ جمیع
معلومات الٰہیہ کا علم حاصل ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسنی کہا ہی اور اوسپر یہ اعتراض راندیری نے
کیا ہوگا کہ مساوات دونون علمونمین ثابت ہوئی تو مساوات نہ لازم آنیکی وجوہ مین سی ایک وجہ ذاتی و عرضی
ہونیکو ذکر کر کی لزوم مساوات کو اوٹھا دیا ہوگا بغیر اسکی کہ اپنی نزدیک بہی وہ شخص مساوات جانتا ہو فقط
راندیری کی مساوات مخترعہ کا جواب دیا ہوگا اور میان راندیری کی عادت اکثر بلکہ کل محل مین
ہی کہ انحصار کا خیال خام کر لیتی ہین اوسکی فقط ایک وجہ ذکر کرنیسی ایک ہی وجہ مین انحصار خیال کر کی فقط ما بہ
الامتیاز اوسی کو ٹھہرا دیا ہوگا پہر اوسکو راقم کی کلام سی جھوٹا بتانا بہی سفاہت و عناد نہین تو اور کیا ہی
قولہ خانصاحب کی اس تحریر سی معلوم ہوتا ہی کہ جو شخص یہ دعوی کری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو قبل بعثت کی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم دیدیا گیا تہا وہ جھوٹا ہی ایضا اونکی تحریر سی واضح ہوتا ہی کہ
لا تعلمہم کی نزول تک بعض منافقون کی حال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتی تہی اور پہر اللہ
تعالیٰ نی اونکی حال کی اطلاع دیدی پس اگر کوئی شخص یہ دعوی کری کہ معراج سی ہی آنحضرت صلعم

مین عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دلہ ٹھہراتی ہین معترض ہو اور اونکی ولالت وہابیہ کو مقصود فاسد پر قبول نہین کرتا ہو اور وہابیہ کا مناقض و معارض ٹھہرانا کسی آیت مانند لانعلمھم الآیہ کو ادلہ علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہین کرتا اور حدیث کی دلالت عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہین مانتا ہو اون مؤاخذات و توجیہات سے جو اس عبارت مین اور اس سے اول و آخر مین مذکور ہین اوپر انہین اوراق مین گذر چکا ہو کہ لانعلمھم الآیہ سے نفی علم منافقین کے حال کی من کل الوجوہ ہونا مسلم نہین ہو بلکہ علم من وجہ کی نفی ہو اسلیے کہ اس آیت لانعلمھم سے قبل آیت لتعرفنھم فی لحن القول نازل ہوئی ہو اوس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی معرفت بذریعہ لحن القول حاصل ہونا واضح ہو پس بالضرور لانعلمھم الایہ مین نفی علم حال منافقین بوجہ دیگر مراد ہونا ضرور ہو اس سے واضح ہو کہ راقم جو لانعلمھم الآیہ کو قبل نزول کے حال منافقین کا علم نہونا قبول کرتا ہو تو من وجہ علم نہونا کہ وہ علم بذریعہ وحی جلی ہے مثلاً قبول کرتا ہو اور من وجہ علم ہونا کہ وہ فراست یا لحن قول یا وحی خفی وغیرہا کے طور سے ہو اوسکی نفی راقم کے قول مین نہین ہو پس راقم نے جو اپنے فتوی ثانیہ مین قبل بعثت حصول علم غیب کا ممکن و جائز ہونا بیان کیا تہا اور عبارت بحر العلوم کی شرح مسلم الثبوت و نفحات الانس و یواقیت و جواہر امام شعرانی اور عبارت شرح عین العلم ملا علی قاری اسکی اثبات مین پیش کی ہو جسکی نسبت یہ راندیری یہان یہ فرماتی ہین کہ (خانصاحب کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہو کہ جو شخص دعوی کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے قبل بعثت کو جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم دیدیا تہا وہ جہوٹا ہی) جس سے غرض یہ ہو کہ راقم کا کہنا فتوی ثانیہ مین مناقض ہو اس قول فتوی اولی کے اور جہوٹ ہو اور راقم جہوٹا ہو پس جب راقم کا مطلب منصفین نے جان لیا اور آیت لانعلمھم کی نزول سے قبل نفی علم من وجہ ہو جو بذریعہ وحی ہو اور قبل بعثت بذریعہ کشف والہام کے ثبوت علم غیب ہو جیسا کہ اولیاء اللہ تعالی کو ہوتا ہو تو نہ دونون قول راقم مین تناقض ہو نہ جہوٹ ہو نہ راقم جہوٹا ہو اسکو تناقض و جہوٹ سمجہنا راندیری کی بے علمی یا دیدہ دانستہ عناد کی دلیل ہو کلام الٰہی مین بہا بعض ایسی آیات ہین جنہین نادان و معاند تناقض خیال کرتے ہین علماء اسلام نے بمعن نظر اونکی تناقض موہومہ کو رفع کرتے ہین اور حدیث نبوی مشکوٰۃ اور اوسکی شرح مرقاۃ جلد اول صفحہ ۲۴۱ سے نقل کیجاتی ہو بطور التقاط کے (انما نزل کتاب اللہ یصدق بعضہ بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض) بل قولوا کل ما انزلہ اللہ علی رسولہ حق او بان تنظروا الی ظاہر لفظین منہ مع عدم النظر الی القواعد التی تصرف احدھما عن العمل

صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے حال و اعداد سے خبر دیدی تہی آخر مین تو رسول اللہ صلعم نے اونکو مسجد سے نکلوایا
اور رسوا کیا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بہی اونکی اعداد کی کہ مرد تین سو اور عورتین ایک سو ستر
تہین خبر ہوئی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشہور و
معروف تہے منافقین کے حال بہی اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب بتادیے تہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ کا یہ حال تہا کہ جب کوئی مرجاتا تہا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی
اتباع کرتے تہے اگر وہ نماز جنازہ اوس میت کی پڑہتے تہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہی پڑہتے تہے اور وہ نہین پڑہتے تہے تو
حضرت عمرؓ بہی نہین پڑہتے تہے **عینی شرح بخاری** جلد سابع صفحہ ۱۵۶ مین ہے اراد بہ حذیفۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ من امور من احوال المنافقین وامورا من الذی
یجری بین ہذہ الامۃ فیما بعد وجعل ذلک سرا بینہ وبینہ لا یعلمہ غیرہ وکان عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اذا مات واحد یتبع حذیفۃ فان صلی علیہ صلی عمر ایضا والا فلا اس سے واضح
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر مین منافقین کی خبر دیدی تہی اور خبر دیدینا آیت
لا تعلمہم الآیہ کے معارض و مناقض نہین ہے کیونکہ آیت سے یہ ثابت نہین ہے کہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ
استقبال مین بہی منافقین کے حالات نجانوگے ایسا ثابت ہوتا تو معارض و مناقض ہوتا اور حدیث
افک بہی دلیل اسکی نہین ہوسکتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبہی نجانا اول تو حدیث افک جو
کتاب الشہادات بخاری باب تعدیل النساء بعضہن بعضا مین ہے اوسمین یہ موجود ہے فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجل بلغنی اذاہ فی اہلی فواللہ ما
علمت علی اہلی الا خیرا وقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ الا خیرا اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو علم و یقین عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا حاصل تہا اور منافقین کے افک سے
کچہ آپکو شک و شبہ نہین ہوا تہا اسیواسطے آپ قسم کہاکر فرماتے ہین کہ مین اپنے اہل کے حقمین خیر کو ہی یقین کرتا
ہون باوجود ایسا فرمانیکے کون عاقل منصف یہ شبہ لا سکتا ہے کہ آپکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
حقمین شبہ ہوگیا تہا اور اونکی پاکی و عصمت کا یقین نرہا تہا اور آپکو معلوم نتہا کہ منافقین اپنے قول مین
سچے ہین یا جہوٹے پس باینہمہ حدیث افک دلیل آپکے عدم علم غیب کی کیونکر ہوسکتی ہے اس تمام عبارت
راقم کو جو اس محل مین نقل کیگئی ہے منصفین ملاحظہ فرماوین کہ راقم رسالہ کے ادلہ پر جنکو وہابیہ اپنے زعم

ہی روز قیامت اور دوسری آیت سی باہم اونکی سوال کا اثبات ہی حضرت ابن عباس رضؓ نے جواب مین فرمایا کہ نفی سوال
مذکور جو آیت سی ثابت ہی وہ قبل نفخہ ثانیہ کی ہی اور اثبات سوال مذکور بعد نفخہ مذکورہ کی ہی علامہ علی قاری رح فرماتی
ہین کہ مین کہتا ہون کہ اثبات سوال و نفی سوال دونون محتمل ہی کہ بعد نفخہ ثانیہ کی ہی ہون ایک اول مواقف
اور دوسرا آخر مواقف مین اور اس امر سی سوال ابن عباس رضؓ سی ہوا کہ ایک آیت سی ثابت ہی کہ مشرکین اپنی حال کو قیامت
مین پوشیدہ کرینگی دوسری سی ثابت ہی کہ ظاہر کرینگی اوسکی جواب مین فرمایا کہ پوشیدہ کرنا زبان سی ہوگا اور ظاہر کرنا ہاتون
وغیرہ اعضاء ظاہر ہیہ سی ہوگا علامہ علی قاری رح فرماتی ہین کہ مین کہتا ہون کہ اسمین کچہ بُعد نہین کہ پوشیدہ کرنا بہی
زبان سی ہو اور ظاہر کرنا بہی زبان سی ہی ہو لیکن پوشیدہ کرنا کفار کی اختیار سی ہو اور ظاہر کرنا بلا اختیار کفار کی جیسی
بلا اختیار اونکی ہاتہ شہادت دینگی اور دلیل اسپر (یوم تشہد السنتہم) ہی بعض آیات سی ثابت ہی کہ زمین کو قبل
آسمان کی پیدا کیا اور بعض سی ثابت ہی کہ آسمان کو قبل زمین کی پیدا کیا اس ظاہری تنافی کی جواب مین حضرت ابن عباس رضؓ
نی فرمایا کہ زمین غیر بچہائی ہوئی دو دن اول پیدا کری پہر آسمان کو پیدا کرکی برابر کیا دو دنمین بعد کو زمین بچہائی اور
اوسمین پہاڑ وغیرہا دو دنمین پیدا کئی یہ چار دن زمین کی ہوئی ہیہ وہی نی سوال کیا تہا کہ تم کہتی ہو ان اللہ کان
غفورا رحیما یعنی اللہ تعالی غفور رحیم زمانہ ماضی مین تہا تو آج کی دن اللہ کیسا ہی تو ابن عباس رضی اللہ
عنہ نی جواب مین فرمایا کہ زمانہ ماضی مین تو تسمیہ واقع ہوا اسلئی کہ تعلق ماضی کی ساتہ منقطع ہوا لیکن متصف ہونا
خدائتعالی کا ساتہ غفران و رحم کی دایم ہی اور یہہ بہی جواب دیا کہ لفظ کان دوام مراد کیواسطی بہی بہت مستعمل ہوتا ہی اور
اس ہی سوال ہوا کہ ایک آیت سی دن قیامت کی مقدار ہزار برس اور دوسری سی پچاس ہزار برس ثابت ہی اوسکی
جواب مین ابن عباس رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مین نہین جانتا جو مین نجانون اوسکا کہنا مکروہ جانتا ہون اور
ایک روایت مین ابن عباس رضؓ سی ثابت ہی کہ جسکی مقدار ہزار برس ہی وہ دن (قیامت کا نہین ہی بلکہ) اون
چہہ دنمین کا ہی کہ جس چہہ دنمین عالم کو اللہ تعالی نی پیدا کیا اوسکی مقدار اللہ تعالی نی ہزار برس فرمائی ہے اور
پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا دن ہی اور غیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نی اوسکا یہہ جواب دیا کہ ہزار برس و
پچاس ہزار برس کا دن دونون قیامت کی دن کی مقدار ہی مسلمان گنہگار کی نسبت ہزار برس اور کفار پر اسکا
طول و درازی پچاس ہزار برس اور مؤمن طائع و فرمانبردار بیگناہ پر بقدر دو رکعت وہ دن ہوگا) اس سی
واضح ہی کہ کلام الہی مین بہی ایسی کلام ظاہر التنافی موجود ہین اور اونمین تنافی ہی اور ایکدوسری کی تکذیب
اونمین اوسوقت معلوم ہوتی ہی کہ کوئی شخص دونونمین سی ایک کا منسوخ و مخصص و مقید و ماوّل ہونا

بد بنسخه او تخصیصه او تقییده او تاویله فان ذلك یؤدی الی قدح فی الدین وقد سئل
ابن عباس عن آیات ظاهرة التنافی فاجاب عنها منها نفی المسألة یوم القیامة واثباتها
فنفیها فیما قبل النفخة الثانیة واثباتها فیما بعدها قلت ویحتمل ان یکون کلتاهما بعد النفخة
الثانیة بان یکون النفی فی اوائل المواقف والاثبات فی اواخرها ومنها کتمان المشرکین حالهم
وافشائه فالاول بالسنتهم والثانی بایدیهم وجوارحهم قلت ولا بعد ان یکون الثانی بالسنتهم
ایضا لکن باختیارهم کشهادة ایدیهم ویدل علیه قوله یوم تشهد علیهم السنتهم ومنها
خلق الارض قبل السماء وعکسه وجواب هذا انه بدا خلق الارض فی یومین غیر مدحوة
ثم خلق السموٰت فسواهن فی یومین والارض بعد ذلك دحاها وجعل فیها رواسی وغیرها فی
یومین فتلك اربعة ایام للارض وقد سأله یهودی فقال تزعمون ان الله کان غفورا رحیما
فکیف هو الیوم واجاب عنه بان الماضی انما هو التسمیة لان التعلق انقضی واما الاتصاف
فهو دائم قلت ویقرب منه قال المتکلمون ما ثبت قدمه استحال عدمه واجاب ایضا بان
کان یستعمل بها مراد الدوام کثیرا وسئل ایضا عن الیوم المقدر بالف سنة والمقدر بخمسین
الف سنة فقال لا ادری واکره ان اقول ما لا اعلم وفی روایة عنه ان الاول حد الایام الستة
التی خلق الله فیها العالم والثانی یوم القیامة وقال غیره کل منهما یوم القیامة باعتبار قصره علی
المؤمن العاصی وطوله علی الکافر واما الطائع فیکون علیه بقدر رکعتین کما ورد اس سی
واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ کا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے پس بعض کتاب اللہ ساتھ
بعض دوسرے کے جھوٹا مت بناؤ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرتے کہ بلکہ تم کہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے
اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ سب حق و سچ ہے بعض کو ساتھ بعض کے تکذیب کرنیکی یہ صورت فرماتے ہیں کہ تم
ظاہر دو لفظوں کیطرف دیکھو (جنکی معانی باہم بظاہر مخالف و متناقض معلوم ہوں) بغیر لحاظ اور نظر کے اون قواعد
کیطرف کہ جنکا لحاظ رکھنا ایک لفظ کتاب اللہ کے معنی پر عمل کرنے سے روکتا ہے اس سبب سے کہ وہ منسوخ یا مخصص یا مقید
یا مؤول ہے اور یہ ظاہر دو لفظ کو معنی کو دیکھنا اور قواعد جو اوس سے عمل سے روکتے ہیں اونکا لحاظ نکرنا دین میں طعن
عیب کیطرف پہنچاتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ایسی ہی آیات سے جنکی ظاہری معنی میں تنافی معلوم
ہوتی ہے سوال کیے گئے تو اونھوں نے جواب دیا بعض آیات ظاہرۃ التنافی میں سے یہ ہے کہ ایک سے باہم سوال کی نفی ثابت

مین ساتھ وحی بلاواسطہ کی جمیع غیوبات معہودہ جنکا ذکر اوپر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگئی
ہون اور اونمین حال منافقین وغیرہا بھی داخل ہون اور لاتعلمھم الآیہ کی نزول تک حال منافقین کا
علم بذریعہ وحی جلی بواسطہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حاصل نہوا ہو اگرچہ بذریعہ لحن القول اور بذریعہ فراست
و بذریعہ وحی بلاواسطہ وغیرہا کی حال منافقین معلوم ہونا حاصل ہو پس تنافی و تناقض اور ایک قول سی
دوسری کا جہوٹا ہونا جو ادعار راندیری کا ہی باطل ہوا اور راندیری کی سفاہت یا عناد واضح ہوگیا اور
یہ کہنا راندیری کا بہی کہ (بلکہ معراج کی بعد سی اس آیت کی نزول تک بہی یہ دعوی کوئی کر نہین سکتا الخ)
باطل ہوگیا کیونکہ جب منافات لاتعلمھم الآیہ کی مسلم نہین تو حال منافقین سوای وحی جلی بذریعہ
جبرئیل علیہ السلام دوسری وجہ کشف والہام و فراست و لحن القول و حی جلی بلا واسطہ جبرئیل علیہ السلام
حال منافقین کی علم کی امکان کی دعوی کرنیکی آیت لاتعلمھم الآیہ منافی نہوئی ہمیں دعوی نکرسکنی کا ادعا
باطل ہوا **قولہ** خانصاحب کی اس فقرہ سی اگر کسیوقت اطلاع خداتعالی نی نہدی اور فرمایا کہ لاتعلمھم
مثلا الخ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص یہ دعوی کری کہ معراج ہی سی جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تہا لیکن اوسکا بیان مانند آیت دنفو کی نزول تک موقوف تہا وہ بہی جہوٹا ہے
اسواسطی کہ لاتعلمھم سی ثابت ہوتا ہی کہ بعض منافقونکا اس آیہ کی نزول تک علم ہی نتہا نہ یہ کہ علم تہا اور بیان موقوف
تہا **اقول** وباللہ التوفیق معراج سی ہی جمیع غیوب ماکان و مایکون کا علم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا
جانا اور آیت لاتعلمھم الآیہ کی مناقض و منافی نہونا ساتھ توجیہ مذکور کہ لاتعلمھم سی نفی علم بوحی جلی بواسطہ
جبرئیل علیہ السلام مراد ہونا اور حال منافقین کا معلوم ہونا دوسری وجوہ مذکورہ سی حاصل ہونا ابہی اوپر
معلوم ہوچکا ہی پس جہوٹا ہونیکا ادعار راندیری کا جہالت و سفاہت یا عناد صرف سی صادر ہوا ہی اور
اس جہوٹا بتانیکو اس بنار فاسد پر مبنی کیا ہی کہ لاتعلمھم سی یہ ثابت ہی کہ علم ہی نتہا جس سی مراد نفی علم من
کل الوجوہ مراد لی ہی اور علم من کل الوجوہ مراد لینی کا حال اوپر معلوم ہوچکا ہی پس جہوٹا ہونا جو اسپر مبنی کیا ہی
اوسکا بنار فاسد علی الفاسد ہونا اور باطل ہونا واضح ہی اب منصفین اسکی وجہ معلوم کرین کہ **راقم** نی قبل
بعثت و وقت معراج سی علم ماکان و مایکون کی ثبوت کا امکان و جواز واسطی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کیون بیان کیا اسکی وجہ یہ ہی کہ راندیری نی دوسری سوال استفتار مین یہ کہا تہا کہ یہ علم غیب قبل مبعوث
ہونیکی دیا گیا تہا یا بعد مبعوث ہونیکی اگر بعد مبعوث ہونیکی دیا گیا تو قبل معراج کی دیا گیا یا معراج مین جیسا کہ

جن قواعد سے معلوم ہوتا ہے اونکا لحاظ نے کہا اور یہ لحاظ نے کہنا قدح وطعن فی الدین کیطرف مؤدّی ہوتا ہے اور ایسے
آیات ظاہرۃ التنافی کو محمول غیر غیر محل پر نکرے جب ہی تنافی وتناقض معلوم ہوتا ہے اور عالم کی شان ایسے
محل میں محل غیر غیر نکالنا اور تاویل وتوجیہ کرنا ہے جیسے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ وعلامہ علی قاری
رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے واضح ہے اور ایسے محل میں تغایر اعتباری کافی ہے علامہ علی قاری رح نے ابن عباس رضی اللہ
عنہ کی تاویل وتوجیہ کے خلاف دوسری تاویل وتوجیہ بیان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے باہم سوال مشرکین
کی نفی واثبات کی تنافی کو قبل نفخہ ثانیہ وبعد نفخہ ثانیہ پر محمول کرکے اوٹہایا علامہ علی قاری رح نے اثبات سوال و
نفی سوال کا بعد نفخہ ثانیہ کے ہے امکان بیان کرکے اول مواقف اور آخر مواقف پر محمول کرکے تنافی کو اوٹھایا
اور مشرکین کے اپنے احوال پوشیدہ کرنے وظاہر کرنے میں تنافی کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسطرح کہ زبان سے
پوشیدہ کرینگے اور ہاتہ وجوارح سے اونکا حال ظاہر ہوگا تنافی کو اوٹھایا اور علیحدہ علیحدہ اعضاء پر محمول کیا
علامہ علی قاری رح پوشیدہ کرنا اور ظاہر کرنا ایک ہی عضو یعنی زبان کے ہی نسبت بعید نہونا بیان کرکے دو حالت
زبان پر محمول کیا کہ اپنے اختیار سے وہ زبان سے تو پوشیدہ ہی کرینگے اور اپنے اختیار سے زبان نہ چلاوینگے لیکن بلا اختیار
اونکے زبان گویا و بولنے والی ہوگی جیسے ہاتہ اونکے بلا اختیار گواہی دینگے اس خلاف کرنے علامہ علی قاری رح کو کوئی
یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ اس تحریر علامہ علی قاری رح سے تاویل وتوجیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جھوٹی ہوگئی اور
نعوذ باللہ من ذلک علامہ کے نزدیک ابن عباس کی توجیہیں کہ نہیں جھوٹی ہیں یا علامہ علی قاری رح کی توجیہ
وتاویل ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک جھوٹی ہے اور علامہ علی قاری رح اونکے نزدیک جھوٹے ہیں اگر راندیری
ایسا کہیں اور جھوٹے بتاویں تو راندیری کی جہالت وسفاہت یا عناد ومکابرہ وبددینی ہر طالب علم وشعور
منصف جان لیگا اور اگر نکہیں تو راقم نے آیت لا تعلمہم سے حال منافقین معلوم نہونا ایک اعتبار پر
محمول کیا کہ وہ بذریعہ وحی جلی کے اور قبل بعثت تمام غیوب کی خبر ہونا بواسطہ کشف والہام کے کہا تو لا تعلمہم
کے نزول تک حال منافقین نہ معلوم ہونا مکذب قبل بعثت تمام امور کے غیب دانی کے حصول کا کہاں ہو سکتا ہے باوجود
تغایر اعتباری موجود ہونے کے ایک قول سے دوسرے کو جھوٹا بتانا راندیری کا اس سبب سے ہے کہ میاں راندیری
قواعد رافعۃ التنافی کی طرف نظر نہیں کرتے ہیں اور قواعد رافعۃ التنافی تاویل وتوجیہ وغیرہا کیطرف نظر نکرنا
طریقہ علماء منصفین وسبیل مؤمنین سے خلاف وشقاق اختیار کرنا ہے جو موجب دخول نار ہے ایسے ہی جواب
معراج سے ہی جمیع غیوبات معلومہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہو جانیکا جاننا چاہیے کہ ممکن ہے کہ معراج

منورہ مین اوسکا نزول بذریعۂ وحی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام ہونا اوپر گذر چکا ہی اور فتوی ثانیہ مین راقم
کی تقریر یہ ہی رانديری کو سوال کی جواب مین (اور تفسیر حسینی مین جو ہی کہ در احادیث معراجیہ آمدہ ست کہ
در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت بہا ما کان وما سیکون پس دانستم آنچہ بود وآنچہ خواہد بود تو
اوسکا حال یہ ہی کہ جب اس امر کیطرف دیکہا جاوی کہ بہت سی سورہ وآیات بعد معراج ہی نازل ہوئی ہین تو اشکال
پیدا ہوتا ہی کہ جب ما کان وما سیکون مذکور فی عبارۃ التفسیر مین وہ امور ہی داخل مانی جاوین جو بعد معراج
وحی سی معلوم ہوئی ہین تو اس صورت مین رفع اشکال ممکن ہی باینطور کہ کیون نہین جائز ہی کہ امور منزلہ
بعد معراج معراج مین ہی معلوم ہوگئی ہون لیکن جو امور عمل کی لایق ہی اونپر عمل اور اونکا اجرا نزول آیات و
سورۂ آتیہ پر موقوف رکہا گیا ہو اور قصص وامثال ہی معراج مین ہی معلوم ہوگئی ہون پہر بعد کو قرآن مین ہی
نازل فرمائی ہون اور بعض امور مین جو انتظار وحی آپنی کیا تو اوسوقت ذہول اونسی ہوگیا ہو قرآن مین نازل
فرماکر پہر یاد دلائی ہون اور اوسوقت سی عدم ذہول وعدم نسیان کا وعدہ ہو یا کوئی دوسری وجہ ہو اور
کسی امر کا اول معلوم ہونا اور آیت اوس بارہ مین بعد مدت نازل ہونا ممکن تو کیا بلکہ واقع ہی چنانچہ وضو نماز سی اول
معلوم ہوگیا تہا اور آیت بعد کو نازل ہوئی چنانچہ **عینی شرح بخاری** جلد اول صفحہ ۹۴۹ مین ہے
وجہ الورد ما ذکرہ الطبرانی فی الکبیر والدارقطنی ان جبرئیل نزل علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم باعلی مکۃ فہمز لہ بعقبہ فانبع الماء وعلمہ الوضوء قال السہیلی الوضوء مکی ولکنہ
مدنی التلاوۃ وانما قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا آیۃ التیمم ولم تقل آیۃ الوضوء لان الوضوء کان
مفروضا قبل غیر انہ لم یکن قرآنا یتلی حتی نزلت آیۃ التیمم وحکی عیاض عن ابی الجہم ان الوضوء
کانت سنۃ حتی نزل فیہ القرآن انتہی اس سی ثابت ہی کہ وضو کا حکم اول ہوگیا تہا مکہ شریفہ مین ہی اور آیت
وضو کی بعد ایک مدت کی مدینہ منورہ مین نازل ہوئی پس ممکن ہی کہ احکام جو قرآن شریف مین بعد معراج کی منزل
ہوئی ہین وہ مانند وضو معراج مین ہی معلوم ہوگئی ہون اور قرآن مین بعد کو اونکی آیات نازل ہوئی ہون اور جو
احکام ایسی ہین کہ جبتک کہ آیات نازل نہین ہوئین اوسوقت تک اونپر عمل نہوا تو وہ ہی ممکن ہی کہ معراج مین
معلوم ہوگئی ہون لیکن اونپر عمل کرنا موقوف رہا ہو نزول فی القرآن پر اور جن احکام کی بارہ مین آپ منتظر وحی
رہی ہین تو اونکی حق مین ہی ایسا ہی ہونا ممکن ہی کہ اونکی اظہار وبیان کی اجازت موقوف وحی آنی پر ہو اور ایسی ہی دیگر
امور سوای احکام کی مانند منسوخ ونحوہ کی عکس ہی کہ معراج مین معلوم ہوگئی ہون لیکن ذہول ہو جانیکی سبب سی پہر خدا تعالی

تفسیر حسینی سورۂ نسار تحت مین علمك ما لم تکن تعلم کی لکہا ہی اور اسیطرح درۃ الناصحین مجلس معراج مین مذکور ہی الخ) تو سوال کی جواب مین راقم نی قبل بعثت اوس طریق سی علم ماکان وما یکون حاصل ہونا بیان کیا تہا جس طریق سی اولیار اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہی اور اولیار اللہ سی انبیار علیہم السلام کا ولایت مین قوی ہونا شرح مسلم الثبوت بحر العلوم سی ثابت کیا اور اولیار کی سامنی زمین مانند سفرہ کی واضح ہونا بقول خواجہ عزیزان رحم کی اور مثل روی ناخن ہونا بقول حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رح نفحات الانس سے ثابت کیا اور عبارت یواقیت وجواہر و شرح عین العلم سی نقل کی اور معراج مین علم ماکان وما یکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا بحوالہ تفسیر حسینی بیان کیا جو رانڈیری نی اپنی سوال مین ذکر کیا لیکن میان رانڈیری کی غرض ایسی سوالون سی یہ تہی کہ ایسی اقوال مفسرین وعلمار کو راقم بلا دلیل وبلا وجہ غلط بتا دی اور باوجود امکان توجیہ کی اسکو جہوٹ کہدی مثل اپنی اور اپنی اساتذہ گنگوہی وغیرہ کی راقم کو منتقص علم غیوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیال کرکی ایسی بی ادبی وگستاخی وتنقیص علم غیوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرانا چاہا یا یہ خیال خام کیا کہ اگر یہ راقم ایسی اقوال علمار مفسرین وغیرہم کو غلط نہ بتا دیگا اور اوسکی کوئی وجہ بیان کریگا تو ہم اپنی ابلہ فریبیون اور روباہ بازیون سی جو اس رسالہ رزالہ مین کی ہین اوسکی وجہ کو عوام کی نظرون مین غلط بتا کر اپنا مدعی اپنی معتقدین جہال کی دلون مین بٹہا دینگی اور ایسی اقوال علمار مفسرین وغیرہم کہ جنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان وما یکون حاصل ہونا ثابت ہی غلط وجہوٹ ہونا معتقدین جہال اعتقاد کرینگی اسیواسطی یہ رانڈیری اون اقوال علمار کو جنکی صحت کا محمل ووجہ راقم نی اپنے فتوی اولی وثانیہ مین بیان کی ہی راقم پر ڈہالکر جہوٹا بتاتی ہین لیکن راقم سی نہ جرأت اسپر ہوسکتی کہ ایسی اقوال علمار مفسرین باوجود امکان توجیہ کی غلط بتا دی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم غیوب کو جو معجزات مین سی ہی اور جسکی سبب سی آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نی مسجود ملائکہ بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی پاس بہیجنا ناقص بتا نا گوارا کیا اسیواسطی قبل بعثت حصول علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توجیہ کی جو اوپر مذکور ہوئی اور معراج مین علم ماکان وما یکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہونیکی جسکے قائل صاحب تفسیر حسینی وغیرہ ہین توجیہ کردی اب یہ توجیہ کی ان اوراق مین کہ وحی بلا واسطہ جبرئیل علیہ السلام سی حاصل ہوا ہو جیسی کہ علامہ علی قاری رح کے قول مین خواتیم سورہ بقر معراج مین بذریعہ وحی بلا واسطہ جبرئیل علیہ السلام حاصل ہونا اور مدینہ

دفریب دہی سی یہ عنت ربود کردیا اور وہر لادیاں احتمالات وامکانات وجوازات کی رفع پر ادلہ قاطعہ وبراہین ساطعہ
قائم کرنیسی تو میاں راندیری عاجز ہوئی اور کچہ نہ بن پڑی اور انصاف وتسلیم حق تو گویا بہت بڑا عیب ہی پہر بجائی اسکی
کہ منع کو دعوی کہیں اور یہ عنت ربود کریں اور عوام دیہاتی ناواقفونکو ایسی بکواس سی ایسی عقیدہ فاسدہ تنقیص
وفور علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معتقد بنانا چاہیں اور کیا کر سکتی ہین پہر میاں جی راندیری نی جو خود
کیطرف سی منع کو دعوی ٹھہرایا اور اوسمین عنت ربود مذکور کیا اور پہر اوسکو جہوٹا راقم کی تقریر سی کیا پہر اوسکی دلیل
اپنی طرفسی یہ بیان کی کہ (اسواسطی کہ لا تعلمہم سی ثابت ہوتا ہی کہ بعض منافقونکا حال کا اس آیت کی نزول تک علم
نہ تہا نہ یہ کہ علم تہا اور بیان موقوف تہا) جب راقم کی تقریر سی میاں راندیری صاحب آپکی زعم مین آپکی زعم
کا ثبوت معلوم ہوتا تہا تو پہر آپنی یہ دلیل راقم کی نزدیک ہونا بیان کیا ہی یا اپنی نزدیک یہ تو واضح ہی کہ راقم نی نہ یہ دلیل
بیان کی ہی اور نہ راقم اس دلیل کو کہ آیت لا تعلمہم الآیہ کی معنی علم ہی نہونا یعنی من کل الوجوہ علم نہونا ہی تسلیم کرتا
ہی اور راقم کو اسمین نزاع ہی اور یہی امر متنازع فیہ راقم کی نزدیک ہی تو اوسکو دلیل اپنی اپنی وہم فاسد کی موافق بنایا
اوسمین مصادرہ ہونا ظاہر ہی کہ آپکی مطالب مین سی ایک مطلب یہ بہی ہی کہ آیت کی معنی یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو آیت کی نزول تک علم ہی نہ تہا اوسکو آپنی دلیل بنالیا تو یہ مصادرہ ظاہر ہی جب آپکو میاں جی اتنی خبر ہی نہین
تو کیون مناظرہ کو تیار ہوگئی پہر راقم کی تقریر سی معلوم ہونیکی دلیل یہ ہرگز نہین ہوسکتی اور نہ راقم کی تقریر کا یہ مطلب ہی پہر یہ بہی
ایک نوع علم کی ہونا کہ جسپر بیان واظہار ہی مترتب ہو کیون جایز نہین اور اسی نوع علم کی نفی اس محل مین کیون
ممکن نہین میان راندیری کو اقامت برہان اسکی رفع پر لازم ہی **قولہ** ایضا خانصاحب کی اقرار سی
معلوم ہوتا ہی قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم نہین تہا پس اگر کوئی
شخص دعوی کری کہ ممکن ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم قبل بعثت کی ہو اور
وجہ اس دعوی کی یہ بیان کری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موافق تصریح علامہ بحر العلوم کی قبل بعثت کی ولایت
کامل درجہ کی تہی وہ شخص بہی خانصاحب کی نزدیک جہوٹا ہی اسواسطی کہ جب قبل بعثت کی جمیع جزئیات ماکان
ومایکون کا علم تہا ہی نہین تو پہر امکان وقوع کیسا علاوہ اسکی یہ شخص گویا قرآن شریف کی تکذیب کر رہا ہی
اللہ تعالی فرماتا ہی تلک من انباء الغیب نوحیہا الیک ما کنت تعلمہا انت ولا قومک من قبل ہذا
سبحان اللہ کیا ہی عمدہ طور پر اوس شخص کا رد اس آیہ کریمہ سی ہوتا ہی اب اوسکو یہ کہنی کی بہی گنجایش نہین رہی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل بعثت کی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم تو تہا لیکن اس آیہ کریمہ کی نزول تک

نے اطلاع دی ہے جیسے کہ بیت المقدس کے بارہ مین ذہول ہوگیا تھا پھر خدا تعالیٰ نے اطلاع دیدی اور کشف کر دیا) اس تمام
تقریر راقم کو علماء طلباء منصفین و متبحرین ملاحظہ فرماوین کہ قول علماء رحمہم یہ ہو کہ معراج مین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
ماکان و مایکون کا علم اللہ تعالیٰ نے دیدیا تھا بعض امور کا بعد معراج نازل ہونا جو بظاہر دلالت اسپر کرتا ہے کہ ان امور کا
علم تا نزول آیات اون امور کے آپکو نہ دیا تھا تو قول مذکور علماء اسکے مخالف و مناقض ہو کر باطل ہوا جاتا تھا تو انکے اقوال کو بطلان
سے بچانیکے واسطے آیات مذکورہ کی دلالت اسپر ہونا کہ تا نزول آیات انکا علم آپکو نہ دیا تھا یعنی کسیوجہ سے نہ دیا تھا راقم نے تسلیم نکیا
اور دلالت مذکورہ کو منع کیا اور توجیہات اوسکی بیان کین اس بیان توجیہات و منع و عدم تسلیم کو میان راندیری اپنے
اس قول مین کہ (خانصاحب کے اس فقرے سے اگر کسیوقت اطلاع نہ دی اور فرمایا لا تعلمہم الآیۃ مثلاً سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
شخص یہ دعوی کرے کہ معراج سے ہی جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا لیکن اوسکا بیان
مانند وضو کے نزول تک موقوف تھا وہ بھی جھوٹا ہے) دعوی کرنا فرماتے ہین منع و عدم تسلیم و بیان توجیہات اور احتمال نکالنے کو
دعوی بتانا راندیری کی سفاہت و جہالت یا دیدہ دانستہ فریب دہی عوام ہے اسیواسطے کہ جہالت و سفاہت یا
فریب دہی و عناد ظاہر نہو عبارت راقم کی نقل نہ کی کہ منع و عدم تسلیم و احتمال نکالنے و توجیہات کے بیان پر علماء
و طلباء واقف ہو کر راندیری کی جہالت و سفاہت یا عناد و فریب دہی سے واقف نہو جاوین خدا تعالیٰ
ایسے جہلاء و مکارون سے بیچارے مسلمانون کو بچاوے علماء و طلباء اس عبارت راقم کو دیکھین جو اوپر
مذکور ہوئی کہ جسمین یہ جملہ موجود ہے (پس ممکن ہے کہ احکام جو قرآن شریف مین بعد معراج کے منزل ہوئی
ہین وہ مانند وضو معراج مین معلوم ہوگئی ہون اور قرآن مین بعد کو انکی آیات نازل ہوئی ہون) راقم نے تو اسطرح
کہا ہے کہ (مانند وضو کے معراج من معلوم ہوگئی ہون اور قرآن مین بعد کو اونکی آیات نازل ہوئی ہون) اسمین
راقم نے تو اول احکام کے معلوم ہوجانے اور بعد کو قرآن مین اونکی آیات کے نازل ہونیکا احتمال و امکان بیان
کیا ہے اوسمین اون احکام کے بیان کا موقوف رہنا تا نزول آیات کہان مذکور ہے اور راندیری بیان موقوف
رہنا مانند وضو کے کہتے ہین یہ بھی مکر و فریب دعوام کو دہوکہ دینا ہے ہان اوسکے بعد راقم نے یہ کہا ہے کہ (جن احکام
کے بارہ مین آپ منتظر وحی رہے ہین تو اونکے حقمین بھی ایسا ہونا ممکن ہے کہ اونکے اظہار و بیان کی اجازت موقوف
وحی آنے پر ہو الخ) چنانچہ فتوے کی عبارت مین اوپر مذکور ہوا اسمین امت کے سامنے اظہار و بیان کی اجازت کے
موقوف ہونیکا امکان و احتمال وحی آنے پر ہونا اور اسیواسطے وحی کا انتظار ہونا راقم نے بیان کیا ہے اسمین
احکام مانند وضو کا ذکر کہان ہے یہ اور امر ہے اور وہ اور ہے میان راندیری نے اپنی سفاہت یا عناد و

کرنیوالا بتاتی ہین اسمین بہی رانديري خود ہی کاذب ہین اور اپنی جہالت اور عدم وقوف کلام علماء مفسرین محققین واقفین اسرار قرآن شریف سی ہوکر اور اس آیت تلك من انباء الغيب نوحيها اليك ماكنت تعلمها انت الآیہ مین ہی علم من كل الوجوه کی نفی لازم جانکر اس آیت سی میان رانديري قبل بعثت علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون جو بطریق کشف والہام ونحوہما کی ہو اوسکی ہی نفی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین ثابت کرنا چاہتی ہین میان رانديري کو لازم تہا کہ یہ ثابت کرتے کہ ماکنت تعلمها مین نفی من كل الوجوه مراد ہونا لازم وضرور ہی جب اسکو رانديري نی ثابت نہ کیا اور سے راقم جیسی لاتعلمهم الایہ مین نفی بعض وجوہ علم کی کہ وہ بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام ہی مراد ہونا ممکن جانکر علم بذریعہ کشف والہام ونحوہ قبل بعثت کو مناقض آیت لاتعلمهم نہین مانتا ہی ایسی ہی کلام راقم کو یہان ہی ہی کہ ماکنت تعلمها انت الآیہ مین ہی نفی علم بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام ہونا ممکن ہی اس سی قبل انبار بذریعہ وحی حاصل ہونا مذکور ہی بقولہ تعالی تلك من انباء الغيب نوحيها مین پس یہ قرینہ اسکا ہوسکتا ہی کہ ماکنت تعلمها مین علم بالوحی کی ہی نفی ہی نہ علم من كل الوجوه کی اس احتمال کو رفع پر جبتک اقامت برہان رانديري نکرین تب تک انکی اوعا تکذیب مین ہرگز رانديري صادق نہین میان رانديري جب قبل بعثت علم ماکان ومایکون کی حصول کی امکان وجواز کی قائل کو مکذب آیت تلك من انباء الغيب الآیہ کا بیان کرتی ہین تو جو مفسر ومحقق قبل وجود جسمانی کی آپکی روح کو ہی عالم ماکان وما سیکون کہتی ہین انکو بطریق اولی مکذب آیت مذکورہ کا ٹھہراوینگی تفسیر عرائس البيان صفحہ ۳۰۹ مین شیخ کامل ابو محمد مولانا روزبہان تحت آیت تلك من انباء الغيب الآیۃ کو رانديري ملاحظہ کرین (تلك من انباء الغيب نوحيها اليك) الكشف والانباء على مرتبتين الاولى للارواح قبل الاشباح في ديوان الغيب حتى رآت بنور الغيب اسرار المكتوم والاخرى بعد كونها في الاشباح فترى وتسمع ما رآت وسمعت في الغيب قبل دخولها في الاشباح تجديد العهد المكاشفة وتذكير العقود المشاهدة وما قال سبحانه (ماكنت تعلمها) اي قبل كون روحك واما بعد كون روحك علمت ماكان وما سيكون الخ اب بیچارے میان رانديري صاحب شیخ کامل محقق ومدقق علامہ روزبہان ارواح کو کشف وانبار قبل دخول کی اجسام واشباح مین ثابت کرتی ہین اور ساتہ نور غیب کی اسرار مکتوم کو روح کا دیکھنا فرماتی ہین اور ماکنت تعلمها انت سی مراد قبل کون وجود روح کی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نجاننا فرماتی ہین اور بعد وجود روح کی انحضرت صلی اللہ

بہلا ذہول ہوگیا تہا اسیطرح یہ کہنے کی بہی گنجایش نہین رہی کہ باوجود علم اسکا ہونیکی نزول آیت تک بیان موقوف
رہا کیونکہ اس آیہ کریمہ مین صاف فرمایا گیا ہی کہ اس سی پہلی نہ تو جانتا تہا اور نہ تیری قوم اب مین خانصاحب
سی عرض کرتا ہون کہ آپکی اقرار کی بموجب اس آیہ کریمہ لاتعلمہم نحن نعلمہم کی نزول تک تو جمیع جزئیات
ماکان ومایکون کا علم تہا اب ہوا ہی تو کسوقت ہوا ہی اور جمیع جزئیات مین سی فقط چند منافقونکا حال نجاننا ہی
جزئی باقی رہی تہی یا اور بہی اور حدیث اختصام الملائکہ کہ جس سی آپ نی کل اشیا ماکان ومایکون کا علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کیلئی ثابت کیا ہی آیا وہ حدیث لاتعلمہم نحن نعلمہم کی بعد فرمائی گئی ہی یا قبل **اقول**
یہ میاں **راندیری** کا وہی ڈہکوسلہ وابلہ فریبی وروباہ بازی ہی جو قول سابق مین گذری ہی نعوذ باللہ من
ذلک **راقم** کی اقرار سی قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع ماکان ومایکون کا علم ہونا جو **راندیری**
نی کہا ہی یہ وہی مثل ہی دروغ گویم برروی تو۔ اگر **راندیری** کو دروغگوئی سی بچنا منظور ہی تو **راقم** کا اقرار ثابت
کریں ہان اپنی زعم فاسد مین **راندیری** کسی قول کو اقرار فرض کرلین تو وہ فرضی اقرار فی الواقع اقرار نہین ہوسکتا
ہی کسی قول سی **راندیری** کی زعم فاسد مین قبل بعثت عدم علم لازم ہی آتا ہو باوجودیکہ ہرگز لازم نہین آتا تو اسکو
اقرار ٹہہرا دینا ہی **راندیری صاحب** کا ایجاد بندہ ہی ورنہ میاں **راندیری** تصریح علما کی بتاوین کہ لازم
قول کو بہی اقرار کہا جاتا ہی نہ بتانیکی حالت مین وہی ابلہ فریبی وروباہ بازی یا سفاہت وجہالت ہی پہر قبل بعثت
جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم ممکن ہونا جو اوس طریق سی **راقم** نی بیان کیا جس طریق سی اولیاء اللہ تعالی کو
حاصل ہوتا ہی اور قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر انبیاء علیہم السلام کی ولایت اولیاء کی ولایت سی
قوی ہونا شرح مسلم الثبوت سی ثابت کی اور اولیاء اللہ تعالی کی سامنی زمین مانند دسترخوان کی ہونا خواجہ عزیزان
کی قول مین اور مثل روی ناخن قول نقشبندرہ مین ہونا اور ایسی ہی یواقیت وغیرہ کی عبارت اس بارہ مین
نقل کی اور اسکا معارض ومناقض قرآن شریف کی آیت لاتعلمہم کی نہونا **راقم** اوپر بیان کرچکا ہی اور
لاتعلمہم الآیہ سی مثلا علم بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کی نفی ہونا ممکن ہی پس یہ قبل بعثت علم جمیع
جزئیات ماکان ومایکون جو بذریعہ کشف والہام ونحوہا حاصل ہو اوسکی منافی ومناقض آیت مذکورہ نہین
ہوئی پس **راندیری** کا دعوی ممکن ہونی علم جزئیات ماکان ومایکون قبل بعثت کو جہوٹا بتانیکا غلط محض
وسفاہت وجہالت یا ابلہ فریبی سی صادر ہونا واضح ہوگیا اور امکان ووقوعی کا ثبوت ہوگیا اور قبل بعثت علم
ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی ثابت ماننی والیکو جو **راندیری** گویا قرآن شریف کی تکذیب

اور وہابیہ مطلقاً غیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں اور وہ ہرگز جمیع ماکان ومایکون کے علم غیب کی
تخصیص نہیں کرتے ہیں ملا اسمٰعیل دہلوی ان تمام کے پیشوا اور گنگوہی میان راندیری کے استاذ
کے کلام میں یہ قید جمیع ماکان ومایکون کی ہرگز نہیں علی الاطلاق غیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون
اس قید کے رد کرتے ہیں تو اون وہابیہ کے ایسے ادلہ سے عدم علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت راقم قبول
نہیں کرتا اور ایسے امور کی خبر ہو جانا بعد کو بھی اونکے جواب کے واسطے کافی جانتا ہے اور میان راندیری جو جمیع ماکان
ومایکون کی قید لگاتے ہیں تو اسکا جواب بھی ہوتا چلا آتا ہے اور جمیع ماکان ومایکون کے علم کی آڑ میان راندیری نے
بھی اب پکڑی ہے جبکہ بہت سے ادلہ راقم کے دونون فتوون میں علم غیب کی دیکھلیں اور جواب سے عجز وقوع مین آیا اور جمیع
ماکان ومایکون کے علم کا ثبوت جن عبارات سے بالتصریح ثابت ہے چنانچہ عبارت عینی جس سے جمیع احوال مخلوقات کی
خبر ایک مجلس مین دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مقدرات من الکائنات سے کچھ نہ چھوڑنا ثابت ہے جسکا ذکر
مکرر اوپر ہو چکا ہے جس سے یہ آڑ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی بھی رد ہو جاتی ہے اور اس آڑ کی ٹٹی کو آگ لگجاتی ہے اور
جمیع ماکان ومایکون کے علم کا آفتاب روشن اوس آڑ سے نکل آتا ہے اوسکو راندیری نے کیون چھوڑ دیا نہ جواب
دیا نہ قبول کیا پھر نہ سمجھ سکنے کی آڑ لگانا کیا کارآمد ہو سکتی ہے اب ضرورت کا بیان بھی بتا دیا گیا اور میان راندیری
کو سمجھا بھی دیا گیا اور لا تعلمھم او تر دتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم بعض منافقون کے حال کا نہونا اور پھر
ہونا اوس سے مراد راقم کی یہی ہے کہ آیت کے اوتر نے تک بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام علم نہونا اور بعد نزول
بذریعہ مذکورہ ہونا اور قبل نزول آیات دوسری وجہ فراست یا لحن قول یا کشف والہام وانباء روحی یا وحی بلا
واسطہ سے ہونا پس اس علم بذرایع مذکورہ کا عدم علم قبل نزول آیت بذریعہ مخصوصہ کے مناقض ہونا مسلم نہیں
ہے جو ادعاء وہابیہ اور راندیری کا ہے پس دیکھو میان راندیری یہ دلیل مناسب ہے اور مناسبت اوسمین ہی
منحصر ہونا جسمین راندیری نے مناسبت کو منحصر کیا ہے ہرگز مسلم نہیں اور یہ جو کہا کہ (آیت مذکورہ کے بعد وہ
تمام علم دیا گیا ثابت کرے) اجی راندیری صاحب جب آپکی روح مبارک کو بھی حصول علم ماکان وما
سیکون کا ثبوت ابھی تفسیر علامہ سعدوزنبیان سے آپکو بتا دیا اور قبل بعثت انبیاء علیہم السلام کے ولایت کا قوی ہونا
ولایت اولیاء سے شرح بحر العلوم سے ثابت کر دیا اور اولیاء کے روبرو زمین دسترخوان اور مانند روے ناخن ہونا ثابت
کر دیا تو انبیاء علیہم السلام خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق اولی اس سے زیادہ کشف ہونا ثابت
ہوا اور جب جمیع احوال مخلوقات کا حال ایک مجلس مین بیان فرمانا ثابت ہو گیا تو جمیع احوال مخلوقات کا علم

علیہ وسلم کا جاننا اور عالم ہونا ماکان و مایکون کا فرماتی ہین جس سی واضح ہی کہ جب روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل دخول کی جسم پاک مین علم ماکان و ما سیکون حاصل ہو چکا تہا اور مراد آیت کی شیخ موصوف کی نزدیک یہی ہی اور بعد کو اسکا کسی معتبر مفسر و محقق نی جنکی کتب ہمنی دیکہی ہین انکار بہی نہ کیا اگرچہ انہون نی معانی دیگر بیان کیی اور معانی دیگر بیان کرنا مستلزم اسکو نہین کہ یہ معنی آپکی نزدیک غلط و غیر صحیح ہین کیونکہ ایک آیت و حدیث کی چند معانی مراد ہونا علماء کی نزدیک باطل نہین ہی تو قبل بعثت ہی آپکا عالم ماکان و مایکون ہونا اسی آیت سی ثابت ہو گیا اب میان **راندیری** شیخ موصوف ولی کامل کو نعوذ باللہ من ذلک مکذب اس آیت کا بالتصریح کہکر اپنی دیانت پر مطلع کر دین **راندیری** نی بہت خوش ہو کر تعجب سی کہا کہ (سبحان اللہ کیا ہی عمدہ طور پر اوس شخص کا رد اسی آیت کریمہ سی ہوتا ہی) اب **راقم** کہتا ہی کہ کیا عمدہ طور سی رد **راندیری** کا اس آیت کریمہ سی ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم ہونا قبل کون وجود روح کی اس سی مراد ہی اور بعد کون و وجود روح کی قبل دخول کی جسم مطہر مین آپکا عالم ماکان و ما سیکون ہونا اس تفسیر سی ثابت ہوتا ہی پہر میان **راندیری** کا اسکی بعد جو کچہ کلام نا فرجام ہی اوسکا بطلان واضح ہی کیونکہ وہ تمام اسی پر مبنی ہی کہ اس آیت کا مطلب **راندیری** نی یہی ہونا ضروری و لازم جان لیا تہا کہ آپکو قبل نزول قران شریف کسیوجہ سی علم ماکان و مایکون نہ تہا اور آیت **لا تعلمہم** الآیہ سی یہی مراد **راندیری** جان گئی تہی کہ کسیوجہ سی علم حال منافقین آپکو حاصل نہ تہا جب اسکا بطلان واضح ہو گیا تو **راندیری** کی چہ میگوئیان سب باطل ہو گئین **قولہ** خانصاحب نی اس مقام مین حاشیہ جمل تفسیر کبیر عینی شرح بخاری جلد رابع شرح شفا للملا علی قاری اور عینی شرح بخاری جلد سابع وغیرہ سی وہ عبارت نقل کی ہی جس سی معلوم ہوتا ہی کہ منافقونکی حال کی اور اعداد کی خبر دی ہی اور اس سی یہ ثابت کرنا چاہتی ہین کہ آیت کریمہ **لا تعلمہم نحن نعلمہم** کی اُترنی تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گو علم بعض منافقونکی حال کا نہ تہا لیکن پہر تو دیا گیا پس اس کہنی کی خانصاحب کو کیا ضرورت تہی وہ مین نہین سمجہہ سکتا ہان اگر جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نی دیدیا ہی اور فقط منافقونکا حال باقی رہگیا ہو تو یہ دلیل مناسب ہی کہ دیکہو اب تمام ہو گیا لیکن یہ تو خانصاحب نی ذکر کیا ہی نہین اب خانصاحب کو ضرور ہی کہ اسی ثابت کری یا آیت مذکورہ کی بعد وہ تمام علم دیا گیا وہ ثابت کری **اقول** و باللہ التوفیق **راقم** عنقریب اپنی فتوی کی عبارت جسمین یہ عبارات کتب بہی موجود ہین جنکا نام **راندیری** لا رہی ہین اور اپنی سمجہہ سکنی کا اقرار کرتی ہین ذکر کر چکا ہی اور **راقم** بالتصریح بیان کر چکا ہی کہ وہابیہ ایسی آیات **لا تعلمہم** و نحوہا کو دلیل عدم علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹہراتی ہین

اللہ وتوبی الیہ علامہ عینی اسکی شرح مین فرماتی ہین ان فعلت ذنبا مع انہ لیس من عادتک اسیطرح علامہ نووی رح نے بہی فرمایا ہے پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ کی برأت کی خبر ہوتی تو ایک مہینہ تک حضرت عائشہ رض کو تکلیف مین رکہنے کی کوئی وجہ نہین اونکی بیماری اور تکلیف فقط اصحاب افک کو کہنے سے عارض ہوئی تہی اگر آپ پہلے ہی روز اونکو انکی برأت سے خبر دیتے تو یہ تکلیف لاحق نہوتی ایضا حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پیار تہا اوسکا بیان کیا تو ضروری نہین پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی برأت کی خبر ہوتی تو پہلا پیار چہوڑنیکی کوئی وجہ نہین ایضا موافق بیان علامہ نووی اور عینی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انزعاج وقلق تہا پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی برأت معلوم ہوتی تو یہ پریشانی کی کوئی وجہ نہین ہے ایضا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید اور علی بن ابیطالب رض سے حضرت عائشہ رض کی فراق کا مشورہ لیا ہے پس اگر برأت کا علم ہوتا تو فراق کی مشورہ کی کوئی حاجت نہین تہی ایضا آپ ہمیشہ عائشہ صدیقہ رض کے پاس بیٹہا کرتے تہے لیکن جب سے آپ رض پر طوفان باندہا گیا تو ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی نزدیک بیٹہنا چہوڑ دیا یہ علم برأت کی صورت مین بہت بعید ہے ایضا عائشہ رض کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر تو پاک دامن ہے تو قریب ہے کہ اللہ تیری برأت کریگا اور باوجود اسکے کہ تیری عادت ایسے کام کرنیکی نہین ہے اگر گناہ مین اتری ہے تو اللہ تعالی سے استغفار اور توبہ کر اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم ہوتا تو یہ کبہی نہین کہتے بلکہ ایسے موقع پر آپ یہ فرماتے تو واقعی پاک دامن ہے اگر منافقون نے تیرے حق مین دروغگوئی اختیار کی اور چاند پر خاک اڑائی تو اس سے کیا ہوتا ہے لیکن ایسا نہین فرمایا باوجود ان تمام عبارت کے کہ جو اسی باب تعدیل النساء کی حدیث مین موجود ہے خانصاحب واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا سے استدلال پکڑتی ہین کہ آن صدیقہ رض کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی جناب من آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم ہوتا اس صورت مین جیسا آپ فرماسکتے ہین کہ واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا اسیطرح برأت کی علم ہونیکی صورت مین بہی آپ فرماسکتے ہین کہ واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا کیونکہ واقع مین اس قول کو بیان کرنیکے وقت برأت ہو یا نہو اونکو کسیطرح کی برائی صدیقہ رض کی جانب سے خبر نہ تہی اوسیکو تاکید سے بیان کرتے ہین واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا پس جو جملہ دو صورتون مین بولا جاوے اوسمین سے خاص ایک صورت کو اختیار کرنا بلا دلیل قرینہ مانعہ کے خطا سے خالی نہین ہے **اقول** وباللہ التوفیق واہ جی میانجی راندیری اب تو آپ تو فقیر کے بہلا آپنے وہ اپنی پرانی صدا کیون چہوڑ دی کہ جمیع ماکان ومایکون کا ثبوت چاہیے اوسکی آڑ بیان نہ پکڑی

آپکو دیا جانا ثابت ہوا اور علامہ اکمل الدین حنفی نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روبرو ملک و ملکوت و ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی ہونا مراد حدیث کی لینا جائز فرمایا چنانچہ یہ تمام اوپر مذکور ہوا تو اس تمام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون ہونا منصفین کو نزدیک واضح ہو اس تمام کو بعد پھر ثبوت مانگنا مکابرہ صرف و عناد رانذیری کا ہر منصف جان سکتا ہی **قولہ** اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ آپکو نزدیک یہی وہ شخص غلطی کر رہا ہی جو کہی کہ جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج سے ہی دیدیا تہا اور جو شخص یہ دعوی کری کہ قبل بعثت سے ہی مذکور علم دیا گیا تہا اوسکی غلطی مین تو کسی طرح کا شک ہی نہین رہا اسواسطی کہ آپ فرماتی ہین کہ اخر مین یعنی آیت کریمہ مدنیہ لاتعلمھم کو بعد منافقون کی حال کی خبر ہوگئی **اقول** و باللہ التوفیق بار بار میان رانذیری اپنی سفاہت و جہالت یا ابلہ فریبی و عناد و مکابرہ کو پیش کرتی ہین اسکا جواب مکرر راقم دی چکا ہی اور پہر کہتا ہی آیت لاتعلمھم کی یہ مراد ہونا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل نزول آیت کو کسیوجہ من الوجوہ علم حال منافقین نتہا مسلم نہین ہی بلکہ بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام علم نہونا آیت کی صدق کیواسطی کافی ہی پس دوسری وجوہ سے حال منافقین اور دیگر احوال مخلوقات ماکان و مایکون کا نہونا اس آیت سے ثابت نہوا پس قبل بعثت اور معراج سے ہی علم ماکان و مایکون بدیگر وجوہ حاصل ہونا بر حال خود باقی ہی آیت سے اوسکی نفی ہرگز نہین ہوتی اور قبل بعثت اور معراج سے ہی علم ماکان و مایکون کا قائل ہرگز غلطی نہین کر رہا ہی اور اوسکی دعوی کی صحت مین ہرگز نقصان نہین رانذیری کی فہم سقیم مین غلطی ہی اور رانذیری کی غلطی مین کسیطرحکا شک ہی نہین ہی اور داو عار غلطی مین رانذیری ہر گز صادق نہین ہی **قولہ** رفقیہی اسی باب تعدیل النساء بعضھن بعضا سے لکہتا ہی حضرت عائشہؓ فرماتی ہین فاشتکیت بہا شہرا من قول اصحاب الافك ایضا انی لا اری من النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللطف الذی کنت اری منہ ایضا واما علی ابن ابی طالب فقال یا رسول اللہ لم یضیق اللہ علیك والنساء سواھا کثیر اسکی شرح مین **علامہ عینی** فرماتی ہین انما قال علی رض ذلك مصلحۃ ونصیحۃ للرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی اعتقادہ لانہ رائ انزعاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الامر وقلقہ فاراد راحۃ خاطرہ۔ اسی طرح **شرح مسلم** مین **علامہ نووی** نے بہی لکہا ہی ایضا یستشیرھا فی فراق اھلہ ایضا ولم یجلس عندی من یوم قیل فی ما قیل قبلہا ایضا فانہ بلغنی عنك کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئك اللہ وان کنت الممت بشئ فاستغفری

علیہم الصلاۃ والسلام کفر بالاجماع ولھذا ان البزار لما ذکر حدیث صفیۃ ھذا قال ھذہ احادیث
مناکیر لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اطہر واجل من ان یری ان احدا یظن بہ ذلک لا
یظن برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظن السوء الا کافر او منافق وقال بعضہم وغفل
البزار فطعن فی حدیث صفیۃ ھذا واستبعد وقوعہ ولم یأت بطائل قلت کیف لم یأت
بطائل لانہ ذب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وکل من ذب عن رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اینکر علیہ وفی التلویح فان قال قائل ھذہ الاخبار قد رواھا
قوم ثقات ونقلہا اھل العلم بالاخبار قیل لہ العلۃ التی بیناھا لاخفاء بھا ویجب علی کل
مسلم القول بھا والذب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان کان الراوون لھا ثقات
فلا یعرون عن الخطاء والنسیان والغلط انتہی اس سے واضح ہے کہ حدیث صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کو
بعض محدثین محققین نے اسیواسطے مناکیر سے بتایا اگرچہ اوسکے راوی ثقات ہین کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا صحابیون رضی اللہ عنہا کے حقمین بدگمانی کرنا ثابت ہوتا ہے کہ آپنے اونکے حقمین بدگمانی کی کہ آپ پر وہ
دو صحابی رضی اللہ عنہما بدگمانی کرینگے اور حال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاک و بزرگ ترین اس سے کہ کسی
مسلمان کو اپنے حقمین بدگمانی کرنیوالا جانین اور اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانا ایسے
امور سے ہر مسلمان پر واجب ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حقمین بدگمانی کرنا کفر ہے بالاجماع اس
حدیث کو جو بروایت ثقاۃ صحاح مین مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر سے بچانیکے واسطے کہ آپنے دو
صحابی رضی اللہ عنہما کے حقمین یہ بدگمانی کی کہ وہ صحابی آپکے حقمین بدگمانی کرینگے علما مناکیر و غیر قابل اعتماد
بتاتے ہین تو میان راندیری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدگمانی کرنیوالے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کی عدم برأت کا تشکک و شبہ ہوگیا تھا ایسی ابلہ فریبیون و روباہ بازیون سے ثابت کرنا چاہتے تھے تو راندیری
کے ایسے اقوال شنیعہ موجب خرابی دین و ایمان کیونکر اون علماء کے نزدیک مردود و واجب الرد والطرد نہون اور
ہمکو ایسے اقوال مردودہ کی مردودیت کا اظہار واسطے بچانیکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر سے کہ آپکو
بدگمانی عدم بقاء برأت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہوگئی تھی کیونکر واجب و ضرور نہین ہے میان
راندیری یہ تمہارے استنباطات باطلہ مانند قیاس معلم الملکوت کے ہین اگر تصریح بھی کسی حدیث آحاد یا اقوال
مین دکھاتے جب بھی اوس تصریح کا ہمپر ایسی حالت مین قبول کرنا ضرور و لازم تو کجا بلکہ درست بھی نہین پس

اسیواسطی کہ آپکی اساتذہ گنگوہی وغیرہ وہابیہ اور انکی پیشوا ملا اسمعیل آپکی اس صد ابرانی کی قید کی ساتھ
عیب دانی کا انکار نہیں کرتی ہین بلکہ بلا اس قید کی انکار کرتی ہین اور یہی قصہ افک وغیرہ اپنی مدعی فاسد کی
دلیل بناتی ہین بیان انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم برأت حاصل ہونا اور منافقین کی بہتان سی کچھ شبہ نہ آنا اور
منافقین کو جھوٹا جاننا آپ قبول کرلین تو اپنی اساتذہ کی مایہ کو ہی آپ کھو بیٹھین اسواسطی وہ پرانی صدا چھوڑدی
اور وہابیہ اساتذہ کی طرفداری مین یہ سفاہات و روباہ بازیان وابلہ فریبیان اور گستاخیان کرنا شروع کردین اور
کچھ بھی شرم وحیا نکی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین آپنی یہ بدگمانی کی کہ نعوذ باللہ من ذلک منافقونکی قول
سی آپکو برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علم ویقین نرہا تہا اور بدگمانی وشک بلا دلیل شرعی کی حضرت صدیقہ رض
کی برأت کی حقمین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کرلیا تہا ایسی بدگمانی وشک برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا مین کرنے کا
اعتقاد رانديري کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین بدگمانی کرنا رانديري کا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حقمین یہ بدگمانی کی کہ اونکی برأت کا یقین وعلم باقی نرکہا بخاری
مین یہ حدیث ہی ان صفية زوج النبي صلی الله تعالی علیه وسلم اخبرته انها جاءت الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم تزوره فی اعتکافه فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت
عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبي صلی الله تعالی علیه وسلم معها یقلبها حتی اذا
بلغت باب المسجد عند باب ام سلمة مر رجلان من الانصار فسلما علی رسول الله صلی الله تعالی
علیه وسلم فقال لهما النبي صلی الله علیه وسلم علی رسلکما انما هی صفية بنت حيي فقالا
سبحان الله یا رسول الله وکبر علیهما فقال النبي صلی الله علیه وسلم ان الشيطان يبلغ من
الانسان مبلغ الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شيئا اس سی واضح ہی کہ حضرت صفیہ زوجہ
مطہرہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر رمضان کی اعتکاف مین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر
ہوکر جب رخصت دولت خانہ کو ہوئین تو اونکو پہونچانیکو دروازہ مسجد تک جب حضرت تشریف لائی تو دو صحابی رضی اللہ
عنہا کو جاتی ہوی ملاحظہ فرمایا اون دونون نی سلام عرض کیا آپنی فرمایا کہ ٹھہرو یہ صفیہ بنت حیی مین اونھون نی عرض کیا
تعجب سی کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ یعنی آپکی حقمین دوسرا گمان کسطرح ممکن ہی اور اونپر ایسا فرمانا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا دشوار گذرا تو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شیطان کا تصرف انسانمین جاری ہی کچھ تمہاری دلمین وسوسہ الدی
اس حدیث کی تحت مین عینی شرح بخاری جلد پانچوین صفحہ ۲۸۴ مین ہی فی التلویح ظن السوء بالانبیاء

خود ایک مصلحت تعلیم امت کیواسطے معاملہ پوشیدہ کرنیوالیکا سا ایک حد تک کیا تہا پس مقصود فاسد میان راندیری کا کہ نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم و یقین نہ تہا برأت کا اور خبر نہ تہی باطل ہوگیا راقم نے اپنے فتوی اولی مین وہابیہ کی دلیل قصہ افک صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دلیل عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونا قبول نہ کیا اور حدیث باب تعدیل النساء بطور سند پیش کی کہ حضرت صدیقہ کی پاکی مین افک منافقین سے کچہ شک وشبہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین آیا تہا چنانچہ راقم کی عبارت یہ ہے (اور حدیث افک ہی دلیل اسکی نہین ہوسکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبہی نجانا اول تو حدیث افک جو کتاب الشہادات بخاری باب تعدیل النساء بعضہن بعضا مین ہے اوسمین یہ موجود ہے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجل بلغنی اذاہ فی اہلی فواللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا وقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ الا خیرا جس سے واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم و یقین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکی پر حاصل تہا اور منافقین کے افک سے کچہ آپکو شک وشبہ ہی نہین ہوا تہا اسیواسطے آپ قسم کہا کر فرماتے ہین کہ مین اپنے اہل کے حقمین خیر کو ہی یقین کرتا ہون باوجود ایسا فرمانے کے کون عاقل منصف یہ شبہ لاسکتا ہے کہ آپکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حقمین شک وشبہ لگیا تہا اور اونکی پاکی و عصمت کا یقین نہ رہا تہا اور آپکو معلوم نہ تہا کہ منافقین اپنے قول مین سچے ہین یا جہوٹے پس باینہمہ حدیث افک دلیل آپکے عدم علم غیب کی کیونکر ہوسکتی ہے) راندیری نے اول و آخر و مقام سے عبارت مین قطع برید کی اول کو ذکر نکیا یہانسے شروع کیا حدیث افک جو کتاب الشہادات بخاری کے باب الخ اور آخر سے راقم کی اس عبارت مین سے فقط یہانتک کہ (خیر کو ہی یقین کرتا ہون) نقل کی باقی کو بالکل چہوڑ دیا اور اقول کہکر وہ مزخرفات ذکر کین جو راندیری کے قول مین راقم نے نقل کی ہین جنکا بطلان ہی عقلاء منصفین متدبرین کے فہم عالی کی نسبت بیان کردیا گیا اور یہ اول و آخر سے راقم کی عبارت مین قطع و برید راقم کو مدعی و مستدل بنانیکو و مانع و مستدل ہونے دلیل وہابیہ پر پوشیدہ کرنیکو کی ہے اور اس امر کے پوشیدہ کرنیکو کہ راقم اون وہابیہ پر معترض ہے کہ جو حدیث افک کو دلیل بناتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبہی نجانا چنانچہ اول عبارت مذکورۂ راقم سے یہ واضح ہے اور راقم کو مستدل ٹہہرانیکو راندیری نے یہ کہا کہ (خانصاحب واللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا سے استدلال پکڑتے ہین الخ) یہ تمام ابلہ فریبیان و روباہ بازیان راندیری کی ہین کہ جوابات اعتراضات سے عاجز آکر مانع کو مستدل و منع و اعتراض کو دعوی ٹہہرایا ہے اور باوجود تغایر اعتباری ممکن ہونیکے دو کلام مین تناقض اور ایک کلام کو دوسرے کا مکذب بناکر اپنے معتقدین جہال کو اور اپنے اساتذہ حملۂ عرش نجدیہ کو خوش کرنا غرض ہے نہ خدا کا خوف

تمہاری تمام ہذیانات استنباطات باطلہ کا جواب اجمالا ہو گیا کہ آپکی ہذیانات استنباطات سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم بقاء برارت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گمان کر لیا اور علم ویقین برأت جو سابق
تہا اوس سکو رفع کیا تو یہ گمان کر لینا عدم بقاء برارت کا بدگمانی ہی تو رانڈیری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدگمانی
کرنیوالا ٹھہرایا تو یہ گمان بد ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین جو کفر بالاجماع ہی موافق عبارت عینی رح کی پس
مردودیت ہذیانات رانڈیری کی واضح ہی اسی حدیث افک کے تحت مین مختصر حاشیہ جلال الدین سیوطی
علی البخاری مطبوع مصر کی صفحہ ۲۹ مین ہی سید الوجود صلی اللہ تعالیٰ علیہ باٰلہ وسلم لا یخفی
علیہ شیٔ وانما خفی علی من رأوا صدرہ لا تخلو غالبا عما قالوا فانظر ما علمہ من الوحی وآدم بین الماء
والطین فتلون تلونات الشاک بالامر تعلیما لورثتہ الذین بعدہ الی یوم القیامۃ کیف یفعلون
بالاسرار کتما حتی جاء علمہ برفع ماخفی عن اولئک فلم یطلق کما قیل وامنا قالت مقالہا
فناء عن السوی کقول الخلیل لجبرئیل اما الیک فلا علی نبینا باٰلہ وعلیہ الصلوۃ والسلام
اس سی واضح ہی کہ آنحضرت سرور موجودات صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شی پوشیدہ نہین ہی اونھین لوگون پر پوشیدہ
رہا جنہون نی یہ جانا کہ ایسی صورت (یعنی تہمت جیسی صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگائی تہی) غالبا اوس امر سی خالی نہین
ہوتی ہی کہ جس امر کی تہمت لگائی مین یعنی ایسی بدگمان لوگون پر خفا و پوشیدگی رہی نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
جنکی ذات پاک اینی گمانون سی پاک و بلند و بالا ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم بذریعہ وحی ایسی حالت و وقت
مین حاصل ہو چکا تہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پتلی کا خمیر پانی و مٹی کی درمیان تہا (جب ایسی وقت مین بذریعہ
وحی علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو دیا گیا تہا تو آپ پر حال برأت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
واضح تہا پس اسطرح کی تلاش و مشورہ و سوال کا معاملہ بریرہ واسامہ و حضرت علی رضی اللہ عنہم سی کرنا خفاء حال
برأت کی سبب سی نہ تہا) پس یہ تلون و معاملہ شاک بالامر کا سا اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہ تعلیم کرین
اپنی امت وارثین علم نبوی کو جو بعد آپکی قیامت تک ہونیوالی ہین کہ وہ بہی اسرار کو اسیطرح پوشیدہ کرین اور یہ تلون
و معاملہ شک کرنیوالیکا سا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برارت کی بارہ مین یہانتک کیا
کہ آپکو علم رفع ہونے پوشیدگی کا لوگون سی اوس چیز کا آگیا کہ جن پر برأت پوشیدہ ہوئی تہی یعنی جبتک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معاملہ شک کرنیوالیکا سا کیا کہ آپنی جان لیا کہ جن لوگون پر پوشیدگی برأت تہی وہ اونسی
رفع ہو گئی اس بیان جلال الدین سیوطی رح سی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر برادت پوشیدہ نہ تہی لیکن

علم برأت کو منافی نہین ہی اور پیار و لطف چہوڑ نہین ہی وجہ وہی معاملہ شاک بالامر کا سا مصلحت مذکورہ کی
واسطی کرنا ہی اور ممکن ہی کہ اسکا علم آپکو ہو کہ نزول آیات برأت تقدیر الٰہی مین مقدر ہی اسی ترک لطف و برداشت
تکلیف پر ہوا اور انزعاج و قلق کی وجہ نعوذ باللہ من ذلک یہ ہونا ہرگز مسلم نہین کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو عدم بقاء برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا گمان ہوا ہو بلکہ یہ انزعاج و قلق قول کاذب منافقین کی سبب
سی ہوا اور یہی وجہ آپکی پریشانی کی ہو نہ گمان عدم برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
تسکین کی وجہ بہی عدم برأت سے ہونا ہرگز مسلم نہین بلکہ یہ وجہ ہوا اونکی زعم مین کہ باوجودیکہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا فی الواقع بریہ ہین اور علم و یقین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین بہی بریہ ہین لیکن قول کاذب
منافقین جو شایع ہوگیا ہی اور وحی برأت مین ابہی آئی نہین تو شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو پاس رکہنا نچاہتی ہون اور فقط قول کاذب کہدینا اور اوسکا شیوع
موجب اسکا ہو کہ شان انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی کہ جس عورت کی حق مین قول کاذب بہی کہدیا جاے
اور وحی سی برأت ثابت نہو یا اور طریق سی سواے علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس قول کاذب کا کذب واضح ولایح
نہو ایسی عورت کو پاس نہ رکہنا چاہیی جیساکہ حدیث بخاری مین ہی عن عقبۃ بن الحارث انہ تزوج
ابنۃ لابی اھاب بن عزیز فاتتہ امرأۃ فقالت انی ارضعت عقبۃ والتی تزوج بہا فقال لہا
عقبۃ ما اعلم انک ارضعتنی ولا اخبرتنی فرکب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالمدینۃ فسألہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف وقد قیل ففارقہا عقبۃ و
نکحت زوجا غیرہ اس سی واضح ہی کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نی ایک عورت سی نکاح کیا دوسری عورت
نی کہا کہ مین نی زوجین کو دودہ پلایا ہی صحابی رضی اللہ عنہ نی کہا نہ میری علم مین مجہکو دودہ اسنی پلایا ہی
اور نہ مجہکو اسکی خبر ملی ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سوال کیا تو جواب مین فرمایا صحابی رضی اللہ عنہ کو
کہ تو اوسکو ساتہ کیسی مباشرت کریگا وحال یہ ہی کہ کہا گیا ہی تو بہائی اوسکا ہی عینی شرح بخاری جلد اول
صفحہ ۴۹۵ مین ہی اس حدیث کی تحت مین ان الواجب علی المرء ان یجتنب مواقف التہم وان کان
نقی الذیل بری الساحۃ جس سی واضح ہی کہ مواقف تہمت سی بچنا واجب ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نی
اسی قسم کا خیال کرکی عورتین بہت ہونا فرمایا ہو اب دیکہو میان راندیری یہان بہی دوسری وجہ نکل آئی
سواے گمان عدم برأت کی اور رفاق کی مشورہ سی فقط اون صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی راے کا اظہار کرانا منظور

نہ بندونکی شرم نہ آخر مین پردہ دری کا خیال ہی پہر راندیری نی جو بخاری سی یہ نقل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نی فرمایا کہ مین قصہ افک کی سبب سی بیمار ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی وہ لطف ومہربانی نہین
دیکہتی تہی جو اول دیکہا کرتی تہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہا کہ اللہ تعالی آپ پر ضیق وتنگی نکریگا صدیقہ رضی اللہ
عنہا کی سوا دوسری عورتین بہت ہین پہر عینی سی نقل کیا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمانا اپنی اعتقاد مین
مصلحت وخیر خواہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیواسطی تہا اسی امر یعنی قصہ افک سی قلق دیکہکر ارادہ راحت
وتسکین خاطر مبارک کا کیا تہا اور شرح نووی سی نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اہل کی فراق مین مشورہ
کیا تہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی پاس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نہ بیٹہنا وقت قول منافقین
سی اور یہ فرمانا کہ ایسی ایسی خبر مجکو پہونچی ہی اگر تو بری ہی تو اللہ تعالی برأت ظاہر کردیگا اور اگر نزول گناہ مین ہوگیا
ہی تو توبہ کرلی اور علامہ عینی سی نقل کیا کہ اگر تو نی گناہ کیا ہی باوجودیکہ تیری عادت یہ نہین ہی اس تمام مذکور سی یہ کہان
معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم نہ تہا نہایت یہ کہ ان اقوال سی معاملہ شاک بالامر کا سا کرنا ثابت
ہوتا ہی کلام مین الفاظ مستعملہ للشک ذکر کرنا کسی مصلحت کیواسطی مستلزم اس امر کو ہرگز نہین کہ متکلم کو فی الواقع
شک ہی کیا میان راندیری ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین کو دلیل اس امر کی بنا سکتی ہین کہ خدا
ورسول کو عدم ولد خدا تعالی کا یقین وعلم نہین ہی اسمین شک وشبہ ہی اور تقدس وتنزہ عن الولد کا علم وخبر
خدا تعالی کو نہین جیسی یہان برأت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بارہ مین ان ہذیانات کا اظہار کیا ہی جیسی ان
کان للرحمن ولد مین وجہ دوسری موجود ہی ایسی ہی یہان وجوہ دوسری موجود ہین اونمین سی ایک توجیہ یہ ہی جو علامہ
جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ تعلیم امت کو کرنا ہی کہ ایسی اسرار مین اسیطرح کتمان کیا کرین اور ممکن ہی کہ
باوجود علم وخبر برأت کی لطف وغیرہ نکرنا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی چندروزہ تکلیف کو گوارہ کرنا اس
سبب سی ہو کہ آپکو علم نزول وحی کا حق عائشہ رضی اللہ عنہا مین ہو کہ قیامت تک قرآنین پڑہی جاویگی اور برأت پر
دلالت کرتی رہیگی اور بعد نزول وحی برأت عدم برأت کی معتقد کا کفر قرآن سی ثابت ہوگا اور دوسری ایسی قذف
کرنیوالونکا حکم نازل ہوگا قیامت تک مسلمانونکو اس سی نفع ہوگا اس نفع کثیر کیواسطی چندروزہ تکلیف حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو صرف قلیل بلکہ نہایت ہی اقل ہی گوارا کرنا بہت بڑی حکمت کی بات ہی پس قول مثل بول
راندیری کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ کی خبر ہوتی تو ایک مہینہ تک حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کو تکلیف مین رکہنی کی کوئی وجہ نہین الخ) باطل ومردود ہوگیا اور ایسی وجہ نکل آئی کہ جو خبر و

بتانا قائل جہل مرکب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرانیکو درست بتاتا ہو اور باوجود عدم علم خیریت و برأت
کے اس فرمانیکو کہ مجکو اپنی اہلی کی حقمین علم خیریت ہی ہو درست بتانا اور دونکوئی کو آپکی حقمین درست بتاتا ہو اور لزوم
کفر کا ارتکاب کرتا ہی یہہ جو کہا کہ (جو جملہ دو صورتونمین بولاجاوی او سمین سی خاص ایک صورت کو اختیار کرنا
الخ) سراسر سفاہت و جہالت و ضلالت و ابلہ فریبی و عناد و مکابرہ ہی اہل اسلام کی طریق محقق و مدلل پر علم و
یقین مع القسم کسی امر مین منحصر کرنا اوس صورت مین بھی درست ہو تا کہ واقع مین اوس امر کا نقیض قائم یا
محتمل ہو یہہ کسکا مذہب ہی یہ خیال وہابیہ کا ہی ایجاد بندہ ہی اور اسکی خلاف کو خطا بتانا ضلالت نہین تو اور کیا ہی اور
بیان قرینہ مانعہ کو نسا ہی جو میان رانڈیری کا یہ ہذیان ہی (باوجود قرینہ مانعہ کی) ایسی دعاوی باطلہ سی حق
کو ناحق کرنا ضلالات و سفاہت نہین تو اور کیا ہی **قولہ** ایضاً جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واللہ
ما علمت علی اهلی الا الخیرا تاکید کیساتھ بیان کیا ہی اسیطرح حضرت اسامہ فرماتی ہین اهلك یا رسول اللہ
ولا نعلم واللہ الا الخیرا اور اسیطرح حضرت زینب فرماتی ہی یا رسول اللہ احمی سمعی و بصری واللہ
ما علمت علیہا الا الخیرا پس خانصاحب کی استنباط کی موافق تو چاہیو کہ حضرت اسامہ رض اور حضرت زینب رض
کو بھی قبل نزول ان الذین جاؤا بالافك الخ برأت کا علم یقینی طور پر تہا حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین جناب من
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ سی (سوای اون صحابہ کی کہ جو منافقون کی کہنی مین آگئی تہی) دریافت کرتی تو
تمام یہی کہتی کہ واللہ ما علمت علیہا الا الخیرا اسواسطی کہ اونکو صدیقہ کی شان مین کسیطرحکی برائی کا علم نہ تہا
پس وہ ہر ایک اپنی علم کی خبر دیتی نہ یہ کہ واقعی بات کی خبر دیتی **اقول** و باللہ التوفیق سبحان اللہ رانڈیری
صاحب تاکید سی فرمانا تو قبول کرتی ہین لیکن برأت حاصل نہونیکی حالت مین بہی ایسا علم کو تاکید سی علم کو
خیریت مین منحصر کرنا کہ جس سی غرض بیان اثبات برأت اور رفع تہمت ہی جایز فرماتی ہین جس چیز کا اثبات
بالتاکید کیا ہو وہان یہ احتمال ہو کہ مثبت کی نزدیک یہ فی الواقع ثابت نہین ہی فقط موافق اوسکی گمان کی ہی
تو رانڈیری لا الہ الا اللہ کہین تو اوسمین بھی یہ احتمال جاری ہی کہ رانڈیری کی نزدیک اثبات
الوہیت بالتاکید فی الواقع نہین بلکہ رانڈیری کی گمان و ذہن کی موافق ہی یہ جنون نہین تو اور کیا ہی بلا شبہ
صحابہ رضی اللہ عنہم بہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا یقینی ہونا اپنی اس کلام سی واللہ ما علمت
علیہا الا الخیرا ثابت کرتی ہین اور بلا شبہ آنحضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت ایسی روشن ضمیر صحابہ رضی اللہ تعالی
عنہم کی نزدیک یقینی تہی اونکی برأت کی نقیض کا وہم و شبہ و شک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہ تہا اور وہ اولے

ہو جیسے خدا تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے حق میں مشورہ لیا اور تعلیم مقصود ہو کہ امور میں امت مشورہ لیا
کرے پس فراق کے مشورہ کی وجہ حاجت عدم برأت کا گمان نہوا جیسا کہ ہذیان راندیری کا ہے ایسے ہی
اس قول راندیری کا جواب ہے کہ اگر تو پاک دامن ہے تو قریب ہے کہ اللہ تیری برأت کریگا) یہ ایسا ہے جیسا
ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین جیسے آیت میں عدم علم تقدس و تنزہ و برأت عن الولد پر دلالت
نہیں ہے ایسے ہی ان اقوال نبویہ میں بھی دلالت نہیں ہے اگر کوئی میاں راندیری کو کہے کہ اگر میاں راندیری انسان ہیں تو
ناطق ہیں یا حیوان مثلاً اس سے کیا میاں راندیری یہ گمان کرینگے کہ قائل کو اس قضیہ میں راندیری
کے انسان ہونیکا علم و خبر نہیں ہے اور شک و شبہ ہے پس یہ وہی معاملہ شاک بالا کا سا ہے باوجود علم و یقین
برأت اور تعلیم امت کیواسطے بھی ہو سکتا ہے پس یہ قول راندیری کا بھی کہ (باوجود ان تمام عبارات کے کہ جو
اوسی باب تعدیل النساء الخ) باطل و مردود ہو گیا اسلئے کہ ہرگز اس تمام عبارت میں عدم علم برأت و عدم خبر
برأت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مسلم نہیں ہے یہ فقط استنباطات باطلہ مردودہ
راندیری کے ہیں اور واللہ ما علمت علی اهلی الا خیرا اس بارہ میں نص ہے اور علم و یقین صدیقہ رضی اللہ
عنہا اس عبارۃ النص سے ثابت ہے اور عبارۃ النص کے مقابلہ اشارۃ النص بھی مرجوح و غیر قابل اعتماد ہے چہ جائے
کہ یہ استنباطات باطلہ راندیریہ پس ان استنباطات عبارۃ النص سے جو ثابت ہوا اوسکو رد کرنا سراسر سفاہت و غلو و
ضلالت نہیں تو اور کیا ہے پس یہ قول راندیری کا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم ہوتا اوس صورت
میں جیسا آپ فرما سکتے ہیں کہ واللہ ما علمت علی اهلی الا خیرا اسیطرح برأت کے علم نہونیکی صورت میں بھی آپ
فرما سکتے ہیں کہ واللہ ما علمت علی اهلی الا خیرا الخ) یہ سراسر جہالت صرف ہے کہ علم نہونیکی حالت میں بھی واللہ
ما علمت علی اهلی الا خیرا فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جائز بتایا ہے اور در صورت عدم علم و یقین
خیریت کے بھی سات قسم کے اپنے علم و یقین کو خیریت میں ہے کہ یہاں وہی برأت عن التہمہ ہے منحصر فرمانا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حق میں راندیری اعتقاد کرتے ہیں ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ شریعت میں علم سے مراد یقین ہوتا ہے
جو عبارت ہے اعتقاد جازم مطابق للواقع ثابت سے جسمیں احتمال نقیض نہونا اور واقع کے مطابق بھی ہونا اور مخالف
نہونا اور تشکیک مشکک سے زائل نہونا ضرور ہے پس برأت فی الواقع نہونیکی حالت میں علم و یقین کا اطلاق
کیونکر درست ہو سکتا ہے فی الواقع برأت نہو اور جزم برأت کا فرمایا تو یہ علم و یقین کہاں ہے وہ تو نعوذ باللہ من ذلک
جہل مرکب ہے نعوذ باللہ من ذلک در صورت برأت نہونیکے واللہ ما علمت علی اهلی الا خیرا فرمانیکو درست

مین آتا تو اللہ تعالیٰ اونکو آپکی زوجہ اول ہی سی نہ بناتا اور وصل ہرگز نہو نی دیتا یہ دلیل قوی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نی حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکی و برأت پر قائم فرمائی اور اس استدلال سی علم یقین برأت صدیقہ
رضی اللہ عنہا کا اظہار فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نی جواب دیا کہ سایہ شریف آپکا یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسواسطی زمین پر نہین گرنی دیتا اللہ تعالیٰ بچاتا ہی کہ مبادا کہین زمین پلید پر پڑجاوی جب حق
تعالیٰ اسطرح سی آپکو سایہ کی نگہبانی کرتا اور بچاتا ہی تو کیونکر آپکی حرم محترم صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو امر نالایق
سی نہ بچاویگا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نی یہ جواب دیا کہ نعلین آلودہ کا آپکی پاؤن مبارک مین ہونا اللہ
تعالیٰ نی روا نہ رکھا اور پسند نہ کیا اور آپکو خبر کر دی تاکہ پاؤن مبارک سی نکال ڈالین اگر یہ امر جسکی ساتھ منافقون نی تہمت
لگائی ہی واقع ہوتا تو خدا تعالیٰ آپکو خبر کر دیتا ان خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نی ادلہ قاطعہ سی برارت صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کی حقمین اپنی علم و یقین کا اظہار کیا جب آپنی جان لیا ایسی صحابہ اجلہ کی کلام مدلل سی کہ غیر متدبرین پر جو خفا
اس امر مذکور مین تہا اوسکا رفع ادلہ صحابہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سی ہو سکتا ہی اور یہ ادلہ اوسکو کافی ہین تو
اوسوقت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نی قسمیہ اپنی علم و یقین کا انحصار خیریت حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا مین ہونا ظاہر کرکی حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برأت کا اظہار اس طریق سی کیا اور منافقین تہمت لگانی
والونسی انتقام لینا چاہا اگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم و یقین برارت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نہ
تہا اور برارت کی خبر نہ تہی جیسا کہ کلام سابق راندیری مین یہ خبر نہونا گذرا ہی تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم انتقام لینی کو مستعد قبل نزول وحی مثبت برارت بغیر علم برارت کی کیونکر ہوتی اور قسمیہ علم و یقین کا انحصار
خیریت مین ہی جو رافع وہم وقوع امر متہم ہر ذی شعور کی نزدیک نفس الواقع ہی کیونکر فرماتی پس آپکو بہی اور صحابہ کرام کو
بہی علم و یقین برارت کا اسی قسم کی ادلہ جیسی اوپر منقول ہوئین حاصل تہا اور یہ جو راندیری نی کہا ہی کہ اسکا کوئی
قائل نہین ہی اوسکا کذب واضح ہی ادلہ قاطعہ سی علم الیقین حاصل ہونا جب ثابت ہوا تو اب بیان کسی کی قائل
ہونی نہونی کو کچہ دخل نہین ہی شیخ محدث دہلوی کا جو یہ قول ہی کہ نی خود نیز جای اتہام است کسیکہ ادنی عقل
و فہم داشتہ باشد و کدام فہم گنجایش دارد کہ اینجا رو دمگر منافق بود) اس سی واضح ہی کہ شیخ دہلوی فرماتی ہین کہ تہمت
مزیلہ برارت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیطرف فہم و وہم منافق کا ہی جا سکتا ہی اور اتہام مزیل برارت صدیقہ
کیطرف فہم و وہم مسلمانکا جا ہی نہین سکتا ہی جس سی معلوم ہوتا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بہی علم و یقین
برارت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاصل تہا شیخ موصوف بہی اسکی قائل نکل آئی پس راندیری کا قول کہ

علم الیقین برأت صدیقہ کا رکھتی ہو شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوہ مطبوع نولکشور
جلد دوم کی صفحہ ۱۲۲ مین فرماتی ہین اما بعضی علماء سیر قصہ عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما
در مشاورت آنحضرت علیہ السلام با ایشان و جواب دادن ایشان نیز ذکر کردہ اند و در آنجا علی رضی اللہ عنہ موافق ایشان گفتہ اما عمر
رضی اللہ عنہ پس گفت یا رسول اللہ مگس بر اندام تو نمی نشیند بجہت آنکہ مگس بر نجاسات و مستقذرات می افتد
و پایہای او آلودہ بآن میگردد و خدا تعالیٰ بدن پاک ترا ازان نگاہ میدارد پس چگونہ ترا از کسیکہ بدترین چیزہا
آلودہ باشد نگاہ ندارد و عثمان بن عفان گفت کہ سایۂ تشریف تو بر زمین نمی افتد کہ مبادا بر زمین نجس افتد
و حق تعالیٰ صیانت سایۂ تو بدین مثابہ میکند چگونہ صیانت حرم محترم تو از ناشائستہ نکند علی مرتضی گفت کہ حق
تعالیٰ روا نداشت کہ نعلین ملوث در نماز در پای مبارک تو باشد و خبر کرد ترا تا بکشی انرا از پای مبارک خود اگر
این امر واقع بودی خبر کردی ترا بدان خاطر جمع دار کہ خواہد تخفیف حال ترا خبر کرد و چون آنحضرت این سخنان
شنید بمسجد رفت و خطبہ خواند و گفت کیست کہ نصرت دہد مرا و انتقام کشد مردی را کہ بتحقیق رسیدہ است بمن
ایذای او در شان اہل من مراد عبد اللہ بن ابی منافق را داشتہ بخدا من ندانستم از اہل خود جز نکوئی و بتحقیق ذکر
کردہ اند مردیرا کہ ندانستہ ام از وی جز نکوئی مراد صفوان بن المعطل ہست کہ او را منافقان متہم باین شنیعہ داشتند
بود مردی خیر فاضل عابد و خود چہ جای این اتہام ہست کسیکہ ادنی عقل و فہم داشتہ باشد و کدام فہم و وہم گنجائش
دارد کہ باینجا رود مگر منافق بود در غایت نفاق و حسد شیطان سد راہ او شد از عبد اللہ منافق و حمنہ عجب نبود
کہ گرفتار قید نفاق و حسد بودند عجب از حسان و مسطح ہست کہ باین بلیہ و خبط و جنون گرفتار شدند اس سے واضح
ہے کہ بعض علماء سیر نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مشورہ لینا حضرات عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
اور انحضرات کا جواب دینا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اونکے جواب کی موافقت کرنا بھی ذکر کیا ہے حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب (مدلل بدلیل برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا) یہ دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم آپکے بدن مبارک پر مکھی نہین بیٹھتی ہے اس سبب سے کہ وہ نجاست و پلیدی پر بیٹھتی ہے تو اوسکے پاؤن
اوس پلیدی سے آلودہ ہوجاتے ہین آپکے بدن پاک کو اللہ تعالیٰ اوس سے نگاہ رکھتا ہے اور اوسکے بیٹھنے سے بچاتا ہے پس
کیونکر آپکو ایسے شخص سے جو بدترین چیز کے ساتھ آلودہ ہو نگاہ نہ رکھے یعنے جب ادنی پلیدی سے خدا تعالیٰ آپکو بچاتا ہے
تو آپکو ایسی عورت سے جو بدترین پلیدی سے آلودہ ہو کیونکر نہ بچاتا جسکا مطلب یہ ہے کہ ہرگز حضرت صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا اوس امر متہم کے ساتھ آلودہ نہین ہوسکتی ہین جسکی تہمت منافقین لگاتے ہین اگر اونسے ایسا امر وقوع

۱۲ سرمن

الظن والجهل) المركب والتقليد بل الشك والوهم ايضا (وتسميتها علما) اي جعلها منه حجة
فيه كما ذهبوا اليه (يخالف استعمال اللغة والعرف والشرع) انه لا يطلق على الجاهل جهلا مركبا
انه عالم في شئ (من استعمال اللغة والعرف) والشرع كيف ويلزم ان يكون اجهل الناس في الواقع
اعلمهم به وكذا لا يطلق في شئ منها على الظان والشاك والواهم واما التقليد فقد يطلق عليه
العلم مجازا لا حقيقة (ولا مشاحة) اي لا مضائقة ولا منازعة (في الاصطلاح) بل لكل احد
ان يصطلح على ما يشاء (الا ان رعاية الموافقة في الامور المشهورة) بين الجمهور اولى واحب
چھ تعریف علم کی بیان کرکے اونمین خلل ہونا بیان کیا اور پھر ساتوین تعریف کو مختار بتایا اور اوسکی یہ وجہ بیان
کی کہ یہ خلل مذکورسے بری اور تصور مع تصدیق یقینی کو شامل ہے اور وہ ساتوین تعریف جسکو مختار بنایا ہے
شرح مواقف مین یہ ہے انہ صفة توجب تمییزا ما عداها بین المعانی لا یحتمل النقیض علامہ
سید سند لا یحتمل النقیض کی شرح مین یہ فرماتے ہین ای لا یحتمل متعلق التمییز نقیض ذلک التمییز
وبهذا القید خرج الظن والشك والوهم فان متعلق التمييز الحاصل فيها يحتمل نقيضه بلا خفاء
وكذا خرج الجهل المركب لاحتمال ان يطلع في المستقبل صاحبه على ما في الواقع فتزول عنه
ما حكم به من الايجاب والسلب الى نقيضه وكذا خرج التقليد لانه يزول بالتشكيك اس سے
واضح ہے کہ علم کی تعریف مختار جو خلل سے خالی ہے اوسمین قید لا یحتمل النقیض موجود ہے جس سے ظن وشک ووہم و
جہل مرکب وتقلید خارج ہین یہی تعریف علم یقینی کی ہے اور جزم خلاف واقع کرنیکو علم اور جزم مذکور کرنیوالے کو
عالم لغةً وعرفاً وشرعاً نہین کہا جاتا ہے پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واللہ ما علمت علی اہلی
الا خیرا فرمایا جس سے آپکے علم کا خیریت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مین منحصر ہونا کہ یہان عبارت براءت عن التہمة
سے ہی واضح ہے اور علم مین عدم احتمال نقیض کہ وہ عدم براءت کا وہم وظن وشک ہے وجہل مرکب ہے تو خیریت
کا نقیض عدم خیریت کہ وہ یہان عدم براءت کا وہم یا شک یا ظن یا جہل مرکب ہے آپکے قول مین احتمال ہرگز نہین تو
ایسے ہی صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے اقوال مین ہے جنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی براءت کا علم خود کو
نزدیک ہونا ظاہر کیا ہے احتمال عدم براءت خواہ وہم اوسکا ہو یا شک یا ظن یا جہل مرکب ہرگز نہین ہے جب لغت و
عرف وشرع مین علم کیواسطے عدم احتمال نقیض مذکور ضرور ہوا تو باوجود احتمال نقیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و
صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم علم کا اطلاق ہرگز نہ فرماتے جب اطلاق علم کا فرمایا تو واضح ہے کہ واقع مین اونکا بریئہ ہونا

انکاکوئی قائل نہین غلط ودروغ ہوگیا اور یہ علم ویقین خیریت صدیقہ رض نقیض تہمت فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تہا بلکہ فقط موافق اپنے ظن کے اور دیکہو شرح عقائد نسفی مین اس قول متن کے تحت مین (اسباب العلم) یہہ ہو صفۃ یتجلی بہا المذکور لمن قامت ھی بہ ای یتضح ویظہر ما یذکر ویمکن ان یعبر عنہ موجودا کان او معدوما اس سے چند سطور کے بعد ہے لکن ینبغی ان یحمل التجلی علی (ای من شانہ ان یذکر) الانکشاف التام الذی لا یشمل الظن لان العلم عندھم مقابل للظن اس سے واضح ہے کہ متکلمین کے نزدیک علم اوس صفت کو کہتے ہین کہ جس شخص مین وہ صفت پائی جاوے تو اوس صفت کے سبب سے وہ امر جسکا ذکر کرنا اور بیان کرنا ممکن ہو خواہ موجود ہو وہ امر یا معدوم اوس شخص پر کامل و تمام طور سے منکشف و واضح وظاہر ہوجاوے اور انکشاف تام کی قید اسیواسطے لگانا چاہیے کہ ظن وگمان جو متکلمین کے نزدیک علم کا مقابل و مناقض ہے اوسکو تعریف علم شامل نہو اگرچہ شارح نے اس تعریف کے بعد شمول تعریف کا غیر یقینیات کو بھی بیان کیا اور اوسکے بعد یہ تعریف بھی بیان کیا کہ صفۃ توجب تمیزا لا یحتمل النقیض اور اسکا تصدیقات غیر یقینیات کو شامل نہونا بیان کیا لیکن پہر آخر مین استدراک کیا چنانچہ کہا لکن ینبغی الخ جو ابہی معلوم ہوا جس سے ظن کو تعریف کا شامل نہونا اور ظن کا مقابل علم نزدیک متکلمین کے ہونا واضح ہے بیان کیا ہے جب ظن جو جانب راجح کا نام ہے مقابل علم کا و مناقض ہے تو شک و وہم جو مساوی و مرجوح ہین وہ بطریق اولی مقابل و مناقض علم ہین اور تعریف دوسری مین لا یحتمل النقیض کی قید اسیواسطے لگائی کہ ظن و وہم و شک جہل مرکب و تقلید علم سے خارج ہوجاوین عبد الحکیم علی الخیالی مطبوع مجتبائی دہلی صفحہ ۷۵ مین ہے وبقولہ لا یحتمل النقیض ای لا یحتمل النقیض التمیز بوجہ من الوجوہ خرج الظن والشک والوہم والتقلید فان الظن والشک والوہم توجب کلہا تمیزا یحتمل النقیض فی الحال والجہل المرکب والتقلید یوجبان تمیزا یحتمل نقیضا فی المآل اما فی الجہل فلان الواقع فی نفس الامر خلافہ فیجوز ان یطلع علیہ فیما بعد واما فی التقلید فلعدم استنادہ الی موجب من حس او بداہۃ او عادۃ او برہان فیجوز ان یزول بتقلید آخر اس سے واضح ہے کہ قید لا یحتمل النقیض سے ظن و شک و وہم و جہل مرکب و تقلید تعریف علم سے خارج ہوجاتے ہین اور اس سے یہ بہی واضح ہے کہ جہل مرکب اسیواسطے علم سے خارج ہے کہ امر واقع نفس الامر مین خلاف جہل مرکب کے ہے شرح مواقف مطبوع نولکشور صفحہ ۳۴ مین ہے کہ ظن و جہل مرکب و تقلید و شک و وہم کا نام علم رکہنا اور علم مین مندرج کرنا استعمال لغت و عرف عام و شرع کے مخالف ہے عبارت یہ ہے (وھذا) ای ما ذکرہ فی تعریف العلم تناول

اسواسطی شاید یہ مزخرفات وسفاہات کا صدور ہوا ہی یا شاید دیدہ دانستہ عناد ومکابرہ وابلہ فریبی سی یہ صادر ہوا ہے

قولہ جناب من بعد اوترنے وحی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوگئی اسمین کسیطرح کا شک نہین

ہی اگر کوئی شخص باوجود وحی اوترنیکی اور اوس سی برارت ہونیکی یہ سمجھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر بھی خبر نہوئی

تہی یا آنحضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برارت مین شک کری تو وہ شخص کافر ہی لیکن اس سی یہ لازم نہین

آتا کہ اب تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم ہوگیا پس اس دعوی کیلئے یہ ضرور ہی کہ ثابت کیا جاے کہ تمام جزئیات

ماکان ومایکون کا علم تہا لیکن فقط برارت صدیقہ کا علم نہ تہا اب اس قصہ کی بعد ہوا یا اس قصہ کی بعد اللہ تعالے

نے تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم دیا ہی **اقول** وباللہ التوفیق راقم اپنی فتوی اولی مطلوبہ **رانديري**

کی عبارت اوپر نقل کر چکا ہی جسکا اول وآخر **رانديري** نے فریب دہی عوام کیلئے چہوڑ دیا ہی کہ اعتراض ومنع دلالت حدیث

افک کو اوپر مدعی وہابیہ کی **رانديري** دعوی ٹھہراوین اور سند منع کو استدلال عوام کی نظر وںمین بناوین اول

عبارت جو **رانديري** نے چہوڑ دی ہی اوسمین یہ موجود ہی (حدیث افک ہی دلیل اسکی نہین ہوسکتی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبہی نہین جانا) یہ تمام اوپر **راقم** نے بیان کر دیا ہی ہیر اسواسطی بیان کرنا

پڑا کہ قول **راقم** کا جو اس وہم کی جواب مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی غیب نجانا او سکی دلیل حدیث افک

ٹھہرائی جاوی اور وہ قول **راقم** یہ ہی (بالفرض یہ ثابت ہی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت معلوم

نہ تہا لکن بعد کو تو خدا تعالی نے وحی نازل فرمائی بعد کو تو اطلاع دیدی اور غیب پر اطلاع رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو ہوگئی) اسکو میاں **رانديري** نے نقل کر کی اقول کہکر جو کچھ کہا ہی تو اوسکی آخر مین وہی صدائے

پرانی جو قول سابق مین بہول گئی تہی یہان پہر یاد کیئی کہ (اوس سی یہ لازم نہین آتا کہ اب تمام جزئیات ماکان و

مایکون کا علم ہوگیا پس اس دعوی کیلئے یہ ضرور ہی کہ ثابت کیا جائے الخ) منصفین غور کرین اس محل یہ دعوی کہان

ہی یہان تو حدیث افک کو اس امر کی دلیل بنانی پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کسی کبہی نجانا اعتراض ہی اور

اوسکی دلالت امر مذکور پر منع وارد کیا گیا ہی پس اسکو دعوی ٹھہرانا **رانديري** کا سفاہت یا ابلہ فریبی ہی اور

روباہ بازی اور یہ جو کہا کہ (بعد اوترنے وحی کی الخ) اجی **رانديري صاحب** باوجود فرمانے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا اوسطور ومقولہ کاذبہ منافقین مفترین کی جس سی واضح ہے کہ

آپکو علم ویقین برارت واقعیہ حضرت صدیقہ رض کا حاصل تہا جسکا بیان اوپر گذرا اور باوجود ہان یعنی اس قول

نبوی کی پہر کوئی یہ کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برارت صدیقہ رض کا علم نہ تہا اور خبر نہ تہی اور باوجود علم وخبر

اور کسیطرح کا وہم و شک وظن نہونا اونکی برا‌ءت مین اور یہ برا‌ءت فی الواقع ہونا و ہضون نے فرمایا ہے پس یہ جو
راندیری کا قول سابق مین گذرا ہے کہ (اسیطرح علم نہونیکی حالت مین بہی آپ فرما سکتے ہین کہ (واللہ ما علمت
علی اہلی الا خیرا الخ) اوسکا بطلان و مردودیت و اوسمین لزوم اتہام و دروغگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر واضح ہے ہر ادنی عقل والا بہی جان سکتا ہے کہ باوجود عدم علم خیریت کہ جو عبارت یہان برا‌ءت عن التہمۃ سے
ہے علم کو خیریت مین منحصر قسم کے ساتھ کرنا دروغگوئی ہے و جہوٹی قسم ہے کیا میان راندیری کو کسی امر کے ثبوت کا مثلاً قیام
زید کے ثبوت کا علم نہ ہو جب بہی واللہ ما علمت زیدا الا قائما میان راندیری کہنا درست جانتے ہین اور جملہ
مذکورہ کی دلیل مین جو ہذیان راندیری کا ہے کہ (کیونکہ واقع مین اس قول کے بیان کرتے وقت برا‌ءت ہو یا
نہو آپ کو کسیطرح برائی کی خبر صدیقہ رض کی جانب سے نہ تہی) اوسکی بہی مردودیت واضح ہو گئی اسلئے کہ واقع مین
برا‌ءت نہو پہر علم کو خیریت مین منحصر کرنا کہ جو یہان عبارت برا‌ءت سے ہے علم کے اطلاق کے منافی ہے علم لغت و عرف
و شرع مین جزم خلاف واقع کو نہین کہا جاتا ہے اور خلاف واقع کی جازم کو عالم نہ کہنا اور جاہل بجہل مرکب کو
عالم نہ کہنا لغت و عرف شرع مین ابہی شرح مواقف سے معلوم ہو چکا ہے پہر برا‌ءت نہونیکی حالت مین واللہ ما علمت
الا خیرا فرمانیکا اعتقاد راندیری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے حق مین کرنا اونکے
علم کو جہل مرکب بتانا اور اونکو جاہل بجہل بتانا ہے نعوذ باللہ من ذلک ادنی یہ کہ یہ لزوم کفر ہے اگر التزام ہے تو کفر
مین کچہ شک نہین ہے اور یہ ہذیان بہی راندیری کا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم فرمانیوالے واللہ ما علمت علیہا الا
خیرا کے حق مین کہ (ہر ایک اپنے علم کی خبر دیتے ہین نہ یہ کہ واقعی بات کی خبر دیتے) مردود و مطرود ہو گیا کیونکہ علم کی
تعریف مختار مین قید لا یحتمل النقیض سے خارج ہونا جہل مرکب کا بہی علما فرماتے ہین تو صحابہ کے اطلاق علم سے اس
محل مین واقعی بات کی خبر دینا واضح ہے ورنہ علم نہوگا جہل مرکب نقیض علم ہوگا پس یہ تمام ہذیان راندیری
مردود ہین اور سفاہت و جہالت یا ابلہ فریبی راندیری کی ثابت ہے بہر راقم کی سند واللہ ما علمت علی
اہلی الا خیرا حدیث نبوی کو استنباط بتانا بہی جہالت یا ابلہ فریبی راندیری کی ہے ایسی ابلہ فریبیون و گستاخیون
و سفاہات سے نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور علم کی تنقیص موجب کفر حسب قول شفا و شرحہ
کر کے راندیری وہابیہ کی اتباع کرتے ہین لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم راقم اس بات کو زیادہ طول دینا
نہین چاہتا ہے ایک بات یہ کہتا ہے کہ راندیری کو چاہئے کہ اسکو غور سے دیکہین اور اپنے گریبان مین منہ
ڈالکر دیکہین کہ اہل اسلام متکلمین اہل سنت و جماعت کی تعریف علم مختار بہی راندیری کو معلوم نہین

وہابیہ کے جواب مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبھی سمجھا نا جسکی دلیل حدیث افک ٹھہرائی جاوے اور
شخص مذکور کے دعوی کا کہ (وقت ولادت یا وقت بعثت سے ہی تمام امور غائبہ یکبارگی اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بتا دئے) باطل ہے و بلا دلیل مخالف اہل حق کے ہونا جو راقم نے کہا تو علی جمیع التقادیر نہین کہا بلکہ بعض
تقادیر پر کہا ہے عبارت مکرر پھر نقل کرنا پڑتی ہے وہ یہ ہے (بالفرض یہ ثابت بھی ہو جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اوس وقت معلوم نہ تھا لیکن بعد کو تو خدا تعالی نے وحی نازل فرمادی بعد کو تو اطلاع دیدی اور بعد کو
تو اطلاع غیب پر ہوگئی یہ اوس شخص کے دعوی کے خلاف ہے جو یہ کہے کہ وقت ولادت یا وقت بعثت سے ہی تمام امور
غائبہ یکبارگی اللہ تعالی نے بتا دئے تھے ایسا دعوی اگر شخص مذکور فی السؤال کرے تو بلا شبہ اوسکا دعوی باطل و
بلا دلیل اور مخالف اہل حق ہوگا جب دعوی ایسا نہین تو غیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد یہی ہے
کہ آخر مین غیب دانی اللہ تعالی نے دیدی تھی) اس سے واضح ہے کہ دعوی مذکورہ شخص کو باطل و مخالف اہل حق
و بلا دلیل اس تقدیر پر راقم نے کہا ہے کہ اگر یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت معلوم نہ تھا
یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بریہ ہونا چنانچہ یہ قول راقم کا کہ (بالفرض یہ ثابت بھی ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت معلوم نہ تھا الخ) بآعلی صوت ندا کرتا ہے کہ راقم کا کہنا اس تقدیر پر ہے کہ اگر یہ ثابت
ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت معلوم نہ تھا جب راقم اوسکے ثبوت کا قائل نہین ہے اور نہ **رانديري**
یا کسی دوسرے وہابی **دیوبندی** وغیرہ نے ابتک اسکا ثبوت دیا تو اس تقدیر پر جو کہا گیا ہے تو اوسکا ثبوت
کیونکر راقم کے نزدیک ہو سکتا ہے مثلاً کوئی کہے بالفرض زید کے حمار ہونیکا ثبوت ہو تو جو شخص دعوی اوسکے ناطق
ہونیکا کرے وہ دعوی باطل و بلا دلیل اور مخالف اہل حق ہے تو کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ بلا ثبوت حماریت زید
ہی ناطقیت زید کے دعوے کو باطل و بلا دلیل و مخالف اہل حق کے اس شرطیہ کے قائل نے کہا ہے بلا ثبوت حماریت
زید ہی ناطقیت زید کے دعوے کو باطل بتانیکا وہم کرنیوالا ہی حمار ہی ہوگا نہ انسان پس ایسے ہی اس محل مین
جاننا چاہیے کہ جب قبل نزول وحی عدم علم براءت کا ثبوت نہین تو بعثت یا وقت ولادت سے جاننے کا دعوی
کیونکر باطل ہو سکتا ہے اور **رانديري** کا اوس شخص کو جھوٹا بنانا و دلیل کو لا دلیل راقم کے نزدیک ٹھہرانا
جہالت یا ابلہ فریبی و کذب و دروغ نہین تو اور کیا ہے اور راقم نے یہ جو کہا ہے اپنی عبارت مین کہ (وہ اوس
شخص کے دعوے کے خلاف ہوگا الخ) تو یہ بھی اوسی تقدیر فرض پر مبنی ہے کہ اگر یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ وقت ولادت یا وقت بعثت الخ جب تقدیر فرض کا وجود و ثبوت نہین یعنی یہ ثابت نہین کہ

نہونگی ہی یہ فرما دیا اور یہ فرمانا آنحضرت صلعم کا اور اسی قسم کا فرمانا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا بہی موافق واقع کی نہیں تو متد برین اوس بی ادب و گستاخ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کو جہل مرکب کا قائل اور رود و ہنگوئی کا مرتکب نعوذ باللہ من ذلک بنانیوالا قرار دینگے اقل یہ کہ لزوم کفر کا مرتکب تو اوسکو مانینگے ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ٹھہرانیوالا کہ آپنے قبل نزول وحی حضرت صدیقہ بریہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حقمین بدگمانی عدم بقاء برارت کی اور حالانکہ ایسی بدگمانی کرنیکا اعتقاد انبیاء علیہم السلام کے حقمین کفر ہونا اوپر عبارت علینی سے واضح ہوچکا ہے اس سے ہی اوس گستاخ کو اقل یہ کہ مرتکب لزوم کفر قبول کرینگے اور قصہ افک سے اول آپکو علم ماکان و مایکون حاصل ہونا عبارات مذکورہ مکررہ بالا سے ثابت ہی بلکہ آپکی روح مبارک کو ہی حاصل ہونا قبل وجود جسدی کے ثابت ہی چنانچہ شیخ کامل روزبہان کی تفسیر اور علامہ جلال الدین سیوطی رح کی حاشیہ مختصر سے اوپر گذر چکا ہے اور جس دلیل سے نفی مفہوم ہی تو علم من وجہ کی نفی پر محمول ہی نہ علم من کل الوجوہ کی نفی پر اگر **راندیری** کا ادعا نفی علم من کل الوجوہ کے ثبوت کا ہی تو اقامت برہان کریں **قولہ** خان صاحب کا یہ کہنا بہت صحیح ہی کہ جو شخص یہ کہے کہ وقت بعثت سے ہی تمام امور غائبہ یکبارگی اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادئے تہے تو بلاشبہ باطل ہی اور بلا دلیل و مخالف اہل حق کی ہی مین ایک فقرہ اور کہتا ہون کہ وہ کاذب ہی اور اگر وہ ایسی دلیل لادے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ولایت تامہ قبل بعثت سے حاصل تہی اسوجہ آپ تمام جزئیات ماکان و مایکون جانتے تہے تو وہ دلیل خان صاحب کے نزدیک لا دلیل ہی اور ہمین اوس دلیل کی طمع کہونا کا اب خان صاحب سے عرض کرتا ہون کہ آپکا یہ کہنا کہ آخر مین اطلاع اللہ تعالی نے دیدی تہی اور غیب دانی حاصل ہوگئی تہی اس سے کیا مراد ہی آیا یہ کہ بعض جزئیات ماکان و مایکون پر غیب دانی اور اطلاع دی تہی تو اوسمین کلام ہی نہیں اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزاروں غیب کی باتین بتائی ہوئی ہین یا یہ کہ تمام جزئیات ماکان و مایکون کہ جسمین دنیا بہر کی گہانس پہوس وغیرہ اور اوسکی قیامت تک کی حالات بہی ہین وہ مراد ہی جب یہ مراد ہو تو از راہ مہربانی یہ فرماوین کہ آخر مین سے کون وقت مراد ہی آیا آخر وقت زندگی یا اور کوئی وقت لیکن اتنا یاد رہے کہ وہ تعیین دلیل سے ہو **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری** راقم کی عبارت کو قطع و برید اور زیادتی کر کے غیر مراد پر حمل کر کے اقول کہکے جواب ناصواب مین مشغول ہوئے ہین تاکہ عوام کو دہوکہ ہو کہ راقم کی مراد وہی ہی جو **راندیری** نے قرار دیکر جواب ناصواب دیا ہی ایسا کہنا راقم کا اوسی وہم

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا اگرچہ درمیان مین جمیع ماکان ومایکون کیطرف استطرادا اشارہ ہو نا بیان کیا ہی جو رانديری کی مزعوم کی بطلان کو کافی ہی اور آخر جانیکی وقت سی سوال ہی اوسی پر مبنی رانديری نی کیا کہ اعتراض ومنع راقم کو دعوی علم جمیع ماکان ومایکون کی حصول کا ٹھہرایا جب مبنی علیہ فاسد و باطل تو مبنی بھی فاسد و باطل ہوا پہر آخریت امور نسبیہ مین سی ہی کہ بہ نسبت دوسری امر کی اوسکا تعقل ضرور ہی جن علما کی نزدیک بعد کون ووجود روح مبارک علم ماکان ومایکون کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا تو اونکی نزدیک قبل کون ووجود روح مبارک سی بعد کون ووجود آخر ہوا اور جنکی نزدیک بعد ولادت علم حاصل ہوا تو یہ بعد ولادت بہ نسبت ولادت آخر ہوا جنکی نزدیک بعد بعثت حاصل ہوا ہو تو یہ بعد بعثت قبل بعثت سی آخر ہوا جنکی نزدیک معراج مین ہی حاصل ہوا ہو تو یہ معراج مین حصول آخر ہوا قبل معراج سی علی ہذا القیاس پہر ایک وقت خاص کا سوال رانديری کا کہ جنکی مستفہم ہو پہر ایسی سوالات جس سے کوئی غرض حاصل نہین لغو ہین عیب دانی جمیع احوال مخلوقات ایک بہت بڑا وصف کمال ہی اوسکا معلوم کرنا کافی ہی وقت معین کو اسمین کیا دخل ہی وقت معین معلوم ہو یا نہو یہ وصف اونکی واسطی ثابت ہوئی تو مطلوب حاصل ہو گیا اگر یہ غرض ہی کہ فلان وقت قرار دیا جاوی تو میان رانديری اوس وقت مین عدم حصول علم جمیع ماکان ومایکون ثابت کرینگی یہ خیال محال ہی جو دلیل علیل عدم علم رانديری نی بیان کی علاات وعدم دلالت مقصود رانديری پر بتادی گئی اگر پہر ایسی ادلہ غیر دالہ علی المقصود پیش کرینگی تو ویسا ہی حال ہو گا جیسا کہ اب ہوا پس یہ سوال بھی لغو وبیہودہ رانديری کا مانند دیگر تقریرات کی نجدی نی یہ کہا تہا کہ اس زمانہ کی مشرک عاقل کہتی ہین انہ کان اول الامر ثم القی اللہ علیہ علم الاولین والآخرین وجعلہ مطلعا علی مایکون الی یوم القیمۃ تو نجدی کی جواب مین علماء مکہ معظمہ نی یہ فرمایا ماقال النجدی فی المعنی المراد ونقلہ فہو حق وہدایۃ من السلف والسواد الاعظم بعد اسکی علماء موصوفین نی یہ لکہا قال الخفاجی واما ما ورد انہ صلی اللہ علیہ وسلم علم علم الاولین والآخرین فلعلہ کان آخر احوالہ بعد انقطاع عرض جبرئیل **قولہ** کیا عمدہ تفسیر کیکی ہی اللہ تعالی مفسر کو جزای خیر عطا فرماوی پس جمیع ماکان ومایکون کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تہا اس دعوی کیلئے ضرور ہی کہ یہ ثابت کیا جاوی کہ تمام جزئیات ماکان ومایکون کی وحی ہو چکی ہی اور جبتک ثابت نہو قابل اعتبار کی نہین ہی **اقول** وباللہ التوفیق میان رانديری کو خدا فہم وانصاف عطا فرماوی مطلب

قبل نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ تہا اور بعد نزول وحی کی علم ہوا ہی تو اوس شخص کی دعوی کی بہی خلاف
ہونا ثابت ہوا شرح مسلم الثبوت وغیرہ کی عبارات سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت قویہ ہونا اور اولیاء اللہ تعالی کو سامنی
زمین مانند سفرہ ہونا یا مانند روی ناخن ہونا اور علوم کثیرہ حاصل ہونا ثابت کرکی قبل بعثت حصول علم ماکان ومایکون کا
امکان واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوی ثانیہ مین ثابت کیا اور اوپر عبارت تفسیر عرائس البیان وحاشیہ جلال الدین سیوطی
علی البخاری کی مختصر سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو علم ماکان ومایکون حاصل ہونا اور وحی ہونا معلوم ہو گیا
جس سی وقت ولادت ہی آپکا عالم ماکان ومایکون ہونا ثابت ہوا اور اوسی مختصر حاشیہ جلال الدین سیوطی کی صفحہ ۱ مین
اما موسی کانی انظر الیہ الحدیث کی تحت مین ہی قلت بل رآہم حقیقۃ وہم کذلک بروحہ قبل اتصالہا ببدنہ فلا یخفی
علیہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئ کان بالعالم منذ خلقہ تعالی الی قیام الساعۃ اس سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
کا قبل تعلق کی ساتھ جسم مبارک موسی علیہ السلام کو حج کرتی دیکہنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شی وقت پیدائش
اوسکی سی وقت قیامت تک پوشیدہ نہونا واضح ہی جب علمار محققین کی کلام مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
کا عالم ہونا اور جس چیز کی پیدائش قیامت تک ہی وقت پیدائش سی اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہونا
ثابت ہی تو ان علمار کی اقوال کو باوجود امکان [illegible] صدق غلط وجہوٹ بتانا اور انکو کاذب ٹھہرانا اور
انکی اقوال کو لادلیل کہنا راندیری جیسی گستاخ کا ہی کام ہی راقم سی تو ہرگز یہ نہین ہوسکتا ہی راقم ان علمار
کی اقوال کو ہرگز کاذب نہین کہہ سکتا ہی اور نہ راقم کی کلام مین کوئی قول ایسا ہی کہ اوس سی قول علمار کا کاذب
ہونا ہوسکتا ہی یہ فقط سفاہت یا ابلہ فریبی راندیری کی ہی اور نہ راقم کسی دلیل کی مخالف ہونا ایسی اقوال
علمار کو مان سکتا ہی اور راندیری نی جو سفاہت یا ابلہ فریبی سی کسی دلیل کی مخالفت ثابت کرنا چاہی اوس
مخالفت کی ثبوت کو راقم نی ہرگز قبول نہ کیا اور دلیل مین امکان اور احتمال ایسا ہونا بیان کر دیا کہ جس سی وہ
دلیل مخالفت کی نہ رہی جبتلک راندیری یا اونکا کوئی طرفدار اساتذہ یا تلامذہ یا احبار مین سی برہان قاطع و
دلیل ساطع غیر محتمل قائم اوس احتمال وامکان کی رفع پر نکری تب تک ہرگز وہ دلیل مخالفت نہین ہوسکتی ہی اور
پہر اس محل مین جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی علم کی حصول کا ذکر ہی سفاہت وابلہ فریبی ہی اسلئی کہ اس محل
مین تو اسپر اعتراض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی غیب کبہی نہ جانا اور اسکی دلیل حدیث افک ٹھہرائی پر اس
محل مین علم جمیع ماکان ومایکون کی اثبات کا دعوی کہان ہی وہ اعتراض فقط اسیقدر سی تام وکامل ہو جاتا
ہی کہ اول نہ سہی بعد کو تو خبر ہو گئی اور غیب معلوم ہو گیا پہر یہ وہم وہا بیہ کہان باقی وسالم رہا کہ غیب کبہی

ایسی تقریر کری کہ دعوی ثابت کیا جاوی جب تک یہ ثابت نہو قابل اعتبار کی نہیں تو اوسکو خواہ راند یری
ہون یا کوئی دوسرا کوئی عقل و شعور والا منصف مزاج و متدبر کیا لغو گونہ کہیگا معترض کی اعتراض
و منع کا جواب دعوی کا ثبوت مانگنا اور اوسکے اعتراض و منع کو کہدینا کہ قابل اعتبار کی نہین ہی سفاہت
یا مکابرہ نہین تو اور کیا ہی ہمنی اپنی محل مین جمیع جزئیات ما کان و ما یکون کا ثبوت بہی ردیا عند العقلاء
والمنصفین اس محل مین فقط علم غیب ذاتی کی نفی ہونیکا ثبوت منظور تہا اوسکا ثبوت ہو گیا اور عبارت
جلالین ما غاب عنی ولم یوح مین دو امر کا ذکر ہی ایک ما غاب عنی کا اور دوسری ولم یوح الی کا جس سے
واضح ہی کہ جو چیز باوجود اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غائب ہو یعنی اون طرق سے بہی نہ معلوم ہو کہ جن
طرق و دلائل الہام و کشف و فراست وغیرہا سے غیب دانی کا حصول دوسری غیر انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو بہی ہو جاتا ہی اور اوس طریق سے بہی نہ معلوم ہو کہ جس طریق خاص سے انبیاء علیہم السلام کو غیب خاص کی
اطلاع ہوتی ہی تو اوسکو مین نہین جانتا اس سے واضح ہی کہ جب کسی طریق عام و شامل للرسل وغیرہم سے بہی
معلوم نہوا اور نہ طریق خاص وحی سے معلوم ہو تو جب تمام طرق عام و خاص علم غیب نہ رہی تو فقط ذات
مبارک سے بلا واسطہ کسی طریق کی جاننا غیب کا رہا پس یہ نفی اوسکی ہی یہی غیب دانی ذاتی کی نفی ہی اگرچہ
مراد جلالین کی عبارت کی نہین تو ما غاب عنی کہنا تہا ولم یوح کی ضرورت نہ تہی اور تاکید سے تاسیس
اولی ہونا مسئلہ مشہور و معروف بین العلماء ہی اور تاسیس اسی صورت مین ہی جو راقم نے بیان کی کہ
ما غاب عنی سے مراد وہ جو طریق عام سے نہ معلوم ہو ولم یوح سے مراد وہ جو طریق خاص للرسل سے
بہی نہ معلوم ہو اب بلا واسطہ جاننا و بالذات جاننا باقی رہا اوسی کی نفی اس سے ثابت ہی یہی ہمارا مقصود
ہی اور عبارت جمل سے باوجود تو اضعا نفی کی ثبوت کی انما یتبع ما یوحی الیہ من ربہ عز وجل فیما اخبر
عنہ عن غیب یوحی اللہ الیہ سے بالواسطہ غیب دانی کا ثبوت واضح ہی یتبع ما یوحی اسکی دلیل ہی
جب بالواسطہ غیب دانی ثابت ہی تو نفی لا اعلم الغیب مین بلا واسطہ مراد ہونا و بالذات مراد ہونا ضرور
و لازم ہی پس غیب دانی ذاتی کی نفی ثابت ہی نہ مطلقا غیب دانی کی نفی کہ بالواسطہ کو بہی شامل ہو اور انما
یتبع بالوحی سے ثابت ہی کہ غیب کی خبرین جو آپ نے دی ہین اوسکی وحی اللہ تعالیٰ نے آپکی طرف کی ہی پس
اوپر جو بحوالہ عینی شرح بخاری وغیرہ بدلیل حدیث نبوی جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا گذرا ہی وہ بہی بوحی الہی ہوا تو جمیع احوال مخلوقات کی خبر بوحی ثابت ہوئی اور علم جمیع احوال

راقم کا سمجھتے ہی نہیں ہیں اور جواب دینے کو طیار ہو جاتے ہیں میانجی صاحب قول سابق راقم مین جیسے حدیث
انک دلیل اس امر کی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبھی نجانا اعتراض و منع راقم کا تہا چنانچہ
اوپر معلوم ہوا ایسے ہی آیت قرآنیہ لا اعلم الغیب وغیرہا سے جو غیب دانی آنحضرت صلعم کی نفی پر وہابیہ دلیل لاتے
ہین اور غیب دانی آنحضرت صلعم کے اعتقاد کو کفر ٹھہراتے ہین اور وہ کفر ہونیکے واسطے جمیع جزئیات ماکان و
یکون کی قید بھی نہیں لگاتے ہین چنانچہ تقویۃ الایمان پیشواے وہابیہ ہند کی کتاب مین یہ قید ہرگز نہین اور
نہ گنگوہی کی تقریر فتوی میلاد مین یہ قید ہے جس سے واضح ہے کہ نفس غیب دانی کو بھی بلا قید جمیع جزئیات
کے وہابیہ کفر جانتے ہین اور دلیل مانند آیت لا اعلم الغیب کے لاتے ہین تو انکی دلیل کی دلالت مطلقا غیب دانی
کی نفی پر ہونا راقم نے تسلیم نہ کیا اور اس سے مراد راقم نے غیب دانی کی ذاتی نفی مراد لیا اور اوسے محمول کیا
چنانچہ عبارت جلالین جو فتوی اولی مین مذکور ہے یہ ہے کہ اور قرآن شریف مین جو لا اعلم الغیب ہے
جلالین مین اوسکے تحت مین ہے ما غاب عنی ولم یوح الی اسمین لم یوح کی قید بھی مفسر نے اسیواسطے
بڑھائی کہ تا کہ معلوم ہو جاوے کہ جس غیب کی وحی نہوئی ہو وہ مین نہیں جانتا اور جمل مین اس آیت
کی تحت مین تفسیر خازن سے یہ منقول ہے وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ الاشیاء تواضعا
ولعترافا بالعبودیۃ الی ان قال انما یتبع بالوحی الیہ من ربہ عزوجل فیما اخبر عنہ عن غیب
فانما ھو بوحی اللہ الیہ انتہی اس سے واضح ہے بطور تواضع کے اس نفی کا ہونا اور یہ کہ جس غیب کی خبر
دیتے ہین وہ اپنی ذات و نفس سے نہیں دیتے بسبب وحی الہی کے دیتے ہین ثابت ہے پس اس تقدیر پر غیب دانی
ذاتی کی نفی ثابت ہے اور غیب دانی ذاتی کا قائل نہ شخص مذکور فی السوال ہے اور نہ کسی عاقل مسلمان کو
حق مین یہ گمان کرنا درست ہے) میان راندیری راقم کی عبارت اس قول راقم تک (کہ جس غیب کے
وحی نہوئی ہو وہ مین نہیں جانتا) نقل کر کر یہ فرماتے ہین جو راقم نے انکا قول نقل کیا ہے اسمین دعوی جمیع
جزئیات ماکان و مایکون کے علم کے حصول کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کہان ہے جو راندیری یہان
یہ دعوی ٹھہرا کر فرماتے ہین کہ اس دعوی کیلیے ضرور ہے کہ یہ ثابت کیا جاوے اور جبتک یہ ثابت نہو قابل اعتبار
کے نہیں ہے) نہ معلوم میان راندیری یہ جاگتے مین کہتے ہین یا سوتے ہین اور کس امر کی نسبت کہتے ہین کہ
قابل اعتبار کے نہیں ہے کسی مستدل کی دلیل پر کوئی معترض و مانع اعتراض کرے اور اوسکو دلیل کی دلالت
اوسکے مقصود پر نمانے اور اوسمین اشکال نکالے تو اوس مستدل کیطرف سے میان راندیری و نحوہ کوئی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہم انہ لایملک خزائن اللہ التی منہا یرزق ویعطی و
انہ لایعلم الغیب فیخبر بما کان وماسیکون وانہ لیس بملک حتی یطلع علی مالا یطلع علیہ
البشر انما یتبع مایوحی الیہ من ربہ عزوجل فما اخبر عنہ من غیب فانما ھو یوحی اللہ الیہ
خان صاحب کو معنی الآیۃ ان النبی الخ پر غور کرنا چاہئے مفسر فرماتے ہین کہ معنی آیت کی یہ ہین کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو خبر دی کہ بیشک آپ اللہ تعالی کے اون خزانونکی کہ جس سے رزق دیتا ہے اور عطا
کرتا ہے مالک نہین ہین اور بیشک آپ نہ غیب جانتے ہین کہ ماکان وما یکون کی خبر دیوین اور تحقیق آپ نہ فرشتہ
ہین تاکہ مطلع ہوجاوین اوس چیز پر کہ جسپر بشر مطلع نہین ہوتا ہے سوای اسکے نہین کہ آپ اوس چیز کے تابع
ہوتے ہین جو آپکے پروردگار کیطرف سے آپکی طرف وحی کیجاتی ہے اوسکی پس غیب کی کسی چیز سے آپنے خبر دی ہے سوای
اسکے نہین ہے کہ اللہ تعالی کیطرف سے آپکی طرف وحی کیجاتی ہے خان صاحب نے معنی الآیۃ ان النبی کا بڑا حصہ
چھوڑدیا وجہ اس چھوڑنیکی یہ ہے کہ خان صاحب نے دیکھا اگر پوری عبارت نقل کرونگا تو منجملہ تمام عبارت کے
یہ بھی ہے وانہ لایعلم الغیب فیخبر بما کان وماسیکون وانہ لیس بملک حتی یطلع مالا یطلع
علیہ البشر نقل کرنا ہوگا حالانکہ یہ تو مخالف مدعی کے ہے مگر یہ نہ سمجھے اگر کوئی شخص خازن یا جمل دیکھیگا تو
کیا کہیگا **اقول** وباللہ التوفیق میان **راندیری** کی کوئی بات سفاہت یا ابلہ فریبی سے خالی نہین
راقم پر الزام کہ عبارت چھوڑدی اور خود نے پوری عبارت خازن وجمل سے نقل کرنیکا دعوی کیا چنانچہ کہا کہ
(اب مین پوری عبارت خازن سے اور جمل سے نقل کرتا ہون) اسکے بعد عبارت جو نقل کی تو باوجود دعوی
پوری نقل کرنیکے پوری نقل نہ کی اول اس عبارت سے جو **جمل** مطبوع دہلی جلد ثانی صفحہ ۳ مین تحت قولہ تعالی
قل لا اقول لکم الخ یہ ہے استیناف مسوق لاظہار تبریئۃ عما یقترحونہ علیہ ای قل للکفرۃ الذین
یقترحون علیک تارۃ تنزیل الآیات واخری غیر ذلک ای لا ادعی ان خزائن مقدورات
مفوضۃ الی اتصرف فیہا کیف اشاء حتی تقترحوا علی نزول الآیات وانزال العذاب و
قلب الجبال ذہبا وغیر ذلک مما یلیق بشانی وقولہ لا اعلم الغیب عطف علی محل عندی
ای لا ادعی ایضا انی اعلم الغیب من افعالہ تعالی حتی تسألونی متی وقت الساعۃ
او وقت نزول العذاب ونحوہا ولا اقول لکم انی ملک حتی تکلفونی من الامور الخارقۃ
للعادۃ مالا یطیقہ البشر کالرقی فی السماء او حتی تعدوا عدم اتصافی بصفاتہم قادحا

مخلوقات کی خبر بوحی ثابت ہوئی اور علم جمیع احوال مخلوقات مین علم جمیع ماکان ومایکون ہی داخل ہے تو وحی
سے علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا ثبوت ہوگیا پس عبارت جلالین مین جو لم یوح کی قید مفسر ذکر
کی ہے اوس سے یعنے لم یوح وہ امور مراد ہون کہ جو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے سوا ہون پس اگرچہ
ہمنے یہان دعوی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے ثبوت ہونیکا لیکن انھین عبارات سے جمیع جزئیات ماکان
ومایکون کا ثبوت میان راندیری کی استدعا سے دیدیا اب راندیری کی استدعا کے موافق ثبوت
دیدیا گیا تو یہ قول راندیری کا کہ (جبتک یہ ثابت ہو قابل اعتبار نہین) لاطائل ہوگیا اب تو راندیری
کے نزدیک بھی ہمارے اعتراض کا اعتبار ہونا ضرور ہے اب کوئی دوسرا مکابرہ پیش کیجیے تاکہ اوسکا جواب دیدیا
جاوے **قولہ** خان صاحب نے الی ان قال لکھی کس واسطے پوری عبارت نہ لکھی ہوگی اور اختصار
کی وجہ سے یا اور کوئی وجہ ہے اب مین پوری عبارت خازن سے اور جمل سے نقل کرتا ہون قل یا محمد
لھؤلاء المشرکین لا اقول لکم (عندي خزائن الله) نزلت حین اقترحوا علیہ الآیات فامرہ
الله تعالی ان یقول لھم انما بعثت بشیرا ونذیرا ولا اقول لکم عندي خزائن الله جمع
خزانۃ وھي اسم المکان الذي یخزن فیہ الشيء وخزن الشيء احرزہ بحیث لا تنالہ
الایدي والمعنی لیس عندي خزائن رزق الله فاعطاکم منھا ما تریدون لانھم
کانوا یقولون للنبي صلی الله علیہ وسلم ان کنت رسولا من الله فاطلب منہ ان یوسع
علینا عیشا ویغنی فقرنا فاخبر ان ذلک بید الله لا بیدي (ولا اعلم الغیب) فاخبرکم
بما مضی وما سیقع فی المستقبل وذلک انھم قالوا لہ اخبرنا بمصالحنا ومضارنا فی المستقبل
حتی نستعد لتحصیل المصالح ودفع المضار فاجابھم بقولہ ولا اعلم الغیب فاخبرکم بما
تریدون (ولا اقول لکم انی ملک) وذلک انھم قالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی
فی الاسواق ویتزوج النساء فاجابھم بقولہ ولا اقول لکم انی ملک لان الملک یقدر
علی ما لا یقدر علیہ البشر ویشاھد ما لا یشاھدون فلست اقول شیئا من
ذلک ولا ادعیہ فتنکرون قولي وتجحدون امري وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ
الاشیاء تواضعا لله تعالی بالعبودیۃ وان لا یقترحوا علیہ الآیات العظام (ان یتبع
الا ما یوحی الي) یعنی ما اخبرکم الا بوحی من الله عز وجل انزلہ علی ومعنی الآیۃ

انکا نہ کو دلیل میری دعوی رسالت کی عدم و نفی پر ٹھہراوے بلکہ رسالت تو فقط تلقی و قبول وحی من اللہ اور اسکے موافق عمل کا نام ہے اسکی دلیل قولہ تعالیٰ ان اتبع الا ما یوحی الی ہے اس تمام بیان جمل ناقلا عن ابی سعود سے واضح ہے کہ آیۃ مذکورہ کا سوق کفار کے سوالات و طلبوں سے برارت کیواسطے ہے اور یہ برارت فقط اسیقدر سے حاصل ہو جاتی ہے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہدو کہ مجکو اپنی غیب دانی کا دعوی اور اپنے پاس خزائن مقدورات الہیہ ہونیکا دعوی اور فرشتہ ہونیکا نہیں جو انکے آثار و احکام حسب طلب تمہاری کے ظاہر نہونے سے تم دلیل عدم رسالت کے میری حقمین بناؤ اور یہ دعوی یا انکے آثار و احکام کا ظہور سو قوف علیہا رسالت نہیں ہیں اور نہ یہ لازم رسالت کو ہیں پس ان تینون کے دعاوی کی نفی کا ثبوت واسطے دفع اقتراح کفار کے ہے اور ہر ادنی عقل والا بہی جان سکتا ہے کہ کوئی فاضل اجل و عالم اکمل یہ کہے کہ میں دعوی عالم و فاضل ہونیکا نہیں کرتا ہون اور میں خود کو عالم و فاضل نہیں کہتا ہون تو اس سے یہ نہیں سمجہا جاتا کہ وہ عالم و فاضل نہیں ہے بلکہ اوسکا یہ قول تواضع سے صادر ہونا سمجہا جاویگا اور کوئی احمق ہی اوسکے اس ترک دعوی علم و فضل سے دلیل اوسکے عدم علم پر نہیں پکڑ سکتا ہے پس ایسی ہی جب اس آیت سے نفی دعوی علم غیب دانی کا بہی ثبوت ہے تو اس سے دلیل پکڑنا نابیہ کا اوپر عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفاہت یا البلہ فریبی ہے اور کفار علم غیب ہونے اور فرشتہ ہونے اور تفویض خزائن مقدورات کو سو قوف علیہا رسالت یا لازمہ رسالت گمان کرتے تہے اسیواسطے اون آثار و احکام سے سوال کرتے تہے اور انکے سوالات کے موافق جواب نہ دینے کو دلیل عدم رسالت گمان کرتے تہے اوسکا جواب اس آیت میں ہے پس ان امور ثلاثہ کے موقوف علیہا رسالت اور لازمہ رسالت ہونیکی نفی ہے ایک شی موقوف علیہ دوسری شی کی نہونے اور اوسکا لازم ہونیسے یہ نہیں سمجہا جاتا ہے کہ یہ شی دوسری شی میں موجود کسی طرح سے نہیں ہے پس غیب دانی موقوف علیہ و لازم و شان رسالت ہونیسے یہ لازم نہیں آتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسکا ہونا جائز یا وقوع بہی نہیں ہے اور اتباع سے غیب دانی کا حصول ہونا با علی صوت ندا کرتا ہے کہ بواسطہ غیب دانی آپکو حاصل ہے یہ بواسطہ غیب دانی کا حصول ثابت ہوا تو فقط غیب دانی ذاتی یعنی بلا واسطہ کی نفی ثابت ہوئی نہ غیب دانی بواسطہ و بلا واسطہ دونونکی اور عبارت خازن جو راقم نے چہوڑدی تہی اوس سے کہ مطلب راندیری حاصل نہیں ہو سکتا ہے عبارت خازن منقولہ راندیری میں موجود ہے لانہم کانوا یقولون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کنت رسولا من اللہ فاطلب ان یوسع علینا الخ اس سے واضح ہے کہ رسول ہونیکو واسطے

فی امری والمعنی انی لا ادعی شیئا من ھذہ الاشیاء الثلاثۃ حتی تقترحوا علی ماھو من آثار
واحکامھا وتجعلوا عدم اجابتی الی ذلک دلیلا علی عدم صحۃ ما ادعیہ من الرسالۃ التی
لاتعلق لھا بشئی مما ذکر قطعا بل انما ھی عبارۃ عن تلقی الوحی من جھۃ اللہ والعمل
بمقتضاہ فحسب حسبما ینبئ عنہ قولہ ان اتبع الا ما یوحی الی اھ ابوالسعود وفی الخازن
قل لا اقول لکم الخطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی قل یا محمد الخ اسکے بعد وہی عبارت ہی جو
راندیری نے نقل کی ہی منصفین ملاحظہ فرمادین کہ راندیری کا یہ دعوی ہی کہ اب مین پوری عبارت
خازن سے اور جمل سے نقل کرتا ہون جس سے واضح ہی کہ جمل کی پوری عبارت نقل کرتا ہون اور خازن کی پوری
عبارت نقل کرتا ہون جب جمل کی اسقدر عبارت جو بحوالہ ابی سعود صاحب جمل نے نقل کی ہی راندیری
نے ترک کردی تو عبارت پوری جمل سے نقل کرنیکا اوعا غلط وجھوٹ ہوا اگر یہ مراد میان راندیری یہ عذر
ظاہر کرین کہ خازن کی پوری عبارت خازن اور جمل سے نقل کرتا ہون اور عبارت کے بعد مضاف الیہ یعنی
لفظ خازن کو محذوف مانین تو اس محذوف پر کوئی قرینہ دالہ موجود نہین ہی یہ مراد کیونکر صحیح ہوسکتی ہی
اس سے قطع نظر کرکے کہاجاتا ہی کہ عبارت مذکورہ جمل کی اسلئے چھوڑدی کہ عبارت منقولہ ابی سعود سے
راندیری کے مدعی فاسد کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب ماکان وما یکون کو نہین جانتے تھے اور اسکی
دلیل لا اعلم الغیب ٹھہرانا مردود ہوجاتا ہی اسلئے کہ عبارت مذکورہ سے واضح ہی کہ قل لا اقول لکم الآیہ کا سوق
واسطے اظہار تبری کے سوالات وطلبون کفار سے ہی کہ کبھی انزال آیات اور کبھی سوائے اسکے طلب کرتے تھے تو خدا تعالے
نے فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اونسے اظہار تبرئہ کیواسطے کہدو کہ مین یہ دعوی نہین کرتا ہون کہ تمام خزائن
مقدورات الہیہ کے سپردہ مفوض ہین کہ جیسے چاہون اپنے اختیار سے بغیر حاجت اذن خداوندی کے اونمین
تصرف کرون تاکہ (میری ایسی دعوے کے سبب سے) تم ای کفار مجھسے انزال عذاب اور پہاڑونکو سونا بنادینا طلب
کرو اور تاکہ تم مجھسے (میرے دعوی علم غیب ذاتی کے سبب سے) وقت قیام ساعت ووقت نزول عذاب کا سوال کرو
اور نہ مین اپنے فرشتہ ہونیکا دعوی کرتا ہون تاکہ (میری دعوی فرشتہ ہونیکے سبب سے) امور خلاف عادت الہیہ جنکی
طاقت بشر کو (عادۃ) نہین دیگئی ہی مانند آسمان پر چڑھ جانیکے اونکے اظہار کی تکلیف تم مجکو دو اور میرا ان صفات
کے ساتھ متصف نہونا قادح میری امر رسالت مین شمار کرو حاصل معنی یہ کہ مجکو ان چیزون مین سے کسی
چیز کا دعوی نہین ہی کہ تم مجھسے اون تینون چیزونکے آثار واحکام طلب کرو اور تمہاری طلب کے موافق میرے

صحبت مین رہی ہین اونکی پیشوا ملا قاسم نانوتوی نی جو امکان مثل خاتم النبیین سی آگی بڑہکر وقوع
امثال خاتم النبیین کی ہر طبقہ زمین مین قائل ہو گئی اور خاتم النبیین کی معنی خوب اختراع کئی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وصف نبوت مین دوسری انبیاء علیہم السلام کیواسطی واسطہ فی العروض ٹھہرا دیا
جس سی سلب نبوت حقیقۃً دیگر انبیاء علیہم السلام کا ثبوت ہر ادنی طالب علم بہی جان سکتا جسکا کفر ہونا ظاہر
ہی پہر آپ میان راندیری صاحب معانی واضحہ اقوال علماء کیونکر جان سکتی ہین میان راندیری
یہ کونسی علم غیب کی نفی مراد ہی آیا اوسکی کہ جسکو کفار رسالت رسول کیواسطی لازم جانتی تہی اور اوسکا اثر اونکو
مضار و مصالح کی خبر دینا اونکو ضرور جانتی تہی اور اوس اثر کی عدم وجود سی عدم رسالت کا گمان فاسد
کرتی تہی اوسکی نفی اسمین ہی یا اوسکی غیر کی اگر اوسکی نفی اس عبارت مفسر سی ثابت ہی تو راقم کی مدعی کی خلاف یہ
کہان ہی ایسی غیب دانی کا کہ جو لازم رسالت یا جزو رسالت مانی جاوی اور اوسکی عدم اثر سی عدم رسالت پر
دلیل پکڑی جاوی راقم یا کوئی دوسرا مسلمان کب قائل ہی اور ایسی غیب دانی کی سوا مراد ہی تو یہ معنی مراد
آیت کی نہوئی تو آپکی نزدیک لازم آتا ہی کہ مفسر نی غیر معنی آیت کو معنی آیت قرار دیدیا ہی اگر ادعا عموم کا ہی کہ ایسی غیب دانی
اور اوسکی غیر کی نفی ہی تو عموم مذکور عبارت مفسر سی ثابت نہین ہی پہر عبارت مفسر اوس پر محمول کیونکر ہو سکتی ہی
اگر اسکا ادعا ہی تو ثابت کیجئی بغیر ثابت کرنیکی مدعی راقم کی خلاف بتانیکا ادعا سوای سفاہت یا ابلہ فریبی کی اور
کچہ نہین اور آخر عبارت مفسر فما اخبر عنہ من غیب الخ سی غیب کی خبر وحی الٰہی سی دینا مثبت اس مدعی راقم
کا ہی کہ بواسطہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا ثابت ہی آیت مین اسکی غیر کی نفی مراد ہی تو علم غیب بلا واسطہ
کی ہی نفی ہی اور علم غیب بلا واسطہ کی نفی یہی نفی علم غیب ذاتی کی ہی پس مدعی راقم اس عبارت سی ثابت ہی اور عبارت جو راقم
نی اختصار کیواسطی ترک کی وہ ہرگز مدعی راقم کی خلاف نہین ہی میان راندیری لا یعلم الغیب فیخبر بما
کان وما سیکون عبارت مفسرین دیکہکر اپنی مقصود فاسد کی دلیل جان گئی حضرت سلامت لا یعلم الغیب
لفظ غیب پر الف لام ہی اوس سی اشارہ اوسی غیب کیطرف مفسر نی کیا جسکا ذکر اونکی کلام مین اوپر ہوا ہی کہ
جسکو کفار لازم رسالت جانتی تہی اور اوسکا اثر اونکو مصالح و مضار کی خبر دینا خیال کرتی تہی اور اس اثر کی
عدم سی دلیل اوپر عدم رسالت کی جانتی تہی پس الف و لام عہد کیواسطی ہی جسکا معہود غیب مذکور ہی جب امر
معہود ایسا مرتب ہو کہ اوسکا عدم دلیل عدم رسالت جانی جاوی اوسکی نفی ہی اوسکا انکار نہ راقم کو نہ
کسی دوسری مسلمان کو ہی میان راندیری کو اس تحقیق کی خبر نہین ہی اسواسطی بی سمجھی سوچی دلیل

خزائن مقدورات کی تفویض وعلم غیب وفرشتہ ہونالازم جانتے تہے اسیواسطے بطور مقدم تالی انکنت رسولا از
مفسر نے ذکر کیا اور اونکی گمان فاسد کو رد کیواسطے عدم اوس تفویض خزائن کا کہ جسپر مترتب ہوا اونکو دیدینا اور
فراخی معاش کی کردینا اور فقر دور کردینا ذکر کیا ہے اور عدم اوس علم غیب کا جسپر مترتب ہوا اون کفار کو خبر کردینا
ما مضی وما سیقع اور اونکی مصالح ومضار سے ذکر کیا ہے اور ایسے فرشتہ ہونیکا عدم ذکر کیا جس سے اونکا طعن وقدح
رسالت مین کرنا ساتہ کہانے طعام وبازار کو جانے اور نکاح کرنیکا رفع ہوا اور یہ فرمادینا آیت مین مذکور ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مجکو اپنے فرشتہ ہونے وعالم الغیب ومالک خزائن مقدورات الٰہیہ مفوض ہونیکا دعوی ہرگز
نہین ہے اور رسالت کے دعوے کو ان امور کا دعویٰ مستلزم نہین ہے اور یہ امور لازم رسالت کو نہین ہین کہ انکی
آثار واحکام کے عدم وجود سے رسالت کے عدم وجود پر تم استدلال کرو جب اونکی نفی سے رسالت کی نفی ثابت
نہین ہوتی ہے تو پہر تم میرے امر رسالت کی منکر وجاحد کیون ہوتے ہو پہر مفسر فرماتے ہین کہ امور ثلاثہ مالک خزائن
مقدورات الٰہیہ اور علم غیب اور فرشتہ ہونیکی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات شریفہ سے واسطے تواضع
وفروتنی کے اور واسطے اعتراف بالعبودیۃ کے کہ عبد کامل کی شان سے ایسے امور موجبہ فخر بین الانام کا دعوی کرنا نہین
ہے اور ان امور کی نفی کی وجہ یہ ہے کہ آیات عظام کا سوال وطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منکرین اور
حاصل معنے آیت کے مفسر یہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو اعلام وآگاہ کیا کہ اللہ تعالی کے
اون خزائن کے مالک آپ نہین کہ جنسے اونکو رزق وعطیہ (موافق اونکی طلب کے) دیا جاوے اور اعلام وآگاہ فرمایا
اس سے کہ آپ عالم غیب نہین کہ جسپر اونکو خبر ماکان وسیکون دینا مترتب ہو اور آگاہ فرمایا کہ نہ آپ فرشتہ ہین کہ
جنکی شان سے اطلاع پانا ایسے امور پر ہے کہ جن پر بشر (من حیث البشریۃ) اطلاع نہین پاسکتا ہے اس سے
کونسا مقصود **راندیری** حاصل ہے اسمین کونسا جملہ اور کونسا مضمون ایسا ہے کہ جس سے مخالفت
مدعی راقم کے ثابت ہو پس **راندیری** نے یہ جو کہا کہ (خانصاحب نے معنے الآیہ ان النبی کا بڑا حصہ چہوڑ دیا
وجہ اس چہوڑدینے کی یہ ہے کہ خانصاحب نے دیکہا کہ اگر پوری عبارت نقل کرونگا تو منجملہ تمام عبارت کے یہ بہی
ہے وانہ لا یعلم الغیب فیخبر بما کان وما سیکون الخ نقل کرنا ہوگا حالانکہ یہ مخالف مدعی کے ہے)
میانجی **راندیری** آپ کسی پڑہے ہوے دیندار اہلسنت وجماعت متوقد وتیقظ کی صحبت مین بہی رہتے تو نفقاہت
معانی اقوال علماء کو حاصل کرتے **دیوبندیون وگنگوہی** جو مثل خاتم النبیین وکذب باری کو
بہی شے ماتحت قدرت ٹہراتے ہین اون بیچارونکو شے کے معنے حقیقی عند اہل السنۃ کی بہی خبر نہین آپ تو انکی

لیکون ذلک معجزة له دلالة علی صحة نبوته اس سے واضح ہے کہ مفسر خازن وجمل احادیث صحیحہ سے
مغیبات کی خبر دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت تسلیم کرتے ہیں اور اس اخبار عن المغیبات کو اعظم معجزات
مانتے ہیں اور آیت سے اوسکی منافاة منع کرنیکو آیت کی مراد مین احتمال نکالتے ہین کہ احتمال ہے کہ بطور تواضع اور
ادب کے ہو ایسا فرمایا کر معنے آیت کے یہ بیان کرتے ہین کہ مین غیب نہیں جانتا ہون مگر اللہ تعالی کے اطلاع کرنے سے
جانتا ہون (یعنے بظاہر آیت مین استثناء الا ان یطلعنی اللہ علیہ نہیں ہے اور بلا استثناء کے بطور تواضع کے فرمایا ہے
لیکن فی الواقع یہ استثناء ثابت ہے تو اضعاً و ادباً بلا استثناء فرما دیا ہے) اور احتمال ہے کہ قبل اطلاع دینے اللہ تعالی کے
یہ فرمایا ہے اور جب اللہ تعالی نے غیب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دیدی جیسا کہ آیت فلا یظہر علی
غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول مین فرمایا ہے (یعنے غیب پر رسول کو اطلاع ہونا اس آیت سے
ثابت ہے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر غیب کی دی اور احتمال ہے کہ یہ کلام مخرج جواب کفار مین فرمایا ہو پھر
بعد اسکے اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ مغیبات کو ظاہر کیا ہو اور مطلع فرمایا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خبر دیدی ہو تاکہ یہ خبر دینا مغیبات سے معجزہ ہو دلالت آپکی نبوة کی صحت پر ہو اس بیان خازن سے بھی
آپکو اطلاع مغیبات پر ہونا اور آیت لو کنت الآیة سے اطلاع مغیبات کا منافی نہونا واضح ہے اور جب اعظم معجزات
سے ہونا اخبار عن المغیبات مفسر فرماتے ہین تو تمام جزئیات ماکان و مایکون کی خبر دینا اور زیادہ دال آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر ہوگا اسکا انکار مفسر کیونکر کرسکتے ہین پس مقصود راندیری کہ لا یعلم
الغیب فیخبر بما کان و مایکون دلیل عدم علم ماکان و مایکون ہونا ہرگز راقم تسلیم نہیں کرسکتا ہے اور راندیری
کا یہ قول ہے کہ (کوئی شخص خازن دیکھیگا یا جمل دیکھیگا تو کیا کہیگا) راندیری کو بھی حقین صادق ہوا کہ
خازن و جمل کا مطلب پہچانے والا خازن و جمل دیکھکر راندیری کی سفاہت یا ابلہ فریبی پر واقف ہوجاویگا

قولہ جناب آپ فرماتے ہو کہ غیب دانی ذاتی کی نفی ثابت ہے
اگرچہ کسی لحاظ سے زبان سے کوئی نہ کہے
مگر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہوجائیگا کہ مایوحی الیّ کے سوائے غیب دانی مطلقاً کی نفی ثابت ہے جسکا حاصل
یہ ہے کہ مایوحی الیّ کے سوا کو مین نہیں جانتا ہون اور نہ اطلاع دیگئی و مایوحی الیّ کی مطلقاً نفی نہیں ہے
بلکہ اوسکا اثبات ہے کافرون نے یہ تو کہا ہی نہ تھا کہ تو ہماری مصالح و مضار سے خود بخود خبر دے اور نہ اپنے کبھی
یہ دعوی کیا کہ مین خود بخود غیب کی خبر جانتا ہون تاکہ وہ یہ کہتے تو جب خبر اولین اور آخرین کی دیتا ہے تو
ہماری مصالح اور مضار کی خبر بھی خود بخود دے کافرون کا کہنا اتنا ہی ہے کہ جب تو دوسری اشیاء کی خبر دیتا ہے

بنا لو اور عدم فہم سے اوسکو مخالف مدعیٰ راقم جان لیا **تفسیر عرائس البیان** علامہ محقق و مدقق شیخ
روزبہان ص۳۰۹ فرماتے ہیں فیہ شرف المصطفی صلوات اللہ والہ حین تجرد فی العبودیۃ وتفرد
التوحید بنفی الانانیۃ عن نفسہ واسقاط الحدیث عن ساحۃ القدم حین امر (قل لا اقول
لکم عندی خزائن اللہ) ونزہ نبوتہ عن التکلف فی اقتباس علم الغیب بالجد والسعی بقولہ
(ولا اعلم الغیب) وتواضع حین اقام نفسہ مقام الانسانیۃ بعد ان کان اشرف عن خلق
اللہ من العرش الی الثری واطہر من الکروبیین والروحانیین خضوعا لجبروتہ وخشوعا
فی ابواب ملکوتیہ قولہ (ولا اقول لکم انی ملک) ولیس لی اختیار فی نبوتی (ان اتبع الا ما یوحی
الی) اس سے واضح ہے کہ اس آیت میں رفع انانیہ عن نفسہ کے واسطے پاس خزائن ہونیکی نفی کی اور علم غیب جو اپنی جد و
کوشش سے حاصل کیا ہو اوسکی نفی کی ہے اور باوجود اشرف ہونیکے تمام مخلوق عرش سے لیکر ثری تک سے اور اطہر و پاک
تر ہونیکے کروبیین و روحانیین سے بطور تواضع خود کو مقام انسانیہ میں قائم کیا اور واسطے خضوع کے واسطے
جبروت اللہ تعالی کے اور واسطے خشوع کے ابواب ملکوت کو واسطے فرشتہ ہونا اپنے سے نفی کیا اور حصول نبوت میں
اپنا اختیار نہونا بدینکہ اپنی اتباع وحی میں منحصر فرمائی پس بطور تواضع نفی اس آیت میں ہونا اور علم غیب
جو اپنی ذات کی کوشش سے حاصل کیا ہو اوسکی ہی نفی مراد ہونا نہ ہر علم غیب کی نفی ہونا اس سے واضح ہے پس علم
ذاتی کی ہی نفی مراد ہونا واضح ہے جیسے اس آیت قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب
الآیہ کے تحت میں **خازن** میں بطور تواضع نفی کرنا اس امور ثلاثہ کا لکھا ہے ایسی ہی خازن میں لو کنت اعلم
الغیب لاستکثرت من الخیر کے تحت میں بھی یہ نفی بطور تواضع وغیرہ پر محمول کی ہے **جمل** مطبوعہ دہلی کی
جلد ثانی ص۱۵۵ میں خازن سے یہ نقل کیا ہے فان قلت قد اخبر صلی اللہ علیہ وسلم عن المغیبات
وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وہو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع
بینہ وبین قولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ علی
سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ ویقدرہ لی ویحتمل
ان یکون قال ذلک قبل ان یطلعہ اللہ عز وجل علی علم الغیب فلما اطلعہ اللہ اخبر بہ
کما قال فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج ذلک الکلام مخرج
الجواب عن سؤالہم ثم بعد ذلک اظہرہ اللہ تعالی علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنہا

پھر غیب دانی غیر ما یوحی کی نفی کو رانديري مطلقا کی نفی جانتے ہین شاید حیوان ناطق وغیر ناطق یا
سوائے ناطق میان رانديري بولتے ہونگے تو حیوان غیر ناطق ویا سواے ناطق کو مطلق جانتے ہونگے یہہ
میان رانديري کا عجب مطلق ہے کہ قید بہی موجود ہے اور پھر مطلق باقی ہے یہ اجتماع منافیین بلکہ ضدین
نہین تو کیا ہے پھر یہ قول رانديري کا کہ (ما یوحی کے سوا نہ خود مین جانتا ہون نہ اطلاع دیگئی ہے) اول
اسمین وہی ہے کہ جب قید ما یوحی کے سوا و مغائرت کی تو مطلق نہ رہا مقید بقید مغائرت ما یوحی ہو گیا پھر
مطلق کہنا نادان کا کام ہے دوسرے یہ کہ قول رانديري کہ حاصل یہ کہ ما یوحی کے سوا نہ خود مین جانتا
ہون اور نہ اطلاع دیگئی ہے کونسے قول مفسر خازن سے اختراع کیا یا اوپر افترا کیا ہے جب بالذات وبالواسطہ
دونون طرح علم غیب کی نفی ہوتی انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا للہ الخ کہ
ان اشیاء مین علم غیب بہی ہے تو علم غیب نفی تواضعا کیونکر ہوئی تواضع اسکو نہین کہتے کہ جاہل ہی خود کو
جاہل کہے تو تواضع ہو گئی تواضع تو جب ہے کہ باوجود عالم ہونیکے خود کو جاہل کہے یا عالی رتبہ اپنے رتبہ کا انحطاط کیوجہ
سے ظاہر کرے اور اوسمین کذب بہی نہو یہ اوسی صورت مین ہو سکتا ہے کہ ایکوجہ سے رتبہ حاصل ہو اور دوسری
وجہ کے اعتبار سے اپنے رتبہ کی نفی کرے اور جب کسی وجہ سے وہ رتبہ حاصل ہی نہین اور نفی کرے تو تواضع کہان
ہے مشکوٰۃ مین حدیث نبوی مین ہے فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ جلد رابع مرقاۃ مین ہے تواضع
فحول الامر فیہ الی الحقیقۃ الخ اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیادت کا حصر خدا تعالی مین فرماکر تواضعا اپنے
نفس سے سیادت کی نفی فرمائی باوجودیکہ انا سید ولد آدم خود آپنے فرمایا ہے پس وہی سیادت من وجہ کی نفی
ہے نہ من کل الوجوہ کی پس تواضع اس امر کو چاہتا ہے کہ علم غیب بواسطہ حاصل ہو اور دوسری وجہ یعنے وجہ
ذاتی سے نفی ہو پس قول رانديري (نہ اطلاع دیگئی) قول مفسر خازن انما نفی عن نفسہ الشریفۃ
ہذہ الاشیاء تواضعا کے بالکل خلاف ہے اور مفسر موصوف کے قول کا یہ حاصل نکالنا اونپر افترا
محض ہے انھین مفسر خازن سے اوپر گذرا ہے کہ لو کنت اعلم الغیب الآیہ کو اونھون نے تواضع پر محمول
فرمایا اور معنے آیت مین غیب دانی بواسطہ اطلاع کو مستثنی فرمایا ہے آیت لو کنت کے مانند لا اعلم بہی ہے
اوسمین بہی اطلاع سے غیب دانی حاصل ہونیکا مفسر خازن کے نزدیک مستثنی ہونا ممکن ہے پس پاس ادب کلف
کے رفع پر اقامت دلیل رانديري کو چاہیے پس یہ قول رانديري کہ (نہ اطلاع دیا گیا ہون) حاصل
مطلب خازن کا کہنا اونپر افترا یا سفاہت یا ابلہ فریبی ہے یہ قول رانديري کا ہے کہ (کافرون نے یہ کہا ہے

پہر جس ذریعہ سے ہماری مصالح اور مضار کی ہی خبر دی جسکی جواب مین کہا گیا کہ مین مایوحیٰ الی کی سوا غیب کو نہین جانتا ہون اور تمہاری مضار اور مصالح مایوحی مین داخل نہین ہین اسلئے مین نہین جانتا ہون ولا اعلم الغیب فاخبرکم بما تریدون یہان غیب وانی ذاتی سے کیا علاقہ ہے خانصاحب نے یہ مطلب خازن کی کس عبارت سے نکالی ہے وہ بیان فرماوین وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ الاشیاء تواضعا للہ واقترا ابالعبودیۃ وان لا یقترحوا علیہ الآیات العظام شاید اس عبارت سے خانصاحب نے استنباط کیا ہے کہ یہ نفی بطور تواضع کی کی ہے خانصاحب نے یہ نہ دیکہا کہ خازن صاحب خازن ھذہ الاشیاء جمع کے ساتھ فرماتے ہین یہ نہین فرمایا وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذا العلم وھذا الشیٔ پس اگر خانصاحب کی استنباط عجیب کی بموجب وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ الاشیاء کے معنے لئے جائین تو یہ معنی ہونگی کہ انحضرت صلعم مالک اللہ تعالیٰ کی خزائن کی تہی اور اونکی مصالح و مضار وغیرہ غیب کا علم تہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتہ تہی لیکن بطور تواضع کی آپنے نفی کی تہی وفیہ مفسدۃ عظیمۃ بالا یخفی **اقول** وباللہ التوفیق ہان جناب **راندیری صاحب راقم** نے غور سے دیکہا جب ہی تو اضعًا ان امور کی نفی سے جنہین علم غیب بہی داخل ہے علم غیب کی نفی کو نفی علم غیب ذاتی جان لیا اگر من کل الوجوہ کی نفی جیسی ظاہر آیت سے مفہوم ہوتی ہے مراد ہوتی تو من کل الوجوہ مین بذریعہ وحی جاننا ہی تو داخل ہے اوسکی نفی بہی مراد ہوتی پہر تواضع کیسی تواضع جب ہی ہوویگی کہ من وجہ علم غیب کا ثبوت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین رہتا اور بوجہ دیگر نہ تہا تو وجہ دیگر کی اعتبار سے نفی کردی کہ کذب لازم و ثابت نہووی اور تواضع بہی ہوجاوی اگر باوجود معلوم ہونی بعض غیوب کی بواسطہ وحی وغیرہ پہر غیب وانی مطلقًا کی نفی مراد لین تو بلاشبہ یہ کذب ہے کہ خود کی علم مین تو من وجہ غیب دانی کا حصول ہے اور فرماوین کہ کسیطرح کسی غیب کو مین نہین جانتا ہون تو یہ عدم جریان علی موجب علمہ اخبار بخلاف وقوعہ ہے یہی کذب منافی منصب نبوت ہے شرح **شفا** علامہ علی قاری جلد اول ص۲۸ مین ہے فان عدم جریانہ علی موجب علمہ اخبار بخلاف وقوعہ وھو ینافی منصب النبوۃ **راندیری** مین فہم ہوتی تو جان لیتی اور باوجود سمجہانیکی ہی نہ سمجہین تو کسیکا کیا قصور اسمین ہے **راندیری** اپنی فہم پر نفرین کرین میان **راندیری** غیب دانی مطلقًا کی نفی ثابت ہونیکا دعوی کرتے ہین کہ (معلوم ہوجائیگا کہ مایوحی الی کی سوای غیب دانی مطلقًا کی نفی ثابت ہے الخ) اس دعوی کی اثبات پر کوئی دلیل قایم کرنا ضرور تہا جب دلیل قایم نہ کی تو بلا دلیل یہ دعوی ہرگز قابل التفات نہین مایوحیٰ الی کی سوای کی قید میان **راندیری** نے خود لگائی ہے اور

جامع الصغیر میں امام مناوی فرماتے ہیں اما قولہ لا یعلمہ فمفسر بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو اور امام نووی کے فتاوے میں ہے مسئلۃ ما معنی قول اللہ تعالی لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ واشباہ ذلک مع انہ قد علم ما فی غد من معجزات النبی علیہ الصلوات والسلام وفی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالی عنہم الجواب معناہ لا یعلم ذلک استقلالا الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ لا استقلالا عبارت شرح مناوی سے واضح ہے کہ علم بذاتہ ومن ذاتہ کو کوئی سوائے خدا تعالی کے کوئی نہیں جانتا ہے اور آیت کریمہ لا یعلمہ کے یہی معنی ہیں اور امام نووی کے قول سے واضح ہے کہ لا یعلم من فی السموات والارض واشباہ کے یہی معنی ہیں کہ استقلالا کوئی غیب نہیں جانتا ہے سوائے خدا تعالی کے اور معجزات وکرامات ساتھ اعلام اللہ تعالی کے ہیں شرح شفاء خفاجی میں ہے ھذا لا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ تعالی فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالی فامر متحقق بقولہ فلا یظھر علی غیبہ احدا الخ اس سے بھی واضح ہے کہ جو آیات دال ہیں اس پر کہ غیب سوائے خدا تعالی کے کوئی نہیں جانتا ہے تو ان آیات میں علم غیب بلا واسطہ کی ہی نفی ہے لیکن اطلاع ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب پر ساتھ اعلام اللہ تعالی کے وہ متحقق ہے ساتھ قولہ تعالی فلا یظھر علی غیبہ احدا الخ کے اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوٰۃ شیخ عبد الحق دہلوی جلد اول صفحہ ۴۳ تحت حدیث فی خمس لا یعلمہا الا اللہ کے ہے مراد آنست کہ بی تعلیم الہی بحساب عقل ہیچکس اینہا را نداند وآنہا از امور غیب اند کہ جز خدا کسی آنرا نداند مگر آنکہ وی تعالی از نزد خود کسی را بداناند بوحی والہام اس سے واضح ہے کہ امور خمسہ کو بے تعلیم الہی بحساب عقل کوئی نہیں جان سکتا ہے اور یہ امور غیب ہیں خدا تعالی ہی انکو جانتا ہے اور اسکے سوائے کوئی نہیں جانتا مگر اللہ تعالی اپنی طرف سے جنکو تعلیم کرے وہ وحی والہام سے ان امور خمسہ کو جانتے ہیں پس ان تمام عبارات کے علم ذاتی واستقلالی کا ہی خاص ساتھ خدا تعالی کے ہونا واضح ہے اور دوسرے سے نفی استقلالاً وذاتاً جاننے کی مراد ہے نہ یہ کہ کسی طرح کوئی غیب نہیں جانتا اور خدا تعالی کسی کو تعلیم نہیں کرتا ہے پس قول راندیری باطل ومردود ہے جو کہا ہے کہ (ذاتی سے کیا علاقہ) بلا شبہ غیر اللہ سے نفی ذاتی واستقلالی علم غیب کی مراد ہے نہ مطلقا یہ جو کہا راندیری نے کہ (خانصاحب نے استنباط کیا ہے کہ یہ نفی بطور تواضع کے ہے خان صاحب نے یہ دیکھا کہ صاحب خازن الخ) ذرا منصفین راندیری کی ابلہ فریبی ومکر دیکھیں کہ راندیری

نہیں اوس سفاہت یا ابلہ فریبی سے صادر ہوا ہے کافرون نے یہ نہیں کہا تو یہ کافرون نے کب کہا تہا جو راندیری نے
اوس پر لگا لیا ہے کہ کافرونکا کہنا تو اتنا ہی ہے کہ جسطرح تو دوسری اشیا کی خبر دیتا ہے یہ جس ذریعہ سے ہو ہماری مصالح
کونسی عبارت مفسر سے کافرونکا یہ کہنا کہ جس ذریعہ سے ثابت ہے اور مضمون نے یہ ذریعہ کی تعمیم کہان کی مفسر نے یہ تعمیم
کہان اپنی مقولہ مین ذکر کی ہے تو ایسی امور کی طلب کرکے عدم اجابت اونکی سوالات کی حالت مین رسالت کی
وہ کفار تکذیب کرنا چاہتے تہے اور ایسی امور کو لوازم رسالت ٹہراکر اونکی ترک و عدم سے دلیل عدم رسالت بنانا چاہتے تہے
چنانچہ قول مفسر یقولون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انکنت رسولا من اللہ فاطلب منہ من تقدم
وتعالی سوجود ہی سقدم ملزوم اور تعالی کا لازم ہونا ادنی طالب علم بہی جانتا ہے یہ قرینہ اوسیکا ہے کہ وہ علم غیب کو لازم
رسالت ٹہراتی تہی اور اوسکی بطلان سے بطلان رسالت ٹہراکر امر رسالت کا انکار کرتی تہی چنانچہ قول مفسر خازن
مین گذرا ہے ولست اقول شیئا من ذلك فتنكرون وتجحدون امری اونکا کہنا تو یہ تہا جو مفسر کے قول
سے سمجہی ثابت کیا نہ وہ جو راندیری نے اختراع کرلیا ہے اونکی جواب مین تواضعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
ان اشیاء کی نفی کا حکم ہوا اسیواسطی مفسر نے انما نفی عن نفسه الشريفة هذه الاشياء تواضعا لله الخ
کہا ہے کچہ اور بیان راندیری کیا فرماتی ہین ایسی حیلہ وحوالہ وعیاری و روباہ بازی سے غیب ذاتی بواسطہ اطلاع
کی بہی نفی آیت سے مفسر پر افترا کرکے ثابت کرنا چاہتی ہین پس ہرگز غیب ذاتی بواسطہ اطلاع کی نفی اس سے ثابت ہونا
مسلم نہین ہے بلکہ غیب ذاتی بلا واسطہ ہی کی نفی آیت لا اعلم الغیب مین ہے علامہ تفتازانی شرح مقاصد
جلد ثانی صفحہ ۲۰ مین آیت مذکورکے معنی بیان فرماتی ہین والمعنى انى لست بملك حتى يكون لى القوة
والقدرة على انزال العذاب باذن الله كما كان لجبرئيل عليه السلام اويكون لى العلم بذلك
باخبار الله بلا واسطة قول علامہ سے بہی علم بلا واسطہ کی نفی ہی مراد آیت مین ہونا واضح ہے نفی علم بلا واسطہ
وہی نفی علم ذاتی کی ہے پس نفی علم ذاتی کی واضح ہے پس قول راندیری کہ دربیان غیب ذاتی ذاتی سے کیا علاقہ
ہے جو ایسی اختراع و افترا پر مبنی کیا ہے باطل و مردود ہے راندیری کو اقوال علماء کے دیکہنے و سمجہنے سے علاقہ نہین
اسواسطی بیان غیب ذاتی کی نفی سے علاقہ نہین جانتی علامہ تفتازانی کو راندیری یہ کہدین کہ بیان
علم بلا واسطہ کی نفی سے کیا علاقہ ہے تفسیر مدارک ص۱۱۵ مین ہے تحت آیت ما كان الله ليطلعكم على الغيب
ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء کے ہے فيعلم من ذلك من جهة اخبار الله لا من جهة نفسه
اس سے بہی غیب ذاتی کی نفی اور بواسطہ اخبار اللہ ثبوت علم غیب واضح ہے روض النضیر شرح

عجیب بطور طعن کہنا رانڈیری کی جہالت یا ابلہ فریبی کا ثبت ہی اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مالک
خزائن من وجہ عالم کفار کی مصالح و مضار سی من وجہ ہونی و فرشتہ ہن وجہ ہونیکا ہی بطلان ہرگز مسلم نہین
ہی اور اصلا اسمین کوئی مفسدہ صغیرہ ہونا ہی مسلم نہین چہ جائیکہ عظیمہ ہو نا جب بطلان مذکور و مفسدہ مذکورہ
مسلم نہین اور نہ رانڈیری نے اسکا ثبوت دلیل سی دیا اور نہ قیامت تک دی سکتی ہین تو بطلان امور ثلثہ کی
نفی کا بطور تواضع ہونا ہرگز ثابت نہین ہی مشکوٰۃ شریف مین ہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رائیتنی اتیت بمفاتیح خزائن الارض
فوضعت فی یدی اس سی واضح ہی کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ آپ مبعوث ہوئے ہین
جوامع الکلم ونصرت بالرعب کی اور کنجیان خزائن زمین کی آپکو ہاتہ مین رکھدی گئین اسکے تحت مین مرقاۃ جلد
پانچوین صفحہ ۱۶۳ مین ہی فی النہایۃ اراد ماسہل اللہ تعالیٰ لہ ولامتہ من افتتاح البلاد المتعذرۃ
واستخراج الکنوز المتنوعات اہ او المراد منہ معادن الارض التی فیہا الذہب والفضۃ وسائر
الفلزات اس سی واضح ہی کہ یا مراد اس سی یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امت کیواسطی
شہرونکا فتح کرنا اور طرح طرحکی خزانونکا نکالنا آسان کر دیا ہی یا مراد کہانین زمین کی ہین جن مین چاندی سونا
وغیرہ فلزات (یعنی جواہرات کانیہ ہیرا زمرد لعل وغیرہا) پیدا ہوتی ہین اب میان رانڈیری حدیث و بیان
شارح کا بہی انکار کر جاوین اور اس حدیث سی جو مالک خزائن اللہ کا ہونا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اللہ
تعالیٰ کیطرف سی ثابت ہی اسکو نہ مانین بغیر دلیل قطعی کی جیسی وہ معنی ظاہری سی آیات واحادیث مانند تبیانا لکل شیئ
وتجلی لی کل شیئ کو پہیرا ہی اور بیان بعض علماء کو اسکا مخصص بتا دیا ہی اور اپنی فہم ناقص وسقیم سی اونہون نے
جو بیان کیا ہی فقط اوسیقدر مین انحصار بلادلیل کی کر دیا ہی ایسا ہی یہان بہی کرین لیکن اہل حق واہل سنت و
جماعت کی عقائد مین کتاب وسنت کی نظم ولفظ کو بلادلیل قطعی صارف عن الظاہر کی معانی ظواہر پر ہی حمل کرنا
اور معانی ظاہرہ ہی مراد لینا ضرور ہی چنانچہ شرح عقائد نسفی مین ہی (والنصوص) من الکتاب والسنۃ
(تحمل علی ظواہرہا) مالم یصرف عنہا دلیل قطعی کما فی الآیات التی تشعر بظواہرہا بالجہۃ
والجسمیۃ ونحو ذلک پس رانڈیری کا بلادلیل قطعی یہ کہدینا کہ معنی ظاہری مراد نہین جیسا کہ اوپر کہا ہے
مخالف عقیدہ اہل سنت وجماعت کی ہوکر مردود ہی اور آیت تبیانا لکل شیئ اور حدیث تجلی لی کل شیئ اور بدلیل
حدیث جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو عینی و مرقاۃ وغیرہا سی اوپر گذرا اونمین

کہتے ہیں کہ خازن صاحب نے استنباط کیا کہ یہ نفی بطور تواضع کے ہے جس سے عوام جہال کو وہم ہو کہ ہو نہ ہو یہ مضمون بیچ میں پڑ رہیں
کہ مفسر کے قول میں تواضع کا لفظ موجود نہیں ہے اور بطور تواضع نفی علم غیب کو تصریح مفسر سے ثابت
نہیں کیا ہے بلا تصریح مفسر کے اپنی رائے سے استنباط کر لیا ہے نعوذ باللہ من ذلک راندیری کو شرم نہیں آتی
انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا للہ جسمیں لفظ صریح تواضع موجود ہے اوسکو استنباط
بتانا روباہ بازی نہیں تو اور کیا ہے پہر صاحب خازن کا ہذہ الاشیاء کے ساتھ فرمانا اور انما نفی عن نفسہ
الشریفۃ ہذا العلم او ہذا الشیٔ نہ فرمانیکو دلیل اس امر کی بنانا کہ نفی علم غیب بطور تواضع نہیں ہے
نفی علم غیب بطور تواضع ہوتی تو صاحب خازن انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذا العلم او ہذا الشیٔ
فرماتے ہذہ الاشیاء نفرماتے جہالت وسفاہت یا اضلال عوام نہیں تو اور کیا ہے ہذہ الاشیاء میں جس کے
مراد مالکیت خزائن و ملکیت و علم غیب ہے علم غیب کے داخل ہونا راندیری نہیں سمجھ سکتے ہیں کیا علم غیب کا
ہذہ الاشیاء میں داخل ہونا اور اوسکا منفی ہونا بطور تواضع اسپر موقوف ہے کہ علیحدہ کر کے ہذا العلم
یا ہذا الشیٔ کہا جاوے جب علم غیب کا منفی ہونا سمجھا جاویگا یہ ہذیان وجنون نہیں تو اور کیا ہے ذرا منصفین
راندیری کے عناد و مکابرہ کو خیال کریں اور ابلہ فریبی کو دیکھیں پہر یہ جو کہا کہ (اگر خازن صاحب کے استنباط
عجیب کے بموجب وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء کے معنی کئے جائیں تو یہ معنی ہونگے الخ) تو یہ بہی
راندیری کی سفاہت یا جہالت یا ابلہ فریبی ور وباہ بازی کی دلیل ہے کہ لفظ صریح سے جو ثابت ہے اوسکو
استنباط ٹھہرایا ہے پہر اس عبارت عربیہ انما نفی الخ کے آخر لفظ سے تواضعا للہ کیون ساقط کر دیا گیا اسوجہ سے
کہ ساقط کرنے سے باوجود کہ سابق میں خود نقل کیا ہے استنباط عجیب ہو جاویگا صریح لفظ تواضعا سے بطور تواضع
کے نفی علم غیب کا ثبوت نہو گا یا یہ وہم فاسد ہے کہ ہذہ الاشیاء میں تصریح علم غیب کی نہیں ہے اسواسطے استنباط
قرار دیا یہ تمام جہالت وسفاہت ہے الاشیاء میں الف ولام عہد کیواسطے ہے جس سے اشارہ علم غیب ومالکیت
خزائن وملکیت مذکورہ بالا صراحۃ کیطرف ہے اسکو استنباط عجیب کہا جاوے تو فعصی فرعون الرسول میں
الرسول سے حضرت موسی علیہ السلام مراد لینا بہی استنباط عجیب کہا جاوے راندیری کے فہم سقیم کے موافق
اگر آیت میں کما ارسلنا الی فرعون رسولا کہ جس سے مراد موسی علیہ السلام اول گذرنا اور الف لام الرسول
سے آنحضرت علیہ السلام کیطرف اشارہ ہونا اسکا مقتضی ہے کہ یہ استنباط عجیب نہیں ثبوت صریحی ہے تو ایسا ہی
اس محل میں ہے بلکہ اس سے بڑھکر ہے اسلئے کہ علم غیب اول صراحۃ گذر چکا ہے کلام مفسر میں پس اسکو استنباط

غیر السآمة والفتور وفی القوة علی الطاعة والعبادة من غیر الملالة ففی البخاری اعطی قوة ثلاثین
رجلا الخ اس سے من وجہ ملکیت بواطن وارواح کے اعتبار سے مشابہت ومناسبت ملائکہ سے ثابت ہے جیسے من وجہ ملکیت
کی نفی آیت سے ثابت ہے کہ ملک کی سی قدرت ومشاہدہ نہیں ہے اور آیت میں بظاہر یہ فرق نہیں ہے علی الاطلاق ملکیت
کی نفی ہے کہ جس سے باطنی روحی مناسبت ملکیت وغیرہا بھی اسکے تحت میں داخل ہونا مفہوم ہوتا ہے تو یہ بطور تواضع
ہی کے ہے **قولہ** عبارت مذکورہ کا حاصل یہ ہے کہ رسول کے سوا اور دوسرونکو بھی اطلاع غیب پر ہوتی ہے اور خاص ایک
غیب پر کسیکو اطلاع نہیں ہوتی لیکن یہ مفید مدعی نہیں ہے کیونکہ سوای غیب خاص کے دوسرے تمام جزئیات ماکان و
مایکون کا علم کسیکو ہے یہ تو مفسر فرماتے ہی نہیں اور کسطرح فرماتے مفسر مذکور سورۂ لقمان میں تصریح کرتے ہیں کہ قیامت
ایک ذرہ پر کیا حالت ہوگی اور کیا کیا عوارض اسکو عارض ہونگے سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اب قیامت تک
کے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا کیا ذکر ہے **اقول** وباللہ التوفیق راقم نے اپنے فتوی اولی مطبوعہ نذیری
میں یہ لکھا تہا اور تفسیر کبیر ج ۸ میں ص ۱۳۱ تحت آیت فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من
رسول کے لفظ غیب سے فقط ایک ہی غیب کہ وہ وقت وقوع قیامت ہے مراد ہونا بیان کیا ہے بعض کہان کے اخبار
کا صادق ہونا بیان کرکے یہ کہا ہے انا نشاهد فی اصحاب الالهامات الصادقة ولیس هذا مختصا بالاولیاء
بل قد یوجد فی السحرة ایضا من یکون کذلک وتری الانسان الذی یکون الهم الغیب علی درجة
طالعة یکون کذلک فی کثیر من اخباره وان کان قد یکذب ایضا فی اکثر تلک الاخبار وتری الاحکام
النجومیة قد تکون مطابقة وموافقة للامور وان کانوا قد یکذبون فی کثیر منها واذا کان ذلک مشاهدا
محسوسا فالقول بان القرآن یدل علی خلافه مما یجر الطعن الی القرآن وذلک باطل فعلمنا ان
التاویل الصحیح ما ذکرناه اس سے واضح ہے کہ الہامات صادقہ خواہ وہ اولیاء اللہ تعالی کے ہوں یا غیر کے جنکا موافق
واقع کے ہونا مشاہد ومحسوس ہے اونکی حقیت اگر یہ کہا جاوے کہ قرآن انکے خلاف پر دلالت کرتا ہے تو اوس سے قرآن کیطرف
طعن منجر ہوگا اور یہ باطل ہے الغرض یہ کہنا کہ سوای خدا تعالی کے کسیطرح کوئی غیب نہیں جانتا اور کسیکو کسی طریقہ
سے خدا تعالی خبر غیب کی نہیں دیتا ہے یہ بھی خلاف قرآن وخلاف واقع کے ہے اور یہ کہنا کہ جسقدر غیوب ہیں خواہ اونپر
کوئی دلیل ہو یا نہو سب کو کوئی سوای خدا تعالی کے جانتا ہے یہ بھی خلاف قرآن کے اور کفر ہے ہاں بعض غیوب کی اطلاع
خدا تعالی نے دوسرونکو بھی دی ہے اور دیتا ہے یہ حق ہے اور جناب رسالتمآب کو جسقدر غیوب کی خبر اللہ تعالی نے دی
وہ تمام سے زائد ہیں اور اگرچہ ماکان ومایکون کی خبر اللہ تعالی نے امور دنیاویہ واخرویہ میں سے دی ہے یہ بھی بعض

جمیع جزئیات ماکان ومایکون اور آپکی کفار کی مصالح ومضار بھی داخل ہین اوراونکا بھی علم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہونا ثابت ہوا اور آیات دالہ علی نفی علم غیب سے مراد نفی بذاتہ وعلم استقلالی وبلاواسطہ ہونا بھی اوپر
معلوم ہوچکا ہے پس کوئی آیت وحدیث غیر محتمل اوسکی نفی نہین کرتی ہے پس یہ معارض کسی آیت وحدیث کی
نہین ہے پھر جب لوح محفوظ مین اون کفارونکے مصالح ومضار بھی تمام لکھے ہوئے ہین اور لوح محفوظ کا علم بھی آپکو دیا ہے
تو بالضرور اون مصالح ومضار کا علم آپکو تہا اب نفی بطور تواضع کے ہی ہوئی اور نفی محمول علم استقلالی وبلاواسطہ و
ذاتی پر بھی ہے اب رہا آپکا نفی کرنا اپنے فرشتہ ہونیکا تو اوپر تفسیر عرائس البیان سے مذکور ہوا ہے کہ آپ فرشتون مقربین روحانیین
وکروبیین وتمام مخلوق عرش سے لیکر تحت ثری تک سے اشرف ہین جب آپ فرشتون مقربین سے بھی اشرف وافضل
ہوے تو آپنے اپنے فرشتہ ہونیکی نفی فرمائی تو فرشتہ سے بھی خود کو گویا ادنی ٹھہرایا باوجود اعلی واشرف ہونیکے ادنی ٹھہرایا تو
یہ تواضع نہین تو اور کیا ہے یہ ضرور نہین ہے کہ بطور تواضع جس سے خود کو ادنی بتاوے وہ اوسکے ہی مرتبہ ذات یا صفات
مین ہووے اوس سے اعلی نہووے جیسے بہت بڑا عالم خود کو طالب علم ادنی سے بطور تواضع ادنی بتاوے اور اپنے طالب علم
ہونیکی بھی نفی کرے من وجہ تو اس سے یہ لازم نہین ہے کہ تواضع جب ہو کہ یہ فی الواقع ادنی طالب علم کے مرتبہ مین ہو اس
سے اعلی ہوگا تو تواضع نہین پس ایسے ہی یہان جاننا چاہیے کہ فرشتہ ہونیکی نفی کیواسطے بطور تواضع کے فی الواقع فرشتہ
ہونا ضرور نہین بلکہ فرشتہ سے اعلی ہونیکی حالت مین بھی یہ نفی بطور تواضع ہی کے ہے حضرات انبیاء علیہم السلام اگرچہ باعتبار
ظواہر واجسام کے متصف باوصاف بشریت کے ہین لیکن باعتبار بواطن وارواح کے ساتھ اوصاف اعلی کے اوصاف
بشری سے متصف ہین اور بواطن وارواح اونکے متعلقہ ہین ساتھ ملاء اعلی کے اور مرتبہ مین ساتھ صفات ملائکہ کے **شفاء**
شرح للملا علی القاری کی جلد ثانی کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے (فظواهرهم) ای الانبیاء (واجسادهم و
بنيتهم) ای ابدانهم المركبة من اشباحهم وارواحهم او الممتزجة من العناصر الاربعة بالوجه
المعتبر (متصفة باوصاف البشر طارئ عليها) اي هو جار (ما يطرأ على البشر من الاعراض) اى
العوارض فى الاجسام (والاسقام) كسائر الانام (والموت والفناء) اى ولعله عطف تفسير
والا فالفناء لا يطرأ على مطلق الارواح واما الاشباح فقد ورد ان الارض لا تاكل اجساد
الانبياء (ونعوت الانسانية) من قوى الشهوانية والغضبية (وارواحهم وبواطنهم
متصفة باعلى) اى باوصاف اعلى (من اوصاف البشر متعلقة بالملاء الاعلى) بل متوجهة
بالكلية الى المولى وهو الاولى (متشبهة بصفات الملائكة) اي فى دوام الذكر والحضور من

فان قولہ لا الہ نفی الالوھیۃ عن غیر اللہ وقولہ الا اللہ اثبات الالوھیۃ للہ وفیہ اثبات الالوھیۃ
للہ تعالیٰ باکد الوجوہ لان الاثبات بعد النفی آکد وابلغ من الاثبات المجرد پس اسیطرح فلا یظہر
علی غیبہ احدا مین نفی ایک غیب خاص کی دوسرون سے ہے اور الا من ارتضی من رسول مین اثبات
اوسی غیب خاص کا بہی ہے واسطے رسول کے باکد وجہ پہر رسول مرتضی کو جب اوس غیب پر اطلاع دینا ثابت ہے
تو باقی دوسری غیوب پر بطریق اولیٰ ثابت ہے بطور دلالۃ النص کے جیسے لا تقل لہما سے ممانعت ضرب والدین کی
بطریق اولیٰ ثابت ہے ساتھ دلالۃ النص کے اگر یہ مراد رانديری کی ہے کہ سوای رسول مرتضی کے دوسرے کسیکو ایک غیب
خاص پر اطلاع نہین ہوتی ہے تو یہ بلا فائدہ ہے اس سے نہ مدعی رانديری کچہ حاصل ہے اور نہ یہ اعتراض راقم کا
رافع ہے اور جب ایک غیب خاص پر اطلاع نہونا سوای رسول مرتضی کے ثابت ہے اور رسول مرتضی کو اوس غیب خاص
پر بہی اطلاع ہونا ثابت ہے اور رانديری کو مسلم ہے تو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے حصول کے یہ منافی نہین ہے
بلکہ بطور دلالۃ النص یہ مثبت حصول علم جمیع جزئیات مذکورہ کا ہے جیسا کہ معلوم ہوا پہر رانديری کا یہ قول کہ
دیہ تو مفسر فرماتی ہی نہین اور کسطرح فرما دے الخ) کیونکر مستقیم ہو سکتا ہے نہ فرمانا اسپر دلالت نہین کرتا کہ یہ علم جمیع جزئیات
ماکان ومایکون کے حصول کے منافی ہے بلکہ علما رستہ برین جان سکتے ہین کہ جب جس غیب خاص پر دوسرونکو اللہ تعالیٰ
اطلاع نہین دیتا ہے اوسپر بہی رسول مرتضی کو اطلاع دیتا ہے تو بطریق اولیٰ باقی جمیع جزئیات ماکان ومایکون جو غیب
خاص نہین ہے اونپر بطریق اولیٰ اطلاع دینا مفہوم ہے اگر بالفرض وہ باقی جمیع جزئیات مذکورہ خاص ہی ہون تب
بہی بدلالۃ تساوی اونپر اطلاع ہونا مفہوم ہے اور باقی جمیع جزئیات مذکورہ کا غیب خاص سے اعلیٰ ہونا مسلم نہین
اگر میان رانديری کو دعویٰ ہے تو اقامت برہان کرین پس مفسر کے فرمانے کی کچہ ضرورت نہین ہے عقلا کے فہم پر اسکو
مفسر کا چہوڑ دینا کیون ناجائز ہے اس جواز کے رفع پر رانديری کو اقامت برہان ضرور ہے ورنہ خرط القتاد پس
رانديری کا مفسر کے نہ فرمانیکا حیلہ کرنا بہی باطل ہو گیا اور سورۂ لقمان مین تصریح مفسر کی بہ نسبت ذرہ کے کرنا
مثبت مدعی رانديری اور منافی راقم کی نہین ہے ذرہ کے حالات وعوارض کے سوای خدا تعالیٰ کے کسیکا نہ جاننا جو
مفسر نے فرمایا تو اوس سے یہ کہان لازم آیا کہ رسول مرتضی کو بہی اطلاع خدا تعالیٰ نہین دیتا ہے اوپر علما کی تصریحات
گذر چکی ہین کہ آیات دالہ علی عدم علم الغیب سے مراد علم استقلالی وبذاتہ ومن ذاتہ وبغیر تعلیم الٰہی وبلا اطلاع وبلا
واسطہ جاننے کی نفی ہے پس حالات وعوارض ذرہ کی قیامت تک مین بہی یہی احتمال ہے اس احتمال کے رفع پر اقامت
دلیل رانديری نے کی نہ کر سکین تو رانديری کا استدلال ذرہ سے ذرہ بہی قابل التفات نہین ہے پہر جب

غیوب ہین نکل) اس تمام عبارت راقم مین سے راندیری نے فقط عبارت عربیہ تفسیر کبیر نقل کرکے اقول کہکر یہ کہا
جو راندیری کا قول راقم نے نقل کیا ہے اور عبارت راقم پوری نہ ذکر کرنیکی یہی وجہ ہے کہ راقم کے اسی قول کو
(الغرض یہ کہنا کہ سوای خداتعالی کے کسیطرح کوئی غیب نہین جانتا اور کسیکو کسی طریقہ سے خداتعالی خبر غیب کی
نہین دیتا ہے یہی خلاف قرآن ہے الخ) ہر ادنی عقل والا دیکہکر جان لیگا کہ اس سے راقم کی غرض وہابیہ کے قول پر
کہ کوئی غیب نہین جانتا اور خداتعالی کسیکو غیب کی خبر نہین دیتا اعتراض ومنع کرنا ہے اور یہ عبارت تفسیر کبیر
اوسکی سند ہے بیان دعوی اس امر کا نہین کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
حاصل ہے اور اوسکی دلیل یہ عبارت ٹھہرائی ہے سو میان راندیری جواب سے عاجز ہوئے تو یہی کہنے لگے کہ (عبارت مذکورہ
کا حاصل یہ ہے کہ رسول کے سوا دوسرونکو بہی اطلاع غیب پر ہوتی ہے لیکن ایک غیب پر کسیکو اطلاع نہین ہوتی الخ)
میان راندیری صاحب آپکے اس جملہ کا کہ (ایک غیب پر کسیکو اطلاع نہین ہوتی) کیا مطلب ہے کسیکو اطلاع نہین
ہوتی کیا کسی مین رسول بہی داخل ہین یا اور کیا رسول کو بہی خبر نہین ہوتی اگر یہ مطلب ہے تو آپنے مفسر کی کونسی عبارت
سے یہ استنباط عجیب کیا ہے کیا مفسر صاحب آپکے نزدیک خلاف قرآن کے رسول کو بہی اطلاع ہونیکے معتقد ہین قرآن شریف
مین ایک غیب پر اطلاع ہونیسے جو رسول مرتضی کو مستثنی کیا ہے چنانچہ الا من ارتضی من رسول قرآن مین
موجود ہے جس سے ہر ادنی عقل والا بہی جان سکتا ہے کہ جنکو اطلاع ایک غیب خاص پر نہین ہوتی اونمین رسول ہرگز
شامل نہین ہین اگر راندیری کے نزدیک آیت کا مطلب یہی ہے کہ رسول مرتضی کو بہی اطلاع نہین ہوتی ہے تو
یہ تو فلا یظہر علی غیبہ احدا سے ہی سمجہا گیا پہر استثنا نعوذ باللہ من ذلک لغو ہوا اور آپکے مطلب استنباطی
کی تقدیر پر قرآن مین لغو ہونا لازم آتا ہے جسکے اعتقاد کا کفر ہونا واضح ہے بلکہ عبارت قرآن مین جب نفی غیب رسول
سے ہی مقصود ہے تو ذکر استثنار رسول مرتضی مثبت خلاف مقصود ہے اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ یہ تو اضلال ہے نہ ہدایت
نعوذ باللہ من ذلک کہ مقصود کچہ ہے اور عبارت مفہم خلاف کو ذکر کیا ہے اور خلاف محاورہ کے ہے کہ باوجود استثنار کے نفی
سے مستثنی کو داخل نفی مین مانا جاوے یہ تمام زبانونکے خلاف ہے اگر باوجود استثنار کے مستثنی نفی کے تحت مین داخل مانا
جاوے اور یہ مراد صحیح ہو تو میان راندیری کلمہ لا الہ الا اللہ مین بہی مستثنی کو تحت نفی داخل جانتے ہونگے اور
اللہ کی بہی نفی اس کلمہ سے مراد لیتے ہونگے اہل سنت وجماعت کے نزدیک تو اسی کلمہ مین اثبات الوہیت اللہ تعالی کی
تاکید کے ساتہ ہے شاید راندیری اسکا انکار کر جاوین اسلئے عبارت عینی شرح ہدایہ جلد ثانی صفحہ ۵۰۲ اس
قول ہدایہ کے (لان الاستثناء من النفی اثبات علی وجہ التاکید کما فی کلمۃ الشہادۃ) تحت مین جو ہے

بعض غیوب کی اطلاع دینا تو مسلم لیکن کوئی جزئی ماکان وما ہو کائن باقی نرہے اسکو کل غیوب خیال کرنا یہ خیال خام وسودای ناسرانجام ہے جو جزئی ماکان وما ہو کائن ہے وہ جزئی وہ ہے جو عدم سے وجود مین آچکی ہے یا عدم سے وجود مین آویگی کل غیوب اسیقدر نہین بلکہ کل غیوب مین ممکنات معدومہ بہی جو نہ کبہی موجود ہوئے ہونگے اور مستحیلات لذاتہا بہی ہین اور جو جو امور بالفرض وجود اونپر مترتب ہونا متصور ہین وہ بہی ہین یہ کل غیوب ہیا انہین موجود شدہ یا موجود شوندہ کی تمام جزئیات جو ہین وہ بعض غیوب ہین نہ کل پہر جزئی ماکان وما ہو کائن ازل سے ابد تک کسکی مذہب کے موافق ہے سوای واجب الوجود اور اوسکی صفات کے دوسرے کے تمام جزئیات وکلیات اہل سنت وجماعت کے نزدیک حادث زمانیہ ہین تو ازل سے اونکا موجود رہنا اہل سنت وجماعت کے نزدیک باطل وفاسد ہے پہر تمام جزئیات ماکان ومایکون پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو محیط جاننے کو مخالف نص قرآن واحادیث بتانا اور کوئی آیت اور حدیث جس سے بلا احتمال یہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم جمیع جزئیات ماکان وما ہو کائن پر محیط نہ تہا پیش نہ کرنا سراسر نادانی ہے یہ دعوی بلا دلیل کیونکر مقبول ہو سکتا ہے اور حضرت عائشہ رض کی حدیث سے یہ کہان ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احداث نسا رکا حال معلوم نہ تہا آپکا اپنے اوقات حیات دنیاویہ مین حکم صریح اوسکا نہ بیان کرنا اور منع نہ کر دینا عدم علم کا مقتضی نہین بہت سے مسائل صریحہ آپنے نہ فرمائے اوس سے عدم علم حوادث محتاجہ الی المسائل کا عدم علم خیال کرنا خیال خام ہے باوجود علم حوادث کے حکم صریحی نہ بیان فرمانا احتمال ہے کہ اسواسطے ہو کہ مجتہدین استنباط کر کے نکالین تو اونکو ثواب ہو اس احتمال کے رفع پر دلیل قائم نہ کی اور نہ کر سکین تو استدلال حدیث سے باطل ہوا **اقول** دوسرے طرفدار کا یہ ہے کہ علی قاری رح نے فرمایا ہے ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بتکفیر اعتقاد ان النبي علیہ السلام یعلم الغیب بمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ **اقول** وباللہ التوفیق **علامہ علی قاری** کے قول مین لم یعلموا المغیبات سے جب الا ما علمہم اللہ کو استثنا کر دیا تو ثابت ہوا کہ المغیبات من الاشیاء کا علم بذریعہ اعلام الہی انبیاء علیہم السلام کیواسطے ثابت ہے تاکید وجہ کیونکہ یہ استثناء نفی سے اثبات ہے جب باعلام اللہ انبیاء علیہم السلام کیواسطے علم مغیبات ثابت ہوا تو تحت نفی علم غیر انبیاء رہ نیز علم انبیاء علیہم السلام جو بلا اعلام اللہ ہو فقط وہی داخل رہا یہ ہماری مخالف کہان ہے ہم بہی انبیاء علیہم السلام کو علم مغیبات کا حصول باعلام اللہ کہتے ہین نہ بلا اعلام اللہ اور حنفیہ نے اس اعتقاد کی تکفیر کی

لوح محفوظ کا علم رسول مرتضی کو حاصل ہی تو یہ حالات و عوارض ذرہ بہی اسمین موجود ہین یا نہین اگر ہین تو رسول مرتضی کو اسکو حالات و عوارض کا علم حاصل ہونا ثابت ہوا اور اگر نہین ہین تو جمیع جزئیات ماکان و مایکون الی یوم القیمۃ جنکا لوح محفوظ مین مکتوب ہونا ثابت ہی اوسکو خلاف ہوکر مردود ہیت ثابت ہی ہیر اوپر علامہ قیصری سی علم مثقال ذرہ ہی زمین و آسمان مین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سی من حیث المرتبہ پوشیدہ نہونا گذرا ہی اوس سی حالات و عوارض متقالاجہان سکتی ہین **مرقاۃ** کی جلد اول صفحہ ۹۰۵ مین علامہ علی قاری فرماتی ہین نمودان استغرق فی عالم الغیب لا یخفی علیہ شئ من عالم الشہادۃ فعلم ان ماھنا لا ینافی قولہ علیہ السلام انی لا اعلم ما وراء جداری علی تقدیر صحتہ لانہ بالنسبۃ الی خارج الصلوۃ حالات و عوارض ذرہ بہی شئ عالم شہادت کی ہین اونکا پوشیدہ نرہنا بہی اس سی واضح ہی اور خارج نماز مین نہ معلوم ہونیسی مراد یہ ہونا کہ نماز مین کسی شی کا پوشیدہ نہونا اور معلوم ہونا بعد نماز کو نہ معلوم ہونا اور بالکل علم سی نکلجانا اور اوسکی طرف التفات بہی نہونا ہرگز مسلم نہین بلکہ مراد یہ ہی کہ بعد نماز کی ایسا نہین کہ آپ اوسکو دیکھتی ہون جیسی نماز مین دیکھتی ہین جیسی کہ قیام زید پس دیوار ہمکو معلوم ہی لیکن ہم اوسکو دیکھتی نہین ہین اس سی مطلقا نجانا ثابت نہین ہوسکتا ہی جبتک رفع اس احتمال پر دلیل قائم نہو بعد نماز بالکل نجاننا حدیث مذکورہ سی مراد ہونا ہرگز مسلم نہین ہی اور **مختصر حاشیہ جلال الدین علی البخاری** مطبوعہ مصر کی صفحہ ۱۵۸ سی فلا یخفی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئ کان بالعالم منذ خلقہ تعالی لقیام الساعۃ گذرچکا جس سی کسی چیز قیامت تک پیدا ہونیوالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہونا واضح ہی اسمین حالات و عوارض ذرہ مذکورہ بہی داخل ہین یہانتک تمام ملمعات مزخرفات میان **راندیری** کی مردود و مطرود ہوگئی اب زیادہ تقریر کی حاجت نہین ہی اب میان **راندیری** کی چند **طرفدار** جنہون نی بلا سمجھی سوچی اور بغیر غور و فکر و تدبر کی کچہ تقریر کرکی مواہیر و دستخط کردئی ہین **راندیری** نی اوسکو اپنی حقمین مفید جانکر طبع کرادیا اوسکا جواب بہی اگرچہ اس **راقم** کی تحریر مین بالتفصیل گذرچکا ہی پہر اونکی جوابات کیطرف اور اونکو استدلال کی مستلزم مدعی نہونیکی طرف اشارہ کیا جاتا ہی اون طرفدار مین سی **قول** بعض کا یہ ہی کہ اللہ تعالی نی اپنی حبیب پاک احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض غیوب پر مطلع فرمایا تہا نہ کل پر بامنظور کہ کوئی جزئی ماکان و ماہو کائن کی ازل سی ابد تک باقی نرہی اور علم غیب آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام جزئیات پر محیط تہا مخالف نص القرآن و کثیر من الاحادیث والآثار کما قالت عائشۃ رض فی حق النساء فی امر الجماعۃ لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن عن المساجد **اقول** وباللہ التوفیق

ہونگی تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ طرفدار صاحب کو علم و یقین اپنے پایا ہی قریب کی برأت کا نہ تہا پس متحیر ہونا مستلزم عدم علم کو نہین فمن ادعی الاستلزام فعلیہ البیان بالبرھان تفسیر مدارک سے بعض غیب پر اطلاع ہونا جو ثابت ہے اسمین دلالت کہان ہے کہ وہ بعض غیب جمیع جزئیات ماکان و مایکون نہین ہے اور اوس سے کم ہے طرفدار اول کی جواب مین جمیع ماکان و مایکون کا بہی بعض غیب ہونا گذرا ہے پس محتمل ہے کہ بعض غیوب سے یہی تمام جزئیات ماکان و مایکون ہی مراد ہون ایسے ہی تفسیر خازن مین جو مایشاء من الغیب ہے اوسمین بہی احتمال ہے کہ مایشاء من الغیب سے جمیع جزئیات ماکان و مایکون ہی مراد ہون اس احتمال کو رفع پر دلیل چاہیے ورنہ استدلال باطل ہے پھر جمیع جزئیات ماکان و مایکون کی علم کا صفت مختصہ باریتعالی ہونا ممنوع ہے صفت مختصہ علم ذاتی و قدیم ہے جسپر کوئی نسیان و ذہول و غفلت و سہو عارض نہین ہو سکتا ہے یہ امور مذکورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم مین موجود نہین پھر اسکو صفت مختصہ باریتعالی بتانا جہالت و سفاہت نہین تو اور کیا ہے اور اوسکو شرک ٹھہرانا افترا ر شریعت پر ہے اور جمیع علم ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہونیسے آپ مین نقصان نہ ہانیعنی کہ من حیث النبوۃ کچہ نقصان نہین مسلم ہے اور بایطور کہ علم جمیع ماکان و مایکون کی جو بہت بڑی صفت کمال ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین نہ ماننا وصف کمال مین نقصان بتانا ہے حضرت آدم علیہ السلام کا سبب علم اسمار اشیار کمال و فضل و فرشتون اسمار نجاننے والون پر ثابت ہے اور اللہ تعالی نے اپنے اظہار فضل آدم علیہ السلام کیواسطے اور اظہار قصور علم فرشتونکی واسطے اشیار کو آدم علیہ السلام سے فرشتونپر پیش کرایا تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۳۰۹ مین ہے علم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علیھم لیظھر بذلک کمال فضلہ و قصورھم عنہ فی العلم اور اسی علم اسمار اشیار کی سبب سے اور فرشتونکی اس علم مین قصور کی سبب سے آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ علیہم السلام بنایا اسی تفسیر کی جلد مذکور کی صفحہ ۲۹۹ مین ہے فعلم آدم کان سببا فی حصول السجدۃ والتحیۃ اور اسی جلد کی صفحہ ۳۹۴ مین ہے ھذہ الآیۃ دالۃ علی فضل العلم فانہ سبحانہ ما اظھر کمال حکمتہ فی خلقۃ آدم علیہ السلام الا بان اظھر علمہ فلو کان فی الامکان وجود شیئ اشرف من العلم لکان من الواجب اظھار فضلہ بذلک الشیئ لا بالعلم اس سے واضح ہے کہ علم اسمار اشیا ایسی ہی ایسی فضیلت ہے کہ اللہ تعالی نے اظہار کمال اپنی حکمت کا خلق آدم مین ساتہ اظہار علم آدم علیہ السلام کے کیا اگر کوئی دوسری شی علم سے اشرف ہوتی تو اللہ تعالی اظہار فضل آدم علیہ السلام کا اوسی شی کے ساتہ کرتا نہ ساتہ علم کے پس جب فقط علم اسمار اشیار مع اونکی لواحق مین یہ فضیلت و کمال ہے اور اونکی نجاننیوالون فرشتونمین اس علم مین

تصریح کی ہے کہ کوئی یہ کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں تو اوس سے مراد وہی غیب دانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتی ہے جو بلا اعلام اللہ کے اعتقاد کرے جو غیب دانی ذاتی ہے اگر با علام اللہ ہی غیب دانی کا اعتقاد کفر ہونا مراد ہے تو علامہ علی قاری کے ہی قول سے جو خود ان **طرفدار** صاحب نے نقل کیا ہے با علام اللہ غیب دانی کے اعتقاد کو کفر بتانا مردود ہے اور آیت قل لایعلم الآیہ سے غیب دانی ذاتی کی نفی مراد ہے ورنہ دعوی و دلیل مین مطابقت نہوگی اور اوپر گذر چکا ہے بحوالہ **فتاوی امام نووی** کے کہ معنے آیت لایعلم من فی السموٰت کے یہ ہیں لایعلم ذلك استقلالا الا اللہ الخ پس آیت سے علم غیب استقلالی کی نفی ہے اس علم غیب استقلالی کا اعتقاد کرنا کفر ہے اسکے معتقد نہ ہم ہین نہ کوئی دوسرا مسلمان ہمارے گمان مین اوسکا معتقد ہے پس **طرفدار** صاحب کی طرفداری بیکار اور جمیع جزئیات ماکان وما یکون پر علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا احاطہ با علام اللہ کے اعتقاد کا کفر ہونا ہرگز اس سے ثابت نہ ہوا

قول تیسرے **طرفدار** کا یہ ہے کہ قصہ افک جو سیدتنا عائشہ رض پر باندھا تھا اور آنحضرت صلعم متحیر تھے ایک عرصہ تک اول دلیل ہے) پھر ان **طرفدار** صاحب نے الا من ارتضی کے تحت کی یہ عبارت مدارک سے نقل کی الا رسولا و ارتضاہ یعلم بعض الغیب الخ) اور پھر خازن سے یہ نقل کی الا من یصطفیہ برسالتہ ونبوتہ فیظہرہ بما یشاء من الغیب پھر شرک صفات مختصہ باری ہی ممنوع ہونا ذکر کیا غرض یہ کہ علم تمام جزئیات ماکان وما یکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ثابت کرنا شرک ہے نعوذ باللہ من ذلک اور علم جمیع ماکان وما یکون کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہونے سے آپ مین نقصان نہ آنا بتانا اولہ مین یہ دلیل کافی جانے ولقد ارسلنا رسلا من قبلك منہم من قصصنا علیك ومنہم من لم نقصص علیك الآیہ اس سے جمیع جزئیات کا علم نہونا ثابت کیا اور پھر جس علم کو اللہ تعالی نے معلوم کرایا اوسکا جاننا اور جو معلوم نہ کرایا وہ علوم کثیرہ ہونا بتایا **اقول** وباللہ التوفیق قصہ افک کی دلالت عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلم نہونا اوپر معلوم ہو چکا ہے واللہ ماعلمت علی اہلی الا خیرا جس سے علم ویقین خیریت ثابت ہے جس سے مراد یہان برات ہی ہو سکتی اسلیے کہ یہ رد تہمت کیواسطے فرمایا ہے اور رد تہمت بدون اظہار علم یقینی برات متصور نہین ہے پس باین سند قصہ افک کی دلالت عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممنوع ہے اور متحیر ہونا عدم علم کے سبب سے نہین منافقین کی تہمت وافترا کے سبب سے ہے جیسے کوئی شخص ان **طرفدار** صاحب پر یا انکے قریب پر تہمت چوری کی لگاوے اور فی الواقع چوری نہ کی ہو اور یقین چوری نہ کرنیکا ہی ہو ان **طرفدار** کو تو **طرفدار** صاحب متحیر ہونگے یا نہین اگر نہین تو بداہت کے خلاف ہے متحیر ہونا جہوٹی تہمت سے ہر ایک کا بدیہی امر ہے اسیواسطے بعضے نالش و فریاد بھی کر دیتے ہین اور اگر متحیر

الغیب کلہ لاستکثرت ای حصلت کثیرا من الخیر الذی فاتنی اور در مختار و عالمگیری و تاتارخانیہ و نصاب الاحتساب وغیرہ کتب فقہ سے بھی ساتھ اس قول کے تائید بنائی ہے تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لم یجز و قالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت اور علامہ شامی کی تصریح قبیل باب المرتد یہ آئی ہے وان الرسل یعرفون بعض الغیب **اقول** وباللہ التوفیق قول تفسیر حقانی ہمارے مخالف ورانَدیری یا اونکے سمی کے موافق ہرگز نہیں ہے اوسمین آیت مذکورہ کو کل علم غیب کی نفی پر محمول کیا کل غیوب کے علم کے ہم بھی قائل نہیں ہیں اور جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم کل غیوب کا علم ہونا مسلم نہیں ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ بعض مفسرین نے اسکو تواضع پر محمول کیا ہے بعض نے علم ذاتی و استقلالی پر وہ نہ ہمکو مضر نہ **راندیری** کو مفید اور شہادت خدا اور رسول کے ساتھ نکاح کے مسئلہ کا غیر معتبر ہونا شامی سے **راندیری** کے رسالہ کے جواب مین گذر چکا ہے یہ مکر و فریب ہے کہ فتوی اولی مین اسکا ذکر کر دیا تھا اور اس رسالہ مین بھی اوپر رد کر دیا ہے اوسکا جواب بندا ر دیہ و ہی پیش کرنا یہ وہی مثل ہے الغریق یتشبث بکل حشیش پھر علماء کی عبارت مسئلہ مذکورہ در بارہ تکفیر مین قالوا کہا ہوا ہے جس سے واضح ہے اہل علم پر کہ علماء ناقلین تکفیر نے قالوا لکھکر اپنے نزدیک مسئلہ کا غیر مستحسنہ ہونا اور ائمہ سے مروی نہ ہونا بتادیا ہے **شرح کبیری** مطبوعہ مصر ۲۲۴ مین ہے ففی قولہ قالوا اشارۃ الی عدم استحسانہ والی انہ غیر مرویۃ عن الائمۃ کما قلناہ فان ذلک ھو المتعارف فی عبارتہم لمن استقرأھا پس اس عبارت منقولہ **راندیری** یا اونکے سمی سے بدلیل لفظ قالوا ثابت ہے کہ یہ مسئلہ تکفیر نہ فی نفسہا مستحسنہ ناقلین کے نزدیک ہے اور نہ مروی ہے ائمہ سے پھر اسکو دلیل بنانا مکر و فریب و ہی عوام یا سفاہت و جہالت نہیں تو اور کیا ہے اور جملہ وھو ما کان یعلم الغیب سے یہی مراد ہونا ممکن و محتمل ہے کہ بالاستقلال و بذاتہ و من ذاتہ و بلا واسطہ نہیں جانتے تھے پس ہمارے مخالف نہیں ہے اور شامی نے جو عبارت مسئلہ تکفیر کی رد مین لکھی ہے اوسکو چھوڑ دیا تاکہ کہین مسئلہ تکفیر کی مردودیت ظاہر نہو جاے اور ان الرسول یعرفون بعض الغیب اپنے مقصود کے موافق جانکر نقل کر دیا لیکن اس سے یہ کہان ثابت ہوا کہ جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم بعض غیب کا علم نہیں کل غیب کا علم ہے پس مردودیت قول و استدلال **راندیری** یا سمی کی ظاہر ہے **علامہ علی قاری شرح فقہ اکبر** کے ملحقات مین فرماتے ہین ان نقل کتب الفتاوی مع جہالۃ قائلہ و عدم اظہار دلائلہ لیس بحجۃ من ناقلہ انما المدار الاعتقاد فی المسائل الدینیہ علی الادلۃ

اوسوقت قصور ہونیکی سبب ہواونکے یعنی فرشتون کی فضیلت مین قصور قرار دیا گیا تو جمیع جزئیات ماکان وما یکون کی علم مین کہ یہ علم اسماء اشیاء مع لواحق بہی اوسمین داخل ہی توکیونکر فضیلت زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ہواور نہ جانتی مین قصور ونقصان آپکی فضیلت مین کیونکر نہین ہی تفسیر عزیزی مطبوع مجتبائی ص۲۲ امین ہی حضرت آدم علیہ السلام کہ امتیاز از جہت اختلاف تعلیم عام واقع شد تا از منفعت ہر حقیقت ومضرت آن آگاہ شوند چنانچہ حاکم وابن عساکر مرفوعا روایت کردہ اند کہ آنحضرت فرمودہ اند کہ حق تعالی آدم علیہ السلام را درضمن تعلیم اسماء ہزار حرفت را از حرفہای گوناگون تعلیم فرمود وارشاد کرد کہ اولاد وذریت خود را بگو ای آدم کہ اگر شما صبر نتوانید کرد از دنیا پس دنیا را باین حرفہا طلب کنید ودنیا را بدین طلب نکنید زیرا کہ دین خالص برای من ہست وای برکسیکہ دنیا را بدین طلب نماید ودیلمی از ابو نافع روایت میکند کہ آنحضرت فرمودند مثلت لي امتی فی الماء والطین یعنی تصویرات امت من در آب وگل ساختہ بمن نمودند وعلمت الاسماء کلہا کما علم آدم الاسماء کلہا ودرین آیت لفظ کلہا کہ برای تاکید عموم اسماء افزودہ اند برای ہمین نکتہ است کہ امتیاز آدم از فرشتگان ہمین تعلیم عام بود نہ بتعلیم اسماء اس ہی آدم علیہ السلام کو تعلیم عام ہونا اور ہر شی کی منفعت وہزار ہا پیشون کی تعلیم ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی کل اسماء ولواحق کا علم ہونا اور اپنی تمام امت کو دیکھنا ثابت ہواسی سی تمام گہانس پہونس پات کا حال بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہونا ثابت ہی جسکو رانڈیری دلیل عدم علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی بتاتی ہین چنانچہ اوپر مذکور ہوا ہی ان امور کے علم کو فضیلت نجاننا اور انکی نجانتی سی بہت بڑی فضیلت مین قصور نہ خیال کرنا جہالت وسفاہت ہی اور آیت ولقد ارسلنا الآیہ کا جواب رانڈیری کی رسالہ کی جواب مین گذر چکا ہی کہ تفصیل کی نفی ہی یا وحی جلی سے جانتی کی نفی ہی پس اس سی بہی عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقصود فاسد اس تیسری طرفدار کا ہی ہرگز ثابت نہین ہی اور یہ مسلم ہی کہ جو اللہ تعالی نی معلوم کرایا ہو وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتی ہین اور جو نہ معلوم کرایا وہ بہت ہی لیکن اس سی یہ لازم نہین آتا ہی کہ جو معلوم کرایا ہی وہ جمیع ماکان ومایکون نہین ہی اور اس کو کم ہی کیون نہین جائز کہ جو اللہ تعالی نی معلوم کرایا ہی وہ جمیع ماکان ومایکون ہی اور اس سی زیادہ بہت سی ممکنات معدومہ ہین جو نہ کبہی موجود ہوئی نہ ہونگی اور بہت سی مستحیلات لذاتہا اور اونپر مترتبات بفرض وجود ہین پس مقصود فاسد طرفدار مذکور کا ہرگز ثابت نہین ہی اور اس تیسری طرفدار کی بعد غالبا خود رانڈیری یا انکی کسی حامی کا **قول** ہی جسمین طرفدار اول کی تائید بزعم خود تفسیر رحمانی کی اس قول سی کی ہی لو کنت اعلم

لمعات میں قالوا انما منعهن عن ذلك كراهة ان يسند علم الغيب اليه مطلقا صلى الله عليه وسلم ولا يعلم الغيب الا الله نقل کرنا اور ایسی ہی بحوالہ **فتح الباری** انما انكر ما ذكر من اطراء حيث اطلق علم الغيب به وهي صفة تختص بالله تعالى اور آیت قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله ذکر کرنا ہرگز اس پر دلالت نہیں کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کی طرف سے جمیع ماکان ومایکون کا علم نہ تھا حضرت عائشہ رض کے قول میں یہی احتمال ہے کہ علم استقلالی ذاتی بلا واسطہ و بلا تعلیم الٰہی و بغیر اطلاع باری تعالی کوئی جانے کا اعتقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرے تو وہ کاذب ہے اور آیت ماتدری کی بھی یہی مراد ہونا محتمل ہے **عینی شرح بخاری** گیارہویں جلد ۲۷۷ میں اس قول عائشہ رض کے ومن حدثك انه يعلم الغيب فقد كذب کے تحت میں ہے وفيه الحديث لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يعلم منه الا ما علم اس سے واضح ہے کہ یعنی کسی مسلمان کا یہ دعوی نہیں ہے کہ بغیر تعلیم الٰہی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے اس قول حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے تحت میں علامہ عینی نے اسی واسطے یہ فرمایا ہے کہ تا کہ معلوم ہو جاوے کہ جس غیب دانی کے حصول کی نفی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول میں ہے وہ وہی غیب دانی ہے جو بلا تعلیم الٰہی ہے ورنہ استثناء الا ما علم کے جو کلام عینی میں واقع ہے کیا ضرورت تھی **بخاری** جلد ثانی صفحہ ۱۰۹ کے حاشیہ پر فتح الباری کے حوالہ سے یہ لکھا ہے ان بعض من لم يرسخ في الايمان كان يظن ذلك حتى كان يرى ان صحة النبوة يستلزم اطلاع النبي على جميع المغيبات كما وقع في المغازي لابن اسحاق ان ناقة النبي صلى الله عليه وسلم ضلت فقال زيد بن اللصيت يزعم محمد انه نبي يخبركم عن خبر السماء وهو لا يدري اين ناقته فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا يقول كذا وكذا واني والله لا اعلم الا ما علمني الله وقد دلني الله عليها وهي في شعب كذا قد حبسها شجرة فذهبوا فجاؤه بها فاعلم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه لا يعلم من الغيب الا ما علمه الله وهو مطابق لقوله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الآية اس سے واضح ہے کہ بعض غیر راسخ الایمان آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق میں غیب ذاتی بلا تعلیم الٰہی کے قائل تھے اور صحة النبوة کو مستلزم اطلاع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على جميع المغيبات گمان کرتے تھے اونکے رد میں یہ قول مذکور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا یہ قول الا ما علمني الله ہے پس اس سے اوس اعتقاد کی نفی مراد ہے کہ کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ صحت نبوت کو غیب

القطعیۃ اس سے واضح ہے کہ نقل فتاوی مسائل اعتقادیہ مین مع جہالت قائل وعدم اظہار دلائل حجت نہین
ہے اور مدار اعتقاد کا اوپر قطعیہ پر ہے اس سے بہی مسئلہ کا غیر معتبر ہونا واضح ہے **قول چوتھے طرفدار کا یہ ہے کہ**
دعالم الغیب خاصہ پروردگار ہے کوئی شخص اسمین شریک نہین جو بات انبیا و اولیا کو پروردگار نے بذریعہ وحی
والہام بتادی اوسپر مطلع ہوگئے یہ بات آیت سے ظاہر ہے ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر **اقول**
وباللہ التوفیق یہ ہمارے مخالف اور **رانڈیری** کے موافق ہرگز نہین ہم بہی کہتے ہین کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون
وہ بات کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادی اوسپر آپ مطلع ہوگئے اور یہ خاصہ خدا تعالی کا نہین ہے جو
خاصہ خدا تعالی کا ہے وہ علم استقلالی وذاتی وبلا واسطہ ہے اوسمین کوئی شریک نہین اور اللہ تعالی عالم الغیب
ہے ساتہ ایسے ہی علم استقلالی وبلا واسطہ کے جسپر کوئی نسیان وسہو وغفلت وذہول عارض وجاری نہین
ہوسکتا ہے اوسکے ایسے علم مین کوئی شریک نہین ہے پس اس طرفدار کے قول سے ہمارا مقصود رد نہوا **قول**
پانچوین طرفدار کا یہ ہے کہ لازم آتی ہے مساوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نعوذ باللہ منہا
اسواسطے کہ احاطہ علم کا ہر شی پر یہ خاصہ ہے خدای پاک کا نہ عطا کیا اسکو خدا نے کسی مخلوق کو الخ) **اقول**
وباللہ التوفیق جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیسے مساوات لازم آنا
یہ طرفدار فرماتے ہین سبحان اللہ یہ حضرت اللہ تعالی کا علم منحصر جمیع جزئیات ماکان ومایکون مین ہی جانتے ہین
ماکان سے مراد تو وہ امور ہین جو عدم سے وجود مین آچکے اور مایکون سے مراد وہ جو عدم سے وجود مین آوینگے جب
خدا تعالی کا علم ان طرفدار کے نزدیک اسیقدر ہے جب ہی مساوات فرما رہے ہین ورنہ اللہ تعالی کا علم زیادہ ہونیکی حالت
مین مساوات کیسے ہوسکتی ہے جب اسیقدر علم اللہ تعالی کا ہے اس طرفدار کے نزدیک تو لازم آتا ہے کہ ممکنات معدومہ
جو نہ کبہی موجود ہوے نہ ہونگے اور مستحیلات لذاتہا وما یترتب علیہا یہ تمام خدا تعالی کے علم سے خارج ہون یہ کونسے اہلسنت
وجماعت کا عقیدہ ہے نعوذ باللہ من ذلک ان حضرت کو اپنی خبر نہین اور دوسرے کا رد کرنے بیٹھے ہین اور بنا رفاسد
مساوات فاسدہ وباطلہ پر عدم علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے بطلان کو مبنی کرتے ہین یہ بنا رفاسد علی الفاسد
ہرگز قابل التفات علمار تو کجا طلبا رہی نہین ہے پس مساوات ہی کا ثبوت نہین ہوا تو اوسکے بطلان کے بیان
مین ورق سیاہ کرنا کونسی عقل کی بات ہے بہران طرفدار کا یہ حدیث عائشہ ہے کا **بخاری** سے نقل کرنا اللہ
یعلم مافی غد فقد کذب ثم قرأت وماتدري نفس ماذا تکسب غدا اور حدیث قالت
احداہن وفینا نبی یعلم مافی غد فقال دعی ہذہ وقولی بالذي کنت تقولین نقل کرنا

چنانچہ احادیث صحاح مین مشروحًا وارد ہی اور عقیدہ شخص مذکور فی السوال کا مخالف ہی ادلہ اربعہ کی اور وہ شخص مشرک ہی اوسکو لازم ہی کہ اس عقیدۂ فاسدہ سی توبہ کری **اقول** وباللہ التوفیق اس طرفدار کو فہم پر آفرین ہی کہ انبیا علیہم السلام کو بذریعہ وحی یا الہام وغیرہ خبر کا ہونا قبول کرتا ہی اور یہ تو ثابت نہ کر سکا کہ اونکو جمیع جزئیات کی خبر ہوئی تہی اور پہر شخص مذکور فی السوال کی عقیدہ کو شرک بتاتا ہی اور مخالف ادلہ اربعہ کی لیکن ایک دلیل بہی ذکر نہ کی کہ جس سی معلوم ہو کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی علم کی حصول کا اعتقاد شرک ہی اور شرک منہ سی نکالنا شروع کر دیا خود پر عود کرنی شرک کا بہی خیال نہ کیا باطلاع الہی علم غیب جمیع جزئیات مذکورہ خاصہ خدا تعالی کا کہان ہی یہی ضلالت ہی کہ اسکو خاصہ خدا تعالی بنایا ہی ایسی لوگ صفات الہیہ سی واقف نہین اور معنی شرک جاننی سی بہی بی بہرہ ہین **لغو بن طرفدار** کا یہ **قول** عجیب غریب ہی کہ (جسکا عقیدہ کسی نبی ولی یا فرشتہ کی غیب دانی کا ہو وہ بالاتفاق مشرک ہی دائرۂ اسلام سی خارج ہی اسکا نماز روزہ موافق عقیدۂ قبیحہ لغو اور فضول ہی) اس قسم کی لغویات کی بعد طرفدار مذکور ھکذا فی کتب الدین فقط لکہکر کہتی ہین قال الشیخ العلامۃ علی المہائمی قدس سرہ فی تفسیر آیۃ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الآیہ ولکن الرسل لا یطلعون علی جمیع الغیوب لیبقی الاختصاص الالہی بحالہ فافہم **اقول** وباللہ التوفیق نبی ولی فرشتہ کسی کی غیب دانی کا عقیدہ رکہنی والیکو مشرک بالاتفاق بتاتا ہی معلوم نہین وہ اتفاق **شیخ نجدی** و **ملا اسمعیل** و بعض **دیوبندی** و **گنگوہی** اپنی پیشواؤن کا مراد لیا ہی یا اپنی جیسی لغو گو لوگون کا اہل سنت وجماعت کا تو ہرگز اتفاق نہین ہی پہر جو بعض غیوب کی غیب دانی کا عقیدہ بہی تو غیب دانی کا عقیدہ ہی اسمین **راندیری** بہی شامل بظاہر تو ہین تو بالاتفاق مشرک ہونا ونپر بہی صادق ہی یا نہین اچہی مجیب کہ سائل کی طرفداری ایسی کی کہ مشرک بالاتفاق کا صدق اونپر بہی لازم کر دیا پہر علامہ شیخ مہائمی کی قول سی نفی جمیع غیوب جاننی کی ثابت ہی اس قید سی مفہوم ہی کہ بعض غیب کو یا اکثر کو انبیا و ملائکہ علیہم السلام و اولیاء کرام جانتی ہین جب غیب دانی کی عقیدہ کو مطلقا شرک ٹہہرا دیا اور قید بعض غیوب کی یا کل غیوب کی نہ لگائی تو نعوذ باللہ من ذلک شیخ موصوف کو بہی اسکا مصداق ٹہہرانا لازم آیا پہر اونکی قول سی استدلال کیسا پہر شیخ موصوف کی قول مین فافہم خود نقل کیا ہی جس سی اشارہ اس اعتراض کیطرف ہی کہ اختصاص الہی بحالہ باقی رہنا اسپر موقوف نہین کہ جمیع غیوب پر اطلاع اللہ تعالی رسل کو نہ دے بعض غیوب پر اطلاع دیگا تو اختصاص باقی نہ رہیگا اسلئی کہ بقاء اختصاص تو استقلالی و ذاتی و ازلی وقدیم

دانی لازم ہی بعد صحت نبوت تعلیم الہی کی حاجت نہین ہی بلکہ ممکن نہین جب نہ یہ ہمارا عقیدہ ہی نہ دوسری کسی
مسلمان کا یہ عقیدہ ہی تو یہ مخالف ہماری ہرگز نہین ہی اس سی جمیع ماکان ومایکون کی علم کی بتعلیم الہی نفی کا گمان
کرنا گمان فاسد ووہم کاسد وسفاہت یا فریب دہی ہی اور عبارت لمعات مین کو اہتدان یسند علم الغیب
الیہ مطلقا لفظ مطلقا اسی امر کی دلیل ہی کہ غیب مطلق یعنی جو کہ بلا واسطہ کو بہی شامل ہی جانتی کو کوئی
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف نسبت نہ کری اسواسطی برا جاننا آپنی یہ ہماری خلاف کہان کہا ہم کہ غیب
مطلق وبلا واسطہ جانتی کی قائل ہین بواسطہ وباطلاع الہی جانتی کی قائل ہین یہ مطلقا غیب نہین ہی ایسی ہی
فتح الباری کی مراد ہی اور آیت قل لا یعلم الآیہ مین نفی استقلالی وذاتی وبلا واسطہ مراد ہونا اوپر رسالہ **راندیری**
کی رد مین علماء اہلسنت سی نقل ہو چکا ہی پس اس سی علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون باطلاع الہی کی نفی ہرگز ثابت نہین
اس طرفدار نی بہی یونہین کاغذ سیاہ کر دیا ہی پہر **قول ناظمہ چھٹا طرفدار** جو اپنا ٹھہرایا ہی اوسمین جو یہ
ہی کہ دسوای خدا تعالی کی کوئی عالم الغیب حقیقی نہین لیکن اللہ تعالی نی انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رضوان
اللہ تعالی علیہم اجمعین کو جسقدر علم غیب عنایت فرمایا وہ بذریعہ وحی والہام ومراقبہ ومکاشفہ ومعارفہ معلوم
کرتی ہین الخ) **اقول** وباللہ التوفیق اس سی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بذریعہ وحی کسی قسم کی اور بذریعہ الہام وکشف بہی نہونا کہان ثابت ہی ہان عالم الغیب حقیقی ہونیکی نفی غیر اللہ کی
حقمین ہی اور بغیر وسائل کی جاننی کی نفی معلوم ہوتی ہی یہ ہماری مخالف کہان ہی ہم کب بغیر وسائل علم جمیع ماکان
ومایکون کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی اعتقاد کرتی ہین اور ہم کب عالم غیب حقیقی آپکو جانتی ہین
اسمین اور بہی کلام ہی اوسکو ہم ترک کرتی ہین **ساتوین طرفدار** کا یہ **قول** ہی کہ اللہ نی اپنی حبیب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض اشیاء کا علم دیا اور بعض کا نہین **اقول** یہ بہی ہماری مخالف نہین ہی
اشیاء اہل سنت وجماعت کی نزدیک موجودات کو کہتی ہین اور موجودات مین ممکنات موجودہ فی الماضی والحال
والاستقبال بہی ہین اور باریتعالی کی ذات وصفات اور اونکی حالات من جمیع الوجوہ وتفصیلات تمام ومتعلقات
سبہی ہین ان تمام کی نسبت فقط موجودات ممکنہ فی الماضی والحال والاستقبال بعض اشیاء ہین بایںمعنی جمیع
جزئیات ماکان ومایکون کا علم بعض اشیاء کا علم ہی پس یہ بہی ہماری مخالف نہین اگر اس طرفدار کا قول مخالف
بہی ہو تو بلا دلیل ہی اس طرفدار کا قول کب قابل التفات ہی **آٹھوین طرفدار** کا یہ **قول** ہی کہ علم الغیب خاصہ
پروردگار کا ہی اسمین کوئی شریک نہین اور انبیاء علیہم السلام بذریعہ وحی یا الہام وغیرہ آیندہ کی خبر دیتی تھے

علی متن الھمزیہ صفحہ ۲۰ مطبوعہ مصر ان اللہ قد رفع لی الدنیا وانا انظر الیہا والی ماھو کائن الی یوم القیامۃ کانی انظر الی کفی ھذا اور حدیث ابی داؤد مین ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے حالات صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتلائے الفاظ حدیث کے یہ ہین قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فما ترک شیا الی قیام الساعۃ الا حدثنا اگرچہ یہ تمام بواسطہ وحی یا الہام خدائے تعالیٰ تھے فما احسن ما قال الامام البوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی قصیدۃ الھمزیۃ لک ذات العلوم من عالم الغیب ومنہا لآدم الاسماء) **اقول** وباللہ التوفیق یہ تمام تقریر ہمارے موافق اور ہمارے مؤید ہو کہ (دنیا وما فیہا اور قیامت تک ہونیوالی اشیا کا علم اللہ تعالیٰ نے دیا) جو اس قول سے ثابت ہے وہی ہمارا مدعی ہو اور یہی جمیع جزئیات ما کان وما یکون الی قیام الساعۃ کا علم ہو اس سے قبل جو یہ کہا ہو کہ (مطلق علم غیب جو شامل ہو تمام کلیات وجزئیات وہ خاصہ خداوندی ہو الخ) یہ بھی ہمارے موافق ہو کیونکہ اسمین قید کلیات وجزئیات ما کان وما یکون کی نہین ہو بلکہ مطلق کلیات وجزئیات کہا ہو کہ جو شامل ہو ایسے کلیات و جزئیات کو بھی جو ممکنات معدومہ ہین نہ کبھی موجود ہوئے نہ ہونگے اور شامل ہو ایسی کلیات وجزئیات کو بھی جو مستحیلات لذاتہا وما یترتب علیہا ہین ایسی کلیات وجزئیات کا علم خصوصا ذاتی واستقلالی خاصہ خدا تعالیٰ کا ہونا مسلم ہو اور نہ ہمنے ایسی جزئیات وکلیات کے علم کے حصول کا دعوی کیا ہو پس ہرگز ہمارے مخالف نہین ہو میان **راندیری** نے اسقدر بھی خیال نہ کیا کہ یہ تو بالکل **راندیری** کے مدعی کا ہادم ہو اسکو کیون نقل کیا جاوے ہان یہ خیال کیا کہ بارہوین طرفدار کے قول مین جو تاویل الشئی بالا یرضی بہ قائلہ کی ہوئی ہو جو اہی منقول ہوتی ہو اس سے عوام دھوکہ کھاکر اسکو **راندیری** کے موافق گمان کرینگے اسواسطے نقل کر دیا ہو **قول** طرفدار بارہوین کا یہ ہو (کوئی ناواقف مولانا مشتاق احمد صاحب سلمہ ربہ) یہ مولینا مشتاق احمد صاحب گیارہوین طرفدار بزعم **راندیری** ہین) کے جزء آخر جواب کا یہ مطلب نہ سمجھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جزئیات آئندہ کا علم بذریعہ وحی اسطرح حاصل ہو کہ کوئی جزئی جزئیات کائنات سے فوت نہین ہوئی مولینا کا مطلب یہ نہین جو بظاہر الفاظ سے موہم ہوا ہو کیونکہ اس صورت مین اول تو کلام اول کے معارض ہوگا پھر نصوص قرآنیہ قطعیہ اور احادیث نبویہ صحیحہ کے مخالف ہو جائیگا جن سے ثابت ہو کہ آپکو جزئیات کا علم نہ تھا بلکہ مولانا موصوف کا مطلب جو مؤید بروایات ہو یہ ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم شرائع و احکام متعلق ذات وصفات باری وشرعیات ووقائع عظام وغیرہ جو مدار افضلیت کے تمام انبیاء ورسل سے زیادہ

واہی اور غیر معروض نسیان وسہو وغفلت ہونیسی جمیع غیوب پر اطلاع وینی کی حالت مین بہی باقی رہتا ہی اور جمیع
پر اطلاع دینی سو ہرگز اختصاص جا نہین سکتا ہی لیبقی الاختصاص الالھی بحالہ پس جسکو وجہ اطلاع رسل
علیہم السلام کو جمیع غیوب پر نہ دینی کی بتایا ہی اوسکو وجہ ہونیکا سقوط واضح ہی اور جمیع غیوب پر اطلاع نہ دینی کی وجہ
بقاء اختصاص نہین ہوسکتی یہ بیچارا انواں طرفدار جب اسقدر سمجہنی کی فہم ہی نہین رکہتا ہی تو ایسی نافہم کی قول
کا کیا اعتبار ہو میان **رانديري** عوام کو دہوکہ دینی کو ایسی ایسی ناواقفون وغافلون کی اقوال طبع کرا کر
اپنی مدعی کی ثبوت کا عندالعوام خیال خام کرتی مین اسی قسم کا کلام اون لوگون کی قول مین بہی ہی جو مشرک ٹہیراتی ہین
اور فقط اپنی وسوسہ کو دلیل بناتی ہین **طرفدار دسوین** اپنی **قول** مین مجموعہ فتاوی مولوی عبدالحی لکہنوی
سی یہ ناقل ہین در شریعت مطہرہ ثابت نگردیدہ کہ آنحضرت بر تمامی علوم جمیع اشیاء ماضیہ ومستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع
داشتند الاماشاء اللہ **اقول** اس قول مین اگر تمامی علوم کی قید سی مراد جملہ اقسام علوم ہین کہ جسمین علوم
ذاتیہ واستقلالیہ بہی داخل ہین تو یہ مسلم ہی علوم ذاتیہ استقلالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی ہونا شریعت مین
ثابت نہین بلکہ عقل مین بہی ثابت نہین بلکہ ثبوت محال ہی پس یہ ہمارے منافی نہین اور اگر یہ مراد نہین ہی بلکہ
یہ مراد ہی کہ کسیطرحکا علم جمیع اشیاء ماضیہ ومستقبلہ جزئیہ وکلیہ پر اطلاع دینا شریعت مین ثابت نہین تو ان حضرات
لکہنوی صاحب کی نزدیک ثابت نہین اور کسیکا عدم علم دین الہی مین حجت نہین ہوسکتا ہی اوپر جو اقوال علماء
مین لا یخفی علیہ شیئ وغیرہ گذرچکا ہی اور آیت تبیانا لکل شیئ اور حدیث تجلی لی کل شیئ اور جمیع
احوال مخلوقات مبدء ومعاش ومعاد کی ایک مجلس مین خبر دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وغیرہ من الادلہ
گذرچکی ہین شریعت مین ثبوت کیواسطی کافی ہین اور قول مثبت اولی ہی نافی سی پس قول لکہنوی صاحب بر تقدیر
ثانی ہمیں اور دوسری واقفین پر حجت نہین ہوسکتا ہی **گیارہوین طرفدار** بزعم **رانديري** کا یہ **قول**
ہی اللہ پاک جیسی اپنی ذات مین وحدہ لاشریک ہی ویسا ہی اپنی صفات مین اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین
نہ ذات مین اور نہ صفات مین پس مطلق علم جو شامل ہی تمام کلیات اور جزئیات کو وہ خاصہ خداوندی ہی
انبیاء واولیاء کو وہی علم حاصل ہی جو اللہ تعالی نی دیا ہی اسمین شک نہین کہ سید الانبیاء علیہ افضل الصلوۃ
والثناء جیسی اپنی صفات کاملہ مین تمام انبیاء سی بہتر اور برتر ہین اسیطرح آپکا علم بہی تمام انبیاء کی علوم سی
زیادہ ہی کما قال صلی اللہ علیہ وسلم علمت علم الاولین والآخرین اور حدیث طبرانی سی ثابت ہی کہ
اللہ تعالی نی آپکو دنیا ومافیہا اور قیامت ہونی تک اشیاء کا علم دیا تہا کما قال فی الفتوحات الاحمدیہ

قرآن مجید واحادیث سے کسی آیت وحدیث سے یہ ہرگز بطور قطعیت ثابت نہین ہوکہ آپکو جزئیات کا علم نہ تہا یہ لوگ اپنے استنباط کو دلیل اسکے ثبوت کی بناوین تو وہ ہمپر حجت نہین ہے یہہ مدار افضلیت فقط علوم شرائع واحکام متعلق ذات وصفات باری وشرعیات ووقائع کوہی جاننا ہی دلیل کم علمی وکم فہمی کی ہے تیسرے طرفدار کے قول کو جواب مین علم اسماء اور اونکے لواحق کو سبب افضلیت آدم علیہ السلام وفرشتون پر ہونا اور اسی سبب سے آدم علیہ السلام کا مسجود ملائکہ ہونا گذرا ہی پس علوم مذکورہ مین انحصار افضلیت کرنا باطل ہی یہہ قول بوصیری جو مولوی **مشتاق احمد صاحب** نے نقل کیا ہے اوس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ذات علوم حاصل ہونا عالم الغیب کیطرف سے اور آدم علیہ السلام کا علم اسماء اونہین علوم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حاصل ہونا واضح ہے جس سے یہ تاویل غیر قابل تعویل فقط علوم شرائع وغیرہا مولوی **مشتاق احمد صاحب** کے کلام مین مراد لینا باطل ٹھہرتا ہے اور ان علوم شرائع ونحوہا مذکورہ اس طرفدار کے سوائے دوسرے علوم کہ اونمین سے علوم اسماء اشیاء بہی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونا ثابت ہوکر مدار افضلیت فقط مذکورہ کو بنانا غلط محض ہوجاتا ہے (یا عالم الغیب بالذات) معلوم نہین یہ طرفدار صاحب کیون فرماتے ہین علم غیب بالذات کو تو ہم بہی اور مولوی **مشتاق احمد صاحب** بہی خاصہ خداوندی کہتے ہین اسکا یہان کیا محل وموقع تہا وہی خوب جانتے ہین کہ یہ بیجا اسے کہا یا باحرا اسے **قول تیرہوین طرفدار** نامدار کا یہ ہے کہ علم غیب علی الاطلاق بارتیعالی کی صفات مختصہ مین سے ہی جسمین کسی شیء من الاشیاء اور ممکن من الممکنات کو خواہ وہ نبی یا ولی ہو جن ہو یا فرشتہ ہو اشتراک نہین ہوسکتا ہی جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کو بہی باوجود اعلی کمال علمی حاصل ہونیکے علی الاطلاق غیب دانی کا رتبہ حاصل نہ تہا بلکہ اسیقدر جتنا کہ باریتعالے کیطرف سے بذریعہ وحی والہام مرحمت ہوا تہا) اسکے بعد آیت لا یعلم من فی السموٰت الآیۃ اور آیت ماکان اللہ لیطلعکم ذکر کرکے بیضاوی کی یہ عبارت وماکان اللہ لیؤتی احدکم علم الغیب فیطلع علی ما فی القلوب من کفر وایمان ولکنہ یجتبی برسالتہ من یشاء فیوحی الیہ ویخبرہ ببعض المغیبات او ینصب لہ مایدل علیہا فآمنوا باللہ ورسلہ بصفۃ الاخلاص او بان تعلموہ مطلعا علی الغیب وتعلموہم عبادا مجتبین لا یعلمون الا ما علمہم اللہ ولا یقولون الا ما اوحی الیہم اسکے بعد حدیث لا تقولی ہکذا وقولی ماکنت تقولین اور اسکے بعد فتاوی قاضیخان کی یہ عبارت رجل تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ کان باطلا لقولہ علیہ السلام لا نکاح الا بشہود وکل نکاح یکون بشہادۃ اللہ

دیگئی تہی اسیوجہ سے آپ سید ولد آدم اور فخر الاولین والآخرین ہین نہ یہ کہ آپکو علم محیط یا علم غیب بالذات حاصل
تہا **اقول** وباللہ التوفیق بلا شبہ مولوی **مشتاق احمد صاحب** کا یہی مطلب ہے کہ تمام جزئیات آئندہ کا علم
کہ کوئی جزئی جزئیات کائنات سے فوت نہین ہوئی بذریعہ وحی حاصل تہا یہ قول انکا (دنیا و ما فیہا اور قیامت
تک ہونیوالی اشیاء کا علم اللہ تعالی نے دیا تہا) اس مطلب مین نص ہے نہ یہ کہ فقط ظاہر الفاظ ہی سے موہم ہوا ہے اسمین
وہ تاویل جو مصداق بما لا یرضی بہ قائلہ ہے جو اس طرفدار نے کی ہے جاری ہونا ہرگز مسلم نہین ہے اور نہ ہرگز اس
تاویل کا احتمال اسمین ہونا تسلیم کیا جا سکتا ہے اور دنیا و ما فیہا اور قیامت تک ہونیوالی اشیاء کے علم پر علوم شرائع
واحکام متعلق ذات وصفات باری وشرعیات کا صدق کوئی عاقل تسلیم نہین کر سکتا ہے اور دنیا و ما فیہا اور
قیامت تک ہونیوالی اشیاء سے مراد شرعیات واحکام متعلق ذات وصفات باری ہونا کوئی ادنی عقل والا بہی قبول
نہین کر سکتا اور راند یری اور اونکے طرفدار ثابت تو کرین کہ دنیا و ما فیہا وقیامت تک ہونیوالی اشیاء کو شرائع
واحکام متعلق ذات وصفات باری کہا جاتا ہے شرع یا لغت یا عرف مین حقیقۃً یا مجازاً احکام متعلق ذات و
صفات باری کو دنیا و ما فیہا قیامت تک ہونیوالی اشیاء ٹھہرانا کیسی جہالت ہے دنیا و ما فیہا اور قیامت ہونیوالی
اشیاء تو قدیم نہین حادث ہین تو تمام احکام متعلق ذات وصفات بہی نعوذ باللہ من ذلک حادث ہی ہوئے
اور احکام مذکورہ بہی دنیا و ما فیہا و قیامت تک ہونیوالی اشیاء مین ہی ہوئے ورنہ دنیا و ما فیہا و قیامت تک ہونیوالی
اشیاء سے مراد شرائع واحکام مذکورہ کیونکر ہو سکتی ہین اب منصفین غور کرین کہ یہ تاویل اس طرفدار کی کوئی ادنی
عقل والا بہی قبول کر سکتا ہے یا نہین پہر مولوی **مشتاق احمد صاحب** کے آخر قول کو معارض اونکے قول
اول کو بتانا بہی طرفدار کے علم و فہم کی دلیل ہے آخر قول اول کے معارض تو جب ہوتا کہ اول سے دنیا و ما فیہا قیامت تک
ہونیوالی اشیاء کے علم کے حصول کی اول قول مین نفی ثابت ہوتی اول قول مین اوسکی نفی نہین تو پہر معارض ہونیکے کیا
معنی ہان نافہمی سے اس قول اول کو (مطلق غیب جو شامل ہے تمام کلیات وجزئیات کو وہ خاصہ خداوندی ہے)
معارض آخر کے طرفدار اپنے زعم مین جانتے ہین تو یہ انکی خوش فہمی ہے کہ کلیات وجزئیات سے مراد فقط وہی کلیات وجزئیات
ما کان وما یکون جو وجود مین آچکی ہین اور قیامت تک وجود مین آوینگی طرفدار صاحب سمجہے ہین مولوی صاحب
موصوف کی مراد تمام کلیات وجزئیات سے فقط یہی نہین بلکہ اونکے کلام مین وہ کلیات وجزئیات جنمین ممکنات معدومہ
ومستحیلات وما یترتب علیہا بہی داخل ہین مراد ہین پس آخر قول اول قول کے معارض ہرگز نہین ہے ایسی ہی
اور عبارت (مخالفۃ نصوص قرآنیہ قطعیہ واحادیث نبویہ صحیحہ کا جنسے ثابت ہے کہ آپکو جزئیات کا علم نہ تہا) غلط بلکہ افترا ور

سامنے اوس بھیڑئے کا مقولہ بیان کیا تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راعی کی اس مقولہ و مروی بھیڑئے
مین تصدیق کی عبارت تھوڑی سی مشکوۃ مع عبارت **مرقاۃ** بطور اختصار و التقاط جلد خامس صفحہ ۲۷۵
کی یہ ہے (فقال الرجل) ای الراعی (تاللہ ان رأیت) ای ما رأیت (کالیوم) ای ما رأیت
ذئبا یتکلم کالیوم (ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھذا) ای من تکلم الذئب
(رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی) ای بما سبق من خبر الاولین ممن
قبلکم (وما ھو کائن بعدکم) ای من نباء الاخرین فی الدنیا ومن احوال الاجمعین فی
العقبی (قال) ای الراوی وھو ابو ھریرۃ (فکان الرجل) ای الراعی (یہودیا فجاء الی النبی
علیہ السلام فاخبرہ) ای بخبر الذئب (واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) ای
فیما رواہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راعی کی اوسکی روایت کرنے مین بھیڑئے سے تصدیق فرمائی
تو آپکی خبر ماضی واستقبال کو دینے مین یہ تصدیق ہوئی اور علم غیب آپکی طرف نسبت کرنے مین تصدیق ہوئی اگر
علم غیب کی نسبت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف کرنا ممنوع ہوتا تو آپ راعی کو اس اعتقاد و قول سے
منع فرماتے اور فرما دیتے کہ میری طرف تم علم غیب کی نسبت نکرنا اگرچہ جانور بھیڑئے کی جب منع نہ فرمایا تو اس نسبت کا
جواز آپکے منع نہ فرمانے اور تصدیق کرنے سے ثابت ہوا پس اوسکیو نکو منع فرمانا اونھین دو وجہ ونحوہما من الوجوہ کی سبب
سے ہے جو اوپر مذکور ہوئین پس حدیث جاریتین سے استدلال عدم علم غیب پر کرنا مستدلین کی عدم تدبر پر دلیل
واضح ہے پس استدلال کا بطلان لائح ہے فتاوی قاضیخان کی عبارت کا جواب دو بار اوپر گذر چکا ہے علامہ
شامی وغیرہ سے اسکا رد گذر چکا ہے قالوا کہکر بیان اسکی عدم استحسان وعدم روایۃ عن الائمہ کیطرف اشارہ
کرنا شرح منیہ کبیری سے گذر چکا ہے عبارت قاضیخان مین اگرچہ قالوا نہین ہے قایم مقام اوسکے جعلوا ہے اوس سے
اشارہ اسی طرف صاحب طبع سلیم جان سکتا ہے اور علامہ علی قاری کے حوالہ سے گذر چکا ہے کہ نقل کتب فتاوی
مسائل اعتقادیہ مع جہالت قائل وعدم اظہار دلائل حجت نہین ہے اسلئے کہ مدار مسائل اعتقادیہ مین ادلہ
قطعیہ پر ہے بنا برین عبارت فتاوی قاضیخان کا اس بارہ مین حجت نہونا واضح ہے پس ان طرفداران مدار
کے قول و تحریر سے آنسو ر اندیری نہین پونچھ سکتے ہین گو بظاہر تسلی طرفدار صاحب نے کی ہے **قول**
چودھوین طرفدار مین یہ ہے کہ دا ہل سنت وجماعت کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمیع
ماکان ومایکون کا علم نہین ہے اور اس دعوی پر شاہد آیت لو کنت الآیہ اور آیت ان اللہ عندہ علم الساعۃ

وبعضہم جعلوا ذلک کفرا لانہ یعتقد ان الرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعلم الغیب وھو
کفر **اقول** وباللہ التوفیق ان طرفدار صاحب کے قول اول مین فقط اسیقدر ہی کہ علم غیب علی الاطلاق
صفات مختصہ سے ہی کہ نہین کسی مخلوق کو شرکت نہین اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علی الاطلاق غیب
دانی کا رتبہ حاصل نہ تہا بلکہ اسیقدر کہ جتنا بذریعہ وحی والہام عطا ہوا یہ ہماری بالکل خلاف نہین کیونکہ علی الاطلاق
بمقابلہ بذریعہ وحی والہام عطا کئے ہوئے کی ذکر کیا ہی جس سے واضح ہی کہ علی الاطلاق وہ ہی جو ایسے ذریعہ سے حاصل
نہوئے یعنی بلا واسطہ حاصل ہو یا وہ جو بلا واسطہ و بواسطہ دونون کو شامل ہو یا وہ جو تمام معلومات الٰہیہ کو شامل ہی
اسکے قائل ہم یا دوسرے مسلمان ہرگز نہین ہین پس یہ ہماری مخالف ہرگز نہوا اور آیات مین مراد علم استقلالی ذاتی
و بلا واسطہ ہونا اوپر **رانڈیری** کے رسالہ کے جواب مین گذر چکا ہی اور **بیضاوی** کی عبارت سے فیوحی الیہ و
یخبرہ ببعض المغیبات اور الا ما علمہم اللہ تعالی سے ہی بذریعہ وحی وتعلیم الٰہی غیب دانی کا حصول
رسول مجتبی علیہ الصلوۃ والسلام کیواسطے ثابت ہی جس سے ثابت ہی کہ آیات سے مراد نفی اوسی غیب دانی کی ہی جو بذریعہ
وحی وتعلیم الٰہی نہو کہ وہ غیب ذاتی و استقلالی ہی پس ان آیات و عبارات سے ہماری مدعی کی مخالفت ہرگز ثابت
نہین اور یخبر ببعض المغیبات سے ہماری مخالفت ثابت نہین ہوتی کیونکہ جزئیات ماکان و مایکون کا علم
بعض مغیبات ہونا اوپر مکرر بیان کیا گیا ہی اگر جزئیات ماکان و مایکون بعض مغیبات یہ نہون بلکہ کل ہون تو
نعوذ باللہ من ذلک ممکنات معدومہ ومستحیلات وما یترتب علیہا اللہ تعالی کے علم سے خارج ہونگے جسکا بطلان اظہر
ہی بلکہ یہ عقیدہ خارج ہونیکا کفر ہی اور حدیث لا تقولی ھکذا بہی منافی علم جمیع جزئیات ماکان و مایکون
ہونا مسلم نہین ہی کیونکہ اول اسمین یہ احتمال ہی کہ مطلق غیب دانی کا اعتقاد کوئی نہ کرے کہ نہین غیب دانی
ذاتی بہی شامل ہی اسواسطے منع فرمایا ہو اور دوسرا احتمال علماء یہ بیان کرتے ہین کہ اسواسطے آپنے منع فرمایا ہو کہ اپنے
علو منصب کے سبب سے اثناء ضرب دف و مرثیہ قتلی مین اپنا ذکر مکروہ جانا چنانچہ **مرقاۃ** جلد ثالث صفحہ ۱۰۱۴
مین ہی ولکراھۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی لعلو منصبہ عن ذلک جب
یہ دو احتمال موجود ہین تو اس سے عدم غیب دانی جمیع جزئیات ماکان و مایکون باطلاع اللہ تعالی پر استدلال باطل
ہی اور کیونکر باطل نہو اگر غیب دانی کی نسبت کرنا مطلقاً یعنی کسیطرح سے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف
ناجائز یا کفر ہوتا تو مشکوۃ مین حدیث ہی کہ بھیڑئیے نے جب راعی غنم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ کہا
کہ آپ تمکو ماضی وما ھو کائن بعدکم کی خبر دیتے ہین اور راعی نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے

عبارات لکہی تہین اون تمام کو جواب ہوگئی باقی الجواب صحیح الجواب صحیح کہکر جنہون نے لکہو گذاری کی اور دوسرون کے تابع ہوگئی جب اونکی متبوع کے اقوال کے جواب ہوگئی تو تابعین کی اقوال بہی ہبا منثورا ہوگئی واللہ سبحانہ الموفق وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین حررہ المفتقر الی ربہ القدیر **محمد نذیر**

المعروف **بنذیر احمد خان**

عفی عنہ

بتاریخ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ ہجری

تمت بالخیر

اور آیت قل لا یعلم الآیۃ کو ٹھہرایا ہے اور قول شرح فقہ اکبر ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ اور عبارت شرح عقائد لا سبیل الیہ للعباد الا باعلام منہ والھام بطریق المعجزۃ والکرامۃ کو اقول وباللہ التوفیق اوس سے جو مدعی راندیری ہے وہ ہرگز حاصل نہیں ہے آیات کا تو یہی جواب ہے کہ علم استقلالی وذاتی کی مراد ہے بقول علما رجو اوپر گذر چکا ہے اور دوسری دونون عبارتون سے غیب دانی باعلام الٰہی والہام کو مخصوص کیا ہے جمیع جزئیات مذکورہ اس سے خارج ہونا مسلم نہیں ہے فمن ادعی فعلیہ البیان پس مقصود راندیری کا ہرگز حاصل نہیں ہے قول طرفدار پندرہوین مین یہ ہے کہ یہ دعوی کرنا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ماکان وما یکون دیا گیا ہے اور کوئی شی آپکے احاطۂ علم سے خارج نہیں بالکل غلط اور خلاف نصوص قطعیہ کے ہے قائل اسکا ہرگز دائرۂ اہل سنت وجماعت مین داخل نہیں) یہ وسواس اس طرفدار نے پھیلاکر یہی آیت ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر اور آیت قل لا یعلم اور آیت عندہ مفاتیح الغیب ذکر کر کے یہ کہا کہ (احادیث کثیرہ مطابق آیات کتاب اللہ اس امر مین وارد ہین پس قائل اس کلام کا اور معتقد اس عقیدۂ فاسد کا مخالف کتاب اللہ اور سنن نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے اقول وباللہ التوفیق یہ طرفدار ایسے حیادار ہین کہ اپنے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مرحوم پر بھی بہتان لگانیسے باز نہ آئے اور اونکی طرف سے جعلی خط راقم کے جواب مین اونکے نام سے لائے اور مطبع محمود المطابع میرٹھ مین اوسکو طبع کرایا اور بعض گنگوہی اور دیوبندی نے اوسپر حاشیہ چڑہایا اور تمام علما رو صوفیہ کا عقیدہ نعوذ باللہ من ذلک امکان کذب ٹھہرایا اپنی دروغ گوئی سے جسکا جواب مین رسالہ صیانۃ الناس راقم نے لکھا ہے ایسا شخص علم ماکان وما یکون کے حصول کو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیواسطے غلط وخلاف نصوص قطعیہ بتا دے اور یہ دعوی غلط وخلاف نصوص قطعیہ ہونیکا کرے اور آیات جنکا جواب اوپر چند مرتبہ گذر چکا ہے اونکو اپنی غلطی سے دلیل اپنے دعوی کی بنادے ایسے ہی سنن نبویہ پر بہتان لگادے اور ایک بھی اون سنن مین سے ایک امر کے ثبوت کیواسطے پیش نکرے اور علم جمیع ماکان وما یکون کے حصول کے قائل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین خارج دائرہ اہل سنت وجماعت سے بتادے تو کیا تعجب ہے ہان راندیری سے تعجب ہے بظاہر کہ ایسے شخص کے قول مثل بول کو حجت جانتے ہین راندیری بیچارے کیا کرین جب کچھ بن نہیں پڑتی ہے تو ایسے ویسون کے اقوال سے عوام کو خود کے برحق ہونے کا دھوکہ نہ دین تو اور کیا کرین جن جن طرفدار نے کچھ کچھ

فتوی فاضل اجل صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ و تالیفات شہیرہ زاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی دام بالفیض القوی مسمی بنام تاریخی

انباء المصطفی بحال سر و اخفی

۱۳۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از دہلی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ حضرات علمائے کرام اہل سنت اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ زید دعوی کرتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حق تعالی نے علم غیب عطا فرمایا ہی دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدء الخلق سے لیکر دوزخ و جنت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہیں اور جمیع اولین و آخرین کو اسطرح ملاحظہ فرماتے ہیں جسطرح اپنے کف دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات و احادیث و اقوال علما پیش کرتا ہی عمرو اس عقیدے کو شرک و کفر کہتا ہی اور بکمال درشتی دعوی کرتا ہی کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کچھ نہیں جانتے حتی کہ آپکو اپنے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہی اور کہتا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپکو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا دونوں طرح شرک ہی۔ اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہی کہ ان دونوں میں کون برسر حق موافق

زید سے مراد جناب مولانا مولوی محمد ہدایت الرسول صاحب لکھنوی ہیں ۱۲ سمیع عفی عنہ

ضمیمہ
فتاویٰ
علمائے اعلام
ومفتیان اسلام

تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے مین داخل ہوے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ
بھی ہے تو بالضرورۃ یہ بیانات محیطہ اوسکے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھیے
کہ لوح محفوظ مین کیا کیا لکھا ہے قال اللہ تعالیٰ وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی
ہے وقال اللہ تعالیٰ وکل شیء احصینہ فی امام مبین ہر شے ہمنے ایک روشن پیشوا مین جمع فرمادی ہے وقال
اللہ تعالیٰ ولا حبۃ فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کوئی دانہ نہین زمین
کی اندھیریون مین اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب مین لکھا ہوا ہے اور اصول مین مبرہن
ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی مین مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہین ہوتا اور عام
افادہ استغراق مین قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہینگے بے دلیل شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہین
ورنہ شریعت سے امان اوٹھ جائے نہ حدیث آحاد اگرچہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کر سکے بلکہ اوسکے
حضور مضمحل ہو جائیگی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے
نازل نہین کرتی نہ اوسکے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ
ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات
جملہ ما کان وما یکون الی یوم القیمۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش
مین کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ السامیۃ اور جب کہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیانا لکل شیء ہونے
نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک یا منافقین کے باب مین فرمایا جائے لا تعلمہم
ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطۂ علم مصطفوی کا نافی نہین الحمد للہ طائفہ تالفہ وہابیہ جسقدر قصص و روایات
واخبار و حکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹانیکو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کرتا ہے سبکا
جواب وہین دو حرفون سے انھین دو فقرون مین ہو گیا وہ حال سے خالی نہین یا تو اون قصص کی تاریخ معلوم
ہو گی یا نہین اگر نہین تو اونسے استناد جہل مبین کہ جب تاریخ مجہول تو اونکا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا [illegible] معقول
اور اگر ہان تو وہ حال سے خالی نہین یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہو گی یا بعد کی بر تقدیر اول مقام سے محض
بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر مدعائے مخالف مین نص صریح ہو تو استناد محض خبط
الفساد۔ مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہین سب انہین اقسام کی ہین ان آیات کے خلاف پر اصلا ایک دلیل صحیح صریح

عقیدۂ سلف صالح اورکون بدمذہب وجہنمی ہے۔ نیز عمرو کا دعوی ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرورعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اوسکا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ پر اوسکا بیان یون لکھتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد سرمدا صل وسلم وبارک علی من علمته الغیب ونزهته من کل عیب وعلی آله وصحبه ابدا رب انی اعوذ بک من همزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون ۰ زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے بیشک حضرت عزت عزت عظمته نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک کا سب ماکان ومایکون انہیں بتایا اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالا بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس جو پتا گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا والحمد للہ حمدا کثیرا بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطۂ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بیحد وبیکنار سمندر لہرا رہے ہیں جنکی حقیقت وہ جانیں یا ان کا عطا کرنیوالا ان کا مالک ومولی جل وعلا والحمد للہ العلی الاعلی کتب حدیث وتصانیف علمای قدیم وحدیث میں اسکے دلائل کا بسط شافی وبیان وافی ہے اور اگر کچھ نہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہے قال اللہ تعالی ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شئ وهدی ورحمة وبشری للمسلمین اوتاری ہمنے تمپر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت ورحمت وبشارت وقال اللہ تعالی ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شئ قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان وقال اللہ تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شئ ہمنے کتاب میں کوئی چیز اوٹھا نہ رکھی **اقول** وباللہ التوفیق جب فرقان مجید ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا روشن اور روشن بھی کس درجے کا مفصل اور اہلسنت کے مذہب میں ہر شے ہر موجود کو کہتے ہین

نے یہ توصیف بیان فرمائی کہ حضور کے ساتھ کیا کریگا اب یہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا اسپر آیت اوتری لیدخل المومنین (الی قولہ تعالیٰ) فوزا عظیما تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جنکے نیچے نہریں بہتیں ہمیشہ رہیں اونمیں اور مٹادے اونسے اونکے گناہ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے یہ آیات اور اونکے امثال بے نظیر اور یہ حدیث جلیل شہیر ایسوں کو کیوں سوجھائی دیتیں ان سب سے قطع نظر دل چھیلنے والی ادا تو یہ ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں الی آخرہ قطع نظر اس سے کہ ملاجی کو ہنوز روایت و حکایت میں تمیز نہیں اس بے اصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کیطرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس این دیوار است جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ است کیوں ملاجی کچھ آنکھیں کھلیں ایسا ہی لا تقربوا الصلوٰۃ پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہوگے ع اوس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں لا اصل لہ یہ حکایت محض بے اصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا لم یعرف لہ سند اسکی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ افسوس اوسی موںھ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا احادیث صحاح بھی نامقبول ٹھہرانا اوسی موںھ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹانیکو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور ملمع کاری کیلئے شیخ محقق کا نام لکھہ جانا جو صراحۃً فرما رہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد آب اسکے سوا کیا ہے کہ ایسوں کی داد نہ فرمائے اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ تو باب فضائل سے نکلوا کر اوس تنگنا میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری ومسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل مقولے بے سند منقولے سب سما جائیں ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانیدو۔ بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ زید سنی حفظہ اللہ کا دعوی آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور پر ثابت جسمیں اصلا مجال دم زدن نہیں اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قایم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل ہو جاتی نہ کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم کی احادیث صریحہ صحیحہ کثیرہ شہیرہ اس عموم واطلاق کی اور تاکید وتائید فرما رہی ہیں صحیحین بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کر لیں تو ایک یہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع سب کے
لئے شافی و کافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی۔ میں اس مطلب پر تصریحات
ائمہ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر کہ خود بخاریہ زمانہ کے انہیں گنگوہی پیشوا کی شہادت دوں ع
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔ نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سنا جانا بالائے
طاق یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں نہ اصلاً اوسپر التفات ہو سکے
اسی براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل و مختل میں اپنے اور اپنے
تمام طائفہ کے پاؤں میں تیشہ زنی کو یوں لکھتے ہیں عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ
قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اوسکا اثبات اوسوقت
قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اوسکو ثابت کرے نیز صفحہ ۱۸ پر لکھا اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات
صحاح کا صفحہ ۸۴ پر کہا آحاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہے الحمد للہ مناظرہ تو انہیں دو حرفوں
میں ختم ہو گیا ہاں وہاں تمام نجدیہ دہلوی و گنگوہی و جنگلی و کوہی سب کو دعوت عام ہے اجمعوا
شرکاء کم جیم ڈپڑی سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث یقینی الافادۃ چھانٹ لائیں جس سے صاف
صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد بھی اشیاء مذکورۂ ماکان و مایکون سے فلاں امر حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی رہا جسکا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا
یھدی کید الخائنین اگر ایسا نص نہ لا سکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ
نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو والحمد للہ رب العالمین طرفہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود ہی اوسی صفحہ میں دو ہی
سطر بعد اپنے مدعای باطل کی سند میں لکھتے ہیں خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل
بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں قطع نظر اس سے کہ حدیث
اول خود آحاد ہے سلیم الحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون تو خود آیت میں تھا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث
کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کسوقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم و احادیث صحیحہ
صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اسکا ناسخ موجود کہ جب آیۂ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما
تاخر اوتری یعنی تاکہ اللہ بخشدے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ صحابہ نے عرض کی ھنیئا لک یا رسول اللہ
لقد بین اللہ لک ماذا یفعل بک فماذا یفعل بنا یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل

علیہ وسلم نے ہمین اس حال پر چھوڑا کہ ہوا مین کوئی پرندہ پر مارنیوالا ایسا نہین جسکا علم حضور نے ہمارے سامنے
بیان نفرمادیا ہو نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض وشرح زرقانی للمواہب مین ہے ھذا
تمثیل لبیان کل شیٔ تفصیلا تارۃ واجمالا اخری یہ ایک امثال دی ہے اسکی کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے ہر چیز بیان فرمادی کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً مواہب امام احمد قسطلانی مین ہے ولاشك ان اللہ
تعالی قد اطلعہ علی ازید من ذلك والقی علیہ علم الاولین والآخرین کچہ شک نہین کہ اللہ تعالے
نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اگلون پچھلونکا علم حضور پر القا کیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ طبرانی
معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابونعیم حلیہ مین حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن
فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین
من قبلہ بیشک بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اوٹھالی ہے تو مین اوسے اور جو کچہ اوسمین قیامت تک
ہونیوالا ہے سبکو ایسا دیکھ رہا ہون جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہون اوس روشنی کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کیلئے
روشن فرمائی جیسے مجھسے پہلے انبیا کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم اس حدیث سے روشن کہ سموات و
ارض اور جو کچہ اونمین ہے اور جو کچہ قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو بھی عطا ہوا
اور حضرتِ عزت عز جلالہ نے اُس تمام ما کان وما یکون کو اپنے اون محبوبونکے پیش نظر فرمادیا مثلا شرق سے غرب تک سماک
سے سمک تک ارض سے فلاک تک اسوقت جو کچہ ہورہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم ہزارہا برس
پہلے اوس سبکو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اسوقت ہر جگہ موجود ہین ایمانی نگاہ مین نہ یہ قدرت الہی پر دشوار نہ عزت و
وجاہت انبیا کے مقابل بسیار مگر وہابی بیچارے جنکے یہان خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دیوے آپ
ہی ان حدیثونکو شرک اکبر کہا چاہین اور جو ائمہ کرام و علمائے اعلام انسے سندین لائے انھین مقبول ومسلم رکھتے
آئے جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبری و امام شہاب احمد محمد خطیب
قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابوالفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد مصری
خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم
رحمہم اللہ تعالی اونھین مشرک نہ کہین تو اپنی جہر توحید کیونکر نباہین والعیاذ باللہ رب العالمین صحیح مسلم مسند
امام احمد و سنن ابن ماجہ مین ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین۔

ایکبار ہم مین کھڑے ہوکر جب سے قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تہا سب بیان فرمادیا کوئی چیز چھوڑ ندی جسے یاد رہا یاد رہا
جو بہولگیا بہولگیا یہی مضمون احمد نے مسند بخاری نے تاریخ طبرانی نے کبیر مین حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت کیا **صحیح بخاری** شریف مین حضرت امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے
ہے قام فینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ
منازلہم و اہل النار منازلہم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے ہم مین کھڑے ہوکر ابتدای آفرینش سے لیکر جنتیونکے جنت و دوزخیونکے دوزخ جانے تک کا حال ہمسے بیان فرمادیا
یاد رکھا جسنے یاد رکھا اور بہولگیا جو بہولگیا **صحیح مسلم** شریف مین حضرت عمرو ابن اخطب انصاری رضی اللہ
تعالی عنہ سے ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچمین ظہر
وعصر کی نمازونکے سوا کچھ کام نہ کیا فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ فاعلمنا احفظنا اوسمین سب کچھ
ہمسے بیان فرمادیا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تہا ہم مین زیادہ علم اوسے ہے جسے زیادہ یاد رہا **جامع ترمذی** شریف
وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث مین باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے ہے اور
یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فرأیتہ
عزوجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفت مینے
اپنے رب عزوجل کو دیکہا اوسنے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے مین اوسکی ٹھنڈک محسوس ہوئی
اوسیوقت ہر چیز مجھپر روشن ہوگئی اور مین نے سب کچھ پہچان لیا **امام ترمذی** فرماتے ہین ھذا حدیث حسن
صحیح سألت محمد بن اسمعیل عن ھذا الحدیث فقال صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے مین نے
امام بخاری سے اسکا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے اوسیمین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آئی
معراج منامی کی بیانمین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فعلمت ما فی السموات والارض
جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے سب میرے علم مین آگیا شیخ محقق رحمہ اللہ تعالی شرح مشکوٰۃ مین اس حدیث
کے نیچے فرماتے ہین پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی و
واحاطہ آن امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم مین بسند صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ
تعالی عنہ اور ابویعلی وابن منیع وطبرانی حضرت ابودردا رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی لقد ترکنا رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما نبی صلی اللہ

حال اونکی ہر نیت اونکی ہر ارادے اونکے دلونکی ہر خطرے کو پہچانتے ہین اور یہ سب چیزین حضور پر ایسی روشن
ہین جنہین اصلاً کسیطرح کی پوشیدگی نہین ہان ہان جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ مین جلنے والو یہ عقیدے ہین
علماے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع مین جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک کے فدائیو
اشراک کے سودائیو کس کسکو مشرک بناؤگے موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۵ شیخ
شیوخ علماء الہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الکریم مدارج شریف مین فرماتے ہین ذکر کن اورا
و درود بفرست بروے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و باش در حال ذکر گویا حاضر ست پیش تو در حالت
حیات و می بینی تو اورا متأدب با جلال و تعظیم و ہیبت و حیا و بدانکہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند و می شنود
کلام ترا زیرا کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف ست بصفات اللہ و یکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی
بیشمار رحمتین شیخ محقق پر جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا گویا فرمایا اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمین دیکھنا بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ کوئی اوسے گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے غرض ایمانی
نگاہونکے سامنے اوس حدیث پاک کی تصویر کھینچدی کہ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک
اللہ کی عبادت کر گویا تو اوسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسے نہ دیکھے تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھتا ہے جل جلالہ و صلی اللہ
تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم نیز فرماتے ہین ہرچہ در دنیاست از زمان آدم تا نفخۂ اولیٰ بروے صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را از اول تا آخر معلوم گردید و یاران خود را نیز از بعضے ازان احوال
خبر داد نیز فرماتے ہین وھو بکل شیء علیم و وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات و احکام
الٰہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق فوق
کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا و من التحیات اتمہا و اکملہا شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض
الحرمین مین لکھتے ہین فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی
حیز القدس فیتجلی لہ کل شیء کما اخبر عن ہذا المشہد فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ قدس سے مجھپر اوس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر
ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اوسپر روشن ہو جاتی ہے جسطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے
معراج خواب کے قصہ مین خبر دی قرآن و حدیث و اقوال ائمہ قدیم و حدیث سے اس مطلب پر دلائل بیشمار ہین اور
ہذا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوے بس ہین غرض شمس و امس کیطرح روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورہ زید

عرضت علی امتی باعمالها حسنہا وقبیحہا میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک وبد کو ساتھ میرے حضور پیش کیگئی طبرانی اور ضیا مختارہ میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عرضت علی امتی البارحۃ لدی ھذہ الحجرۃ حتی لانا اعرف بالرجل منہم من احدکم بصاحبہ رات میری سب امت اس حجرے کے پاس مجھپر پیش کیگئی یہانتک کہ بیشک میں انکے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے والحمد للہ رب العالمین امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ ام القری میں فرماتے ہیں وسع العلمین علما وحلما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اوسکی شرح افضل القری میں فرماتے ہیں لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین وماکان ومایکون یہ اسلئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلوں پچھلوں اور ماکان ومایکون کا علم حضور کو حاصل ہو گیا امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلاۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما علم آدم الاسماء آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر قیام قیامت تک کی تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کیگئی حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ وآیندہ سب کو پہچان لیا جسطرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام سکھلائے گئے تھے علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لہا حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاہد پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوکر عالم بالا سے ملتی ہیں اونکے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں قد قال علمائنا رحمہم اللہ تعالیٰ لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک جلی عندہ لاخفاء بہ بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت حیات ونیوی اور اسوقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اونکی ہر

وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمها انما یکون سطرا من سطور علمه وبهرا
من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی اللہ تعالی علیه وسلم یعنی توضیح اسکی یہ ہے کہ
لوح کے علوم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اوسمیں منقوش ہوئے اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل
نے جسطرح چاہا اوسمیں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقہ یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے
اور ان دونوں میں جسقدر علوم ثبت ہیں اونکا علم محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اسلئے کہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں علوم کلیہ وعلوم جزئیہ وعلوم حقائق اشیاء وعلوم اسرار
خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات وصفات حضرت عزت عز جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم
محمدیہ کے سطروں سے ایک سطر اور اونکے دریاؤں سے ایک نہر ہیں پہر باینہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ
حضور نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ اونکے علوم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم منکران مریض القلب
عریض الثلب اسی پر اپنا پیٹ پہاڑے مرے جاتے تہے کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے روز
اول سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پہ ہاتہ دھر کر روئیں کہ بحمد اللہ
تعالی وہ جمیع علم ماکان ومایکون علوم محمد رسول اللہ تعالی علیہ وسلم کے عظیم سمندر وں سے ایک نہر بلکہ اونکی بیپایاں
موجوں سے ایک لہر قرار پایا ہے والحمد للہ رب العالمین ٭ وخسر هنالك المبطلون ٭ فی قلوبهم مرض
فزادهم الله مرضا وقیل بعدا للقوم الظلمین **نصوص حصر** یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد
ہوا ہے کہ علم غیب خاصہ خدا ہے مولی عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالی مسلمانوں کے ایمان
ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دعوی باطلہ پر اون سے استدلال اور اوسکی بناء پر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کیلئے علم ماکان ومایکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر وضلال محض جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزم کفر وضلال
ہے علم باعتبار منشاء دو قسم ہے ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطاء غیر ہو اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو اور باعتبار
متعلق بہی دو قسم ہے علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فردانی کہ جمیع معلومات الہیہ عزوعلا کو جنہیں غیر متناہی
معلومات کے سلاسل وہ بہی غیر متناہیہ وہ بہی غیر متناہی بار واضل اور خود کنہ ذات الہی واحاطہ تام صفات الہیہ
نامتناہی سبکو شامل ہے فرداً فرداً تفصیلاً بالفعل مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطہ حقیقیہ
ہنوز ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق بمعنی مذکور بلاشبہ اللہ عزوجل کیلئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کیلئے اونکے
حصول کا کوئی قائل نہیں ہم ابہی بیان کر آئے کہ علم ماکان ومایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم

کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر حرف رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بکثرت ائمہ دین
واکابر علماء عاملین و اعاظم اولیاء کاملین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین یہانتک کہ شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز
صاحب کو بھی عیاذًا باللہ کافر و مشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر مشرک بننا ہے
اسکے متعلق احادیث و روایات و اقوال ائمہ و ترجیحات و تصحیحات فقیر کے رسالہ النہی الاکید عن الصلاۃ (۱۳۰۵ھ)
وراء عدی التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشہابیۃ (۱۳۱۲) علی کفریات ابی الوہابیہ وغیرہما مین ملاحظہ
کیجیے افسوس ان شرک فروش اندھونکو اتنا نہین سوجھتا کہ علم الہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن
وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقاء یہ جائز الفناء وہ ممتنع التغیر یہ
ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقونکے بعد احتمال شرک نہوگا مگر کسی مجنون کو بے بصیرت کے اندھے اس علم ماکان و مایکون
بمعنی مذکور ثابت جاننے کو معاذ اللہ علم الہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہین حالانکہ العظمۃ للہ علم الہی تو علم الہی
جسمین غیر متناہی علوم تفصیلی فردا فردا بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر
غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل بالدوام ازلًا ابدًا موجود ہین یہ شرق تا غرب و سموات و ارض و عرش تا فرش و
ماکان و مایکون من اول یوم الی آخر الایام سب کے ذرہ ذرہ کا حال تفصیلی جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات
قلم کو تفصیلًا محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ایک چھوٹا ٹکڑا ہے یہ تو انکے طفیل سے انکے بہت سے
حضرات مرسلین کرام علیہ و علیہم افضل الصلاۃ و اکمل السلام بلکہ انکی عطا سے انکے غلامون بعض اعاظم
اولیاء عظام قدست اسرارہم کو ملا اور ملتا ہے ہنوز علوم محمدیہ مین وہ بحار زخار ناپیداکنار ہین جن پر
انکی فضیلت کلیہ و افضلیت مطلقہ کی بنا ہے اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتین امام اجل محمد بوصیری شرف الحق
والدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ پر کہ قصیدہ بردہ شریف مین فرماتے ہین ؎ فان من جودک الدنیا
وضرتہا ۔ ومن علومک علم اللوح والقلم ۔ یعنی یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونون حضور
کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہین اور لوح و قلم کے تمام علم جنمین ماکان و مایکون مندرج ہے حضور کے علوم سے
ایک حصہ صلی اللہ تعالی علیک وسلم و علی آلک و صحبک و بارک و کرم مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری
زبدہ شرح بردہ مین فرماتے ہین توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیہ من النقوش القدسیۃ
والصور الغیبیۃ و بعلم القلم ما اثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہما من
علومہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق

خاتم کا بھی حال نہ معلوم تھا صریح کلمۂ کفر و ضلال اور بیشمار آیات قرآنیہ و احادیث متواترہ کا انکار ہے آیۂ کریمہ لیغفر
لك الله مع حدیث صحیحین بخاری و مسلم کہ بحمد اللہ ان مردودوں کی خاص صفر اشکنی ہی کیلئے اوتری اور مروی و
مدوّن ہوئی اوپر گذری بعض اور سنئے قال الله تعالی وللآخرة خیر لك من الاولی اے نبی بیشک آخرت
تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے وقال الله تعالی ولسوف یعطیك ربك فترضی بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب
تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے وقال تعالی یوم لا یخزی الله النبی والذین آمنوا معه
نورهم یسعی بین ایدیهم وبایمانهم جس دن اللہ رسوا نہ کریگا نبی اور اونکے صحابہ کو اونکا نور اونکے آگے اور
دہنے جولان کریگا وقال الله تعالی عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب
تعریف کے مکان میں بھیجے گا جہاں اولین و آخرین سب تمہاری حمد کرینگے وقال الله تعالی تبرك الذی
ان شاء جعل لك خیرا من ذلك جنت تجری من تحتها الانهر ویجعل لك قصورا ۵
علی قراءة الرفع قراءة ابن کثیر وابن عامر و روایة ابی بکر عن عاصم بڑی برکت والا ہے وہ کہ
اپنی مشیت سے تمہارے لئے اس خزانہ و باغ سے (جسکی طلب یہ کافر کر رہے ہیں) بہتر چیزیں کردے جنتیں جنکے نیچے نہریں
رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشیگا الی غیر ذلك من الآیات اور احادیث کریمہ میں
تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فضائل و خصائص وقت وفات مبارک و
برزخ مطہر و حشر منور و شفاعت و کوثر و خلافت عظمی و سیادت کبری و اولیت دخول جنان و رویت رحمن عز مجدہ
وارد ہیں اونہیں جمع کیجئے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے یہاں صرف ایک حدیث تبرکا سن لیجئے جامع ترمذی شریف
میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطیبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا حبسوا وانا
مبشرهم اذا ایسوا الکرامة والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم
ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانهم بیض مکنون او لؤلؤ منثور جب لوگوں کا حشر ہوگا
تو سب سے پہلے میں مزار اطہر سے باہر تشریف لاؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہینگے تو اونکا خطبہ خوان میں ہونگا اور
جب وہ روکے جائینگے تو اونکا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ ناامید ہو جائینگے تو اونہیں بشارت دینے والا
میں ہونگا عزت دینا اور تمام کنجیاں اوس دن میرے ہاتھ ہونگی لواء الحمد اوس دن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت
میں میری عزت تمام اولاد آدم سے زیادہ ہے ہزار خدمتگار میرے ارد گرد طواف کرینگے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ انڈے

و اکمل ہے علوم محمدیہ کو بھی وسعت عظیمہ کو نہیں پہنچتا ہے علوم الٰہیہ تو علوم الٰہیہ ہیں جل وعلا و صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولی عزوجل
کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی دو قسم اول مراد ہو سکتی ہیں نہ یہ قسم اخیر اور بداہۃً ظاہر
کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان و مایکون بمعنی مزبور بلکہ اوس سے ہزار در ہزار ازید و افزوں علم بھی کہ بعطائے الٰہی
مانا جاے اسی قسم اخیر سے ہوگا تو نصوص حصر کو مدعاے مخالف سے اصلا مس نہیں بلکہ وہ اوسکی صریح جہالت پر
نص ہیں وللہ الحمد یہ معنی باآنکہ خود بدیہی و واضح ہیں ائمہ دین نے انکی تصریح بھی فرمائی امام اجل ابو زکریا نووی
رحمۃ اللہ تعالی اپنے فتاوی پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں معناها
لایعلم ذلك استقلالا و علم احاطة بكل المعلومات الا الله تعالى واما المعجزات والكرامات
فباعلام الله تعالى لهم علمت وكذا ما علم باجراء العادة یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی
ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ کے سوا کسیکو نہیں
رہے انبیا کے معجزے اور اولیا کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتائے سے اونہیں علم ہوا ہے یونہیں وہ باتیں کہ عادت
کی مطابقت سے جنکا علم ہوتا ہے مخالفین کا استدلال محض باطل و خیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا اگر
فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضُلّال کے خود اقرار سے کفر و ضلال کا منتہا ہے نیز اونہیں میں روشن
کیا کہ خلق کیلیے ادعاے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی درجۂ اولائے حقّ حقیقت میں اوسی صورت علم ذاتی اور درجۂ اخراے
طرز فقہائی میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے مگر یہ مکر کا وہ زعم
مردود جسمیں مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے) کا لفظ ناپاک ہے وہ ہی کلمۂ کفر و ضلال
مباک ہے بکر نے جس عقیدے کو شرک و کفر کہا اور اوسکے رد میں یہ کلام بد فرجام بکا خود اوسیمیں تصریح تھی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حضرت حق جلشانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکر کے یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے
اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استثنا ہی اس تعمیم پر دلیل جلی ہے کہ اوس قول مثل بول میں خواہ
یوں اور خواہ یوں دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے اب اوسی لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہو
سکتا ہے قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب برسالت نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیا کا انکار سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزت عز جلالہ کی
توہین شان ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں والعیاذ باللہ رب العالمین یونہیں اوسکا قول برتر از بول کہ اپنے

قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کو درود پر ایک
مبسوط کتاب بحر عجاب منقسم بچار باب مسمی بنام تاریخی مالیٔ الجیب بعلوم الغیب کی طرح ڈالی باب اول
فصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کی مقدمات ہون اور تزییف اوہام نجدیت کو
ممہدات باب دوم الفصوص یعنی اپنے مدعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث باب سوم
عموم وخصوص کہ احاطہ علوم محمدیہ مین تحریر محل نزاع کرے اور مقام ومرام سے مزخرفات نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت
دے باب چہارم قطع اللصوص یعنے اس مسئلہ مین تمام مہملات نجدیہ تو دکہن کی سر فگنی وتکبر شکنی مگر فصوص ونصوص کے
ہجوم وفور نے ظاہر کر دیا کہ اطالت تا حد ملالت متوقع لہٰذا باذن اللہ تعالی نفع عام کیلئے اوس بحر زخار سے ایک گوہر
شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے درمختار مسمی بنام تاریخی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان
وما یکون چن لیا جسنے جمع وتلفیق کی عوض نفع وتحقیق کیطرف بحمد اللہ تعالی زبان رخ کیا اور اسکی ایک ایک
نور فی نور السموات والارض جل جلالہ کی عون سے وہ تابشین دکھائین کہ ظلمات نجدیت باطلہ ووہابیت عاطلہ
دو دو سان کا فور ہوتی نظر آئین یہ چند حرفی فتوی کہ اوسکی لمعات سے ایک مختصر شعشعہ اور بلحاظ تاریخ بنام
انباء المصطفی بحال سر واخفی مسمی ہے اسکی تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اوسی پر محول جو ذی علم ماہر
تو انھین چند حروف سے انشاء اللہ تعالی سب خرافات وجزافات مخالفین کو بیغرجیشانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب
تفصیل کی دست نگر ہون بعونہ تعالی رسالہ مذکور کی لآلی متلالی سے بہرہ ور ہون حضرات مخالفین سے
بہی گذارش کہ اگر توفیق الہی مساعدت کرے یہی حرف مختصر ہدایت کرے تو از ین چہ بہتر ورنہ اگر بوجہ کوتاہی
فہم وغلبہ وہم وقلت تدبر وشدت تعصب اپنی تمام جہالات فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور مین
نہ دیکھ سکین تو اوسی مہر جہانتاب کا انتظار رکھین جو بعنایت الہی واعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اونکی تمام ظلمتون کی صبح کر دیگا اونکا ہر کاسہ سوال آب زلال رد وابطال سے بھر دیگا الا ان
موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ہ
کیا فائدہ کہ اسوقت آپکی خواب غفلت کچہ ہذیانات کا رنگ دکھائے اور جب وہ صبح ہدایت افق سعادت سے
طالع ہو تو کھلائے کسی خواب تہا جو کچہ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تہا۔ معہذا طائفہ اراب وثعالب کو یہی
مناسب کہ جیب شیر ژیان کو جہل قدمی کر تا دیکھین سامنے سے ملجا مین اپنے سوراخون مین جان چھپائین

مین محفوظ رکھی ہوئی یا جگمگاتی سوتی ہین بکھیری ہوئی بالجملہ بکر پر بکر کو گمراہ بددین ہونیمین اصلا شبہہ نہین اور اگر
کچھ ہنوتا تو صرف اتنا ہی کہ **تقویۃ الایمان** پر جو حقیقۃ تفویت الایمان ہی اوسکا ایمان ہی ہی اوسکا ایمان
سلامت نرکھنی کو بس تہا جیسا کہ فقیر کی رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا کی مطالعی سی ظاہر ہی اذا کان
الغراب دلیل قوم ؛ سیہدیہم طریق الھالکینا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رہا وہ **ذریت شیطان** کا اپنی
اوس بزرگ لعین کے علم ملعون کو علم اقدس حضور عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سی زائد کہنا اسکا
جواب اس کفرستان ہند مین کیا ہو سکتا ہی ان شاء اللہ القہار روز جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنی کیفر کفری
گفتار کو پہنچیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ٥ یہان اسیقدر کافی ہی کہ یہ ناپاک کلمہ
صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگاتا ہی اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر نہوا تو اور کیا کلمہ
کفر ہوگا والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتی ہین اونکی لئی دکھہ
کی مار ہی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا
مہینا جو لوگ ایذا دیتی ہین اللہ اور اوسکی رسول کو اللہ نی اونپر لعنت فرمائی ہی دنیا و آخرت مین اور اونکی لئی
تیار کر رکھی ہی ذلت والی مار **شفای امام اجل قاضی عیاض** اور شرح **علامہ شہاب**
خفاجی مسمی بہ **نسیم الریاض** مین ہی (جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) بشتمہ
(او عابہ) ھو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد
عابہ ونقصہ ولم یسبہ (فھو ساب والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینہما (لا نستثنی
منہ فصلا) ای صورۃ (ولا نمتری فیہ) تصریحا کان او تلویحا وھذا کلہ اجماع من
العلماء وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم الی ھلم جرا) اھ مختصرا یعنی
جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا حضور کو عیب لگائی اور یہ گالی دینی سی عام تر ہی کہ جسنی کسیکی نسبت
کہا کہ فلان کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علم سی زیادہ ہی اوسنی ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی
اگرچہ گالی ندی یہ سب گالی دینی والی کی حکم مین ہین اونکی اور گالی دینی والی کی حکم مین کوئی فرق نہین نہ ہم اس سی
کسی صورت کا استثنا کرین نہ اسمین شک و تردد کو راہ دین خواہ صاف صاف کہا ہو خواہ کنایہ سی ان سب
احکام پر تمام علما و ائمہ فتوی کا اجماع ہی کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سی آجتک برابر چلا آیا ہی نسال
اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولا حول ولا

فتوی فاضل اجل عالم ابجل محقق علوم عقلیہ مدقق فنون نقلیہ صاحب تصانیف شہیرہ جناب مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مرحوم و مغفور متوطن رامپور و مدفون احمد آباد گجرات علیہ الرحمۃ والتحیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

ما قولکم ایہا العلماء رحمکم اللہ تعالیٰ فی ہذہ المسئلۃ زید نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون کا عنایت فرمایا ہے اور کوئی شے آپ کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ہے عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر و مشرک ہو گیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک و کافر ہو گیا حق ہے یا باطل ہدایت ہے یا ضلالت بینوا توجروا

الجواب ھو تعالیٰ الموفق للحق والصواب

زید اس قول سے ہرگز کافر و مشرک نہیں ہوا اور قول عمرو کا باطل و ضلالت ہے علم جمیع کلیات و جزئیات ماکان و مایکون اور اسپر احاطہ ہونیکا قول باعطاء اللہ تعالیٰ نہ شرک ہے نہ کفر نہ ضلالت آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے علماء اہلسنت معتبرین محققین ثبوت اسکا کرتے ہیں تفسیر اتقان مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ مین بعد نقل قولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ وقولہ تعالیٰ ونزلنا علیک القراٰن تبیانا لکل شیٔ کے چند سطور کے بعد ہے عن ابی بکر بن مجاھد انہ قال یوما ما من شیٔ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ تعالیٰ اس سے واضح ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ مین موجود ہے اس سے چند سطور بعد صفحہ ۱۳۱ مین دوسرے عالم محقق کا قول ہے لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اور صفحہ ۱۳۲ اسی جلد ثانی مین ہے وفیہ من اسماء الآلات وضروب المأکولات والمشروبات والمنکوحات و جمیع ما وقع ویقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ تفسیر

نہ یہ کہ اوسوقت اوسکی خرام نرم پر غزہ ہوکر غرامین آوسکی آتش غضب بھڑکاکر اپنی موت اپنی سوء منھ بلائیں۔

ع نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوستر خواہند * شغالاں ہزیمت مند خشم شیر ہیجارا *

اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولسائر المومنین والمومنات والصلوات الزاکیات

والتحیات النامیات علی سیدنا محمد نبی المغیبات مظہر الخفیات وعلی آلہ

وصحبہ الاکارم السادات واللہ سبحانہ وتعالیٰ

اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفے النبی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

ہین عبارت یہ ہے وھو بکل شئ علیم وہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا ہست بہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام
صفات حق واسمار افعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر وباطن اول وآخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم وشیار
کا آپکو احاطہ حاصل ہے بدلیل آیت قرآنیہ وھو بکل شئ علیم اور یہ آپکے حق مین بہی مستقیم ہے اور حدیث بخاری
مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے قال قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا
عن بدأ الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم الحدیث اسکو حاشیہ بخاری
مطبوع جلد اول صفحہ ۴۵۳ مین والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی
دل ذلک انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی وخیر جاری لکہا ہے تو طیبی وکرمانی وخیر جاری
رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی دلالت اسپر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات
کی خبر دی اور خبر دینا فرع علم کی ہے تو آپکو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ثابت ہوا اس حدیث سے ساتھ بیان علمأ
مذکورین اہل سنت وجماعت کے اور عینی شرح بخاری ج ۷ صـ ۲۱۲ وفتح الباری شرح بخاری ج ۶
صـ ۱۴۲ وقسطلانی شرح بخاری ج ۵ صـ ۲۴۱ ومرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۵ صـ ۳۲۶ مین ہے واللفظ
للعینی وفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائہا الی
انتہائہا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف وقد اعطی جوامع
الکلم مع ذلک پس عینی[۱] طیبی[۲] کرمانی[۳] خیر جاری[۴] وعلی قاری[۵] وعسقلانی[۶] وقسطلانی[۷] ان تمام کے نزدیک حدیث صحیح سے
ثابت ہے کہ آپکو علم جمیع احوال مخلوقات کا تہا یہ علم جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون نہین تو اور کیا ہے جب عمرو
زید کو کافر بتاتا ہے تو بعض مفسرین معتبرین مذکورین بالا اور ان علمار اہل سنت وجماعت موصوفین کو بہی کیا
کافر مشرک کہیگا نسخہ ترمذی ج ۲ صـ ۱۵۶ مین بہی حدیث ہے اوسمین یہ جملہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
ہے فتجلی لی کل شیٔ جس سے ہر شی کا ظاہر ہوجانا آپکو ثابت ہے اور کوئی دلیل قاطع صارف معانی ظاہریہ ایسی
آیات واحادیث کی سے موجود نہین فمن ادعی فعلیہ البیان اور بغیر دلیل قاطع کے معانی ظاہریہ سے آیات
واحادیث کا پہیرنا خلاف اہل سنت وجماعت کے ہے بلکہ بغیر ایسی دلیل کے معانی ظاہریہ ہی لینا چاہئے چنانچہ
شرح عقائد نسفی مین بہی ہے تو کل شی کا ہی علم آپکو حاصل ہونا ایسی آیات واحادیث سے ہمکو مراد لینا
ضرور ہے اور یہی آپکی جلالت منصب کے مناسب ہے اسیواسطے ہمارے علمار اہل سنت ایسی احادیث سے جمیع احوال
مخلوقات کا علم مراد لیتے ہین نسائی مین یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رأیت فی

عرائس البیان مطبوع کشوری کے صفحہ ۲۰۴ مین ہے قال بعضہم فی قولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شئ ای ما اخرنا فی الکتاب ذکر احد من الخلق لکن لا یبصر ذکرہ فی الکتاب الا المؤیدون بانوار المعرفۃ اسی عرائس کے ص ۵۳۳ مین تحت آیت کریمہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ کے ہے وھو کتاب المکنون بخطابہ المصئون یخبر عما کان وما یکون من کل حد وکل علم اس سے چند سطور بعد ہے قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب تبیان کل شئ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھو المبین لتبیان الکتاب اس سے تمام وجمیع وہ چیزین جو موجود ہو چکی ہین اور سو موجود دنیا مین ہونگی ادہین اونکا قرآن مین بیان موجود ہونا اور آپکا مبین وعالم ہونا اوس بیان وتبیان کا واضح ہو اگرچہ ہم جیسے لوگ سمجھہ نہین سکتے ہین لیکن اس سے لازم نہین آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سمجھہ نہین سکتے تہے اور آپکی فہم کے موافق بھی جمیع ما کان وما یکون کا بیان وتبیان قرآن مین نہین ہے اور دلالت کا کچھہ ایک طریقہ نہین ہے بہت طرق خفیہ ہین جو لوگ اون طرق خفیہ سے واقف ہین وہی مدلولات خفیہ کلام کو پہچانتے ہین بندونکے کلام مین بھی ایسے مدلولات خفیہ ہوتے ہین کہ اونکو ہر ایک نہین پہچان سکتا ہے بلکہ وہی جان سکتا ہے کہ جو اونکی دلالت خفیہ کے طرق سے واقف ہے چنانچہ ایک بیت فارسی سے ہزار نام نکلتے ہین کشف الظنون ج ۲ ص ۴۱۳ مین وہ بیت لکھی ہے۔ از قدوا بروئے بدیدآن ماہ چہرہ موج آب دیدہ ام بالای مہر ناواقفون ہم جیسون کو اس کلام بندہ کا ہزار نام کو متضمن ہونا معلوم نہو تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ واقفین کاملین متوقدین کو بھی جو طرق دلالات خفیہ سے بھی واقف ہین معلوم نہین پس ایسے ہی کلام الٰہی جو عجائبات سے مملو ہے اوسکا ایک ایک لفظ الگہو کہا امور پر دلالت کرتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوس سے واقف ہون تو کیا تعجب ہے ہم جیسے تمام اشیاء جہان کی قرآن سے نہ سمجھین تو یہ لازم نہین آتا کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی نہ سمجھین اور یہ ضرور ولازم ہونا مسلم نہین کہ سبھی کو آپ بیان ہی فرمادین پس ہماری فہم کے موافق اگرچہ قرآن تبیان ہر چیز کا نہین لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فہم کے موافق بھی تبیان نہونا مسلم نہین پس اپنی فہم پر قیاس کرکے تبیان لکل شئ ہونیکا انکار کرنا اور اوسکی تخصیص کو لازم جاننا ہرگز قابل التفات کے نہین ہے اور کسی چیز کی عدم علم کی نسبت قرآن وحدیث سے آپکی حقمین ثابت ہو تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ کسی وجہ سے بھی آپ نہین جانتے بلکہ من وجہ علم کی نفی مراد ہونا اور بوجہ آخر اوسکا علم آپکے واسطے ثابت ہونا کیون جائز نہین اور تبیان لکل شئ سے مراد بوجہ دیگر اوسکا معیز اوس چیز کی علم کا ثبوت کیون ممکن نہین ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کے دیباچہ مین آیت وھو بکل شئ علیم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھی نسبت ہونا فرماتے

انی لست بملك حتی یکون الی القوة والقدرة علی انزال العذاب باذن الله کما کان لجبرئیل علیه السلام او یکون لی العلم بذلك باخبار من الله بلا واسطة اھ مدارج النبوة ج ۱ ص ۲۴۶ مطبوع نولکشور میں ہے واز جملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بودن اوست مطلع بر غیوب وخبر دادن بآنچہ حادث خواہد شد از کائنات علم غیب اصالۃً مخصوص است بپروردگار تعالی وتقدس کہ علام الغیوب است وہرچہ برزبان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم وبعضی از تابعان وی ظاہر شدہ است بوحی یا بالہام اور شاید آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق میں علم غیب استقلالی کا قائل نہیں ہے اور جن علما نے غیب دانی کے اعتقاد کو کفر کہا ہے تو انکی یہی مراد ہے چنانچہ **شامی** نے تصریح کی ہے کہ دعوی غیب دانی بنفسہ کا کرے تو کفر ہے بنفسہ کی قید سے واضح ہے کہ باعلام وتعلیم الٰہی ہو اور مسند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہیں ہے اور بعض کو یہی یہی دعوی غیب دانی بذاتہ ہو نہ باعلام وتعلیم الٰہی اور **تفسیر خازن** میں ایسی آیات کو تواضع وغیرہ پر محمول کیا ہے چنانچہ **تفسیر خازن** جلد ۲ ص ۱۶ تحت آیت کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ۔ الآیة کے ہے وانما نفی عن نفسه الشریفة هذه الاشیاء تواضعا لله تعالی واعترافا بالعبودیة وان لا یقترحوا علیه الآیات اسی جلد کے ص ۱۵۵ آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کی تحت میں ہے فان قلت قد اخبر صلی الله تعالی علیه وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلك وهو من اعظم معجزاته صلی الله تعالی علیه وسلم فکیف الجمع بینه وبین قوله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قاله صلی الله تعالی علیه وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی الله علیه ویقدره لی ویحتمل ان یکون قال ذلك قبل ان یطلعه الله عز وجل علی الغیب فلما اطلعه الله عز وجل اخبر به کما قال فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج هذا الکلام مخرج الجواب عن سوالهم ثم بعد ذلك اظهره الله سبحانه وتعالی علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنها لیکون ذلك معجزة ودلالة علی صحة نبوته صلی الله علیه وسلم پس واضح ہے کہ آیات عدم علم غیب مانحن فیہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر دال نہیں ہیں اسیر النسو استدلال سفاہت یا عناد یا غفلت سے خالی نہیں ہے اگر قطعًا یہ آیات اسپر دلالت کرتیں تو اہلسنت محققین کیوں انکو خلاف آیت کے شمول علم کے قائل ہوتے مولانا جامی **نقد النصوص** میں فرماتے ہیں لان الحقیقة المحمدیة فی صورة الاسم الجامع الالهی هی

مقامی هذا کل شئ وعلامہ نسائی مطبوع نظامی صفحہ ۲۴ حاشیہ جلال الدین سیوطی رحمہ میں علامہ
اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے یہ منقول ہے قولہ فی مقامی یجوز ان
یکون المراد بہ المقام الحسی هو المنبر و یجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وهو مقام المکاشفة
والتجلی بالحضرات الخمسة التی هی عبارة عن حضرة الملک والملکوت والارواح والغیب الاضافی
والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطة الدائرة بالنسبة الی الدائرة
صلوٰة اللہ علیہ وسلام یہ علامہ حنفی رحمہ جو عالم ملک و ملکوت و ارواح و غیب اضافی و حقیقی تمام کا آپکو
سامنے حاضر ہونا اور تمام کی طرف آپکو توجہ ہونا اور آپکا مانند نقطہ دائرہ کے بہ نسبت دائرہ کے ہونا فرماتے ہیں اور
حدیث نبوی کی یہ مراد لیتے ہیں تو یہی آپکو جمیع ماکان و مایکون کا علم حاصل ہونا جانتے ہیں اور تمام پر آپکا
احاطہ مانتے ہیں تو کیا عمرو انکو بھی کافر مشرک ضال کہیگا اور عینی شرح بخاری جلد ۷ صفحہ ۹۶ اور
قسطلانی مطبوع مصر جلد ۶ صفحہ ۲۰۲ میں ایک صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کا بحوالہ دلائل النبوة بیہقی
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو روبرو اشعار پڑھنا منقول ہے اون اشعار میں یہ شعر بھی ہے واشهد ان اللہ
لا رب غیره ؛ وانک مامون علی کل غائب اون اشعار کو سنکر آپکا ضحک فرمانا لکھا ہے جس سے واضح ہے
کہ آپکے نزدیک بھی یہ اقرار ثابت ہے کہ کل غائب شی پر آپ مامون و محیط ہیں اب اسکو یہ عمرو کافر مشرک و ضال بناویگا
نعوذ باللہ من ذلک اور آیات نافیہ للعلم الغیب عن غیر اللہ کو یہ ہرگز منافی نہیں ہے کیونکہ اون میں نفی
علم استقلالی و بذاتہ ومن ذاتہ و بلا واسطہ و اصالةً کی مراد ہے چنانچہ شرح شفا خفاجی میں ہے هذا لا
ینافی الآیات الدالة علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ تعالی فان المنفی علمہ من غیر واسطة واما
اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالی فامر متحقق بقولہ تعالی فلا یظهر علی غیبہ احدا الخ اور
شرح جامع صغیر امام مناوی میں ہے واما قولہ لا یعلمہ فمعناه انہ لا یعلمها احد بذاتہ و
من ذاتہ الا هو اور فتاوی امام نووی میں ہے مسئلة مامعنی قول اللہ تعالی لا یعلم
من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ واشباه ذلک مع انہ قد علم ما فی غد فی معجزات
النبی علیہ صلوٰة اللہ وسلامہ وفی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالی عنهم الجواب معناه
لا یعلم ذلک استقلالا الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ لا استقلالا انتهی
مختصرا اور شرح مقاصد ج ۲ صفحہ ۲۰۲ میں ہے آیت کریمہ ولا اعلم الغیب کی مراد کو بیان میں والمعنی

ہونگی تو خدا تعالی کی علم سی مساوات لازم آیگی اسلئی کہ کل شئی جمیع معلومات الہیہ پر صادق ہی اور یہ شرک ہی تو یہ کلمات
ہبی اونکی باطل ہی اولاً اسلئی کہ اہل حق کی نزدیک شی کا اطلاق حقیقۃً موجودات پر ہی ہوتا ہی خواہ وہ موجودات فی الماضی
ہوں یا فی الحال یا فی المآل ہوں نہ معدومات پر کہ نہ موجود ہوئی ہیں نہ ہونگی اور نہ مستحیلات وما یترتب علیہا پس
مساوات بتانا دلیل اجہلیت یا عناد وکتمان حق دیدہ ودانستہ کی ہی اور ثانیاً اسلئی کہ بتعلیم الہی جمیع مغیبات و
مکنونات پر مطلع ہونیسی بہی مساوات لازم نہین آتی کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی استقلالی ازلی ہی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا علم غیر ذاتی غیر استقلالی حادث ہی اور اللہ تعالیٰ کا عنایت کیا ہوا پس دعویٰ مساوات کا محض جہالت
ہی اور بہی اوسیطرح شرک وکفر کا لگانا محض ضلالت ہی ایسی لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی وفور علم مین تنقیص وتخفیض ایسی حیلوں حوالوں سی کرتی ہین اور آپکی طرف نسبت جہالت کی کرتی ہین ایسی
تنقیص ونسبت جہالت کرنیوالی کا حکم شفا وشرحہ للملا علی القاری کی ج ۲ صـ۲۹۵ اور اسی جلد کی صـ۴۲۹ کو دیکہکر
معلوم فرماوین اور جو جو شبہات ایسی لوگ پیش کرتی ہین سبکی جوابات شافیہ موجود ہین رسالہ مین لکہی گئی ہین اس
فتوی مین گنجایش اوسکی نہین ہی اسواسطی متروک کیی واللہ سبحانہ وتعالی الموفق للحق والصواب
والیہ المرجع والمآب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

المجیب المفتقر الی اللہ القدیر **محمد نذیر**

المعروف **بنذیر احمد خان**

عفی عنہ

المجیب مصیب رقمہ
عبد اللہ عفی عنہ

شمس محمد نذیر ۱۲۹۶
پہلی معندان

الجواب صحیح کتبہ
عبد الرحیم عفی عنہ

مواہیر علمای مشاہیر بدایون شریف مع مہر اطہر اعلیحضرت عظیم البرکت افضل الفضلا اکمل الکملا اعلم العلما قدوۃ الاولیا عمدۃ الاصفیا مرجع الاکابر والاصاغر بحر زاخر سحاب ماطر امام الباطن والظاہر جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب حنفی قادری مدظلہم العالی

توب صور العالم کلہا بالرب الظاہر فیہا فلا بد لہا من الاتصاف بالصفات الالٰہیۃ کلہا من العلم الشامل والقدرۃ وغیرہما یتصرف فی اعیان العالم علی حسب استعداداتہا ولکن ذلک انما ہو من جہۃ حقیقتہا لا من جہۃ بشریتہا انتہیٰ الغرض محققین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احاطۂ علم وشمول علم باعطاء الٰہی ثابت ہے گو دربارۂ علم روح ووقت قیام ساعت مثلاً اختلاف درمیان اہل سنت ہے چنانچہ **شرح الصدور** علامہ جلال الدین سیوطی میں ہے لقد قبض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یعلم الروح وقال طائفۃ بل علمہا وہو نظیر الخلاف فی علم الساعۃ اور **تاویلات امام ابو منصور ماتریدی** میں بھی ایسے ہی اختلاف لکھا ہے اور یہ بھی کہ اوسکے چھپانیکا آپکو حکم تھا اور **عینی شرح بخاری** ج ۱ ص ۱۰۳ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہے اور آیت قل الروح من امر ربی۔ الآیۃ میں عدم دلالت عدم علم روح پر قول اکثر علماء بتایا ہے اور جلد ۹ ص ۱۰۶ میں بھی تفسیر روح کر کے آیت کریمہ قل الروح الآیہ سے غیر منافی ہونا بتایا ہے اور امام غزالی **احیاء العلوم** میں متعلق بیان روح کے فرماتے ہیں ولا تظن ان ذلک لم یکن مکشوفا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے رسالہ **مضنون صغیر** میں فرماتے ہیں ہذا سوال عن سر الروح الذی لم یؤذن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اہلا لہ اور **شرح مقاصد** ج ۲ ص ۲۰۵ معتزلہ کے تمسک فلا یظہر علی غیبہ احدا الآیۃ۔ کے جواب میں ہے ان الغیب ہہنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ہو وقت وقوع القیامۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملائکۃ والبشر الغرض اسمیں اختلاف اہل سنت ہے لیکن مسئلہ مختلف فیہا بین اہل سنت وجماعت کو شرک وکفر یا ضلالت بتانیوالے کی ضلالت سے خالی نہیں ہے بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ جمیع ماکان ومایکون کا علم اور احاطہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہو نیسے خدا تعالیٰ کے ساتھ علم میں مساوات ثابت ہوگی اور یہ شرک ہے تو یہ خیال خام ہے اسلئے کہ اگر وہ معتقد اسکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو فقط اسیقدر یعنی جمیع ماکان ومایکون کا ہی علم ہے وما لم یکن ولم یکن ولن یکون ابدا من الممکنات الصرفۃ ومن الممکنات المستحیلۃ بالغیر ومن المستحیلات الذاتیۃ وما یترتب علیہا بفرض الوجود کا علم اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے علم کی تنقیص کر کے اپنے ایمان کو برباد کرنیوالے ہیں اگر اسکے معتقد نہیں تو پھر مساوات بتانا فقط جمیع ماکان ومایکون کے علم کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونکی قبیح جہالت یا عناد وکتمان حق دیدہ ودانستہ ہے اور ایسی ہی بکواس کرنا کہ آیت تبیانا لکل شیء وحدیث تجلی لی کل شیء سے ظاہر معنی مراد

ما اجاب بہ المجیب المصیب فھو حق وصواب حررہ الفقیر **عبد القادر** عفی عنہ

المجیب مصیب حررہ الفقیر **عبد المقتدر** عفا اللہ تعالیٰ عنہ

مواہب علمائے بمبئی

جو کچھ مجیب لبیب نے لکھا ہے عین حق اور صواب ہے منکر اسکا بلاشک مستحق عتاب ہے کما لا یخفی علی اولی الالباب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی الی رحمۃ ربہ الشکور **عبد الغفور** صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الجواب صحیح مطابق للسوال والمجیب مصیب کتبہ خادم الشرع قاضی شیخ محمد مرگھے عفی عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین امین

قاضی (مہر: خادم الشرع قاضی شیخ محمد مرتضی ۱۲۹۵) شہر بمبئی

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ القاضی اسمٰعیل المہری عفا اللہ عنہ

(مہر: قاضی محمد اسمٰعیل بن قاضی غلام علی ۱۲۳۰)

الامر کما ذکر کتبہ خادم الشرع القاضی ... الجمالی الشافعی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین

(مہر: المتمسک بحبل الجلیل نقد خادم الشرع قاضی اسمٰعیل ۱۲۸۴)

للہ در مولانا المجیب العلام دام فیضہ العام حیث حقق الکلام واثبت المرام بالتحقیق التام فجزاہ اللہ تعالیٰ عنی وعن سائر اہل الاسلام بحرمۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وآلہ الکرام وصحبہ العظام الی یوم القیام حررہ العبد المستہام **محمد عمر الدین** السنی الحنفی القادری الهزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ عن شر اللیام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

عمرو کا قول دربارہ تکفیر زید کو بسبب ثابت کرنے علم جمیع ماکان ومایکون کے بتعلیم الٰہی واسطے حضور سید المرسلین افضل الخلائق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے باطل ہے اگرچہ بعض علماء کے کلام سے تخصیص واستثنا بعض اشیاء مانند علم روح وعلم ساعت کا ظاہر ہوتا ہے مگر حضرات محققین کے نزدیک راجح اور حق تعمیم تعلیم علم وسیع وعمیم ہے پس حکم تکفیر ہر طرح باطل وسقیم ہے اور جن آیات سے حصر علم غیب کا حضرت حق سبحانہ کے واسطے مفہوم ہوتا ہے مراد اس سے علم ذاتی واستقلالی ہے پس اس سے اثبات معجزہ غیب دانی وغیب گوئی پر حکم کفر کا دینا محض بوالہوسی اور نری خام خیالی ہے پھر اوس پر یہ طرہ لگانا کہ خداتعالیٰ اپنے محبوبان بارگاہ کو جمیع مکنونات ومغیبات کی تعلیم سے عاجز ہے محض وسوسہ شیطانی ہے اور مخالف تحقیق تفسیر وتاویل قرآنی **تفسیر نیشاپوری** میں متعلق تفسیر آیۃ الکرسی کے فرمایا ہے یلزم من کون غیرہ تعالیٰ غیر متصرف فی ملکہ بوجہ من الوجوہ الا باذنہ کونہ عالما بالکل و کون غیرہ غیر عالم بالکل الا باعلامہ الخ ملخصا اور متعلق تاویل کے فرمایا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ھذا الاستثناء راجع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانہ مثل من ذا الذی یشفع عندہ یوم القیامۃ الا عبدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود لھا یعلم محمد ما بین ایدیھم من اولیات الامور قبل خلق الخلائق کقولہ اول ما خلق اللہ نوری واول ما خلق العقل وان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام وما خلفھم من احوال القیامۃ وفزع الخلق وطلب الشفاعۃ من الانبیاء وقولھم نفسی نفسی ورجوعھم الیہ لاضطرارھم ولا یحیطون بشیٔ من علمہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما ھو شاھد علی احوالھم وسیرھم واحوالھم وقصصھم الخ بالجملہ قدرت ربانی وتعلیم حقانی کشف جمیع مبہمات ومکنونات غیبیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شامل ہے اور شان محمدی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واسطے استفاضہ جمیع فیوض ربانیہ کے قابل ہے تفصیل اسکی جامع البرکات وغیرہ میں ہے اور تحقیق کامل اسکی جس سے منکرین اعجاز وکرامت کے تمام شبہات زائل ہوجاتی ہیں۔ تحریر پرتنویر بینظیر حضرت جناب مولانا المکرم **نذیر احمد خانصاحب** دامت برکاتہم میں موجود ہے فجزی اللہ تعالیٰ مولانا خیر الجزاء آمین وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ الجہول الظلوم **عبد القیوم** القادری البدایونی عفی عنہ

اقول عقیدتی فی بیت قصیدتی وھو ھذا - لَا شَیْءَ یَعْزُبُ عن اِحَاطَۃِ کَشْفِہٖ ، وَدُکَائِہٖ
وَبِہٖ ضِیَاءُ ذُکَاءٍ - واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی عنایۃ ربہ الابر

احمد ابن المولوی الشیخ عبدالقادر الجیتیکر کان اللہ لھما

عمرو کا زید کو مطابق صورت مسؤلہ بلا تحقیق قول کافر کہنا حماقت ہی اور بدون استفسار مراد قائل اسکی تکفیر مین
مبادرت کرنا سخت جہالت مسئلہ مذکورہ مختلف فیہا ہی اور قول محقق وہی ہی جو فاضل مجیب عم فیضہ نے لکھا ہو جس سے
یہ بات واضح طور پر ثابت ہوگئی ہی کہ آپکو علم ماکان و مایکون باعلام اللہ و مشیتہ تہا - زید نے دعوی علم استقلالی و بذاتہ کا
نہین کیا ہی بنا برین ایسے ایک دینی بہائی کو قول کی تحقیق و سمجہنے کے بغیر اسکو کافر کہدینا نہایت افسوس کی بات ہے
خدا تعالی ایسے لوگون کو جو مسلمانون کی تکفیر کر دیتے جہالۃ ہو جاتے ہین ہدایت فرماوے

راقم آثم محمد عبدالرزاق نقشبندی عفی عنہ

الامر کما ذکر کتبہ افقر **محمد صدیق** عفا اللہ عنہ

مدرس اعلی و مہتمم مدرسۂ ہاشمیہ بمبئی

مواہیر علمای سورت

لاریب قول عمرو کا بالکل باطل ہی اور جو لوگ بباعث کم علمیت کے مسلمانون کو بے وجہ کافر کہدیتے ہین اونکو تائب
ہونا چاہیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

حامدا و مصلیا و مسلما - سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم
عمرو کا قول باطل اور خلاف عقیدۂ اہل سنت والجماعۃ ہی اور وہ ہی لوگ مسلمان کو اوپر اجترا کا تکفیر کرتے ہین
جنکو علم کا صرف دعوی ہی دعوی ہی اور اصول مذہب سے بالکل واقفیت نہین اور علم غیب کے بارے مین کئی رسالے

المجیب مصیب ولہ اجر جزیل حررہ حسن بن نور محمد
عفی عنہما

ما قالہ المجیب فی ہذا الجواب فہو صحیح وموافق لما صرح بہ المحققون من اولی الالباب منہ
ما قالہ العلامۃ البغوی فی تفسیرہ معالم التنزیل والفہامۃ علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی
المعروف بالخازن فی تفسیرہ لباب التاویل فی معانی التنزیل انہ قال السدی قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من
یومن بی ومن یکفر فبلغ ذلک المنافقین فقالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسألونی
عن شیء فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول
اللہ قال حذافۃ فقام عمر فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما و
بک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر
ومنہ ما قالہ ابن الحجر المکی الہیتمی فی منح المکیۃ لشرح الہمزیۃ انہ روی الطبرانی قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ
ومنہ ما قالہ العلامۃ شیخ الاسلام الشیخ ابراہیم البیجوری فی تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید انہ لم
یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ علی جمیع ما ابہم عنہ من الروح وغیرہا مما
یمکن علم البشر بہ ،، لا یقال یلزم حینئذ المماثلۃ والمساواۃ بین علم اللہ تعالی وعلم الرسول علیہ الصلوۃ
والسلام وہو محذور لان علم اللہ تعالی قدیم وبالذات والاصالۃ ومحیط لجمیع ما سوی اللہ حتی علم
الرسول وعلم الرسول علیہ السلام حادث وبالوحی والالہام ومحاط علم اللہ تعالی فلا مماثلۃ والمساواۃ
ہہنا لانہ قد صرح فی شرح العقائد بان المماثلۃ عندنا انما تثبت بالاشتراک فی جمیع الاوصاف
حتی لو اختلفا فی وصف واحد ننتفت المماثلۃ واکتفینا بہذا المقدار وان کان الباب قابلا
للاطناب تبعا للمجیب الذی اختار الاختصار فی الجواب واللہ الہادی الی طریق الحق
والصواب نمقہ الراجی رحمۃ ربہ الصمد مرزا محمد

مواہیر علمائی دہلی

الجواب صحیح **محمد عبدالرشید** دھلوی

مہتمم و مدرس اعلیٰ مدرسۂ نعمانیہ دہلی

مواہیر علمای حیدرآباد دکن

جواب مجیب کا سچا ہی اور حق پر ہی۔ کیونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذاتہ علم غیب ہی کہنا بیشک کفر کی حد کو پہنچ سکتا ہی اور اگر بواسطہ الٰہی یا بعلم اللہ یا بمعرفۃ اللہ ہو تو اسمین کسیکو شک نہین ہی جیسا کہ صاحب رد المحتار فرماتی ہین یکفر بادعاء علم الغیب واما ما وقع لبعض الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی والالہام فهو باعلام من الله تعالیٰ فلیس مما نحن فیہ اور اسیمین فرماتی ہین ان دعوی علم الغیب معارضۃ لنص القرآن فیکفر بها الا اذا اسند ذلك صریحا او دلالۃ الی سبب من الله تعالیٰ کوحی او الهام۔ کذا فی رد المحتار۔ اور امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر مین اس آیت کی تفسیر مین فرماتی ہین عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول تفسیره لانه لا یطلع علی الغائب الا من ارتضی الذی یکون رسولا اور اس آیت کی تفسیر مین صاحب کشاف فرماتی ہین تبیینٌ لمن ارتضی یعنی انه لا یطلع علی الغیب الا المرتضی الذی هو مصطفی للنبوۃ الحاصل حضرت کو بواسطہ اللہ کی علم غیب کا ہونا ظاہر ہو اور کل کتب سے ثابت ہی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

مفتی اول دار القضا ریاست نظام

محبوب نواز الدولہ
مفتی اول ۱۳۰۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

اما بعد واضح ہو کہ مولانا نذیر احمد خان صاحب نے جو فتوی لکھا نہایت صحیح اور درست ہی واقعی احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ ما کان وما یکون کا علم باعطاء اللہ تعالیٰ یعنی جو کچھ ہوا اور قیامت تک جو کچھ ہوگا ہر شی اوس خالق انس و جان نے سردار دو جہان نبی آخر الزمان کو معلوم کرا دیا پس خداوند تعالیٰ علم بالغیب سے متصف بالذات اور آنحضرت متصف بالعرض و بالواسطہ ہوی ثبوت دعوی مذکورہ کا اسطرح ہی کہ خداوند تعالیٰ قرآن پاک مین فرماتا ہی وما کان الله

تصنیف ہوچکی ہین جنمین محققان اہل اسلام نے زید کے قول کو ترجیح دی ہی اور ایک رسالہ بڑودہ مین اور ایک عرب
شریف مین مرتب ہوچکا ہی اور احقر بہی اس امر مین ایک رسالہ لکہہ رہا ہی جسمین مخالفین کے کید افتراعیات اور اصول
عقیدۂ اہل اسلام سے اونکی ناواقفیت انشاء اللہ تعالی مفصلاً بیان ہوگی پس برادران اہل اسلام کو چاہیے کہ عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ پر قایم رہین اور مفسدونکے مزخرفات سے بچین وما توفیقی الا باللہ ولاحول ولاقوۃ الا
باللہ العلی العظیم کتبہ محمد عبد القادر باعکظہ عفی عنہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ

محمد عبد القادر
باعکظہ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم

علی حبیبنا وشفیعنا ومولینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم امابعد قول عمرو کا خلاف عقیدۂ اہل اسلام اور باطل اور
مردود ہی خواہ مخواہ مسلمانونکو کفر کیطرف نسبت کرنا اللہ اور اللہ کے رسول کو ہرگز پسند نہین قال اللہ تعالی ولا تقولوا لمن
القی الیکم السلام لست مؤمنا اور مشکوۃ شریف مین صحیح حدیث موجود ہی الکف عن من قال لا الہ الا اللہ
لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الخ رواہ ابوداؤد پس باوجود اسکے جو مسلمانوں کے اوپر اطلاق کفر کا کرتے
ہین وہ اون کہنے والونکی طرف رجوع کرتا ہی فیکفرون بذلک اسمین کچہ شک نہین کہ آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
کل شی کا علم دیا گیا ہی اور فتح الباری وغیرہ مین بالتصریح مذکور ہی اور جن پانچ شئیونکا استثنا کیا گیا ہی اون پانچ شئیون
کا علم بہی بحسب قول علماء محققین دیا گیا ہی یہانتک کہ جنتی جنت مین اور جہنمی جہنم مین داخل ہون وہانتک کا کل علم
ہمارے حضرت نبی آخر الزمان کو عطا ہوا ہی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
مگر ہان ان باتون کو فہم کیلیے عقل چاہیے اور جن لوگونکا عقیدہ فاسد ہی وہ اپنے منشاء فاسد کے موافق کتب علم کی عبارتونکی
تاویل کرتے ہین قال اللہ تعالی فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء
تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم الی آخر آیہ حررہ **احمد علی** عفی عنہ
قول عمرو کا غیر صحیح اور مخالف عقیدۂ ابی حنیفہ رح ہی فلیتنبہ لہذا ولیحذر ممن یبادر الی التکفیر
فیخاف علیہ انہ یکفر لانہ کفر مسلما اور حضرت سرور کائنات مفخر موجودات محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو باعلام اللہ تعالی کلیات وجزئیات وما کان وما یکون واولین وآخرین کا علم تہا یہی قول ارجح وموافق عقیدہ
اہل اسلام ہے کتبہ **حکیم قمر الدین** عفی عنہ

سب کی اطلاع آپکو ہی ایک حدیث مین ہی کہ فرمایا آپنی علمت علم الاولین والآخرین اور یہ بھی آپنی ارشاد کیا قد رفع الی
الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ یعنی دنیا و ما فیہا پیش کیگئین مین
نی کل مشاہدہ کرلیا اون چیزونکو جو قیامت تک ہونیوالی ہین اب آپکی علم غیب مین کیا کلام رہا ان وہابیون لا مذہبونکو
چونکہ آنحضرت صلعم سی عداوت قلبی ہی اکثر کسر شان آنجناب کرتی رہتی ہین اور ہمیشہ ان کفریات سی اپنا نامہ اعمال سیاہ
کیا کرتی ہین اور بوجہ بی ایمانی یہ وہابی لوگ کہتی ہین کہ حضرت صلعم نی فرمایا لا ادری ما وراء ھذا الجدار یعنی مین
دیوار سی پرے کی خبر نہین جانتا ہون حالانکہ یہ روایت ہی غلط ہی اسکی کوئی اصل نہین چنانچہ شیخ عبد الحق محدث
دہلوی نی مدارج النبوۃ مین تصریح فرمادیا ہی اور انموذج اللبیب مین ہی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتی علم کل شیٔ
الا الخمس اللتی فی آیۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وقیل انہ اوتی ایضاً یعنی سوای اون چیزونکی جسکا استثنار
اس آیت مین ہی کل شیٔ کا علم آپکو دیا گیا اور بعض لوگون نی فرمایا کہ اون پانچونکا بھی علم آپکو دیا گیا تفسیر کبیر و تفسیر مدارک
و تفسیر بغوی و تفسیر بیضاوی و کشاف و تفسیر جلالین و تفسیر رحمانی و دیگر تفاسیر سی آپکا علم غیب سی مطلع ہونا ثابت
ہی من شاء فلیرجع الیہا اور کتب فقہ مثل رد المحتار شامی و طحطاوی وغیرہ وغیرہ سی امر مذکور ثابت ہی اور یہی
اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہی فرقہ وہابیہ اسکا انکار کرتا ہی خداوند تعالی ان لوگونکی صحبت و مکر و زور سی اہلسنت
و جماعت کو بچاوی اور مسئلہ مذکورہ مین زید کا اعتقاد عین اعتقاد اہل سنت و جماعت ہی زید کو کافر و مشرک کہنا عین
کفر و ضلالت ہی اور عمرو جو کہ منکر علم غیب آنحضرت صلعم علیہ وسلم ہی اوسکی وہابیت مین کسی قسم کا شک نہین اور ایسی اعتقاد
رکھنی والیکو جو شخص اچھا سمجھی وہ بھی وہابی اور بدمذہب ہی اللھم احفظنا من الضالین آمین یا رب العلمین
حررہ الراجی الی عفو ربہ القوی عبد النبی الامی السید حید شاہ القادری الحنفی تجاوز اللہ تعالی
عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الکی والغی متوطن کچھ بھوج المعروف بہ پیر لبھ والہ
نزیل حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الفتن ۱۲

عبد النبی الامی الحنفی
سید شاہ قادری ۱۳۱۷

الجواب صحیح کتبہ العبد العاصی
محمد عبد الواحد مہتمم مدرسہ ابو العلائی آغائی عفی عنہ
محمد عبد الوا... ۱۳۰۸ھ

الجواب صحیح بلا ریب کتبہ العاصی
محمد عبد الغنی مدرس مدرسہ ابو العلائی آغائی
محمد عبد الغنی ابن الشیخ عبد اللہ الاعظم

لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسلہ من یشاء اس سے ظاہر ہے کہ غیب پر اللہ تعالی مطلع نہین کرتا مگر اپنے رسولون مین سے جسکو کہ وہ پسند و برگزیدہ فرمائے اوسکو علم غیب سے مطلع کرتا ہے دوسری آیت یہ ہے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس آیت سے واضح ہے کہ خدا تعالی اپنے علم غیب پر کسیکو آگاہ نہین کرتا مگر جس سے کہ اپنے رسول سے راضی ہو جائے۔ تیسری آیت وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل الله علیک عظیما یعنی جو چیزین کہ آپ جانتے نہ تہے وہ تمام اللہ نے تمکو معلوم کرا دیا اور یہ آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔ جسکا آپکو علم نہ تہا یعنی جو اشیا رکہ آپکو عدم علم کی اون مین عام اس بات سے کہ کسی زمانہ مین ہو نہ زمانہ ماضی کی قید ہے نہ زمانہ حال و آئندہ کی قید ہے بہر حال جمیع ازمنہ مین جسقدر اشیار کہ آپکو معلوم نہ تہین کل علم حق تعالی نے آپکو مرحمت فرمایا اور فی الواقع یہ فضل عظیم ہے حدیث شریف مین ہے قال السدی قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلعم انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول الله صلعم فقام علی المنبر فحمد الله واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا یسئلونی عن شیء فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام عبد الله بن حذافہ السہمی فقال من ابی یا رسول الله فقال حذافہ فقام عمر فقال یا رسول الله رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا الله عنک فقال النبی صلعم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر کما جاء فی التفسیر البغوی والبیضاوی

تفسیر بغوی اور تفسیر بیضاوی مین یہ روایت ہے جسکا خلاصہ مختصر یہ ہے کہ جب آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو ابہی پیدا نہین ہوئے بلکہ آئندہ پیدا ہونیوالے لوگ ہین اون مین سے کون مجہپر ایمان لاویگا اور کون کفر کریگا سب کا علم مجہکو دیا گیا اور میری امت مجہپر پیش کیگئی جسطرح کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش ہوئی تہی اسپر منافقون نے استہزا و مذاق کیا کہ ہم تو آپکے ساتہ موجود ہین اور ہمین پہچانتے نہین ہین پہر جو لوگ ابہی پیدا نہین ہوئے اونہین کیا جانینگے آنحضرت اس خبر کو سنتے ہی منبر پر چڑہے خدا کی حمد و ثنا کی اور کہا کہ یہ قوم کا کیا حال ہے جو طعن کرتے ہین میرے علم مین جو سوال کرینگے اسوقت سے لیکر قیامت تک کی اشیا سے اونکو آگاہ کردونگا عبد اللہ بن حذافہ نے کہا بتلائے میرے باپ کا نام کیا ہے آپنے فرمایا حذافہ ہے حضرت عمر نے کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ ہم اللہ و رسول و قرآن سے راضی ہوئے اور ہماری خطا معاف کیجئے اس سے صاف صاف ثابت ہے کہ آپکو علم اولین و آخرین کا دیا گیا ہر ذرہ پر آپکا علم محیط ہے ساتون آسمان و ساتون زمین مین جسقدر چیزین ہین

یہ جواب صحیح ہے۔ منکر اسکا وہابی ہے کتبہ خواجہ شرف الدین قادری

مدرس مدرسہ دار العلوم

الجواب صحیح والمجیب مصیب
کتبہ محمد سکندر عفی عنہ

محمد سکندر

الجواب صواب حررہ سید ممتاز علی عفی عنہ

طالب علم مدرسہ ابو العلائیہ آغاشے

المجیب مصیب من انکر فقد ضل وغوی کتبہ سید اعظم علی

عفی عنہ بطفیل النبی الهاشمی طالب علم

مدرسہ ابو العلائیہ آغائی

لاریب ان الله تعالی عالم الغیب بالذات ولا یعلم الغیب احد سوی الله تعالی بهذه
الحیثیت لکن رسول الله صلی الله علیه وسلم عالم الغیب بواسطة الله تعالی لان الله
تعالی علمه بدلیل قوله وعلمك ما لم تعلم وقوله وما کان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله
یجتبی من رسله من یشاء فثبت بالآیتین المذکورتین انه رسول الله صلی الله
علیه وسلم متصف بجمیع علم الغیب بالعرض ای بواسطة الله تعالی لا بالذات
فظهر الفرق بین علم الله وبین علم رسوله وهذه طریقة الحق والصواب وموافقة
الکتاب من خالف فقد ضل ضلالا مبینا وعزل عن الحق والصواب کتبه العبد

ولی محمد خان طالب علم مدرسہ ابو العلائیہ

عفی عنہ ذنوبہ بطفیل النبی الامی

اسمیں کچھ شک نہیں کہ انبیاء عظام علم غیب سے متصف بالعرض ہیں اور خدا تعالی بذاتہ عالم الغیب
ہے تفسیر کبیر کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انبیاء عظام و اولیاء ذوی الاحترام نفوس قدسیہ علم غیب
سے متصف ہیں اور تفسیر فیض الکریم و روح البیان سے بھی دعوی مذکورہ ثابت ہوتا ہے من شاء
فلیرجع الیہا اہل سنت کا یہی مسلک ہے کتب تصوف اہل سنت والجماعت سے بھی ہویدا ہے۔
یہ تو سنئے و دیکھئے کہ ظاہری ہم یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بکثرت اولیاء کاملین
ایسے ہیں [illegible] سے اس علم لدنی سے یا ارباب اور [illegible] ارباب [illegible] کیا ہے چنانچہ [illegible] اولیاء

الجواب صحیح والقول نجیح حررہ العبد المذنب المخطی الٰہی بخش عفی عنہ
صدر المدرسین فی المدرسۃ ابو العلائی الواقعۃ فی بلدہ حیدرآباد
دکن اعاذہا اللہ تعالیٰ عن الشرور والفساد والفتن

علم غیب بواسطہ اللہ تعالیٰ کے انبیا کو حاصل ہوتا ہے اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے وہابی اس بات کے منکر ہیں الجواب صحیح کتبہ محمد خلیل الرحمن عفی عنہ	جواب مجیب حق ہے شاکی منکر محکمات ہے من انکر المحکمات فقد ضل واضل حررہ السید نادر الدین مدرس اول مدرسہ

خلیل محمد الرحمن

دار العلوم سرکار عالی

نادر الدین

بمنہ وکرمہ

سائل کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون عنایت فرمایا تھا ہرگز مخالف اصول اسلامی نہیں ہے مجیب نے جو آثار اور ثبوت بیان کئے مشکل الوجود ثبت وجود علم ماکان ومایکون ہیں۔ عمرو کا کافر ومشرک بنانا ضلالت محض ہے اگر کوئی شخص کسی عامی کی نسبت بھی یہ کہے کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم ماکان ویکون عنایت کیا تھا تو اوس قائل کو کاذب مفتری لغوگو مضل کہیں گے کافر ومشرک نہیں کہہ سکتے چہ جائے کہ محبوب یزدانی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہنے والا با اینہمہ ثبوت واثبات محدثین ومفسرین کافر ومشرک کہا جاوے نعوذ باللہ من شرور انفسنا فقط ابو الحسنات محمد حبیب الرحمن سہارنپوری

محمد حبیب الرحمن

قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
حضرت محمد رسول اللہ رسول مجتبیٰ ہیں اطلاع علی الغیب حضرت کے لئے مسلم ہے امر مسلم کا قائل ملوم نہیں فقط سید عبد الحی وسید غلام محی الدین

جواب مجیب درست ہے
سید مصطفیٰ قادری

مختصر ترجمہ یہ ہی کہ یہ آیت دلالت کرتی ہی کہ سکھلا دیا اللہ نے آنحضرت کو تمام علوم ماکان ومایکون کا اور تمام حالات
آنحضرت پر منکشف ہوئی تہی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وھو بکل شیء علیم یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے
جاننے والے ہین چنانچہ اس آیت کی تفسیر ابتداء مدارج النبوہ مین یون ہی وھو بکل شیء علیم وہوی
صلی اللہ علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام وصفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم
ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ یعنی آنحضرت پر تمام علوم اول وآخر کے منکشف ہوئی تہی ایسا ہی تفسیر روح البیان
مین پس قرآن شریف سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو تمام علوم کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کو عطا
فرمایا تہا۔ **بخاری شریف** مین ہی کہ آنحضرت نے فرمایا علمت بہا ماکان ومایکون یعنی شب معراج مین ایک
قطرہ عرش عظیم سے میرے منہ مین اترا اوسکے سبب سے جان لیا مین نے جو کچہ ہوا اور ہونے والا ہی اور **طبرانی** کی حدیث مین
ہی کہ آنحضرت نے فرمایا قد رفع الی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ یعنی پیش
کی گئی میرے سامنے دنیا ایسی جیسی ہتیلی میرے ہاتہ کی دیکہ رہا ہون دنیا طرف ان چیزونکو جو دنیا مین ہو رہی ہین قیامت
تک جیسا کہ دیکھتا ہون مین میری ہاتہ کی ہتیلی کیطرف قال فی المواہب عن ابی ذر لقد ترکنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر منہ علما ولا شک ان اللہ تعالیٰ قد اطلعہ
علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین اور ابوذر کی حدیث کا خلاصہ یہ ہی کہ پرندونکے پر کی حرکت
تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین شک نہین اسبات مین کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے زیادہ علم دیا ہی اور عطا کیا ہی
آپکو اگلے پچہلے سب لوگونکا علم اور **مشکوٰۃ شریف** مین دارمی اور ترمذی سے یہ ہی فعلمت ما فی السموٰت والارض
الحدیث یعنی معلوم ہو چکا مجہکو جو کچہ آسمانون اور زمینون مین ہی **شیخ عبد الحق دہلوی اشعۃ اللمعات**
ترجمہ مشکوٰۃ مین فرماتے ہین یعنی دانستم ہر چہ در آسمانہا ودر زمینہا بود واین عبارت است از حصول تمام علوم جزوی وکلی
در احاطہ آن جان چکا مین نے جو کچہ آسمانون اور زمینون مین ہی اور یہ دلالت کرتا ہی کہ تمام علوم کلیات وجزئیات کی آنحضرت
پر منکشف ہوگئی تہی اور اس حدیث کی شرح مین **تفسیر حسینی** کے سورہ رحمٰن کی ابتدا مین یون ہی بیاموزانید وی تعالیٰ
آنحضرت را بیان آنچہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والآخرین از ینمعنی خبر میدہد اسکا ترجمہ
اوپر گذرا پس احادیث شریفہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو علوم کلیات وجزئیات وماکان ومایکون
کو عنایت فرمایا ہی **امام مناوی التیسیر شرح جامع الصغیر** مین بعد بیان غیوب خمسہ فرمایا ہی وقد
اعطی صلی اللہ علیہ وسلم علمہا بعد ذلک یعنی اللہ تعالیٰ نے غیوب خمسہ یعنی علم قیامت وغیرہ آپکو معلوم کر دیا اور کہا

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی کا ایک شعر نقل کر کے اپنا مدعا ثابت کیے دیتے ہین
وھو ھذا۔ نظرت الی بلاد الله جمعا۔ کخردلۃ علی حکم اتصال۔ آپ فرماتے ہین کہ مینے جمیع بلاد اللہ کو اسطرح
مشاہدہ کیا جسطرح کوئی رائی کے دانہ کو بخوبی دیکھ لیتا ہے اب آپکو علم غیب مین کسکو شک رہا یہ کون کہتا ہے کہ عالم الغیب
بالذات ہین تاکہ اعتراض وارد ہو۔ ہم تو یہی کہتے ہین کہ جسے وہ رب العزت راضی ہوا وسکو علم من لدن سے آگاہ
کرتا ہے حنبلیہ و شافعیہ و حنفیہ و مالکیہ کے علما و اتقیا کل اس امر مین متفق ہین ہان البتہ فرقہ وہابیہ نجدیہ اسکا منکر ہے
کیونکہ اونکا یہی شیوہ اور طریقہ ہے کہ کسر شان نبوی کرتے رہین اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے رہین اللھم احفظنا من الفرقۃ
الوہابیۃ الضالۃ آمین یارب العالمین نمقہ العبد العاصی الراجی الی غفور بہ الاحد عبد الصمد عفی عنہ طالب علم

مدرسہ ابو العلائے آغائی

بیشک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم غیب جمیع ماکان و مایکون کا عنایت کر دیا اسکے منکر
صرف وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ تعالی فی الدنیا والآخرہ ہین خداوند تعالی ایسے لوگونکی صحبت سے بچائے حررہ
الفقیر عبد الرسول محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ وعن والدیہ بنگلوری

فتوی علمای بنگلور

حامدا و مصلیا و مسلما علی رسولہ و آلہ قول زید کا حق ہے یہی ہے اعتقاد اہلسنت والجماعت کا اور یہ ثابت ہے قرآن اور
احادیث اور اقوال علما سے سو بیان اسکا بطور اجمال یہ ہے کہ کہا اللہ تعالی سورہ نسا مین وعلمك مالم تكن تعلم
وكان فضل الله عليك عظيما یعنے اللہ تعالی نے معلوم کرا دیا جو کچھ آپ نہین جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل ہے
تفسیر مدارک مین ہے مالم تكن تعلم من امور الدين والشرايع او من خفيات الامور وضمائر القلوب
یعنے اللہ نے معلوم کرا دیا حضرت کو کل امور دین اور شریعت کے اور سب امور پوشیدگی کے اور بھید ان دلون کے۔
ایسا ہی لکھا ہے تفسیر بیضاوی و جلالین و بغوی و ابو السعود و کبیر و ابن خازن وغیرہ تفاسیر مین۔ اور تفسیر
حسینی مین ہے وعلمک آموزانیدہ است ترا مالم تکن تعلم آنچہ نبودی کہ بخود بدانی از خفیات امور و مکنونات ضمائر
و جمہور گفتہ اند آن علم است بربوبیت حق و جلال او و شناختن عبودیت نفس و قدر حال او و در بحر الحقایق میفرماید
کہ آن علم ماکان و مایکون است کہ حق سبحانہ تعالی در شب اسری بدان حضرت عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ
آمدہ است کہ و سندیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت ما کان وما سیکون پس دانستم آنچہ بود و آنچہ خواہد بود

ہونگا کہ محمد زعم کرتے ہیں ہم تو موجود ہیں ہم میں سے کون مومن اور کون کافر ہے سو خبر دیویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ منبر پر سوار ہوکے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرکے فرمایا کیا لوگ میرے علم پر طعن کرتے ہیں واللہ قیامت تک جو چیزیں ہونہار ہیں انسے پوچھو میں کہہ دیتا ہوں عبد اللہ بن حذافہ السہمی کھڑے ہوکے پوچھے یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ فرمائے تیرا باپ حذیفہ ہے پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا آپ ہماری تقصیر معاف کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم قبول کرو اسکے اور منبر سے اترے۔ تفسیر بیضاوی میں اسی روایت سدی کو مختصر طور سے لایا ہے پس معلوم ہوا کہ آنحضرت کے علم غیب واحاطہ علمی میں کلام کرنا منافقین کی عادت ہے اسی طریق کو فرقہ وہابیہ گویا یہ انکے خلیفے ہیں جیسا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشرک میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی زندگی میں اپنے خاتمہ کا حال نہیں جانتے تھے تو بعد وفات ان مشرکوں کی انکو کیا خبر ہوگی نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الکفریہ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اس کفر کے اعتقاد سے پس اسکی تردید میں علمائے عرب کا رسالہ جو **مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی الذی ضل بہا العوام** ہے اس نجدی کے اقوال کفریہ کو بعد ازاں فرماتے ہیں فلذلک قالوا من لم یکفر الوہابی النجدی فہو کافر یعنے اسی سبب علمائے عرب فرماتے ہیں کہ جو شخص وہابی نجدی کو کافر نہ کہے پس وہ کافر ہے اور **فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوہاب** نجدی میں بعد نقل اقوال کفریہ نجدیہ مذکور ہے یا عجبا ما ہذہ الخرافات العجیبۃ والتخیلات الفاسدۃ الکفریۃ یعنے اے نجدی کے عجیب کفریات ہیں پس عمرو باوجود اس بد اعتقادی کے جو زید کو کافر و مشرک کہا خود کافر و مشرک ہو گیا واللہ اعلم بالصواب

والیہ المرجع والمآب کتبہ العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ الباری المسکین الضعیف **السید محمد عبد الغفار** شاہ حنفی القادری بنگلوری اعلی المدرس فی مدرسۃ العربیۃ الجامع العلوم الواقعۃ فی معسکر بنگلور صانہ اللہ عن الفتن والشرور

سید محمد عبد الغفار شاہ حنفی القادری بنگلوری

ہذا الجواب صحیح کتبہ القاضی **السید شاہ محمد عبد القدوس** القادری الحنفی البنگلوری خطیب و امام جامع مسجد معسکر بنگلور ناظم مدرسہ قدوسیہ وجامع العلوم

محمد قادری شاہ عبد القدوس

ہذا الجواب صحیح کتبہ **السید حسن** صانہ اللہ عن الفتن

علامہ عبدالغنی شرح اربعین مین لکہا امر یکتہا مگر آنکو پوشیدہ رکہنی کا حکم تہا ایسا ہی لکہا ہو امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور مین اور علامہ محمد شعیب نے محاسن الاخیار مین اور علامہ ابراہیم باجوری شرح قصیدہ بردہ مین اور تفسیر روح البیان مین اور دیگر علما اپنی کتب مین اور مدارج النبوہ مین ہی مرچہ در دنیا ہست از زمان آدم تا اوان نفخہ اولی بروی منکشف ساختند یعنی اللہ تعالی آنحضرت کو آدم علیہ السلام کی زمانے سے قیامت تک کی حالات منکشف کردیا تہا اور نور الانوار مین ہی وھذا فی حق الامۃ واما فی حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان معلوما یعنی نہین جانتی کا حکم امت کی حق مین ہی لیکن آنحضرت کو تمام معلوم کرادیا گیا تہا اور قطب زمان امام شرف الدین بوصیری اپنے قصیدہ بردہ متبرکہ مین فرماتی ہین ومن علومک علم اللوح والقلم ؃ یعنی بعض علوم سی تمہاری ای رسول مقبول علم لوح وقلم کا ہی تشریح اسکی یون ہی کہ خداتعالی تمام علوم اور حالات ابتدا دنیا سی قیامت تک لوح محفوظ پر اپنی قلم قدرت سی لکہا ہی یہ لوح محفوظ کا علم بعض ہی آنحضرت کی علوم کلیہ سی پس اقوال علما سی بہی ثابت ہوگیا کہ قول زید کا حق اور موافق اعتقاد اہل اسلام واہلسنت وجماعت ہی۔ اور قول عمرو کا کہ آنحضرت کو علم کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کا نہین تہا باطل ہی یہی ہی اعتقاد فرقہ وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ تعالی کا اور یہ قول کفار ومنافقین کا ہی جو آنحضرت کی علم کلیات وجزئیات وغیب دانی پر طعن وانکار کرتی تہی جیسا کہ تفسیر بغوی جزو دوسرا کی نوین رکوع سورہ آل عمران مین شان نزول مین وماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے ہی وقال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی ادم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال مابال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئالونی عن شئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام عبداللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یارسول اللہ قال حذافہ فقام عمر فقال یارسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی میری تمام امت کو مجہی بتلائی جیسا کہ آدم علیہ السلام بتلائی گئی تہی مینی معلوم کیا اونکو جو میرے پر ایمان لاوینگی اور جو منکر ہونگے یہ بات کفار منافقین کو معلوم ہوئی تو تمسخر سی کہنی لگی جو لوگ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین انہین کون مؤمن اور کون کافر

فتوی علمای علیگڈہ

صورت مذکورہ سوال مین عمرو کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہی اسواسطی کہ زید نی اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہی کہ اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہی یہ ہرگز شرک نہین۔ ہان جو صفت مختص بذات باریتعالی ہی وہ کسی دوسری کو واسطی ثابت کرنا بیشک شرک ہی جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلاواسطہ ہونا صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہی مگر زید نی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات وبالاستقلال عالم جمیع اشیاء ہونا بیان نہین کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہی واللہ اعلم حررہ **محمد لطف اللہ**

مفتی العدالۃ العالیہ فی السلطنۃ الآصفیہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ۔ مقام علیگڈہ

تنبیہ چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہی اسپر مہر نہین اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب نے اپنی خط مین مولوی عبد الرحیم صاحب احمد آبادی کو لکہا ہی وہ درج ذیل کیا جاتا ہی۔ وہو ہذا جناب من۔ آپ کا فتوی حیدرآباد و علیگڈہ ہوکر دہلی مین میری پاس پہنچا مین دہلی مین اپنی بیماری کا علاج کرانی گیا تہا اب علیگڈہ چلا آیا ہون آج آپ کا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہی مہر حیدرآباد دینی کے واسطے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوی مین توقف ہوگیا والسلام ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۸

محمد لطف اللہ از علیگڈہ

فتوی علمای کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

زید قول واعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہین ہی اسلیئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہونا ادلہ قطعیہ قطعی الثبوت وقطعی الدلالہ سے ثابت نہین ہی غایۃ ما فی الباب بعض آیات کریمہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوات سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہی اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہی پس علمای محققین نے اون مین تطبیق باینطور دی ہی کہ علم غیب بالذات وبلاواسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تہا اور بواسطہ تعلیم حق تہا پس علم غیب ہوا بہی اور نہ بہی ہوا باعتبار حیثیتین پس کسی شق مین کفر نہین ہی اور اشراک شرع مین نقیض توحید شرعی کی ہی اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمای ظواہر و بعض صوفیہ کرام یہ ہی کہ

ھذا الجواب صحیح کتبہ **حکیم سید محی الدین** الحنفی مذھباً والبنگلور اقامۃ۔

این جواب صحیح ست و موافق عقائد اہل سنت و جماعت ست کتبہ حکیم سید عبد الباسط عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم بنگلور

ھذا الجواب صحیح **محمد عظیم الدین**۔

ھذا الجواب صحیح **السید محمود** الحنفی مذھباً والقادری طریقۃ والجن مین اقامۃ۔

فتوی علمای مدراس

حامداً للہ و مصلیاً و مسلماً علی رسولہ و آلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کل شئی کا علم عطا فرمانا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور فقہا و محدثین اسپر تصریح کرتے ہین پھر اسکو کفر و شرک کہنا باطل ہے جو علم غیب کہ اللہ تعالی سے مختص ہے جسکو غیر مین ثابت کرنا کفر ہے وہ علم غیب بالذات ہے جو اللہ تعالی کی صفت قدیمہ ازلیہ ہے اور منزہ ہے تغیر و حدوث سے بخلاف علم غیب بواسطہ اعلام الہی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بعض اولیاء اللہ مین جو ثابت ہے وہ صفت قدیمہ ازلیہ نہین اور اسکو ثابت کرنا کفر نہین کما صرح بہ الامام الیافعی فی نشر المحاسن والعلامۃ ابن حجر المکی فی فتاواہ وقال العلامۃ الخفاجی فی حاشیۃ تفسیر البیضاوی ھو الذی اختص اللہ تعالی بہ من علم الغیب ھو علمہ تفصیلاً ذاتاً و زماناً من غیر واسطۃ اصلاً فلا ینافیہ علم بعض الاولیاء والانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام لہ بواسطہ ذلک والہام من اللہ انتھی واللہ اعلم کتبہ **محمود بن صبغۃ اللہ** کان اللہ لہما

محمود ۱۲۸۶

الجواب صحیح **عبید اللہ** کان اللہ لہ

اللہ خادم شریعت غرا عبید قاضی اہل سنت مدراس

صح الجواب **محمد قدرت حلیم**

سیدی عبد العزیز الدباغ اور صاحب ابریز نے اپنے شیخ عبد العزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب و غریب کے و لقد رأیت ولیا بلغ مقاما عظیما وہو انہ یشاہد المخلوقات الناطقۃ والصامتۃ والوحوش والحشرات والسموات ونجومہا والارضین وما فیہا وکرۃ العالم باسرہا تستمد منہ ویسمع اصواتہا وکلامہا فی لحظۃ واحدۃ ویمد کل واحد بما یحتاج ویعطیہ و یصلحہ من غیر ان یشغلہ ہذا عن ہذا بل اعلی العالم واسفلہ بمنزلۃ من ہو فی حیز واحد عندہ ثم یرجع ہذا الولی فینظر فیری مددہ من غیرہ وہو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحق سبحانہ فیری الکل منہ تعالیٰ ابریز صفحہ ۲۵ واعظم الارواح علما واقواہا نظرا روحہ علیہ الصلوۃ والسلام لانہا یعسوب الارواح فہی مطلعۃ علی جمیع ما فی العوالم کما سبق دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب بینہا وبین ذاتہ الطاہرۃ صلی اللہ علیہ وسلم امدتہا بعدم الغفلۃ حتی صارت الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم مع عدم طوق الغفلۃ لہا فی ذلک لکن الاطلاع لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل التدریج والترتیب بمعنی انہا ما من شئ تتوجہ الیہ فی العالم الا وتعلمہ لکن علمہ لا یحصل الا بالتوجہ فاذا توجہت الی شئ اخر علمتہ وہکذا حتی تاتی علی ما فی العالم فلہا التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولکن بتوجہ بعد توجہ ولا تطیق الذات ما تطیق الروح من حصول ذلک دفعۃ واحدۃ وکذا یختلفان فی عدم الغفلۃ فانہ فی الروح علی نحو ما سبق تفسیرہ واما فی الذات فہو بالنسبۃ الی توجہا بمعنی انہا اذا توجہت الی شئ لا یفوتہا ولا یلحقہا فی توجہا الیہ سہو ولا غفلۃ ولا نسیان واما اذا لم تتوجہ الیہ فانہا قد تغفل عنہ ویقع لہا فیہ السہو والنسیان ولہذا قال صلی اللہ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی قال ذلک صلی اللہ علیہ وسلم حین وقع لہ السہو ولم ینبہوہ ۔ ابریز صفحہ ۲۴۵

کتبہ احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

دل مرتضیٰ
حسن
جان احمد

مستحق عبادت بجز حق سبحانہ وتعالیٰ کے دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی معنا و کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ہے پس اشراک اثبات واعتقاد دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات واعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے پس اشراک اثبات واعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دو معنی اشراک کے نہیں ہوئے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ اشراک اثبات واعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ میں کا نام ہے جیسا کہ مزعوم عوام و بعض علمای ظواہر یہی ہے تا بھی زید اعتقاد مذکور سے مشرک نہیں بنتا اسلئے کہ خاصہ باری عز اسمہ در بارۂ علم غیب یہ ہے کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال ہوں فی المآل و فی الماضی ہوں خواہ معدوم ازلا و ابدا خواہ امور کونیہ سے ہوں خواہ غیر کونیہ سے باین طور کہ کبھی غفلت و نسیان ہیچ نوع اوسپر طاری نہو خاصہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی لئے ایسا علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو علم امور کونیہ اور احاطہ اونکا عنایت کر دیا ہے نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع امور کا ہے خواہ کونی ہوں خواہ غیر کونی اہل باطن و کشف جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے و کہتے ہیں اگر عمرو سنیگا خدا جانے کیا کہیگا اب مین کچھ عبارات ابریز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن و کشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم کی شان مبارک میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں ثم الارواح مختلفۃ فی هذا التمییز علی قدر الاطلاع فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع ومنها من هو ضعیف واقوی الارواح فی ذلك روحه صلی الله علیه وسلم فانها لم یحجب عنها شیٔ من العالم فهی مطلعة علی عرشه وعلوه وسفله و دنیاه واخرته وناره وجنته لان جمیع ذلك خلق لاجله صلی الله علیه وسلم فتمییزه علیه السلام خارق بهذه العوالم باسرها فعنده تمیز فی اجرام السموات من این خلقت ومتی خلقت ولم خلقت والی این تصیر فی جرم کل سماء الخ ام الی ان قال وکذا ما بقی من العوالم ولیس فی هذا مزاحمة للعلم القدیم الازلی الذی لا نهایة لمعلوماته وذلك لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی هذا العالم فان اسرار الربوبیة واوصاف الالوهیة التی لا نهایة لها لیست من هذا العالم فی شیٔ ثم الروح اذا احبت الذات امدتها بهذا التمییز فلذلك کانت ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم تمیز ذلك التمییز السابق وتخرق به العوالم کلها فسبحان من شرفها وکرمها واقدرها علی ذلك انتهی صفحہ ۲۴۴ کتاب الابریز الذی تلقاه نجم العرفان الحافظ سیدی احمد بن المبارک عن قطب الواصلین

میکرۃ

لانه لا یتحمله احد والقسم الثانی اختارنی الله تعالیٰ فیه
باعلامه لمن یستحقه والقسم الثالث علم تبلیغ الاحکام
للخواص والعوام انتهی مترجمًا قال فی وصل مدارج النبوة
فی بیان العقل الکامل والعلم الشامل له صلی الله علیه وسلم
وهر که مطالعه کند احوال شریف او را از ابتدا تا انتها وه بیند که چه تعلیم
کرده است او را پروردگار و افاضه کرده است بروی علوم و اسرار ما
کان و ما یکون حاصل شود او را علم به نبوت او بی شوب شکوک و
کان فضل الله علیک عظیما صلی الله علیه وآله وسلم حسب علمه
وکماله انتهی بلفظه والاحادیث الصحیحة المثبتة لوسعة
علمه صلی الله علیه وسلم منها ما فی باب بدء الخلق فی الصحیح
البخاری عن عمر رضی الله قال قام فینا النبی صلی الله
علیه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل
الجنة منازلهم واهل النار منازلهم الحدیث کما فی صفحه ۴۵۳
من مطبوعة المطبع الاحمدیة وکتب علی الحاشیة بعلامة
الکرمانی والخیر الجاری قوله فاخبرنا عن بدء الخلق حتی
دخل ای غایة الاخبار عن دخول اهل الجنة والغرض
انه علیه السلام اخبر عن المبدء والمعاد والمعاش جمیعا
قال الطیبی دل ذلک انه صلی الله علیه وسلم اخبر عن جمیع
احوال المخلوقات انتهی قال المحدث الدهلوی فی ترجمة
المشکوٰة تحت هذا الحدیث یعنی احوال مبدء و معاد
از اول تا آخر همه را بیان کرد انتهی بلفظه وفی الصحیحین
عن حذیفة رضی الله عنه قال لقد خطبنا النبی صلی الله
علیه وسلم خطبة ما ترک فیها شیئا الی قیام الساعة الا
ذکره علمه من علمه وجهله من جهله ان کنت لاری
الشیء قد نسیت فاعرفه ما یعرف الرجل اذا غاب عنه
فراه فعرفه وکتب علی حاشیة الصحیح البخاری فی صفحه ۹۷۷

کہ کسیکو اوسکو تحمل کی طاقت نہین ہی دوسرا قسم وہ علم ہی جسمین
مجھکو اختیار دیا گیا جسکو لائق دیکہون اوسکو تعلیم کرون
تیسرا قسم علم کا ہر خاص و عام امت کو تبلیغ احکام کا ہی
وصل بیان عقل کامل و علم شامل آپکی مین لکہا ہی جو کوئی آپکی
احوال شریفکو اول سے آخر تک مطالعہ کرے اور دیکہے کہ حقتعالی
نے آپکو کیا تعلیم فرمائی اور علوم و اسرار ما کان و ما یکون بخشی ہین
تو اوسکو آپکی نبوت پر بلا شبہ یقین حاصل ہوتا ہی خدا فرماتا ہی
اور تعلیم کیا تجہکو جو تجہے معلوم نہ تہا اور خدا کا فضل تجہپر عظیم ہی
خدا کا درود آپ اور آپکی آل پر موافق آپکا علم و کمال کی ہو یہ
ترجمہ ہی عبارت مدارج کا اب سنو احادیث صحیحہ کا شمہ صحیح بخاری
کو باب بدء الخلق مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مروی ہی کہ
انہون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک
ایسے مقام مین کہڑے ہوئے کہ ابتداء پیدائش سے بہشتیونکو بہشت
مین داخل ہونے اور دوزخیونکو دوزخ مین داخل ہونے تک ہمکو خبر دار
کر دیا مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۴۵۳ مین دیکہو اور اوسکے حاشیہ پر
کرمانی اور خیر جاری سے لکہا ہی کہ الغرض آنحضرت علیہ الصلاة
والسلام نے مبدء اور آخرت اور دنیا سب کی خبر دیدی طیبی نے
کہا کہ اس حدیث مین اسپر دلالۃ ہی کہ آپنے جمیع احوال مخلوقات
سے خبر دیدی تہی یہ ترجمہ ہی عبارت حاشیہ بخاری کا اور شیخ
محدث دہلوی اس حدیث کے نیچے ترجمہ مشکوٰۃ مین لکہتے ہین یعنی
احوال مبدء اور معاد اول سے آخر تک سب بیان فرما دیا انتہی مترجما
اور بخاری و مسلم وغیرہما مین بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ
عنہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر ایک خطبہ پڑہا جسمین
قیامت تک سب کچھ ذکر کر دیا جسنے سیکہا سیکہا جسنے بہلایا بہلایا
مین کسی چیزکو دیکہہ لیتا ہون کہ بہول ہوئی یاد آگئی ہی جیسا کوئی
غائب ہوئی چیزکو دیکہکر پہچان لیتا ہی اس حدیث کے حاشیہ صفحہ ۹۷۷ مین

مواہیر و تصدیقات علمای حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً

بر صحت عقیدۂ زید

اہل سنت و جماعت حضرات پر واضح ہو کہ رسالہ ضلالات مقالہ براہین قاطعہ مؤلفہ **خلیل احمد انبیٹھوی** و مقبولہ **رشید احمد گنگوہی** مین بہت عقائد اہل سنت کے خلاف اور وہابیہ نجدیہ کے مطابق درج ہین **از انجملہ** ایک یہ ہے کہ **اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہی** اور **از انجملہ** یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم الٰہی علم غیب ماکان و مایکون نہین ہی اور آنحضرت کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنا شرک ہی **اور شیطان لعین کا علم آپ کے علم سے زائد ہو اور آپکا علم اوس سے کم ہی** اور **از انجملہ** یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولود شریف کی **مجلس کنہیا کے جنم سے مشابہ ہی** الی غیر ذلک من العقائد الفاسدۃ والمسائل الکاسدۃ جب اس فرقۂ رشیدیہ کی اس قسم کے خرافات شایع ہوئے تو تمام ہند و سندھ و پنجاب کے علمائے کرام اہلسنت اونکی تردید پر اٹھ کھڑے ہوئے منجملہ اونکے ایک **مولانا غلام دستگیر صاحب** مرحوم و مغفور تھے مولانا مرحوم نے تو وہ کام کیا کہ باید و شاید میان خلیل احمد مع دیگر علمای دیوبند سے ریاست بہاولپور مین جہان یہ خلیل مدرس اعلیٰ تہا ان مسائل مین مناظرہ کرکے اونکی وہابیت پایۂ ثبوت کو پہنچا کر اونکو وہان سے خارج کرایا اسی پر اون مرحوم و مغفور نے کفایت نہین کی بلکہ ان تمام تحریرات مناظرہ کو عربی مین ترجمہ کرکے ایک کتاب مسمی تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل علمای حرمین شریفین کی عالیخدمت مین پیش کیا تمام علمای مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نے مولانا مرحوم کے بیانات کی تصدیق فرمائی اور میان رشید و خلیل وغیرہ دیوبندیو کی بہت بری گت بنائی چنانچہ ہم اوس کتاب مبارک سے مسئلہ متنازع فیہا بطور اختصار کے نقل کرکے اوسکے آخیر سے وہ تقریظات و تصدیقات بعینہ نقل کر دیتے ہین

قال فی تقدیس الوکیل والدلائل القطعیۃ الدالۃ علی وسعۃ علمہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا آیۃ فاوحی الی عبدہ ما اوحی علی ما فی التفاسیر المعتبرۃ وکتب السیر وابہام آیۃ وعلمک ما لم تکن تعلم الا یتخبر عن کثرۃ الاعلام قال صاحب التفسیر الحسینی ناقلاً عن تفسیر بحر الحقایق تحتہا کہ آن علم ما کان و ما یکون است کہ حق تعالیٰ در شب اسری بدان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ آمدہ است وقال المحدث الدہلوی فی مدارج النبوۃ فی باب المعراج قال صلی اللہ علیہ وسلم اوتیت علم الاولین والآخرین و اوتیت قسماً من العلم اللہ تعالیٰ محمد منی علی اخفائہ وکتمانہ

دلائل قطعیہ وسعت علم عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے منجملہ اوسکے آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی ہی اس آیت سے وسعت علم کا ذکر تفاسیر معتبرہ اور کتب سیر مین درج ہی اور آیت وعلمک ما لم تکن تعلم مین جو ابہام ہی وہ بھی بنہایت کثرت پر اعلام ہی بحر الحقایق کے حوالہ سے تفسیر حسینی وغیرہ مین ہی کہ وہ علم ہی ہر چیز کا جو ہوئی تہی اور ہوگی یہ معراج کی رات مین حق تعالیٰ نے آپکو عطا فرمایا تہا جیسا کہ معراج کی حدیثون مین وارد ہوا ہی۔ اور شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوۃ کے باب معراج مین لکہتے ہین کہ آپنے فرمایا مجہکو علم اولین و آخرین کا دیا گیا ایک قسم وہ علم تہا کہ جسکے چہپانیکا مجہسے عہد لیا

قال ولاشك ان الله تعالیٰ قد اطلعك علیٰ ازید
من ذلك والقی علیك علم الاولین والاخرین انتهیٰ
واخرج مؤلف المشکوٰۃ فی الفصل الثالث من باب
المساجد و مواضع الصلوٰۃ حدیثاً فیہ ذکر رؤیۃ
الله تعالیٰ و وضع الکف بین الکتفین ووصول البرد
بین الثدیین فقال علیہ السلام بعد ذلك فتجلی
لی کل شئ و عرفت قال المحدث الدهلوی تحتہ
پس ظاہر شد و روشن شد مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را انتہی بلفظہ
وفی الفصل الثانی من هذا الباب من المشکوٰۃ۔
حدیث سنن الدارمی وجامع الترمذی بهذہ
المضمون وفیہ فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض
قال المحدث الدهلوی تحتہ پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و
ہر چہ در زمین بود عبارتست از حصول تمامہ علوم جزوی و
کلی واحاطہ آن انتہی وقال الشیخ المحدث الدهلوی
فی ترجمۃ المشکوٰۃ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلم من
الجمیع بجمیع امور الدنیا والدین انتهیٰ مترجماً و
قال العلامۃ القسطلانی فی المواهب اذ لا فرق
بین موتہ وحیاتہ فی مشاهدتہ لامتہ ومعرفتہ
باحوالهم ونیاتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عندہ
جلی لاخفاء بہ الخ انتهیٰ وقال فی تفسیر فتح العزیز
وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا لانہ یطلع بنور نبوتہ
علی مرتبۃ کل متدین بدینہ انہ بلغ ای مرتبۃ من
دینی وما هو حقیقۃ ایمانہ والحجاب الذی حجبہ
عن الترقی ما هو فانہ صلی الله علیہ وسلم یعرف
سیئاتکم ودرجات ایمانکم واعمالکم من الخیر والشر
واخلاصکم ونفاقکم ولهذا شهادتہ فی حق الامۃ مقبولۃ

لکہا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے بیشک آپکو یا رسول اللہ اس سے
بہی زیادہ پر خبردار کیا ہو اور آپکو اولین و آخرین کی علم
عطا فرمای ہیں یہ ترجمہ ہو عبارت مواہب کا اور مشکوٰۃ
کی باب المساجد کی تیسری فصل مین حدیث ہی جسمین دیدار
الہی اور دونو شانونمین کف کو رکہنے اور [illegible] مین
سردی کی پہونچنے کا ذکر ہو تو اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ پس ظاہر ہوئی میری لئے ہر شی اور مینے پہچان لیا۔
محدث دہلوی اسکی شرح مین لکہتی ہین کہ مجکو ساری علم
روشن ہوئے اور سب کو مینے پہچان لیا اہ۔ اور اسی باب
کے دوسرے فصل مشکوٰۃ مین حدیث دارمی اور جامع
ترمذی کی اسی مضمون مین وارد ہو جسمین آپنے
فرمایا ہے کہ مینے جو کچہ آسمانون اور زمینون مین ہو
معلوم کر لیا۔
اور شیخ محدث دہلوی ترجمہ مشکوٰۃ مین لکہتی ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے تمام کاموںمین دانا تر ہین اور
علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکہتی ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور حیات مین کچہ فرق نہین ہے
کہ آپ اپنی امت کو دیکہتی ہین اور انکی حالات اور نیتون اور
ارادون اور خطرونکو پہچانتی ہین اور یہ بات آپ پر روشن ہو
اسمین کوئی پوشیدگی نہین ہی الخ انتہی اور تفسیر عزیزی مین
وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا کی نیچے لکہا ہو کہ رسول نور نبوت
سے اپنے دین کے ہر دیندار کی مرتبہ پر مطلع ہو کہ وہ کس مرتبہ کو پہنچا ہو
اور اسکی ایمان کی حقیقت کیا ہو اور کس حجاب سے ترقی سے محجوب
ہو پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیونکے گناہونکو اور
درجات ایمان کو اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و منافقی
سبکو پہچانتا ہو اسلئے اسکی شہادت امت کی حق مین مقبول

بعلامة العيني قوله ماترك فيها شيئاً اى من الامور المقدرة من الكائنات انتهى و فى كتاب الفتن واشراط الساعة الصحيح مسلم عن حذيفة رضى الله عنه انه قال اخبرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بما هو كائن الى ان تقوم الساعة الحديث وايضاً فى صحيح مسلم عن عمرو ابن اخطب رضى الله عنه حديث خطبة النبى صلى الله عليه وسلم بعد الفجر الى الظهر ومنه الى العصر ومنه الى المغرب و قال فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا فهذه الايات والاحاديث الصحيحة نصوص صريحة فى انه صلى الله عليه وسلم اطلع على جميع احوال الموجودات والامور المقدرة من الكائنات وما كان وما يكون فاخبر عنها فلهذا اقر اكابر اهل السنة بانه صلى الله عليه وسلم عالم ما كان وما يكون وحرروه فى الكتب الدينية كالشفاء والمواهب اللدنية وروضة الاحباب ومدارج النبوة ومعارج النبوة وغيرها فالآن تيامل مؤلف البراهين ومقرظها فى ان علمه صلى الله عليه وسلم بما كان وما يكون قليل عن علم ملك الموت والشيطان اللعين ام كثير والله هو الهادى والموفق وهذه الحجج الساطعة والدلائل القاطعة لوسعة علمه عليه السلام وان كانت كافية ووافية لكن ازيد عليها شيئا لتحقيق الحق الحقيق قال العلامة القسطلانى فى المواهب اللدنية فى باب اخبار الغيوب اخرج الطبرانى عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد رفع لى الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيمة كانما انظر الى كفى هذا ثم نقل احاديث الصحيح لمسلم وسنن ابى داود فى اخر الباب

شرح عینی سے لکہا ہے کہ امور مقدرہ کائنات کے بیان سے کچہ نچہوڑا اور صحیح مسلم کی کتاب الفتن واشراط الساعۃ میں انہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو خبردار کردیا جو کچہ قیامت تک ہوگا اور نیز صحیح مسلم میں روایت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ آپنے فجر سے پیچہے ظہر تک پہر عصر تک پہر مغرب تک خطبہ پڑہا پس ہمکو خبردار کردیا اسپر جو کچہ ہوا اور ہوگا پس ہمسے بہت حافظہ والا بہت علم والا ہے اہ۔ اب یہ آیات واحادیث صاف بتاتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع موجودات کے احوال اور امور مقدرہ کائنات اور جو ہوا اور ہوگا سبپر مطلع تہے اور انکی خبریں دی اسیواسطے اکابر اہل سنت نے مان لیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ماکان ومایکون کے عالم ہیں اور یہ مسئلہ اپنی دینی کتابوں میں مثل شفا فی حقوق المصطفے ومواہب لدنیہ وروضۃ الاحباب ومدارج النبوۃ ومعارج النبوۃ وغیرہ میں لکہدیا اب براہین قاطعہ کا مؤلف اور اسکا مقرظ صحیح غور کرے کہ آپکا یہ علم ماکان ومایکون کا حضرت ملک الموت اور شیطان کے علم سے کم ہے یا بہت خداہی ہادی اور توفیق رفیق کرنیوالا ہے ہرچند یہی دلائل قطعیہ عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم کے اثبات میں وافی اور کافی ہیں مگر بنابر زیادت تحقیق تہوڑا سا اور بہی لکہدیتا ہوں علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ میں لکہتے ہیں طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میری طرف اٹھائی ہے پس میں اوسکو دیکہہ رہا ہوں گویا کہ میں اس اپنے ہاتہ کی ہتیلی کو دیکہہ رہا ہوں پہر صاحب مواہب لدنیہ نے صحیح مسلم اور سنن ابی داود کی حدیثیں نقل کرکے اخیر باب مذکور

تصدی للرد علیہم خیر جزائہ ووقاہ شر حسادہ واعدائہ امین۔ امر برقمہ خادم الشریعۃ

راجی اللطف الخفی محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ حالا

کان اللہ لہما حامدا مصلیا مسلما۔ ۳ ذی الحجۃ ۱۳۱۷ھ

تقریظ حضرت مفتی شافعیہ و شیخ علماء مکہ معظمہ

الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ والسالکین منہجہم بعدہ اللہم ہدایۃ للصواب قد نظرت فی جملۃ من کلام صاحب البراہین وکلام المؤیدین لہ و نظرت ایضا فی کلام المعترض بالتعقیبات علی صاحب البراہین فرأیت الحق والصواب الذی لاشک فیہ والارتیاب مع المعترض بالتعقیبات المنقولۃ والمحکمۃ من کتب اہل السنۃ والجماعۃ واما صاحب البراہین والمؤیدین لہ فہم اشبہ بالشیاطین اہل الزیغ والزندقۃ ان لم یکونوا کفارا بیقین وجزی اللہ عنا وعن دیننا الشیخ المعترض بالتعقیبات الجزاء الجمیل واحلہ وتعقیباتہ المذکورۃ من القلوب المحل الجلیل وشکر اللہ مسعاہ وانالہ فی الدارین من خیراتہما مایتمناہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔ رقمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیۃ ورئیس العلماء فی الحرم المکی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشائخہ واخوانہ ومحبیہ وجمیع المسلمین امین

محمد سعید بابصیل

تقریظ حضرت مفتی مالکیہ مکہ محمیہ ــ حمدا لمن فیض من فضلہ من یؤید دینہ القویم وینفی عنہ شبہ اہل الضلال ویردہا بما نہم العقیم والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد الہادی من الضلال وعلی الہ ومن تبعہم من اہل الفضل والکمال سیما علماء السنۃ والجماعۃ جعلہم اللہ سہاما قاتلا لاہل البدع والضلالۃ امین امابعد فانی قد تصفحت غالب مافی ہذہ الرد فوجدت قائلہ قد اجاد ولزم الحق فللہ درہ من محسن حیث تصدی للرد علی ہذا المفتن فجزاہ اللہ احسن الجزاء واکثر من امثالہ مدۃ نزول الغیث من السماء کتبہ راجی العفو من واہب العطیۃ محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیۃ ببلد اللہ المحمیۃ مصلیا مسلما

محمد عابد حسین مفتی المالکیۃ

تقریظ حضرت مفتی الحنابلۃ بمکۃ المعظمہ۔ الحمد للہ وحدہ رب زدنی علما استمد من اللہ التوفیق والرشاد لاقوم سداد اعلم ایہا السائل ان مذہب الحنابلۃ فی مثل ہذہ المسائل مذہب السلف المامون من الزیغ والتزییف والتاویل مما یوجب العقاب والتلف وان من نسب للذات العلیۃ المقدسۃ الاتصاف بالکذب فقد اخطی وخالف الاجماع واتصف بالکفران لم یتب ویرجع عن مقالتہ وفی الکتاب العزیز قولہ سبحانہ وتعالی وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا وانما یفتری الکذب علی اللہ الذین لایؤمنون باللہ الآیۃ وقال الشیخ السفارینی الحنبلی رحمہ اللہ تعالی وکل نقص قد تعالی اللہ فیا بشری لمن والاہ ما اجاب بہ صاحب التعقیبات علی صاحب البراہین والمؤیدین لہ فہو الحق الذی لامحیص عنہ فجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا وجزاہ مغفرۃ ورحمۃ

وواجب العمل بها، انتهی مترجما فعلم ان انکار اعتقاد علمه صلی الله علیه وسلم بما کان و یکون لا یقول به احد من المسلمین سوی الوهابیین من المکذبین فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العلمین انتهی مختصرا ولما ظهر هذه الاختلافات من الخلیل ثم مکابرته ومجادلته من غیر توب الی رب جلیل فافتی حضرت حکم المناظرة وغیره من علماء اهل السنة انه خارج من دائرة اهل السنة واخرج من الریاسة بالتذلیل فالآن ارجوا من حضرات اهل فتوی الحرمین الشریفین ان یلاحظوا بکمال عنایتهم هذه الرسالة فانکان ما فیها حقا مطابقا بالکتاب والسنة واجماع الامة فزینوه بتصحیحهم الشریف وما کان فیها من خطاء وزلل فاصلحوها بالاصلاح اللطیف وان هذه التعقبات علی البراهین ومقرظه مع المؤیدین واردة صحیحة وما حکمهم افتونا ماجورین جزاکم الله سبحانه خیر الجزاء فی الدنیا والعقبی انتهی

اور واجب العمل ہی الخ انتہی مترجما۔ اب معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان وما یکون کے اعتقاد کو انکار پر سوائے وہابیوں کے کوئی مسلمان اصرار نہیں کر سکتا ہی پس ظالموں کی جڑ کاٹی گئی اور خدا رب العالمین کیلئے سب تعریفیں ہیں۔ الخ

جب مولوی خلیل احمد کے یہ خلل ظاہر ہوے پھر اسپر مکابرہ اور مجادلہ پر کمر باندہی اور توبہ کیطرف رجوع نہ کیا تو حضرت صاحب سجادہ نشین چاچڑان نے جو اس مناظرہ میں حکم تہے باالاتفاق دوسرے علماء اہل سنت کے فتوی دیا کہ یہ شخص دائرہ اہلسنت سے خارج ہی اور ریاست اسلامیہ بہاولپور سے بہت ذلت سے نکالا گیا پس اب فقیر حقیر کان اللہ لہ حضرات مفتیان حرمین الشریفین سے امیدوار ہی کہ اس رسالہ کو تائید دین متین کی روسے ملاحظہ فرماویں اگر یہ حق اور قرآن وحدیث واجماع امت کے مطابق ہو تو اپنی تصحیح سے مزین فرماویں اور جو اسمیں خطا اور لغزش ہو اسکی اصلاح کریں اور یہ ظاہر کردیں کہ یہ اعتراضات براہین قاطعہ اور اسکے مقرظ اور موئدین پر وارد وصحیح ہیں اور انکا کیا حکم ہی اللہ تعالے اسکا اجر بخشے

تقریظ حضرت مفتی حنفیہ مکۂ معظمہ

الحمد لله رب العالمین المنزه عما لا یلیق بجلاله والصلوة والسلام علی سیدنا محمد المبرء عما لا ینبغی لکماله وعلی آله واصحابه وانصاره واحزابه اما بعد فان هذه التعقبات علی صاحب البراهین ومقرظه مع المؤیدین واردة صحیحة کما یظهر ذلك بالبداهة لمن طالعها خالیا من النزغات القبیحة وحکم صاحب البراهین مع المؤیدین والمقرظین حکم المرتد بیقین بیقین کما صرحت به کتب الفقهاء والمحدثین نعوذ بالله مما یوجب الخزی والندامة ویورث الحسرة وسواد الوجه فی عرصات القیامة انزه ربی عن مقالة کاذبة ٭ کفره بما سمی براهین قاطعة ٭ وما حکم فی ذا سوی ضربة امری بسیف له فی الحق انوار ساطعة ٭ یباعد منها وا سعی مکانه ٭ و تبقی لاهل الزیغ والجهل قامعة جزی الله من

واجزاوالله سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ الحقیر خلف بن ابراهیم
خادم افتاء الحنابلة بمکة المشرفة حامدا مصلیا مسلما

خلف بن ابراهیم

تقریظ حضرت مفتی الحنفیة بمدینة المنورة ۔ الحمد لله تعالی اسال الله المولی الکریم ذا الطول
التوفیق والاعانة فی الفعل والقول نحمدك اللهم یا من جعلت العلماء المتقنین من هذه الامة مصابیح
یستضاء بهدیهم فی ظلمة لیل الشك الداج وقصمت بامضی صوارم حججهم ظهر کل من تظاهر بضلالة
الفتن من اهل الزیغ والاعوجاج والصلوة والسلام علی المبعوث بالآیات البینات المنذر بانه ستکون
بعده منات وهنات صاحب الملة البیضاء النقیة التی اللیل منها کالنهار القائل اتبعوا السواد الاعظم فانه
من شذ شذ فی النار وعلی آله واصحابه القامعین باسنة الالسنة والسن الاسنة کل مبتدع وکذاب
والقاضین بشهب ثواقب افکارهم کل متهوك ضل عن سنن السنة ومنهج الکتاب وبعد فقد اطلعت
علی هذا الرد المتین والاعتراض الفارق بین الغث والسمین علی صاحب البراهین التی دلت علی
سراب بقیعة بوهنت علی سخافة عقل ملفق کلماتها القطیعة فلعمری انه لعمیق الغوص
فی لجج الضلال مستحق الخزی من ذی الملکوت والجلال ولله در صاحب هذا الرد
فانه قد افاد واجاد بلغه الله غایة المراد وجزاه خیر الجزاء الاوفی وانا له اجل مکانة وزلفی وصلی الله
علی سیدنا محمد الفاتح الخاتم وعلی آله واصحابه الذین اشادوا الهدی محکم الدعائم والله سبحانه ولی
الهدایة وبه العصمة والحمایة ۔ نمقه الفقیر الی عفو ربه عثمان بن
عبد السلام داغستانی مفتی المدینة المنورة الحنفی عفی عنه

عثمان بن عبد السلام داغستانی ۱۲۹۶

تقریظ المدرس المعظم فی المدینة المنورة ۔ الحمد لله الذی شرح صدر بعض عباده
وهداه الی الحق المبین وضیق صدر بعضهم وجعله حرجا حتی انکر الامور الثابتة بالیقین والصلوة
والسلام علی من شید ارکان الدین وعلی آله واصحابه والتابعین وبعد فقد اطلعت علی هذا الرد
الواضح الذی هو لصاحب البراهین فاضح فلله در مؤلفه وجزاه خیرا عن الامة وادخله فی شفاعة
نبیها نبی الرحمة اما ما نقله الشیخ الراد عن صاحب البراهین وعن غیره من المبتدعین
له الفسقة فانه کفر صراح وزندقة سلك الله بنا سبیل الحق والهدایة وجنبنا طریق الباطل
والغوایة وکتبه العبد الاحقر محمد علی ابن السید الظاهر الوتری الحنفی نسبا
المدنی خادم العلم والحدیث المسجد الشریف النبوی حامدا مصلیا مسلما ۔

محمد علی ابن السید الظاهر

فتمت بالخیر